3370540

بیاض گلستان فارسی

یعنی پنج حصہ میں بلا ترجمہ ہندی ہو حکایات و نصائح تمام عالم کی سلیس زبان میں ہمی آ

انشاء

المعروف

جسکو ہوج خاص و زیر ذی شان نواب شاہی محمد حسین خان صاحب نے تالیف فرمایا

بمطبع مدرسہ دہلی کالج میں زیور طبع سے آراستہ ہوا

الرحمٰن الله الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیباچہ

نتیجہ فکر روشن شاعر سامری فن یگانہ روزگار منتخب لیل و نہار رشک خاقا
بعید و فرزدق خاقان قلمرو سخن ساسان ششم ملک الشعرا ابو القاسم مو
عرشی تاجپوری مدظلہ علی رؤس الانام شاعر خاص حضور نظام

اگرچہ اعیان روزگار کے حالات سے عربی اور فارسی تاریخیں لبریز ہیں
زبانیں ان نامورون کے واقعات سے مالامال - مگر وہ چیز جسکو زما
آج ڈھونڈھی ہیں اور موجودہ زمانہ کے جوہری جن موتیون کی تلاش
گوہر شبچراغ سے یہہ دونون صدف خالی ہیں - یا ان موتیون کی

مورخی نہ تھی یا دانستہ اُن گران بہا جواہرات کو اپنے مبارک جانشینون
کیلئے چھوڑ گئے یہہ کہنا کہ اسلامی مورخین اس کوچہ سے نابلد اور فن تاریخ مین کامل
نہ تھے عقل انسانی کا خون کرنا ہے متعصب مورخین کے غلط فہمیون نے اگلے تاریخ
نگارون کو مورد الزام بنایا ہے چونکہ دامن سلطنت ہمیشہ عیب پوش اور پردہ دار ہوتا ہے
اسلئے اُن کی عہد حکومت مین اون کے عیوب پر نظر نہین پڑتی آیندہ نسلین ہمارے
نگاہون سے دور ہین معلوم نہین کس لباس اور کس ہیئت مین آنے والی ہین - اور موجودہ
تہذیب اور طرز تمدن کا کن ہتیارون سے مقابلہ کرنیوالی ہین -
تاریخ سبکی آنکھون کے سامنے حدوث و قدم اور وجوب و امکان کے سر بستہ کھلے ہین
عبرت کی نگاہون سے تبلا رہی ہے کہ ہر زمانہ کے مورخ اگلون کے علمی اور عملی کارنامے
حقارت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہین اور اعتراضون کے سیلاب سے گذشتہ تہذیب کی عمارتون
کو متزلزل کرتے رہے ہین -
صاحب السیف والقلم کی امت کے وہ بزرگ جو اپنے اپنے عہد کے اولوالعزم نامورونکا
کارنامہ لکھہ گئے ہین اسی سیف و قلم کو پیش نظر رکھہ لیا ہے زیادہ حصہ فتوحات اور خانہ
جنگیون سے لبریز پائیگا اور باقی حصہ مین ایسے علمی جلسے نظر آئینگے کہ آپ ہر عہد کے
آئمہ ہر عصر کے علما کی خیالی تصویر ایک خیالی لباس مین دیکھہ لینگے مگر اون کی معاشرت
اونکی عادات اور اونکی پریوٹ زندگی کا کہین پتہ نہ لگے گا جو موجودہ تہذیب کی نظر مین
دلچسپ اور قابل فخر واقعات ہین اون کے مبارک جانشینون (اہل یورپ) نے
اُن کو اپنے دوش ہمت پر اوٹھا لیا اور ہر نامور کی دو رقمی تصویر کھینچکر ہر ملک کے
اوس تصویر کا عیب و ہنر حسن و قبح رفتار و گفتار صورت و سیرت

بلکہ خط و خال تک نظر آنے لگا مگر یہہ اوس حالتمین ہے جب ایک ہی شخص کی تالیف لکھی جاتی ہے اور اوسیکی علمی اور عملی کارنامے اور اوسیکے تکلف یا سادہ پن کا خاکہ کھینچنا مقصود ہوتا ہے مگر وہ مورخین جو سلاطین عالم یا مشاہیر حکما کا مرقعہ تنبہا للناظرین پبلک مین پیش کرتے ہین بجز اسکے کہ اُنکی تاریخ ولادت اور سن وفات لکھکر خاموش ہو رہین کیا کر سکتے ہین - اسی گروہ کے ایک نامور مورخ ہین ہمارے معزز دوست منشی محمد حسین خانصاحب جنہون نے سلاطین ایشیا اور یورپ کے متعلق ایک بسیط تاریخ لکھی ہے اور اوسکو پانچ حصون پر تقسیم کیا ہے -

پہلے حصہ مین بادشاہون کی ایسی دلچسپ حکایتین درج کی ہین جس سے اونکی سیرت اور سوشیل حالات کا مجملاً اندازہ ہو سکتا ہے اور ہر حکایت کی آخر مین اوسی حکایت سے ایسا معنی خیز اور سود بخش نتیجہ نکالا ہے جو برقی حرارت کیطرح رگ رگ مین دوڑ جاتا ہے -

دوسرے حصہ مین حکمرانی کی تعریف اوسکے صرف کا موقع حاکم کے فرایض اوسکے مثالین عمدہ پیرایہ مین بیان کے ہین اور اخلاقی حالات کا فوٹو کھینچکر سامنے رکھدیا ہے جس سے مولف کی قوت نظر اور قدرت استنباط ظاہر ہوتی ہے -

تیسرا حصہ علما اور سلاطین کے قابل قدر نصیحتون سے لبریز ہے جو حقیقتاً لایق قدر اور قابل عمل ہے -

چوتھا حصہ ظلم کے صفات نکوہیدہ اور اوسکے بُرے نتایج سے متعلق ہے جسکو مولف نے نمعلوم کہان کہان سے قطرہ قطرہ فراہم کیا ہے تب یہہ موجزن دریا زمین سخن پر بہایا ہے -

پانچوین حصہ مین سلاطین روی زمین کو ایک نقشہ مین اسط[illegible]

پیدا ہوے اور کس کس مین سلطنت پائی اور کب اس سیمیا طلسم کو چھوڑنا پڑا -
بے چین طبیعتین جو ہمیشہ اشتغال کے متلاشی اور علمی مطلوب کی جویان رہتی ہین
کچھہ نہ کچھہ مشغلہ دل بہلانے کا ڈھونڈ لیتی ہین ہمارے معزز دوست جنہون نے
مدت سے اس سنگستانی اور ریتلی زمین مین قدم رکھا ہے اور تصنیفات کا عظیم بار مردانہ
دوش ہمت پر اوٹھا لیا ہے جب اس تالیف سے فارغ ہوے تو اونکا حسن ظن متعلق تالیف
اونکو میرے پاس کھینچ لایا تاکہ اس بحر مواج کو خار و خاشاک سے پاک کرکے زہر آگین
موجون کو شفاف اور شیرین لہرون سے جدا کردون اون کے جوش اور مکرمی مولوی
محمد عبد الخالق صاحب کے اصرار نے مجبور کیا کہ حریفانہ اس ناظورہ دلفریب پر
نظر ڈالون اور اسکے خال و خط کو نقشہائے رنگارنگ سے رشک نگارخانہ ارژنگ
بناؤن - مگر مجھکو شرمسارانہ کہنا پڑتا ہے کہ مین اوس بھاری سِل کو جیسا اور جسطرح
چاہیے اُٹھانہ سکا نہ اس خیال سے کہ میرا دوش نازک زخمی اور فگار ہو جائیگا بلکہ وہ چشمہ
جو وجدانی سرزمین سے اوبلا تھا ازدحام آلام اور فراوانی افکار کی حدت و تمازت سے
خشک ہوکر رہگیا - اسمین شک نہین کہ مولف نے مفید اور ضروری مضامین سے اس شراب
تند اور رحیق عتیق کو دو آتشہ کرکے عالیجناب ہلال رکاب کیوان خدم برجیس شیم
بیکسون کے والی غریبون کے مولا نواب سکندر جنگ اقبال الدولہ
اقتدار الملک وقار الامرا بہادر وزیر اعظم سرکار دولت آصفیہ ادام اللہ
اقبالہ و اجلالہ کے قدسی ملاحظہ مین نیازگسترانہ بامید قبولیت پیش کیا ہے جو ہر طرح
قابل قدر اور درخور آفرین ہے اگر کریم دریا دلکی ہمت آبیاری کریگی اور چشمہ کرم کے
کنارون سے مثل ابر نیسان گہربار ہوگی تو نہ صرف مولف کی چہرہ محنت کا غازہ بنیگی

بلکہ قوم کی جیب و دامن کو گہرہائے شاہوار سے بھر دے گی۔

الرّاقـــــــم

ابو القاسم فضل رب عرشی تاجپوری۔

شاعر خاص اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی ادام دولتہ

مثنوی

بنام خداوند گردان سپہر — فروزندۂ مشعل ماہ و مہر
بیا اے خردمند پاکیزہ رائے — چو پاکان ز صورت بمعنی گرائے
غم ہرچہ دارنی فراموش کن — ازین میکدہ ساغری نوش کن
برآور سر دانش از گوشہ ہا — دو صد دانہ برگیر زین خوشہ ہا
برین شمع گرد آی و پروانہ باش — درین میکدہ باش و دیوانہ باش
چو پروانہ بیباش با ساز و سوز — ازین شمع قندیل خود بر فروز
چہ نازی بکالای پارینہ ہا — ازین خانہ بردار گنجینہ ہا
چگویم کہ چون ساحر نقشبند — پری را درین شیشہ کرد ست بند
بہ بینی درین بحر گوہر نثار — صدفہا پر از گوہر شاہوار
چو گوہر کشان زین گہر ریز ہا — پئی گوش خود در کش آویزہا
الٰہی شود گوش آفاق پر — ز آویزۂ این گرانمایہ دُر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف اُس مالک الملک شہنشاہ بے نیاز کو شایان ہے جس نے انبیاء عظام کو بیّن معجزات و آیات عطا فرمائے اور اولیاء کرام کو بدیہی کرامات و خرق عادات مرحمت کیئے جن کے فیض عام سے انسان ضعیف البنیان شکوک کے ظلمات سے نکلکر نور یقین کو پہنچا اور مشعل ایمان اُس کے خانۂ دلمین روشن ہوئی

اور اللہ پاک کا شکر ہے جس نے اپنے عاجز اور فرمان بردار بندون کے واسطے وہ جنت بنائی کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نافرمان بندون کیواسطے وہ دوزخ بنائی جس کے ایک دم گرم سے چھ مہینے تک روئے زمین پر تپش رہتی ہے اور ایک نفس سرد سے چھ مہینے ساری زمین آب افسردہ کا کام دیتی ہے اللہ پناہ دے اُس سے ہم سب مسلمان بہائیون کو اور درود و سلام کا

تحفہ اُس سردار عالم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جس نے
ہم کو اس دوزخ کی آگ سے بچانیکی ایسی صورۃ فرمائی جیسے شمع پر پروانہ گرتا ہو
اور کوئی بچاوے - اس سے یہہ مراد ہوسکتی ہے کہ ہم سب صرف دنیا کے ناز و نعم دیکھکر
اپنے آپ کو قعر ہلاکت مین گراتے ہین اور وہ ہم کو اُس سے اس طرح پر بچاتے ہین
جیسے کوئی شمع سے پروانہ کو اور ہزاران ہزار مدح وثنا چارون اصحاب کبار قامع بنیان
کفار کو لایق ہے جن حضرات بابرکات نے کمر سعی واخلاص باندھکر جان و دل سے
آپکے مدد کی اور آپکے بعد بھی ایسی جانفشانی وعرق ریزی اشاعت اسلام مین
کی کہ ستارۂ اسلام کو چرخ ہدایت وارشاد پر مثل آفتاب روشن ومنور کردیا اور دشمنان
خدا و حاسدان ملت بیضا کو ایسا تیغ کیا کہ نام کو بھی کہین نام کفر نہ چھوڑا ان چارون
حضرات کو اگر خانہ دین کا چار ستون تسلیم کرین تو حق ہے بلکہ اگر شخص اسلام کا چار عنصر مانین تو بجا ہے

- **دین اور بادشاہ** یہہ دونون توام ہین دین بنیاد اور بادشاہ
اوسکا نگہبان ہے جس چیز کا کوئی نگہبان نہو تو وہ برباد ہوگی اور جو چیز کہ بے بنیاد ہوگی
وہ خراب ہوگی **بادشاہ** زمین پر خداوند عالم کا سایہ اور اُس کی مخلوق پر اُس کا
قایم مقام ہوتا ہے اور اسکی طرف سے اسکی حق کی رعایت کیواسطے ایک معتمد ہے کہ جس سے
انتظام کامل ہوتا ہے مثلاً امن رکھنا راہ مین پناہ دینا ضعیف کا قوی سے حائل
ہونا درمیان خلق اور مظالم کے جاری کرنا سنن کا دور کرنا بدعتہ وفتن کا آباد کرنا
مساجد کا قایم کرنا مدارس کا بنوانا سرکون کا سزا دینا مجرمون اور راہزنون کا انصاف
کرنا مظلومون کا فیصل کرنا خصومات کا حق رسی کرنا حقدارون کی فریاد رسی کرنا فریادیون
کی بیاہ دینا یتیمون ولاوارثونکا کفن دفن کرنا غرباؤن کا بچانا رعایا کا دست متغلبین سے

حفاظت کرنا املاک و اوقاف کا قائم کرنا حدود و قصاص کا جاری رکھنا تعزیرات کا اشاعت
کرنا شعائر اسلام کا نصب کرنا قاضیون اور مفتیون اور اہل احتساب کا قیام کرنا ساتھہ
واجبات و فرایض و حقوق عباد کے اہتمام کرنا امر معروف و نہی منکر مین جمع کرنا سپاہ
و لشکر کا واسطے حراست کے دشمن سے مہیا رکھنا سلاح کا حرب و ضرب کیلئے قہر کرنا
اعدائے دین پر بندوبست رکھنا بیت المال کا روکنا مفسدین کا فساد و فتن سے رعب
اور ہیبت رکھنا رعایا پر پس اگر بادشاہ نہوتا تو انتظام نرہتا اور سب خاص و عام برابر ہوجاتے
بلکہ فتنہ و فساد خوب پھیل جاتا اور اضطراب و شور بہت ہوتا اور لوگ من مانے سرکشی اور
مخالفت کرتے یہان تک کہ اصلاح معاش و اصلاح عاقبت سے بالکل بے بہرہ ہوجاتے
کیا خوب فرمایا خلیفہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ پاک بہ سبب سلطان کے
ایسی باتون سے روکتا ہے جس سے کلام نہین روک سکتا ہے اور قرآن شریف سے
تو وہی لوگ ڈر کر گناہون سے بچتے ہین جو عالم باللہ و عارف بالحق ہین اور سلطان سے
سب خوف کرتے ہین اسلئے یہ خوف سلطنت کا اون کو بہت افعال محرم اور اعمال منکر سے
باز رکھتا ہے۔ اور ایسا بادشاہ کون ہے کہ کلام اللہ کی آیتون مین فکر کرے
اور غور و تامل سے اُن کو دیکھے خداوند عالم نے رسولون کو علامتین دیکر بھیجا ہے
اور اُن کے ساتھہ کتاب اور ترازو اوتاری کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہین اور لوہا[۱]
اوتارا کہ اس مین سختی و منفعت بہت ہے اس سے بہت کام نکلتے ہین اور یہ معنی اس لئے
خیال مین گذری کہ کتاب اور ترازو اور تلوار مین کچھہ مناسبت ہی نہین نہ ہم شکل ہین
نہ ہم جنس پھر اُنکو اس کلام مین کیون جمع کیا آخر یہی ظاہر ہوا کہ قرآن قانون شریعت اور احکام
دین کا دستور العمل ہے جس مین راہ راست کا بیان اور فرایض مجمل کی تفصیل اور تن

[۱] وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید ومنافع للناس الآیۃ منہ ہمہ اوست یعنی خلق خدا را ہمہ از اوست

جان کی مصلحت ہی کہ زیادتی اور ستمگاری و سرکشی و خصومت سے باز رکھتا ہے اور جس
قانون ملک کو عقلائے سلطنت و ارکان دولت اپنی ذہن کی تیزی اور طبیعت کی
چالاکی سے بناتے ہین اوس کو سیاست عقلیہ کہتے ہین اور جو قانون قواعد شرعیہ سے
لئے جاتے ہین اسکا نام سیاست دینیہ ہوتا ہے۔ پہلے قانون کا نفع دنیا ہی مین حاصل
ہے وہ بھی جبتک ٹھیک ٹھیک چلے ورنہ ہمیشہ اس قسم کے آئین و قانون کی ترمیم
ہی ہوتی رہتی ہے یہی ترمیم دلیل ہے نقص قانون کی اور دوسرے قانون کا نفع
دنیا و آخرت دونون مین حاصل ہے اس لئے کہ مقصود خلق سے نری دنیا ہی نہین ہے
چونکہ دنیا فانی اور باطل ہے جسکا انجام موت اور فنا ہے اصل مقصود تو اُن سے قائم
رہنا اُن کا دین پر ہے یہ قیام صاحب قیام کو سعادت اخروی تک پہنچاتا ہے۔
اصل حکم خلق پر اہل شرع کا ہے جیسے انبیاء خلفاء علماء اولیا ان کی حکمرانی مین مصالح دنیا
اور آخرت دونو ہوتے ہین پھر جو امیر اور رئیس بادشاہ والی سلطنت اُن کی چال پر چلے تو
وہ حقیقت مین اُن کا نائب ہے یعنی حراست دین اور سیاست دُنیا مین ایسے نائب کو عرف شرع
اور بمصلاح اسلام مین خلیفہ اور امام کہتے ہین عہد نبوت کا انتظام تو ظاہر ہی ہے کہ چار دانگ
عالم مین فتح و نصرت کا ڈنکا بجایا اپنی حسن تدبیر اور عدل و انصاف سے شیر اور بکری کو
ایک گھاٹ پانی پلایا اور عہد صحابہ و تابعین و تبع تابعین کا بندوبست دیکھو کسطرح سے
ہفت اقلیم مین اسلام کو پھیلا دیا اور کسطرح کا امن اہل زمین کو بخشا حاصل یہ ہے کہ
کہ پورا پورا تامل کرنے سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ یہی سیاست شرعیہ و تدبیرات نبویہ
عافیت دارین اور خیریت کونین کے چشمے ہین جو کچھہ ان کے سوا ہے وہی فساد کی جڑ
اور فتنہ کا گھر ہے جو عمدہ قوانین سیاست عادلہ آج ملوک روے زمین کے ہین اونکا

ماخذ یہی شریعت اسلام ہے گو اون کی زبان و بیان مین اُسکا اسم اور رسم جدا ہو سکتا
ہو اگر یہ جامعیت نہ ہوتی تو دین اسلام کامل نہ ٹھیرتا حالانکہ خداوند عالم نے اپنے کلام
کلام پاک مین خبر دے ہے کہ ہم نے اس دین کو کامل کر دیا ہے کمال کے یہی معنی
ہوتے ہین کہ اس دین کا پیرو کسی امر جزی و کلی مین خواہ تعلق اس امر کا دنیا سے ہو
یا دین سے کسی غیر اسلام کی عقل اور قانون کا محتاج نہین ہو سکتا ہے فرمان روائی
ملک داری حکمرانی سب کا انتظام اسی شرع اسلام سے اور سارے حوادث کا حکم
قرآن پاک اور حدیث شریف سے بادلہ خاصہ یا عامہ ہر وقت ہر زمانے مین قیامت
تک برآمد ہو سکتے ہین ۔ اور آسمان سے بارش اس لئے ہوتی ہے کہ زمین سے
رزق پیدا ہو جسکو بقدر استحقاق ہر ایک تقسیم کرے نہ کوئی تغلب کرے نہ کوئی
محروم رہے اس انصاف و برابری کے لئے ایک آلہ کی ضرورت پڑی سو اللہ پاک نے
مخلوق کو اس طرف متوجہ کیا کہ ترازو بنا دین اور اپنے لین دین مین استعمال کرین کہ
آپس مین ظلم نہو نہین تو خسر الدنیا والاخرہ کے مصداق ہونگے اور اسکی دلیل یہ کلام
ہے کہ خداوند عالم نے آسمان بلند کیا اور میزان مقرر فرمائی کہ تم تول نے مین زیادتی
نکرو بلکہ وزن انصاف سے کرو تاکم نہو اور یہ برابری بے ترازو کے ممکن ہی نہین اسلئے
اللہ پاک نے اوس کو مقرر فرمایا اور یہہ معلوم ہوا کہ کلام اللہ مین احکام خداوندی
درج ہین اور یہ ترازو انصاف اور برابری کیلئے بنائی گئی ہے اور ان دونون کا
اتباع اور اُن کے احکام کا التزام صرف تلوار سے ہے اور ظاہر ہوا کہ سلطان اللہ کا
خلیفہ اور اس کا امانت دار ہے اور خلق خدا پر فرمان روائی کے قابل وہی شخص ہوتا ہے
جو خاندانی عزت اور وجاہت اور حسب و نسب کے علاوہ عدل و انصاف رحم و کرم کا مصدر

ومخزن ہو اور اخلاق الٰہیہ وعلوم شرعیہ کا معدن اسلامی سلطنت توہندوستان
سے نکل گئی اور اب اوس قوم کے ہاتھہ ہے جسکو مسلمانون سے نفرت ہے اور
مسلمانون کو اُن سے وحشت رہین چھوٹی چھوٹی ریاستین وہ خود تنزع کی حالتمین
ہین صرف برائے نام بھوپال رام پور ٹونک جاورہ جوناگڈھ وغیرہ یہہ دوچار
ریاستین ابھی سرزمین ہندمین باقی ہین جہان دوچار دس بیس ہندوستانیون
کی صورتین نظر آجاتے ہین مگر کوئی ایسی ریاست جو وقت پر سلطنت کی ٹکر اوٹھا سکتے
اور مسلمانون کی ساتھہ ایک خاص ہمدردی رکھتی ہو اور اہل فضل وکمال اوسکے دامن تربیت
مین پرورش پاتے ہون رومی بومی زنگی فرنگی آفاقی قبچاقی غرض ہر قوم اور
ہر فرقہ کے لوگ وہ بھی دوچار دس بیس نہین سیکڑون ہزارون اوسکے خوان کرم
اور مائدہ احسان پر ہر وقت نظر آتے ہون میری نظر مین تمام قلمرو ہندمین اگر کوئی
ایسی ریاست آباد ہے تو وہ دارالسلطنت حیدرآباد صانہ اللہ عن الشر والفساد ہے
وہان کا دارائے روشن گہر فرمان روائے برجیس قدر جمال کمال وکمال جمال سرکشونکا سرکوب
جابرونکا خانہ روب امیرونکا امیر ومولی غریبونکا مربی واقا عدل وکرم مین ثالث حاتم
وکسری دولت وشوکت مین ثانی سکندر ودارا حضرت بندگان رفیع المکان ہمایون
منزلت گردون قباب جوزارکاب سریر آرائے انجمن دولت وکامرانی صدرنشین
بزم جہانداری وجہان بانی ناظم ممالک تمدن وسیاست سالک مسالک نصفت ومعدلت
دارائے کشور فہم وگیاست دانائے کامل غوامض عقل وفراست صدر واورنگاہ امارت
وریاست پیشوائے عسکر ظفر پیکر شجاعت وبسالت مورد محاسن سنیہ مرجع معارف زکیہ
حضور پرنور رستم دوران مظفر الممالک فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ

اعلیحضرت نواب **میر محبوب علیخان بہادر** خلد اللہ ملکہ ودولتہ وافاض علی رؤس الانام برکۃ واحسانہ ہین الہی پاک اس امید گاہ عالم و عالمیان کو اپنی حفظ وامان مین سلامت باکرامت رکھے احباب شاد اور مسرور رہین اور اعدائے دولت مبتلاے حوادث دہور ہون۔

رایت دولت بجاہت جاودان منصور باد	تا ابد چشم بد از جاہ و جلالت دور باد
این دعاے بندگان تست ہر صبح ومسا	در پناہ جاہ تو ملک دکن معمور باد

یہہ وہ سلطنت ہے کہ اگلے مصنف بھی اس سلطنت کو دیکھتے تو اپنا سارا علمی کمال اس دار الفضل کے تعریف مین صرف کرتے اور اپنے کلام کو اس ذکر سے زینت اور اپنے قلم کو عزت دیتے۔

اور تدبیر مملکت کے لئے اللہ پاک نے شعبۂ مخزن معدلت شاخ شجرۂ فاروق الاعظم والعدالت جگر گوشۂ حضرت فرید الحق والدین گنج شکر رح امیر ابن امیر اور کریم ابن کریم مخدوم عالم و عالمیان چشم وچراغ شبستان والاپائیگی نو بہار بہارستان گرانمائیگی دریا دل سحاب آستین سپہر آستان فرشتہ پاسبان برجیس شیم مہر علم کیوان خدم مریخ خشم عالیجناب سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا **نواب محمد فضل الدین خان بہادر** مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہ کو منتخب کر رکھا تھا جو مسند امارت و وزارت پر جلوہ افروز ہین اور اپنے زمانے کے آفتاب اور اندھیرے گھر کے مہتاب ہین اور لڑیون کے موتی بلکہ انمول جواہر ہین اور نگہبانی خلائق اور حسن تدبیر مین یگانہ روزگار اور سخاوت و دریا دلی مین منتخب لیل ونہار ہین جنکی دہلیز فضل وکمال کی اُمید گاہ ہے اور جنکا آستان فیض نشان اہل دولت واعیان روزگار

کا بوسہ گاہ ہے ۔

واجب بر اہل مشرق و مغرب دُعای او	باقی مباد ہر کہ نخواہد بقای او

سبب تالیف کتاب و تذکرۂ مؤلف

اما بعد ہیچمدان اور زولیدہ بیان محمد حسین بن محمد امیر خان ابن محمد جعفر صدیقی غفر اللہ ھما و ذنوبھما و ستر عیوبھما فی الدنیا والاخرۃ نمک خوار دولت سرکار ریاست نظام عرض پرداز خدمت ناظرین ہے کہ اگرچہ اصحاب سیر اور مورخین زمانہ اگلے پرانے تذکرے جو آثار دولت و سلطنت سے چلے آتے ہین اُن کو اپنے کتابون مین بیان کر چکے ہین جن مین سے یہہ ناچیز محض عمدہ بادشاہون کی حکایات عادلانہ اور خصایل پسندیدہ کو بروجہ استفادہ عام اونہین رسالون سے انتخاب کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہے ۔

اگلے تاریخین چونکہ اکثر فارسی و عربی زبانون مین تہین اسلئے اُس کا فائدہ ایک خاص گروہ سے مخصوص تھا اردو قلمرو کے سیاح اُن جواہرات کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتے اور فائدہ نہ اُٹھا سکتے اسلئے مین اردو زبان مین اُنکو اُٹھا لایا کہ عوام بھی اپنی جیب و دامن بھر لین ۔

اس تالیف سے بجز اسکے میری اور کوئی غرض نتھی کہ اگلے حالات دریافت کرنیکے لئے ایک آگہی کا ذریعہ یا الہ بنا دون اور اُن مین تہذیب اخلاق ملکرانی سیاست مدن کی تصویر کھینچکر قوم کے پیش نظر رکھدون تاکہ انسان اُن حالون کو دریافت کر کے عبرت حاصل کرے اور زمانے کے تغیرات و انقلابات پر غور و تامل کر کے اُسکو ایسا تجربہ

حاصل ہو سکے جس سے اُن اوصاف رذیلہ سے بچا رہے جن مین امم سابقہ مبتلا تھی یا جن سے اُنکا استیصال ہوا اور آپ کو ایسے اوصاف حسنہ سے متصف کر سکے جنکی بدولت اگلے لوگون کو صلاح اور رشد حاصل ہوا ۔

مجھکو ناظرین کے کرم اور اخلاق سے اُمید قوی ہے کہ اس رسالہ کو بنظر اصلاح ملاحظہ فرمائینگے کیونکہ کوئی فرو بشر سہو و نسیان سے خالی نہین پس اگر کہین کچھ غلطی و خطا اس سراپا غلط و خطا کی ملاحظہ فرمائین بقلم اصلاح اور بدامن عفو خطا پوش چھپائین وما توفیقی الا باللہ چونکہ اس مین عمدہ نکات اور فوائد اور بادشاہون کے عمدہ اور پسندیدہ خصائل کا تذکرہ ہے اس لئے رسالہ ہذا کا نام تاریخی **احکم التاریخ** المعروف بہ **محبوب السلاطین** رکھکر پانچ حصون پر منقسم کر کے ختم کیا پہلا حصہ بعض بادشاہون کی حکایات و نکات و فوائد اور خصائل پسندیدہ کے بیان مین دوسرا حصہ حکمرانی و رعیت کی نگہبانی اور طاقت خود اختیاری کی حفاظت اور خدا ترسی و نیکی و بدی و دولت مندی و جہانداری وغیرہ کے بیان مین تیسرا حصہ قدیم زمانہ کے علما کے وعظ و پند و نصایح جو خلفا بنی اُمیہ اور عباسیہ وغیرہ سلاطین کو کئے اُسکی تشریح مین چوتھا حصہ ظلم اور اقسام ظلم کے ذکر مین پانچوان حصہ تاریخ جدولیہ شاہان عرب و عجم اور ہندوستان کن صیانہ اللہ عن الشرور والفتن سے متعلق ہے

حصہ اول

بعض بادشاہون کی حکایات اور خصائل پسندیدہ کے بیان مین

علی بن شوکانی نے لکھا ہے کہ مراد ملک یعنی بادشاہ سے وہ شخص ہے جو کسی قطر یا شہر

یا جملہ اقطار اور بلاد کا مالک ہو دوسرے بادشاہ سے مدد نہ لے اپنے اختیار سے
اپنے ملک مین عامل مقرر کرے ۔ ؎

اللہ پاک نے مصالح عالم کے لحاظ سے چند لوگون کو افراد بشر سے بہ صفت فرمان
روائی و جہانداری منتخب کیا کہ افراد منتشرہ بنی نوع انسان کو جو آزادانہ و حاکمانہ زندگی
بسر کرتے تھے ایک آئین خاص کے سلسلہ مین مقید کرکے رکھے جائین کہ اپنے خیالات
نفسانی اور قوت غضبی کو ہر جگہ اور ہر وقت بیقاعدہ کام مین نہ لاسکین اور خلق خدا
پر قانون الہی یا آئین ملکی کے موافق عدل اور انصاف کرین ۔ ہشام بن عروہ نے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وصحابہ
وسلم نے کہ بعد میرے تم پر والی ہونگے نیک نیکی کے ساتھ اور بد بدی کے ساتھ
تم اُن کی بات سنو اور اُن کا کہنا مانو اگر موافق حق ہے ۔ ؎

مورخین نے اپنی کتابون مین سارے دنیا کے ملوک اور رؤسا کا حال لکھا ہے
ہر خاندان کی مدت حکومت کا ذکر کیا ہے جسکے دیکھنے سے یہہ امر بخوبی ثابت ہوسکتا ہے
کہ کوئی ایسی قوم نہین گذری ہے جن مین سلطنت یا ریاست نہ آئی ہو مگر کسی خاندان
مین صدیون رہی اور کہین برسون اور مہینون جب تک سلطنت آئین و قانون کی
پابند رہی عزت دولت اُسکے ساتھ رہی مگر نفسانی خواہشون اور شہوانی ارادون کا
تنعم اور شخصی سلطنت کی حالت مین مغلوب رہنا ایسا ہے مشکل تھا جیسا ایک ایسے قیدی کا
جو زندان خانہ مین بغیر طوق وسلاسل نظر بند ہو اور اوسکا کوئی محافظ نہو غرض سلطنت نے
نفس پرستی اور لذات دنیوی کے طرف مائل کیا تعیش اور سامان راحت نے دولت
لٹانے پر آمادہ کیا جب قابلیت سلطنت رانیکی باقی نرہے قانون الہی کے انتظامی

قدرت نے عنان سلطنت دوسری خاندان کیطرف منتقل کردی سلطنت کے ساتھ
عزت دولت جان وآبرو سب کھو بیٹھے ۔

اسکندر رومی بن فیلقوس

یہہ شخص روم کی ولایت کا بادشاہ تھا اور ارسطاطالیس سا حکیم نامور اوسکا وزیر سکندر نے
بہت سے بادشاہون کو اپنا باج گذار بنایا ایران وترکستان کو روندتا ہوا ہند پر چڑھ
آیا اور اوسکو مسخر کرکے چین کی سرزمین پر جا کود اغرض مشرق سے مغرب تک
کل روے زمین کی بیاسی سلطنتون پر اس نے حکمرانی کی چھ لاکھ بیس ہزار سوار
ہمیشہ اسکے ہمراہ رکاب رہتے تھے اسکے علاوہ جابجا فوجین مامور تھین ۔

حکایت

سکندر نے اپنا راز ایک امیر سے کہکر حکم دیا کہ اسکا اظہار کسی سے روبرو نکرنا مدت
تک وہ امیر خاموش رہا مگر رہا نگیا ایک اپنے عزیز سے کہڈالا رفتہ رفتہ وہ راز فاش
ہوگیا سکندر نے جب اطلاع پائی اُسکو ماخوذ کیا اور بلیناس سے مشورہ لیا کہ ایسے
شخص کو جو بادشاہی امانت مین خیانت کرے کیا سزا دینی چاہیے اُس نے جواب دیا
کہ بادشاہ خود اس مقدمہ مین مجرم ہے جب بادشاہ اپنے راز کو اپنے خزانہ دلمین
نہ رکھ سکا اور بے ضرورت دوسرے شخص کے حوالہ کردیا تو دوسرا اوس شاہی
راز کو جسکا متحمل بادشاہ نہوسکا کیونکر ہوسکتا ہے ۔ سکندر یہ بات سنکر وزیر کی انصاف پر
بہت خوش ہوا اور امیر مجرم کا قصور معاف کردیا ۔

نکتہ کم حوصلہ انسان کے روبرو اپنے دل کا راز افشا کرنا عیب ہے کیونکہ وہ فی الفور

اسکے افشا پر مستعد ہو جائیگا -

راز دل سفلہ سے مت کہہ بیٹھنا	اور سمجھنا مت اسے مرد امین
کیونکہ تیرے راز کو وہ بے حجاب	دل کے پردہ مین چھپا سکتا نہین

سکندر موسوی ملت کا پابند تہا اور اسی شرع کے موافق ہر ایک کام مین کاربند ہوتا تھا نفس پر حاکم اور شریعت کا محکوم تھا شجاعت اوسکی خانہ زاد تہی اور سخاوت خداداد اسکے عمدہ قولون سے کتابین بھری پڑی ہین اُنمین سے چند قول ہدیہ ناظرین ہین

قول سلطنت کی لذت چار چیزون پر منحصر ہے **ایک** بادشاہ کا دشمن پر غلبہ پانا **دوم** دوستان امانت و دیانت دارون کو اعلیٰ مرتبہ پر پہنچانا **سوم** مظلومون کی دستگیری **چہارم** محتاجون کی خبر گیری -

جس بادشاہ نے یہ چارون باتین نپائین سلطنت کا کوئی مزہ نپایا -

پند اُستاد کا ادب اور اسکے مراتب کا لحاظ والد سے زیادہ چاہیے کیونکہ باپ اسکو آسمان سے زمین پر لاتا ہے اور اُستاد اسکو زمین سے آسمان پر پہونچاتا ہے

نکتہ بہت کہنا اور تھوڑا کرنا مردی مین داخل نہین بلکہ تھوڑا کہنا اور بہت کرنا مردون کا کام ہے -

قول بادشاہ کے زیر فرمان چار قسم کے لوگ ہین **اولاً** اہل شمشیر جن سے فوج اور لشکر اور سپہ سالار وغیرہ مراد ہین **ثانیاً** اہل قلم جن پر آئین و قانون اور دستی دفتر ریاست کا مدار ہے جیسے وزرا و معتمدین سلطنت وغیرہ **ثالثاً** تاجر و بیوپاری **رابعاً** زمیندار و اہل زراعت جن کی مشقت سے خزانہ شاہی ترقی پاتا ہے اور اسی سے عام و خاص خلقت پرورش پاتی ہے پس ان چارون کو چار عنصر کائنات کے

ساتھہ نہایت مشابہت ہوسکتی ہے یعنی اہل سیف آگ ہین دشمنان سلطنت کو آتش تیغ سے جلاتے ہین اور بادشاہ کو اُن کے حملہ سے بچاتے ہین۔ اور اہل قلم ہوا کی مانند ہین کل سلطنت کا دارومدار انکی تحریر و تدبیر پر ہے جیسے کہ جاندار کی جان ہوا کی بغیر تلف ہو جاتی ہے اسی طرح سلطنت ان کے بغیر بے جان تصور کی جاتی ہے۔ پانی کے ساتھہ تجارت پیشہ کو تشبیہہ دیجاتی ہے کہ ان کے ذریعہ سے ملک رونق پاتا ہے آب و تاب مین آجاتا ہے جس طرف وہ آنکلتے ہین تجارت سے قالب روح مین جان تازہ آجاتی ہے۔ زمینداروں کو خاک کے ساتھہ تشبیہ دینا مناسب ہے کہ ہمیشہ زمین کے ساتھہ اُن کا معاملہ پڑتا ہے اور جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہے اسکے ظاہر ہونیکا ذریعہ وہی زمیندار ہوتے ہین گویا مدار تمام زمانہ کی زندگی کا اس قسم رابعہ پر ہے

نہین کچھہ خوف دار السلطنت کو	رہین مضبوط گر یہہ چار ارکان
نخست اہل قلم پھر اہل شمشیر	کہ جن پر ہے مدار کار دوران
ہین پھر اہل تجارت اور زمیندار	بہ جسم حکم و دولت صورت جان

حکمت صاحب کرم ہمیشہ مکرم رہتا ہے اگرچہ مفلس ہی کیون نہو اور ممسک و بخیل ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے اگرچہ وہ مالدار ہو۔

ہے سخی مقبول ذات کبریا	گرچہ وہ مفلس ہے اور نادار ہے
گنج قارون گرچہ رکھتا ہے بخیل	ساری دنیا مین ذلیل اور خوار ہے

نکتہ بادشاہی خزانہ خدائے پاک کی ایک امانت ہے جو بادشاہ کی تحویل مین ہے بادشاہ کو چاہیے کہ وہ مال زندون کے سپرد کرے یعنی اہل استحقاق و ارباب احتیاج اور فوج و لشکر کو دے نہ کہ مردون کے پاس رکھے یعنی زمین مین دفن کرے ؛

درملت ارباب سخا جرم صریح ہست	محبوس نمودن بہ نہان خانہ درم را

فائدہ بادشاہ ایک بڑا دریا ہے اور امرا چھوٹی نہرین جو اوسی دریا سے نکلی ہون بہرحال اگر دریا کا پانی صاف ہے تو نہرین بھی صاف ہونگی یعنی بادشاہ وقت کے خیالات کی اطاعت امرائے دولت پر فرض ہے اگر بادشاہ عدالت وانصاف کے رہگزر کیطرف چلیگا تو امرا اسکے بل اوس راہ کو طے کرینگے اگر بادشاہ ظلم وجور اور فسق وفجور کی گھاٹیون مین قدم رکھیگا تو اعیان سلطنت فرش راہ بن جائینگے غرض بادشاہ وقت کے خیالات کی درستی عالم کی درستی ہے اور بادشاہ کی صحت سے عالم کی تندرستی ہے

شاہ عادل کی سبھی عامل بھی انصاف مین	صاف دریا ہے اگر نہرین بھی اسکی صاف ہین

سکندر نے جب اس جہان فانیہ کو چھوڑ کر عالم بقا کا رستہ لیا تو غسال نے اوسکے بازو سے ایک تعویذ کھولا اس مین تین نصیحتین لکھی ہوین تھین۔

نصائح اول یہہ کہ دنیا کا ترک کرنا اور اسکی محبت مین گرفتار نہونا باعث سلامتی ہے اور تقدیر پر بھروسا اور قضا وقدر پر تکیہ موجب راحت ہے۔ ثانیاً حسن ظن باعث زیادتی اعتبار وحسن خدمت باعث عزت وقار ہے بدظنی باعث تکلیف ورنج ہے اور حسن ظنی سبب حصول گنج۔ ثالثاً دنیا مین اگر کوئی گناہ نکرنا عفو کا وصف جو ایک عمدہ جوہر انسانی ہے کبھی ظاہر نہوتا جس طرح کہ عنصر آتش کے مقابل قدرت نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی اسکی حرارت کو بجھاتا ہے اسی طرح خطا کے مقابل عفو اور عطا ہے پس انسان کو چاہیئے کہ عفو کے صفت سے متصف رہے۔

بخشتے کب جاتی گنہگارون کے جرم	گر نہوتا یہ ذریعہ عفو کا
حق نے پانی کو بنایا اس لئے	تاکہ فوراً آگ کو دیوے بجھا

منوچہر بن ایرج بن فریدون

یہہ بادشاہ اولوالعزم تاجدارون کی فہرست مین منتخب شمار کیا گیا ہے اسکی سلطنت کے وسط زمانہ مین حضرت شعیب اور حضرت موسی علیہ السلام مبعوث ہوے خندق کھودنا اور نقارہ بجانا اسی بادشاہ نے ایجاد کیا اور بڑی بڑی قانونی کتابین لکھوائین ایک سو بیس سال سلطنت کی۔ اسکا قول ہے **قول** کئی طرح کے حقوق بادشاہ کے رعایا و فوج اور امرا پر ہین۔ **اوّل** بادشاہ کا حق لشکر پر یہہ ہے کہ وہ مطیع ہو اوسکے دشمنون کے ساتھہ لڑے بادشاہی کام کو ناتمام نہ چھوڑ دے **دوم** فوج کا حق بادشاہ پر یہ ہے کہ اُن کا مقررہ وظیفہ ماہ بماہ پورا اُنکو پہنچائے جان بازون و نمک حلالون کی قدردانی کرے جب نوکر ضعیف ہو کر لایق خدمت نرہے تو اوسکو ضایع نکرے جو ملازم سرکاری نوکری مین مارا جائے اُسکے متعلقین کی خبر لیتا رہے **سوم** امراء اور تابعین پر بادشاہ کا حق یہہ ہے کہ اسکے ملک کو جو اون کے تفویض مین ہو آباد رکھین زراعت و عمارت اور آبادی کو ترقی دین درخت بوئین رعایا کو خرم و شاد رکھین و حصول زر مین رعایا کو تکلیف نہ دین زیادہ طلبی و زیادہ ستانی نکرین **چہارم** تابعین کا حق بادشاہ پر یہہ ہے کہ وہ انکی خدمات پر لحاظ کرے بحسب مراتب ترقی بخشی **پنجم** بادشاہ کا حق رعایا پر یہہ ہے کہ وہ بدل و جان بادشاہ کے حکم مین رہین اسکو اپنا مالک سمجھین راست بازی اور سچائی سے پیش آئین زر تحصیل فصل بہ فصل خزانہ شاہی مین پہنچائین حکم کی تعمیل مین دیر نہ لگائین **ششم** رعیت کا حق بادشاہ پر یہہ ہے کہ عدل کرے مظلوم کی

داد ظالم سے لے انکی فریاد کیلئے اپنے دروازے بند نکرے خراج کے لینے مین زیادتی نکرے ظالم اور جابر عمال کو رعیت پر مسلط نفرمائے ملک کی آبادی اور عمارات کے بنوانے کیلئے رعایا کو خزانہ شاہی سے مدد دے ارضی وسماوی آفتون کی نقصان پر لحاظ کرے تاجرون کے ساتھ بمہربانی پیش آئے ہر ایک پیشہ ور اہل ہنر صاحب فن اور علما و فضلا کو عزیز رکھے نئے نئے رسوم ایجاد کرکے رعایا کو نہ لوٹے انکی قوت سے زیادہ بوجھ اونکی سرون پر نہ ڈالے ہر ایک کام بسہولیت بے طرح طرح اور انواع واقسام فریب کے دام حصول زر کیلئے نہ پھیلائے ۔

فوج ولشکر بلکہ عام اور خاص پر	چاہئے ہو شاہ ہردم مہربان
تاکہ ہو آباد ملک اور خلق شاد	اور رہے آرام مین سارا جہان
سارے نوکر اور رعیت شاہ کی	اسکی تعریفون سے ہون طلب اللسان

نکتہ تین خصلتین بادشاہ کی بادشاہی کو ترقی دیتے ہین **اولاً** راستی اور وفا وخوش کلامی **ثانیاً** شجاعت اور سخاوت اور مروت اور فتوت **ثالثاً** کم خشمی اور تحمل وبردباری اور حلم ۔

ترک دیتے ہین بادشاہی کو	راستی و وفا و خوش خوئی
بردباری و حلم و کم خشمی	اور عطا و سخا و خوش گوئی

بادشاہ کی مزاج مین عقوبت سے زیادہ عفو چاہئے اور غصہ سے زیادہ تحمل ۔

چاہئے شاہنشہ ملک جہان	نیک گوئی و نیک روئی و نیک خو
غلبہ ہو اسکے غضب پر حلم کو	اور عقوبت سے زیادہ عفو ہو

اردشیر بابکان ساسانی

اس بادشاہ کا عہد دو سو برس بعد اسکندر کے ہوا سب سے پہلے اس نے اپنے آپکو شہنشاہی کے خطاب سے مخاطب کیا خاندان ساسانیون مین یہہ پہلا بادشاہ گذرا ہے آئین جہانداری خوب جانتا تھا کتاب **کارنامہ اور آداب الجیوش** اسی کے تصنیفات سے ہے حضرت عیسی علیہ السلام اسی کے عہد مین مبعوث ہوے تو اس نے آبائی مذہب چھوڑ کر عیسوی مذہب اختیار کر لیا - اسکا قول ہے ؛

قول عادل بادشاہ جب عدل کی طرف توجہ کرتا ہے تو رعایا بھی تقلیداً اوسی طرف جھک پڑتی ہے ؛-

ہوا گر دنیا مین عادل بادشاہ	بندہ پرور سایہ گستر مہربان
رہتا ہے ہر وقت ہر دم ہر گھڑی	سرنگون اُسکی اطاعت مین جہان

نکتہ بادشاہ کی بادشاہی کا قیام اجتماع امم پر ہے اور لوگون کی کثرت فراوانی خزانہ پر اور خزانہ کی معموری ملک کی آبادی پر اور آبادی ملک عدل و انصاف پر منحصر ہے

ہوا گر منصف شہ دور زمان	ملک آباد اور رعیت شاد ہے
ہر بشر ہے مست صہبائے نشاط	دام غم سے ہر نفس آزاد ہے

حکایت

ایک روز اسی بادشاہ نے اپنے فرزند کو قیمتی پوشاک پہنے ہوے دیکھا فرمایا کہ جیسے پوشاک تم نے آج پہنی ہے ایسا لباس عوام بھی پہنتے ہین **بادشاہون** کو چاہئے کہ وہ ایسی عمدہ پوشاک پہنین کہ عام لوگون کو نصیب نہو لڑکے نے عرض کیا

کہ وہ کونسا لباس ہے فرمایا کہ بادشاہ روی زمین اپنے پہننے کا لباس ایسا بنائے جسکا تار عدل اور پود سخاوت ہو ظاہر آرائی سے غرض نہو ؛

شاہ عادل نیک خو ئے و نیک نام	ظاہر آرائی سے کم رکھتا ہے کام
تن پہ ہے اسکے لباس عدل و داد	تاج دولت زینت سر صبح و شام

فائدہ یہہ بادشاہ ہر شماہی دربار عام کیا کرتا تھا جہان کل رعایا حاضر رہتی تھی دربار کیوقت اگر کوئی استغاثہ کرتا تو بادشاہ اُسی وقت تاج شاہی سر سے اوتار کر تخت شاہی سے اُتر کر عام لوگونمین کہڑا ہوجاتا اور وزیر کو حکم دیتا کہ ابھی مستغیث کے حال کی تحقیقات ہو اگر دعویٰ مدعی دروغ و بے فروغ نکلتا تو اسکو سخت سزا دیتا کہ دوسرونکو ایسی جرأت نہ پیدا ہو غرض جب تک مستغیث کا انصاف نہو لیتا بادشاہ تخت پر نہ بیٹھتا

ہُرمز بن شاہ پور بن اردشیر

یہہ بادشاہ نیک نامی اور رعیت پروری مین ضرب المثل تھا۔ اوسکا قول ہے ؛

قول نیک پادشاہ مین پانچ صفتین ہوتی ہین۔ اولاً ذکا ثانیاً سخا ثالثاً شجاعت رابعاً اہلیت خامساً پُر مزاجی پس جس شخص نے یہہ رتبہ پایا اُس نے حکومت کا مزا اُٹھایا ؛

بود بارعب گر شاہ نکو خو	ذکی و باسخا و باشجاعت
نباشد دخل در ملکش عدو را	بود آباد گنج و مال و دولت

پند بادشاہ کے ندیمون کو چاہیے کہ اپنے اور اقا کے مراتب کا لحاظ رکھین اور حد اعتدال سے قدم باہر نرکھین عنایات شاہی پر مغرور نہون اور بے ضرورت

زبان کو متحرک نکرین مشورہ کیوقت بادشاہ کی رائے کو اپنی رائے پر ترجیح دین اور اگر بر خلاف اسکے کہنا منظور ہو تو اس طرز اور انداز سے کہین کہ بادشاہ کے مزاج پر گران نہ گذرے بادشاہ کے راز کے محافظ رہین خیر خواہی اپنا فرض منصبی سمجھین شاہزادونکا ادب رکھین کبھی خلاف انکے کام نکرین شاہی خدام و حاضر باشون سے نبرمی پیش آئین ؛

بہرام گور بن یزدجرد بادشاہ

یہہ بادشاہ بڑا نیک نام تھا عدل و سخاوت اسکا کام تھا گور کے شکار سے اسکو کمال رغبت تھی اسی سبب سے بہرام گور خر مشہور ہو گیا - بہادر و دلاور بادشاہون مین یہہ شخص نامور گذرا ہے ؛

حکایت

شہزادگی کے وقت ایک روز عرب کے ملک مین بہرام شکار کھیل رہا تھا ہرن اسکے آگے سے بھاگ کر ایک گانو مین چلا گیا اور قیصہ نام ایک اعرابی کے گھر مین جو بنی طی مین ایک معزز آدمی تھا جا گھسا بہرام بھی اوسکے پیچھے گیا اور اعرابی سے ہرن مانگا اس نے ندیا بہرام نے چاہا کہ ایسی حالتمین شاہی حیثیت سے کام لون اعرابی نے کہا کہ اس ہرن نے میرے گھر مین آکر پناہ لی ہے یہہ مقتضائے مروت نہین کہ مین اسکو اپنے ہاتھون اُسکے دشمن کے حوالہ کرون جب تک کہ تو پہلے مجھکو نہ مار لیگا ہرن نہ پائیگا اور اگر مجھے قتل کریگا تو اسی وقت کل لوگ بنی طی کے جمع ہو کر میرے عیوض تجھکو مار ڈالین گے پس اس سے بہتر ہے کہ ہرن کے عیوض میرا قیمتی گھوڑا

جو میرے دروازے پر بندھا ہے لے لے اور چلا جا بہرام کو یہہ جوانمردی اعرابی کی نہایت پسند آئی اور واپس چلا آیا - جب بادشاہ ہوا اعرابی کو بلا کر سرفراز کیا -

فائدہ بہرام کے خیرخواہ ارکان دولت اسکی دوامی سخاوت سے تنگ آ گئے تھے ایک دن موقع پاکر باتفاق عرض کیا کہ بقاے سلطنت خزانہ پر موقوف ہے اور شاہی خزانہ ہر وقت خالی رہتا ہے فرمایا کہ اگر مین خزانہ جمع کرتا ہون تو سپاہ اور دانایان روزگار جو میرے پاس جمع ہین پریشان اور متفرق ہو جاتے ہین اور اگر انکے جمع رکھنے کی فکر کرتا ہون تو خزانہ خالی رہتا ہے ان دونون امور سے جو بہتر نظر آئے کیا جاے اُمرا دولت نے عرض کیا کہ خزانہ کا جمع رکھنا سب سے مقدم ہے اگر خزانہ معمور رہیگا تو ضرورت کے وقت نئی فوج اور اہلکار ملازم رکھ سکتے ہین اور ہر طبقے کے منتخب لوگ بھی فراہم ہو سکتے ہین بادشاہ نے یہہ سنکر کہا کہ اس دعوی پر کوئی دلیل قوی لا سکتے ہو اُمرا ایک پیالہ شہد سے بھرا ہوا لے آئے اور بادشاہ کے سامنے رکھدیا اُسی وقت مکھیون کا ہجوم ہو گیا - فرمایا کہ اسکا جواب راتکو دیا جائیگا غرض رات کو سب ارکان دولت بلاے گئے اور وہی شہد کا پیالہ اُنکے روبرو رکھدیا ایک مکھی بھی نہ آئی فرمایا اگر اسوقت مکھیون کے جمع کرنیکی ضرورت ہو تو پھر کیا تجویز ہو بادشاہ کا یہہ جواب سنکر سب اُمرا لاجواب اور خاموش رہگئے ✣

فکر کار خویش پیش از وقت کن		فہم کن در ابتدا انجام کار	
خرج کن بر وقت گنج سیم و زر		باش بہر اختتام امیدوار	

نوشیران عادل بن قباد

داد گرتا جداروں کی انجمن شاہی مین ہمیشہ یہہ بادشاہ صدر نشین رہا ہے +
کسریٰ اسکا خطاب تہا اس نے اپنی مفتوحہ اور مقبوضہ ممالک کو چار حصہ پر تقسیم
کیا تھا اول خراسان وسجستان دوم عراق وعجم واذربایجان سوم
فارس داہواز چہارم عراق عرب وسرحد روم - شہر رومہ اُسی نے آباد کیا -
اور مداین کو تختگاہ بنایا بابا طلہ کے شہرون کو فتح کیا ماوراءالنہر مین جاکر خاقان پر
نصرت پائی وبعد صلح واپس آیا دشت قبچاق کے حاکم کو باجگزار بنایا اور قیصر روم کو
زیر کرکے دوستی قائم کی ہند مین ایلچی بھیجکر قنوج کے راجاؤن کو باج گزار کیا
یمن اول ہی لے چکا تھا غرضکہ ماوراءالنہر خراسان جرجان اذربایجان فارس
کرمان اور چند علاقہ جات ہندوستان وجزیرہ عمان وعراقین وبحرین وشام وشلم
وسرحد روم یہہ سب ممالک اسکے قبضہ اقتدار مین تھے +
اس بادشاہ کی نصیحتین اور طرز عمل کتب تواریخ مین بہت کچھ لکھا ہوا ہے جن مین سے
چند اس مختصر مین ہدیہ ناظرین ہین +
اس بادشاہ کے ہاتھہ مین تین انگشتریان تھین ہر ایک کے نگینے پر ایک ایک نصیحت
کندہ تھی -
اول یہہ کہ صالح آدمی دوست ودشمن کے ساتھہ صلح کرتا ہے کسی سے بخلافت پیش نہین آتا
دوم یہہ کہ بے مشورت کام خراب ہوتا ہے اور بے تدبیر مہمین ابتر ہو جاتی ہین -
سوم یہہ کہ رعایت رعیت کی سب پر مقدم ہے +

بدنیا مرد صالح می کند صلح		بہر نیک وبد و بایار و اغیار	
کند ہردم رعایت بارعیت		نسازد در جہان بے مشورت کار	

نصایح جوانی پر غرور نکرو خدا کو ایک جانو اوسکو نچھوڑو خود پرستی سے احتراز کرو کہے ہوے کام کو کیا ہوا نسمجھو کی ہوئی عبادتون کو ناکردہ جانو آج کا کام کل پر نچھوڑو ماں باپ سے تمسخر نکرو زندگانی دراز کو صرف ایک ہی دم تصور کرکھو کینہ ور اور کینہ توز آدمی سے ڈرو مست اور دیوانے کے پاس نجاؤ عورتون کی صحبت سے باز آؤ منشی اور شاعر سے دشمنی نرکھو اپنی روٹی غیر کے دسترخوان پر رکھکر نہ کھاؤ تحصیل علم مین کسی وقت شرم نکرو ناخواندہ مہمان کسی کے نہ بنو آزمائے ہوئے کو نہ آزماؤ دولت مندون کے ساتھہ عداوت نرکھو سلطان وقت کی اطاعت مقدم جانو دشمن کے مرنے پر خوشی نکرو تندرستی وصحت کو بڑی نعمت جانو دوست کی قدر پہچانو دیر کرکے سوؤ جلد اٹھہ بیٹھو تھوڑا کھاؤ کم بولو بہت رؤو کم ہنسو مرگ کو ہیچ زندگی کو جھوٹھ جانو عالم الغیب خدا کو پہچانو ٭

پند ہر ناصح شنو اے مہربان		تا شوی روشن باوج عز و جاہ	
کن عمل بر گفتۂ اہل عمل		نہ قدم اندر سلوک اہل راہ	

قول بہاری بوجھہ کا اٹھانا اور دور لیجانا آسان امر ہے مگر غیر جنس کی صحبت مین جانا مشکل کیونکہ بوجہ اسکا جسم پر ہے اور بار اسکا روح پر ہے ٭

بری ہوتی ہے صحبت غیر جنس		حقیقت مین ہے وہ عذاب الیم	

نکتہ شاہی قلمرو مین اگر کوئی پرانا پل شکستہ ہو جائے اور اسکی سوراخ مین بکری کا پاؤن توٹ جائے تو خداوند عالم کے روبرو اسکا باز پرس بادشاہ سے ہوگا ٭

انچہ اندر ملک می یابد ظہور		از نکوئی و بدی و خیر و شر	
باز پرس دست پیش ذوالجلال		بیشک از فرمان روائی دادگر	

قول عقلمند بادشاہ امیرون کی تجویز و مشیرونکی مشورت سے مستغنی ہی جسطرح دانا عورت کو خاوند کی احتیاج خانگی امور مین نہین ہے - نیک گھوڑا تازیانہ نہین کہا سکتا -

نباشد باوزیران احتیاجش	بود لایق اگر شاہ زمانہ
زشوہر ہست مستغنی زن خوب	خورد کے اسپ تازی تازیانہ

نکتہ مرد مفلس بے آبرو ہے اور بے اولاد نابینا بے برادر بیکس ہے اور بی زن بے عیش - جوان چارونمین سے کچھ نہین رکھتا وہ قید تعلقات سے بالکل آزاد ہی

مرد مفلس سر بسر بے آبرو ست	شخص بے اولاد نابینا بود
بے برادر بیکس است اندر جہان	زن ندارد ہر کہ او تنہا بود
آنکہ او دارد نہ زینان ہیچ چیز	بے غم و بے خوف بی پروا بود

فائدہ دن مخلوق الہی کے حاجت روائی کیلئے مخصوص ہے اور شب خداوند عالم کی عبادت اور شکر نعمت ادا کرنیکے لئے ٭

صبح سے تا شام جتنا وقت ہے	اُس مین کر لو اپنی ساری کاروبار
شب کو غیر از بندگی کچھ مت کر	تا کہ ہو راضی جناب کردگار

نکتہ جس فعل نے کسی کی عزت پر حملہ کیا ہو اُس سے احتراز بہتر ہے - ٭

ہو چکا ہو جس سے بے عزت کوئی	کام وہ کرتا ہے تو کس واسطے
خوار کیون کرتا ہی اپنے آپ کو	ہوتا ہے بے آبرو کسواسطے

نکتہ مصاحب محافظ بادشاہ ہے اور محافظ پر احتیاط واجب ہے ٭

ڈرتے رہتے ہین ندیم بادشاہ	خوف سے کرتے ہین وہ ہر ایک کام

بیقراری ہے فقط اُنکے نصیب	عیش و آرام اُن پہ رہتا ہی حرام

فائدہ چار چیزون سے چار شخص ذلت اُٹھاتے ہین بخل سے بادشاہ رشوت سے حاکم بے شرمی سے عورت ظلم و ستم سے عمّال ✣

مملکت گردد خراب و خستہ حال	بادشہ باشد اگر مرد بخیل
اہل حکم از ظلم گردد شرمسار	قاضی از رشوت شود خوار و ذلیل
در صفِ مردان زنان بدخصال	می شود آخر بخل بے قال و قیل

حکمت بادشاہ لشکر کے ساتھہ ہے اور لشکر مال کے ساتھہ مال خراج کے ساتھہ خراج ملک کے ساتھہ اور ملک آبادی کے ساتھہ اور ملک کی آبادی عدل کے ساتھہ ہے

مملکت آباد ہے انصاف سے	عدل ہے بیشک مدار انتظام
لشکر آسودہ خزانہ جمع ہے	ہو اگر درپیش کار انتظام

نکتہ قیصر روم نے سُنا کہ نوشیروان کے خزانہ مین روپیہ جمع نہین رہتا بوقت ضرورت قرض لینی کی نوبت آتی ہے اس لئے اس نے نوشیروان کو لکھا کہ جمع رہنا خزانہ کا سلطنت کا جزو اعظم ہے اور یہہ کمال افسوس کی بات ہے کہ تجھ جیسا بادشاہ عالی وقار رعایا کا قرضدار ہو مناسب یہہ ہے کہ بادشاہ فراہمی خزانہ کیطرف اپنی ہمت مصروف کرے کہ سلطنت کا محافظ خزانہ ہے - نوشیروان نے اسکے جواب مین لکھا کہ بادشاہ کیلئے جمع رکھنا لشکر کا ضروری امر ہے نہ کہ خزانہ کا اور عند الضرورت رعایا سے قرض لینا عیب نہین اسلئے کہ رعیت بادشاہ کی مددگار ہے اور بادشاہ رعایا کا محافظ ✣

ہست اموال رعیت مال شاہ	گر بود باہم وفاق و اتفاق
مال یاران است باہم مشترک	گر نباشد درمیان بغض و نفاق

فائدہ ایک شخص نے نوشیروان سے پوچھا کہ عدل کیطرف کس چیز نے تجھے رہبری کی فرمایا کہ ایک روز مین نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کے ایسی لکڑی ماری کہ اُسکی ٹانگ ٹوٹ گئی چند ہی قدم چلا تھا کہ ایک سوار کے گھوڑے نے اسکو لات ماری جس سے اُسکی بھی ٹانگ توٹ گئی تھوڑی دور وہ گھوڑا گیا ہی تھا کہ گھوڑیکا پانون زمین مین دہنس گیا گھوڑے نے چاہا کہ زور سے نکالے نکالتے وقت گھوڑے کی ٹانگ کو ایسی ضرب آئی کہ چلنے سے رہ گیا - اُسی دنسے مین نے عدالت اختیار کی اور خوب جان لیا کہ ہر ایک عمل کے عوض مین جزا اور سزا ملنے والی ہے اگر مین ظلم کرونگا تو اسکا عوض ضرور پاؤن گا اور عدل کرونگا تو صفت عدالت سے بلند آوازہ ہونگا ✣

برائی کے بدلے برائی ملیگی	بھلائی سے ہوتی ہے حاصل بھلائی
رہیگا نہ تو اور نہ تیرا زمانہ	رہیگی مگر یہہ بھلائی برائی

حکایت

آذربایجان کے حاکم نے ایک ضعیفہ کی زمین اُسکے بے رضامندی لیکر اپنی حویلی مین شامل کرلی ناچار بڑہیا قیمت لینے پر راضی ہوئی تو قیمت بھی اوسکو دو برس تک نہ ملی اسلئے وہ مدائن نوشیروان بادشاہ کے پاس آئی چھ مہینے تک اسکو بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہونیکا موقع نملا ایک دن شکارگاہ پہونچی اور بادشاہ کو شکار کھیلتے ہوئے پاکر گھوڑے کی باگ تھام لی اور اپنا حال زار بدیدۂ اشکبار کہہ سنائی بادشاہ نے ایک خدمت گار خاص خفیہ آذربایجان کو بھیجا اور حکم دیا کہ وہان جاکر اصل حال اس مدعی کے دعوے کا دریافت کرکے

حضور مین بے کم و کاست عرض کرے خادم وہان پہونچا اور بعد تحقیقات واپس آکر عرض کیا کہ دعوی مدعیہ راست و درست ہے بادشاہ نے مدعا علیہ کو طلب کیا اور اس ظلم کی پاداش مین اوسکی گردن ماری اور حویلی اوسکی بڑھیا کو دی اور خود متنبہ ہو کر اس روز سے اپنا عام دربار کیا اور حکم دیا کہ دربار کے وقت جو دادخواہ آئے فی الفور روبرو پہونچایا جاے بلکہ اپنے خاص محل کی دیوار کے پاس بادشاہ نے ایک بڑی زنجیر لٹکائی اور گھنٹہ اوسمین باندھ کر منادی کروائی کہ رات کیوقت جو مستغیث آئے اُس زنجیر کو ہلائے گھنٹہ کی آواز سُنکر بادشاہ اوسی وقت مستغیث کا فریادرس ہوگا +

نکتہ حاکم کو خدمت دیتے وقت پانچ امر کا لحاظ چاہیے **اولاً** نئے آدمی کو بے امتحان خدمت ندے **ثانیاً** نوکر کرنیکے وقت اُسکا قیافہ دیکھ لے کہ کس حیثیت کا آدمی ہے **ثالثاً** نوجوان ناآزمودہ کار کو بڑے کامون مین دخیل نکرے **رابعاً** شریف اور نیک نفس آدمی کو خدمت دے کیونکہ رذیل سے ضرور خطا ہوتی ہے کبھی وہ خطا سے خطا نہین کرتا اور شریف سے اگر کبھی سہواً خطا بھی ہوجاتی ہے تو وہ آیندہ کیلئے متنبہ ہوجاتا ہے **خامساً** قدیم الملکار کی حقوق خدمت پر ہر وقت لحاظ رہے +

بار در دربار خود ہرگز مدہ		تا نگردد امتحان دوستدار	
نوجوان ناآزمودہ کار را		کُن نہ در کار کلان با اختیار	

حکایت

نوشیروان جب اپنا محل بنوا چکا دربار عام کیا اور امیرون سے پوچھا کہ

محل شاہی تم نے دیکھا اس مین اگر کوئی عیب ہے تو بیان کرین سبھون نے بالاتفاق عرض کیا کہ یہہ عالیشان مکان ہر طرح کے عیب سے پاک ہے صرف یہی عیب ہے کہ حرم سرا کی دیوار کے نیچے ایک بوڑہیا کا پُرانا گھر ہے وہ بے زیب معلوم ہوتا ہے اور اوس کا دُہوان خاص محل مین جاتا ہے اور شاہی دیوارون کو سیاہ کرتا ہے اہل حرم بھی تکلیف پاتے ہین قلعہ کے اندر اسکا باقی رہنا کیا ضرور ہے اسکے عوض مین بڑہیا کو شہر مین مکان دیدیا جائے تو بہتر ہے فرمایا کہ کیا کرون بڑھیا میرا کہا نہین مانتی پہلے مین نے اس سے کہا تھا کہ تو اپنے گھر کی قیمت جسقدر تیرا جی چاہے لے لے اور کہین اپنے رہنے کیلئے مکان خرید لے اُس نے نہین مانا اور کہا کہ مجھکو اُسی مکان سے محبت ہے، مین یہان سے نجاؤنگی پھر بھی اسکو سمجھایا کہ تو کھانا نہ پکایا کر شاہی باورچیخانے سے تجھکو کھانا پہنچا کریگا یہہ بات بھی اوس نے منظور نکی اور کہا کہ مین اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کھانا پسند کرتی ہون بڑھیا کے پاس ایک گائے بھی ہی اوسکو محلسرا کے عین دروازہ کے آگے باندھ دیتی ہے اُسکے بول و براز کی بدبو محل مین پھیل جاتی ہے اگر منع کرین تو کہتی ہے کہ یہہ زمین میری ہی گائے کے باندھنے مین میرا اختیار ہے چونکہ زمین بڑھیا کی ملکیت تھی زبردستی کرنا قرین انصاف نہین اسکے سوا حق ہمسائیگی مانع ہے ظلم کر نہین سکتا کہ ظالم کا گھر دوزخ ہے اپنے اوپر تکلیف گوارا کر لیتا ہون مگر غیر کی تکلیف نہین دیکھہ سکتا۔

ظلم ہے آخر عوض ہے ظلم کا	رنج کا بدلہ ہے آخر کار رنج
ہو اگر فرحت کے تم اُمیدوار	لوگون کو پہونچاؤ مت زنہار رنج

حکایت

نوشیروان کے عہد مین ایک تاجر مہمان نواز مدائن مین تھا لنگر اُس کا ہمیشہ جاری رہتا تھا جسوقت کوئی مہمان مسافر آتا محروم نجاتا اس امتحان کیواسطے **نوشیروان** بہ تبدیل لباس اسکے گھر گیا اُس نے نہ پہچانا اور حسب عادت بڑی خاطر کی جو کچھ مانگا بلا تامل دیا بوقت رخصت **نوشیروان** نے اُس سے کہا مین بھی اپنے گھر کا امیر ہون اگر کوئی چیز مرغوب خاطر ہو فرمائے بلا توقف ارسال خدمت ہوگی سوداگر نے کہا بہتر اگر تھوڑے انگور بھجوا دیجئے تو نہایت مہربانی ہے بادشاہ نے کہا کہ خود ہی تمھارے خانہ باغ مین طرح طرح کے انگور موجود ہین کیون نہین توڑ لیتے کہا میرے باغ کے انگور سب پک کر تیار ہو چکے ہین مگر نوشیران سخت غافل ہے کہ سلطانی عشر لینے والا عامل اس نے اب تک نہین بھیجا اگر سلطانی حصہ لیجاتا تو انگور مہمانون کے کام آتے اب مین اپنے باغ مین کچھ تصرف نہین کر سکتا ڈرتا ہون کہ بادشاہ کی غفلت سے مین بھی خائن نہ بنجاؤن اور رفتہ رفتہ خیانت کی مجھکو بھی عادت پڑجاے - **بادشاہ** یہہ بات سنکر رویا اور کہا کہ وہ غافل بادشاہ اور بے خبر حاکم مین ہی ہون - اُس روز سے ہر ایک امر مین غفلت چھوڑ دی +

نکتہ عادل بادشاہ کے لئے ستّرہ اوصاف موجب قیام سلطنت ہین +

اوّل پیشہ عدل اختیار کرے اور مظلوم کی داد ظالم سے لے **دوم** عقل کے مشورے سے کام کرے **سوم** رعایا نواز ہو اور رعیت کی آبادی ملحوظ رکھے **چہارم** تامل اندیش ہو ہر کام کے آغاز مین انجام سوچ لے **پنجم** رحیم ہو بندگان

خدا پر رحم کرے **ششم** حلیم ہو حلم اور نرمی سے کام لے **ہفتم** قدردان ہو
اہل شمشیر و قلم کو عزیز رکھے **ہشتم** سخی ہو غربا و فقرا کی خبر لے **نہم** بہادر ہو
جب جنگ کا موقع آپڑے بروز شمشیر دشمن پر فتح یاب ہو۔ **دہم** دلیر ہو سلطنت
کے کام مین سستی اور کاہلی نکرے **یازدہم** بے تعصب ہو ایک کی دوستی کے
سبب سے دوسرے پر ظلم روا نرکھے **دوازدہم** عابد ہو خدا کی عبادت ہر کام پر
مقدم سمجھے **سیزدہم** خودرائے و خود پرست نہو کوئی کام شیرون کی مشورت
بغیر نکرے **چہاردہم** علم دوست ہو علما و فضلا کی توقیر کرے اہل علم و ہنر کو
عزیز سمجھے **پانزدہم** مردم شناس ہو دوست دشمن کو پہچانے **شانزدہم**
باذل ہو اپنا خزانہ فوج کا حق جانے **ہفدہم** منصف ہو رعایا کے فیصلہ کیطرف
بذات خود متوجہ ہو اُمور سلطنت کارپردازان کے اختیار اور بھروسہ پر نچھوڑے +

شاہ با انصاف ایسا چاہئے	خوش ہو جسکے خلق سے سارا جہان
ہو بہادر عقلمند اور بردبار	حق شناس و مہربان و قدردان

حکایت

ساسانی بادشاہون کے ہان رسم تھی کہ اگر کوئی اُن کے روبرو کوئی اچھی بات
یا لطیفہ کہتا اور اُس سے بادشاہ خوش ہو کر آفرین کا کلمہ زبان پر لاتا تو ایک ہزار
درم انعام مین اسی وقت ملجاتے۔ کہین ایک روز **نوشیروان** جنگل مین
سیر کررہا تھا اتفاقاً ایک زمیندار سو برس کی عمر رسیدہ خرمی کا تخم بورہا تھا
بادشاہ دیکھ کے ہنسا اور کہا کہ اس درخت کے ثمر لانے تک تو زندہ رہ سکیگا

پس تو کس امید پر اپنا وقت رائیگان کرتا ہے زمیندار نے عرض کیا (کشتند خوردیم کاریم خورند) بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور کہا آفرین خازن نے اسی وقت ہزار درم کی تھیلی زمیندار کے حوالہ کی زمیندار نے کہا کہ دیکھئے میرا بویا ہوا تخم پیدا ہونے سے پہلے ہی پھل لایا اور مین نے اسی وقت کھا لیا یہ برکت بادشاہ قدردان کی تشریف آوری سے ظہور مین آئی بادشاہ یہ تقریر سنکر پھر ہنسا اور کہا آفرین خزانہ دار نے دوسری تھیلی بھی اسی دم زمیندار کے حوالہ کی زمیندار نے عرض کیا کہ اور زمیندارون کے درخت ایک سال کے بعد ایک ہی دفعہ پھولتے پھلتے ہین اور میرا تخم کہ ابھی زمین سے باہر بھی نہین نکلا دمبدم پھل دیتا ہے یہہ لطیفہ سنکر بادشاہ نے پھر تبسم کیا اور کہا آفرین خزانچی نے تیسری تھیلی بھی زمیندار کے آگے رکھدی زمیندار بادشاہ کی مہربانی کا پھل کھاکر نہال ہو گیا۔

تجھ سے پہلے جو گئے تھے جتنے لوگ سعی کر تو بھی کہ تیری سعی سے		انکی محنت کا ثمر تجھکو ملا + لوگ پائین تا قیامت فائدہ	

حکایت

نوشیروان کے عہد مین ایک روز ایک آدمی جنگل مین کہین شکار کو جا نکلا دیکھا تو ایک آدمی کو کسی نے قتل کرکے الہ قتل اُس کے سینہ پر رکھدیا ہے اس واقعہ کو دیکھکر حیرت زدہ آلہ قتل اُٹھاکے دیکھ ہی رہا تھا کہ اہلکار پولیس آ ہی پہونچے اور اُس ناکردہ گناہ کو مقتول کا قاتل جانکر گرفتار کرلیا چند روز بعد ماخوذ کو پھانسی

دینیکے لئے چوک مین لائے پھانسی پر چڑھایا چاہتے تھے کہ مجمع سے ایک شخص نکل آیا اور آواز دی کہ اس مقتول کو مین نے قتل کیا ہے قصاص اُسکا مجھپر جاری کرنا چاہیے ملازمان شاہی نے اس نا کردہ گناہ کو چھوڑ دیا اور مجرم اقبالی کو نوشیروان کے روبرو حاضر کیا بادشاہ نے اسکی رہائی فرمائی اور کہا کہ اگرچہ اس نے ایک شخص کو قتل کیا ہے لیکن دوسرے کی جان بچائی ہے اور اسکے بچانیکے لئے موت کی بلا اپنے سر پر لی ہے ایسے شخص کو پھانسی دینا نچاہیے پہلے یہہ قاتل تھا اب فدائی ہوچکا ہے

نکتہ کسی کی ناراضی اور اپنی بچاؤ کے سبب سے سچ بات کا چھپانا اور جھوٹھ کہنا سراپا منع ہے +

از راہ راست سر مپیچ ایدوست	گر دران راہ خوف جان باشد
ایمن ست از جہان و اہل جہان	ہر کہ از کذب در امان باشد

حکایت

ایک مخبر نے نوشیروان سے مخبری کی کہ خزانچی نے خزانہ شاہی سے بے اجازت بہت سا روپیہ غربا و فقرا کو دیدیا اور زر خطیر خیرات مین صرف کیا ہے فرمایا کہ جسقدر روپیہ خزانچی نے مسکینون اور محتاجون کو دیا ہے وہ ہمارے ہی خزانہ مین جمع ہے کہین نہین گیا +

دولت و مال کی حفاظت مین	کیون اٹھاتا ہی تو مصیبت و رنج
خرچ کر راہ حق مین دولت و مال	جمع کر عاقبت کی گھر مین گنج

حکایت

نوشیروان اکثر اوقات رات کے وقت دو چار خدام خاص کو ساتھہ لیکر رعایا کی خبرگیری کیلئے پھرا کرتا تھا ایک روز ایک خیر خواہ امیر نے بعد اداب و کورنش عرض کیا کہ بادشاہ کا اس حالت سے شہر مین گشت کرنا اچھا نہین ہے اندیشہ ہے کہ موقع پاکر کوئی دشمن کسی طرح کا صدمہ پہونچاے فرمایا کہ کچھہ اندیشہ نہین ہے کیونکہ عادل بادشاہ اور منصف حاکم کا حافظ حقیقی پاسبان ہے

شاہ عادل راز تنہائی چہ غم	زانکہ عدل اوست ہر دم پاسبان
ناصرش باشد خداوند کریم	در جہان ہر روز و ہر شب ہر زمان

حکایت

نوشیروان کے وقت مین ایک شخص بازار مین کہتا پھرتا تھا کہ میری تین باتون کا مول تین ہزار دینار ہے اگر کوئی خریدے تو مین اسکو بتلاؤن نوشیروان کو خبر ہوئی اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ ہم نے تیری باتون کو خرید لیا کہو وہ کون باتین ہین وہ بولا کہ اوّل یہہ بات ہے کہ دنیا مین دوست نہین ملتا دوم ناچار دشمن سے بھی ملجانا چاہیئے سوم اُنسے ملو جنسے ضرورت ملنا پڑجائے نوشیروان نے یہہ باتین سنکر حکم دیا کہ تین ہزار دینار اسکو دیدو و حکیم نے دینار نہ لئے اور کہا کہ مین اسبات کا امتحان کرتا تھا کہ آیا حکمت کے باتون کا بھی کوئی خریدار دنیا مین باقی رہا ہے یا نہین +

دوست کوئی بھی گر نہو پیدا	کسی دشمن سے دوستی کرلے
کام اپنا چلا لے دنیا مین	حاصل آرام زندگی کرلے

حکایت

ایک روز ایک کوتاہ قد داد خواہ نوشیروان کے روبرو آیا اسکو دیکھکر فرمایا کہ کوتاہ قد آدمی شر انگیز و مفتری ہوتا ہے کیا عجب اسکا دعوی بھی سچ نہو جب تحقیقات ہوئی بادشاہ کا قیاس درست نکلا چند روز بعد اور ایک شخص کوتاہ قد استغاثہ آیا بادشاہ پھر وہی حرف سخن زبان پر لایا داد خواہ نے عرض کیا کہ میرے چھوٹے قد کو دیکھکر مجھکو چھوٹا نہ سمجھئے میرا مدعا علیہ مجھسے بھی زیادہ پست قامت ہے بادشاہ ہنسا اور اسکی حق رسی فرمائی ٭

بندۂ کوتاہ قد کو تاہ عقل	آفتین کرتا ہے برپا سیکڑون
شر اُٹھاتا ہے ہزارون دہ شریر	فتنے کرتا ہے پیدا سیکڑون

نکتہ بھوکہ کے عذاب سے مرنا بہتر ہے کہ سفلون کا کھانا کھانا اُنکے احسان کا بار اُٹھانا ٭

اہل ہمت گر سنہ میرد اگر ٭	دست پیش سفلہ کے سازد دراز
زیر بار ہمت دون ہمتان	سرنگون گردد نہ مرد راستباز

نکتہ دنیا میں جسکی زیست بامراد نہیں دل اُسکا شاد نہیں اسکو زندہ نجانو مردہ پہچانو

زیست کی راحت نہو جسکو نصیب	محض لاحاصل ہے اُسکی زندگی
بہتر ایسی زندگی سے مرگ ہے	خوش نہو جس زیست مین انسان کی

حکایت

ایک روز ایک مصاحب نوشیروان کی خدمت مین حاضر ہوا اور مبارکباد دیکر کہا کہ آج فلان دشمن اس خاندان کا مرگیا ہے فرمایا کہ آخر مجھکو بھی وہان لیجائین گے

جہان وہ گیا ہے پس کیا موقع خوشی اور مبارک باد کہنے کا ہے بلکہ مقام حسرت وافسوس کا

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست	کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

تذکرہ جب نوشیروان مرگیا تو اسکی وصیت کے موافق تابوت اسکا تمام شہر مین پھرایا گیا اور تابوت کے آگے منادی ندا کرتا جاتا تھا کہ جس مظلوم وقرض خواہ کا حق اس بادشاہ کے ذمہ ہو اسوقت حاضر ہو کہ حق رسی کی جائے لکھتے ہین کہ کہ کوئی داد خواہ نہ آیا - اس بادشاہ عادل کے تابوت کے ساتھ ہزارہا مخلوق تھی اور ہر ایک یہہ سمجھتا تھا کہ آج میرا وارث دنیا سے اُٹھ گیا +

خسرو پرویز بادشاہ

یہہ شخص نام آور بادشاہون مین شمار کیا گیا ہے پرویز اسکا خطاب تھا عجب نہین کہ اسکی شیرین کلامی نے اس خطاب کا مستحق کیا ہو - اسکے پاس آٹھ خزنے تھے اُنمین سے ایک کا نام باد آورد تھا لکھتے ہین کہ قیصر روم نے وہ خزانہ جہاز پر لاد کر کسی بحیرہ کو روانہ کیا تھا اتفاقاً دریا مین ہوا کا طوفان آیا ہوا تھا اور طوفان کے زور سے جہاز اس بادشاہ کے علاقہ مین آگیا اسکے عملداروں نے وہ خزانہ لیلیا اور بادشاہ کے پاس بھیجدیا اُس خداداد خزانہ کو دیکھکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اسکا نام گنج باد آورد رکھا +

فائدہ اس بادشاہ کے خزانہ مین بیس ہزار زین مرصع پچاس ہزار قیمتی گھوڑا بارہ ہزار اونٹ خاص شاہی اسباب لادنیکا نوسو ہاتھی خاص سواری کے تھے

دوسو غلام خوشبو کے ڈبے سواری کے ساتھ لئے رہتے تھے تاکہ سواری
کیوقت بھی معطر ہوا بادشاہ کے دماغ مین پہونچتی رہے ایک ہزار سقا بادشاہ کی
سواری کے آگے آگے پانی چھڑکا کرتا تھا بادشاہ کے گھوڑون کے نعلین بھی
سونیکے تھین میخین اُسمین لکڑی کی لگائی جاتی تھین اس غرض سے کہ وہ نعل،
جلد گر پڑین اور لوگ اُٹھا کر لیجائین فیض پائین اور اسکے عوض مین نئے لگائے جائین
فائدہ اس بادشاہ کے پاس ایک کاسہ تھا ایک مرتبہ اس مین پانی بھر کر اگر تمام
اہل دربار پیتے تو وہ خالی نہوتا - بارہ ہزار خوبصورت کنیزین اسکے محلسرائے مین
رہتی تھین اور شیرین جیسی عورت جمیلہ جو حسن و خوبی مین دنیا کا روشن ستارہ تھی
اسکی منکوحہ تھی - بادشاہ کے خاصہ کے بئے جو بزغالہ ہر روز ذبح کیا جاتا تھا اُسکے پکانے
مین دو ہزار دینار روزانہ صرف ہوتا تھا - پہلے بزغالہ زرد رنگ ازرق چشم بھیڑ کے
دودھ سے پرورش کیا ہوا ہر روز بہم پہونچایا جاتا ایک تنور چاندی کا بنا کر عود کی
لکڑیون سے تپایا جاتا مشک اور زعفران بھی جلایا جاتا پھر بزغالہ ذبح کر کے
اور چاندی کے طشت مین رکھکر تنور کے اندر رکھا جاتا جب پک چکتا تو سونے کے
طشت مین رکھکر سونے کی چھری سے اُسکے گوشت کے ٹکڑے کئے جاتے اور
بہت سا جواہرات قیمتی پسا ہوا اوسپر ڈالا جاتا خوشبودار مصالحہ پر ذائقہ انواع و اقسام
کے اُسپر ایزاد کئے جاتے جب بادشاہ کھانے سے فراغت پاتا وہ چاندی کا تنور
و طشت طلائی و نقرئی وغیرہ روزانہ مساکین پر تقسیم کر دئے جاتے اور آیندہ کیلئے ہر روز
نئے تیار ہوتے غرض کہ یہہ بادشاہ بڑا باتکلف اور کریم تھا +

حکایت

ایک روز کسی مخبر نے ایک امیر کی نسبت مخبری کی کہ وہ بادشاہی مال مین سے بہت روپیہ کھاگیا ہی بادشاہ نے اسکی تحقیقات کیلئے حکم دیا جب جرم ثابت ہوچکا تو امرائے دربار سے اسکی سزادہی کے لئے مشورہ لیا گیا سب نے اسکے قید کرنیکی رائے دی مگر بادشاہ نے برخلاف انکی رائے کے اسکا رتبہ پہلے سے دوچند بڑھادیا جاگیر و منصب اور زاید کردیا یہہ حال دیکھکر تمام امرا دربار حیرت مین آئے اور بادشاہ سے اس عنایت و مہربانی کا باعث پوچھا فرمایا کہ تمھاری تجویز اسکے باب مین یہ تھی کہ مین اسکو قید کرون پس احسان و مروت سے زیادہ اور کون قید ہے اسلئے مین نے اُسپر احسان کیا اور ایسی زنجیر مروت کے اُسکے ہاتھ پاؤن مین ڈالی کہ تادم زیست وہ کبھی گردن نہ ہلاسکے کیونکہ ظاہری قید اسکے صرف جسم ہی پر ہوتی اور احسان و مروت کے بند اُسکی رُوح اور جان پر ہے +

بند احسان است بند آہنین	کاندران تا زیست آسان زیست بند	بند بندش بین کہ دربند نیست	روح محبوست است ہم جانست بند

امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح

یہہ آٹھوین خلیفہ آل مروانیہ سے تھے انکی عدالت اور خدا پرستی ضرب المثل ہی - سلیمان بن عبد الملک کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے - اونکی خلافت نے دفعۃً حکومت مروانی کا رنگ بدل دیا اور تمام ملک مین عدل و انصاف - علم و عمل - خیر و برکت کی جان تازہ ڈالدی حضرت علیؑ علیہ السلام پر خطبون مین جو لعن پڑھا جاتا تھا ایک لخت موقوف کردیا شہزادگان بنو امیہ کے ہاتھون سے جاگیرین چھین لین - جہان جہان ظالم عمال تھے یکقلم معزول کردے سب سے بڑھکر یہہ کہ علوم الہیہ کو وہ رونق دی کہ گھر گھر یہی چرچے پھیل گئے - امام زہری کو حکم دیا کہ حدیثون کو یکجا کرین یہہ مجموعہ تیار ہوا تو ممالک اسلامیہ مین اوسکی نقلین بھجوائین مناقب آپکے بیشمار ہین اس مختصر مین اونکی تحریر کی گنجایش نہین مگر تبرکاً و تیمناً شمہ از خروارے ہدیہ ناظرین ہین

فائدہ رات کو امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح کو رقت پیدا ہوئی اور بے اختیار رونا

شروع کیا فاطمہ اُنکی منکوحہ نے دیکھا تو آپکا تمام چہرہ اور ریش مبارک آنسون سے تر تھے
جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو آپ کی منکوحہ نے پوچھا مزاج کا کیا حال ہے اور یہ رونا کس لئے
ہے فرمایا مین امور امت مرحومہ کا ایک معتمد اور امانت دار ہون مجھے نہایت فکر و اندیشہ ہے
کہ میرے قلمرو مین صدہا بندگان خدا ننگے بھوکے خستہ حال و تباہی کے عالم مین مبتلا
ہون گے فردائے قیامت حاکم علی الاطلاق جب مجھسے پوچھیگا کہ ان لوگونکی ساتھ تو نے کیا سلوک کیا
تو مین جانتا ہون کہ مجھسے جواب بن پڑیگا اور عذر میرا قبول نہوگا اسلیے مجھکو اپنی نفس پر رحم ہوا اور رقت پیدا ہوئی

پند سونیکے لیے رات کو بستر پر جاؤ جب تک کہ تمام دن کا حساب نکرلو کہ آج مین نے کون
کون عمل نیک اور کون کون بد کیا ہے پس جو عمل بد یاد آئے اسکے کرنے پر پچتاؤ توبہ کرکے
بخشواؤ نیک عمل پر خدا تعالی کا شکر ادا کرو اور دعا مانگو کہ آیندہ بھی وہ تم کو نیکی کی توفیق دے

جس قدر تم روسکو چھپ چھپ کے دلورا تکو		چہرہ سے دنکی سیاہی ساری دھولو را تکو	

فائدہ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح خلافت سے پہلے ہزار درہم کی قیمتی
پوشاک پہنتے اور فرماتے تھے کہ کیا عمدہ لباس ہے اگر اس مین خشونت نہوتی اور جب آپ تخت
نشین ہوے تو پانچ درہم سے زیادہ قیمت کی پوشاک کبھی نہ پہنی جسکے نسبت فرماتے کہ کیا
عمدہ پوشاک ہے اگر اس مین تنعم نہوتا اس پر لوگون نے عرض کیا کہ سبب اختلاف کا
ان دونون حالتون مین کیا ہے فرمایا میرا نفس لوامہ آفت کا پرکالہ ہے جو نعمت خدا پاک نے
اوسکو دی اوسپر ہل من مزید کا خواہشمند رہتا ہے اور اللہ پاک نے ہمیشہ اوسکی خواہش
ہل من مزید پوری کی اب تخت نشین ہونیکے بعد بھی وہی خواہش ہل من مزید باقی ہے
مگر دنیا مین تو اس خلافت پر ہل من مزید ممکن ہی نہین باقی رہی نعماے عقبیٰ
بغیر دنیا چھوڑے ملتی نہین اس لئے آخرت کی خواہش نے دنیا چھوڑا دی +

زہد کا رتبہ اگر مطلوب ہے	تین چیزین چھوڑ دے اے نیکنام
زیب و زینت زآسی اور ہآسی ہوا	دآل سے دنیا و دولت و اسلام

فائدہ باوجود اس قدر امارت اور دولت و حکومت کے امیر المومنین عمر بن عبد العزیز ہمیشہ دیوان تحقیقات و فصل خصومات مین فرش زمین پر اجلاس فرماتے تھے اسپر لوگون نے عرض کیا کہ اگر آپ اسطرح رونق افروز رہین گے تو ہیبت و سطوت و شوکت سلطنت و خلافت کا باقی نہین رہیگا آپ نے فرمایا کہ مجھے تکلف سلطانی سے کچھ غرض نہین ہے توکل درکار ہے

نکتہ خدا کے متوکل ہو کر خاکستر کے فرش پر بیٹھنا اور فقیر کہلانا اس سے بہتر ہے فرعون کی طرح تکبر و تجمل کے ساتھ تخت پر بیٹھنا اور احکم الحاکمین پر بھروسہ نرکھنا ؛

کر وحق پر توکل بندگان حق اگر سمجھو	گہر قطرے کو سمجھو اور خاکستر کو زر سمجھو

حکایت

ایک روز مسلمہ بن عبد الملک عمر بن عبد العزیز رح کی عیادت کو آیا دیکھا تو اُن کے کپڑے میلے کچیلے تھے اونہون نے اپنی بہن فاطمہ سے جو امیر المومنین کی منکوحہ تھین کہا کہ آپ کے کپڑے بدل دو اور جو کپڑے پہنے ہین اونکو دھلوا دو فاطمہ نے کہا اے بھائی مین کیا کرون اون کے پاس اس لباس کے سوا دوسرا کپڑا ہی نہین ہے

نکتہ میلے جسم اور ناپاک بدن پر پاکیزہ لباس پہنا پاک لوگون کے نزدیک منع ہے

اسطرح اپنی پاک روح کو بدی اور بد افعالی کے میل سے ناپاک رکھنا اور جسم کو دھونا عیب ہے +

نجاست سے نہو جب تک کہ دل پاک	عبث ہی اس تن خاکی کا دھونا
بھلا جب تک پلید اپنا ہو باطن	ضرورت کیا بظاہر پاک ہونا

فائدہ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح نے ایک حکم نافذ کیا کہ بنی اُمیہ نے لوگون سے براہ ظلم و جبر جو کچھ کیا ہے وہ سب اُن کے مالکون کو مسترد کر دیا جاے اس پر ارکان دولت و اعیان سلطنت نے عرض کیا کہ حضور آپ ایسا حکم صادر فرماتے ہین اور اپنی قوم کے رنج و ملال سے نہین خطر کرتے فرمایا مجھکو احکم الحاکمین کا خوف ہے اور کسی سے ڈرتا نہین +

پند حاکم علی الاطلاق سے جو ڈرتا ہے اُن سے سب خلقت ڈرتی ہے اور جو شہنشاہ جل و علا سے نہین ڈرتا اس سے کوئی بھی خوف نہین کرتا +

لوگ ڈرتے ہین اُن کی سایہ سے	جو کہ اپنے خدا سے ڈرتے ہین
جو نہین ڈرتا اپنے خالق سے	لوگ کب اُس سے خوف کرتے ہین

حکایت

رجا بن حیات روایت کرتے ہین کہ مین ایک رات عمر بن عبد العزیز کے خدمت شریف مین حاضر تھا اتفاقاً چراغ گل ہونے لگا مین نے چاہا کہ اوٹھکر بتی درست کردون لیکن مجھسے پیشتر خود ہی امیر المومنین نے چراغ درست کر دیا مین نے عرض کیا یا امیر المومنین خادم کے ہوتے مخدوم کو تکلیف اوٹھانیکی کیا ضرورت تھی

آپ نے فرمایا کہ میرا کیا گھٹ گیا جب میں اوٹھکر گیا تب بھی عمر ہی تھا اور درست کر کے آیا تب بھی عمر ہی ہون +

نکتہ فخر انسان کا اس مین ہوتا ہے کہ وہ فخر کے لایق ہو اور افتخار نکرے باوجود مہتری کے اپنے آپ کو کمتر جانے دولت اور حکومت کی حالت مین تواضع اور انکساری اپنا پیشہ کرے +

دوستو فخر اپنا مت ظاہر کرو	گرچہ ہو تم صاحب عزو وقار
بندگی پر باندھلو اپنی کمر	پاؤ اپنے حق سے تاج افتخار

حکمت اپنے متعلقین اور خدمت گارون کو اپنا اعضا تصور کرنا چاہیے کیونکہ اگر وہ نہون تو ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنا پڑے نوکر کو سخت تکلیف نہ دینی چاہیے کوئی وقت اُن کے آرام کیلئے بھی مقرر کرنا چاہیے +

بندۂ از بندگان حق بود	گر ترا در بندگی خدمت گذار
دان غنیمت خاطرش خورسند دار	تا ترا خوشنود دارد کردگار

نکتہ نوکر کو چاہیے کہ وہ اپنے آقا کی خدمت گذاری و جانثاری مین ہمیشہ حاضر و سرگرم رہے ہر کام مین دیانت داری و خیر خواہی کو مقدم سمجھے حق نمک پہچانے مالک کو مالک جانے اور اسکے راز کا محافظ رہے +

ہین گے مستحکم دیانت پر مدام	بندگان اہل دین اہل یقین
ہے عزیز خلق مرد خیر خواہ	فخر پاتا ہے امانت سے امین

حکمت شجاعت کے متعلق دس چیزین ہین **اوّل** کبر نفس یعنی مفلسی یا تونگری یا مدح یا مذمت کو یکسان جاننا **دوم** تقویت یعنی سخت مصیبت کیوقت نہ گھبرانا

قوی دشمن سے نہ ڈرنا **سوم** سکون یعنی ہر حالت مین مستقل رہنا آجکا کام کل پر نہچھوڑنا **چہارم** ضبط مزاجی یعنی جوش مین نہ آجانا غصہ کو ضبط کرنا دشمن پر غلبہ پاکر درگذر کرنا **پنجم** ثبات یعنی دشمن کی جمعیت دیکھکر پریشان نہونا اور نیک کام کرنے مین حریص رہنا **ششم** تحمل نیک کام کرنے مین **ہفتم** غیرت اور حمیت قوم اور اقربا کی پرورش پر مستعد رہنا انکو غیر کا محتاج نہونے دینا اور انکی آبرو کا محافظ رہنا **ہشتم** تواضع سب کو اپنے ذات سے اچھا جاننا اور سب سے بمدارات پیش آنا **نہم** علو ہمتی اچھے اعمال واخلاق کی طرف راغب رہنا بدعادتون سے باز رہنا خداوند عالم کی راہ مین زرنثار کرنا کسی کی بھلائی کے لئے اپنے آپکو تکلیف مین ڈالنا **دہم** رقت لوگون کی پریشانی وغمگینی کی حالت دیکھکر خود پشیمان ہونا کسی کی بدحالت دیکھہ نسکنا اپنے گناہین یاد کرکے رونا اور غم کرنا +

کبر نفس و تقویت صبر وسکون	ہین یہہ سب مردبہادر کی نشان
اور تواضع غیرت وحلم وثبات	ہین اسی کی واسطے اندر جہان
اپنی ہمت اور تحمل سے ہمیش	کام کرتا ہے وہ یکتائے زمان

حکایت

تقریب عید الفطر مین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح کی بی بی نے آپسے شکایت کی کہ یا امیر المومنین آپکے تخت نشینی مین ہمنے کچھ بھی فائدہ نہین اوٹھایا اور مزہ نپایا دیکھو محلہ کے لوگون نے اپنے لڑکون کے لئے نئی نئی پوشاکین اور اور عمدہ عمدہ لباس تیار کرایا ہے مگر ہمارے لڑکے وہی پھٹے پرانے پیوند لگے ہوے

کپڑے پہنتے ہین مجکو نہایت شرم آتی ہے اس پر آپ نے خزانہ دار بیت المال کو شقہ لکھا کہ ہمارا حق خلافت مقررہ ایک مہینہ پیشگی بھیجدو مہتمم بیت المال نے عرض کیا کہ تعمیل حکم مین تو کچھ عذر نہین مگر یا امیر المومنین یہہ کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ آپ ایک مہینہ تک زندہ رہین گے جسکا حق آپ آج چاہتے ہین آپ نے فرمایا یہہ سچ ہے اور آپنے اپنی بی بی سے فرمایا کہ ہمارے لڑکون کیواسطے جنت مین پوشاک لطیف تیار ہے یہان نئی پوشاک اور عمدہ لباس کی کچھ احتیاج نہین ہے

فائدہ حضرت سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے عہد خلافت مین حق خلافت ایک لاکھ تیس ہزار درہم سالانہ سے زاید تھا اور عمر بن عبد العزیز کے زمانہ تک مسلسل فتوحات جدیدہ نے اوس حق خلافت کو اضعاف کر دیا تھا لیکن عمر بن عبد العزیز نے اپنا کل حق بیت المال سے بجز دو درہم روزانہ کے نہین لیتے تھے بلکہ جس وقت وہ صدر نشین خلافت ہوے اپنا کل ذاتی مال بھی داخل بیت المال کر دیا آپ کے فضایل اور کمالات جو مورخین زمانہ نے لکھا ہے اوس سے یہہ امر ثابت ہو سکتا ہے کہ آپ انسان فرشتہ خصلت تھے

نکتہ بادشاہ وہ ہے جو کسی کے آگے دست سوال نہ پھیلائے خدا پرست وہ ہے جو خودی کے دام مین اسیر نہو نیک وہ ہے جو کسی کے ساتھ برائی نکرے

نیک وہ ہی جو نہین کرتا بدی	دوست دشمن نیک و بد بندہ و مکتا تھے
شاہ کہتے ہین اُسے شاہ و گدا	جس نے لینے کو نہین پھیلاے ہاتھ

نکتہ سخی وہ ہے جو اپنا مال کسیکو معاوضہ کی امید پر ندے اپنے ملک کو وقف جانے اور دن کے مال کی حفاظت رکھے کسیکے نقصان کا روادار نہو ✣

به بخشد چون بمسکینان سخی مال	ندارد در عوض امید احسان
همیشه مال خود را وقف داند	بمال دیگران باشد نگهبان

حکایت

امیر المومنین عمر بن عبد العزیز کو معلوم ہوا کہ مسلمہ بن عبد الملک کے باورچیخانہ مین روزانہ ایکہزار درہم صرف ہوتا ہے آپنے ایک روز اُنکو پیغام بھیجا کہ آج کھانا ہمارے ساتھ کھائین اور آپنے اُس روز ہر قسم کا کھانا تکلف پکوایا منجملہ اور کھانون کے آش مسور کی پیاز و روغن زیتون سے چوب کی ہوئی آپکے خاصہ کی تھی آپنے مسلمہ کو اتنا باتونین لگایا کہ اُنپر بھوک کا غلبہ زاید ہو گیا اور آپ نے پیشتر ہی سے خدام کو کہہ رکھا تھا کہ جب مین کھانا مانگون تو قبل اسکے کہ اور کھانے لاؤ پہلے وہی مسور کی آش لے آنا پس خدام نے پہلے وہی آش پیش کی مسلمہ کو بھوک تو خوب ہی لگی تھی وہ آش پیٹ بھر کر کھائی کہ اور کھانیکی گنجایش نہ رہی جب تکلف اور پر ذایقہ کھانے چنے گئے تب عمر بن عبد العزیز نے مسلمہ سے کہا کہ ہاتھ کیون کھینچا عمدہ کھانا تو دسترخوان پر اب آیا ہے مسلمہ نے عرض کیا یا امیر المومنین مین خوب کھا چکا ہون اب اور کھانیکی گنجایش نہین رہی ہے عمر بن عبد العزیز نے فرمایا سبحان اللہ تم صرف اس مسور ہی کی آش سے شکم سیر ہو گئے جس مین ایک ہی درہم کی خرچ سے دس آدمی شکم سیر ہوتے ہین پھر ایک ہزار درہم جو تم ہر روز اپنے باورچیخانہ مین بیجا صرف کرتے ہو کتنا بڑا اسراف ہے خدائے پاک سے ڈرو کہ قیامت کے دن تمھارا نام مسرفون مین لکھا جائے اگر وہی مال جو اس طرح بیہودہ اور بے موقع

خرچ کرتے ہو وہی ارباب احتیاج پر صرف کرتے اور ننگے بھوکون اور مسکینون کو کھلاتے تو آخرت مین تمھارے کام آتا اور خدا اور رسول تم سے خوش ہوتے مسلمہ نے عرض کیا کہ انشاء اللہ اب ایسا ہی کرونگا +

نکتہ کھانا اسقدر کہ اشتہا رفع ہو جائے اور پانی اتنا پینا کہ تشنگی نرہے پوشاک ایسی پہننا کہ بدن برہنہ نرہے گھر ایسا بنانا کہ جس مین گزارہ ہو سکے انسان کی حاجت روائی اور ضروری آسایش کے لئے کافی ہے لذیذ کھانے کھانا اور معطر اور سرد شربتون کا پینا قیمتی لباس کا پہننا اور اونچے وبلند محلون کا بنانا سراپا اسراف ہے +

گذارہ کرلو اس دنیا مین بیشک	گذر دن جائین جس سے زندگی کے
تکلف جتنے تم کرتے ہو چھوڑو	نہین یہہ کام اچھے آدمی کے

حکمت صرف کرنا تین قسم پر منقسم ہے **اول** خیرات اسمین تین طرح کی رعایت چاہیئے اول یہ کہ دل کی رضامندی سے دیوے دیکر افسوس نکرے دوسری ایسے کو دے جو بسبب شرم کے کسی سے سوال نکر سکتا ہو تیسرے پوشیدہ دے ریا سے بچے دیکر احسان نرکھے **دوم** خرچ ضروری اسمین بھی تین قسم ہین اول اپنے زن فرزند وغیرہ متعلقین کو دینا اور اپنے کھانے پینے پہننے وذاتی خرچ مین صرف کرنا دوسرے فائدہ کی امید پر کسی امیر دولت مند کی خدمت مین نذر پیش کرنا تیسرے دفع ضرر کیلئے صرف کرنا یعنی جب اپنی جان پر آفت آوے یا حرمت مین خلل پڑیگا اندیشہ ہو جاوے تو خرچ کرنا پس دو قسم اول ودوم مین اپنی توفیق وحیثیت پر لحاظ رکھنا ضرور ہے مگر تیسری قسم مین حیثیت سے زیادہ بھی خرچ کر دینا

مضائقہ نہین ہے کہ اُسکے خرچ کرنے مین آبرو کا خوف ہے تیسری قسم تواضع وانعام ومہمانداری ودوست نوازی وغیرہ اس قسم کے اخراجات بھی اچھے ہین مگر حیثیت کا لحاظ اسمین بھی ضروری امر ہے ؛

مناسب خرچ جو کرتا ہے کرے	اُڑا یجا نہ ہرگز دولت و مال
نکر اسراف یا امساک اس مین	مگر رکھ اعتدال اسمین بہر حال

حکایت

فاطمہ بنت عبدالملک بن مروان منکوحہ عمر بن عبدالعزیز کی ملکیت مین ایک لونڈی تھی جسکے ساتھ آپ کو عشق پیدا ہوگیا تھا آپنے اُسکو اپنی بی بی سے مانگا کہ اسکو ہبہ کردین فاطمہ نے بسبب غیوری اور حسد کے ندی اور جب آپ تخت نشین ہوے تو فاطمہ اوسکو لباس مکلف سے آراستہ پیراستہ کرکے آپکے پاس لائین اور کہا کہ اسکو مین نے بخوشی آپ کو ہبہ کیا آپنے اوس سے جب خلوت کرنا چاہا تو پہلے اُس سے فرمایا کہ کپڑے اوتار ڈال جب اُس نے سارے کپڑے اوتارے خلیفہ نے کہا اگے بیٹھ کہ تو پہلے کسکی ملکیت مین تھی اور فاطمہ کے پاس کیونکر آئی اوس نے عرض کیا کہ حجاج بن یوسف نے عامل کوفہ کا تمام مال ومتاع ضبط کرلیا تھا مین بھی اوسی عامل کی ملکیت مین تھی مجھکو حجاج نے عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجدیا اور مین کم عمر تھی عبدالملک نے مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کو ہبہ کیا آپنے پوچھا اب وہ عامل کہان ہے اُس نے کہا وہ مرگیا پھر آپنے پوچھا کہ ایا اب اور کوئی اُسکی اولاد مین سے ہے اوس نے کہا ہان فی الحال ایک اوسکا

فرزندوہ بھی مفلس اور بڑے حال مین ہے آپنے اوس لونڈی سے مواصلت
نکی اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لے اور اوسی وقت عبدالحمید عامل کوفہ کی
نام حکم صادر فرمایا کہ نامبردہ کو بذریعہ برید جلد دارالخلافت مین بھیجدو جب وہ حضور
اعلیٰ مین باریاب ہو چکا تو آپنے اُس سے پوچھا کہ حجاج نے تمھارے باپ کیا کیا
مال ضبط کیا تھا جو جو اُس نے بتلایا وہ سب بیت المال سے اوسکو واپس کردیا اور وہ لونڈی
بھی اوسکے سپرد کی اور فرمایا کہ تم کم سن ہو احتیاط کرو اسکے ساتھ صحبت سے شاید تمھارے
باپ کے تصرف مین نہ آئی ہو اُس نے عرض کیا یا امیرالمومنین مین نے یہہ لونڈی بخوشی
آپ کو ہبہ کی مگر آپ نے نامنظور کیا پھر اُس نے عرض کیا کہ اگر امیرالمومنین میری
نذر قبول نہین فرماتے ہین تو اسکو مجھ سے مول لے لین آپنے فرمایا اگر مین خرید
لونگا تو اس آیت کریمہ کے مضمون مین داخل نہونگا - وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّہٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

نکتہ اپنے نفس کو محکوم رکھنے والا کسی کا محکوم نہین ہوتا ہے بلکہ تمام زمانہ اسکا محکوم ہوتا ہے اور وہ سب پر حاکم

اگر حاکم شوی بر کشور دل	بملک جسم و جان باشی شہنشاہ
کنی بر نفس نافرمان اگر حکم	باقلیم جہان باشی شہنشاہ

پند تنگی و تنگدستی کی حالت مین کسی مفلس محتاج کا حال نہ پوچھو ورنہ اُسکی خبرگیری کرو

نہ پوچھو حال زار تنگدستان	زبان تقریر مین انکی نہ کھلواؤ
وگر پوچھو تو اُس حالت مین پوچھو	کہ کچھ اپنی گرہ سے فیض پہونچاؤ

حکایت

بنی اُمیہ نے مصالح ملکی کے لحاظ سے سب اہل بیت نبوت جایز کر رکھا تھا یہانتک

کہ خطبون مین الفاظ سب وشتم خلیفہ چہارم وآل فاطمہ رض کے نسبت درج ہوگئے تھے
اور خطیب ممبرون پر اون الفاظ کو بقرات ادا کرتا تھا جب عمر بن عبدالعزیز سریر آرائے
خلافت ہوے تو آپنے اُس بدعت شنیعہ اور طریقہ مذمومہ کو اس خوبی سے خارج کیا
کہ لوگون کی ہمتین پست ہوگئین اور وہ رسم مذموم ہمیشہ کیلیے نیست ونابود ہوگئی تدبیر
یہہ تھی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک یہودی طبیب کو جو بظاہر دربار رس اور مصاحب
خلیفہ تھا مخفی طور پر کچھ تعلیم کر رکھا تھا ایک دن وہ یہودی دربار عام دارالخلافت
مین جہان تمام خاندان بنو امیہ اور آل مروانی حاضر تھے خلیفہ سے درخواست کی کہ
آپ اپنی صاحبزادی کے ساتھہ میرا نکاح فرما دیجئے کل امرا سلطنت اور خاندان بنی امیہ
یہہ جملہ سنتے ہی دست بقبضہ ہو کر افروختہ ہوگئے عمر بن عبدالعزیز نے ہنسی اُس سے
فرمایا کہ یہہ امر کیونکر ہوگا کہ مین مسلمان ہون اور تو یہودی ہماری شریعت اس امر کو
جایز نہین رکھتی ہے یہودی نے عرض کیا کہ آپ کے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو اپنی صاحبزادی کا نکاح امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ فرمایا ہے عمر بن عبدالعزیز نے کہا وہ بہت بڑی عظمائے
ملت محمدی سے تھے یہودی نے عرض کیا پھر ایسے شخص کے نسبت خطبون مین
ایسے الفاظ ناملایم کیون پڑھے جاتے ہین عمر بن عبدالعزیز نے رؤساے شام
واہل خاندان بنو امیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگ اس یہودی کا جواب دو اُن
لوگون سے کوئی جواب بجز سکوت بن نہ پڑا پس اُسی وقت عمر بن عبدالعزیز نے
حکم قطعی نافذ فرمایا کہ خطبون سے وہ الفاظ ناسزا بالکل نکال ڈالے جائین اور بجاے

اون الفاظ کے اس آیت شریف کی تلاوت کرین ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی ط

چنانچہ اینگ تلاوت اس آیت شریفہ کی خطبون مین جاری ہے -

نصیحت بدکلامی سے زبان کو نجس نکرو غیبت سنکر کانون کو پلید نہ بناؤ غیر کی محبت دلمین رکھکر کافر نہ کہلاؤ +

خوار ہوگا مرد بدگفتار اگر	نیک بندون سے برا پیش آئیگا
نیک کو نیکی ملیگی عاقبت	اور برا آخر برائی پائیگا

تذکرہ مہر مین عمر بن عبد العزیز کے عمر یومن باللہ مخلصاً کندہ تھا - اور حاجب آپکے تین شخص تھے ایک آپ کا غلام جسکا نام حی تھا اور دوم قیس سوم مزاحم اور دو شخص منشی تھے ایک لیث بن ابی رقیہ دوسرے رجا بن حیات مکندی اور کوتوال آپکے عہد مین یزید بن قیس سکسکی تھا اور عبد اللہ بن سعد الارملی قاضی تھے عمر بن عبد العزیز رح نے دیر سمعان جو حمص کی زمین ہے وہان پر سنہ ۱۰۱ ہجری مین وفات پائی کل اُنتالیس برس ایک مہینے کی عمر مین دو برس پانچ مہینے سند آرائے خلافت رہے سیاک الذہب مین آپکو خلیفہ صالح خامس خلفاء راشدین لکھا ہے اور حضرت سفیان توری رح نے لکھا ہے کہ خلفاء راشدہ مین پانچ ہین یعنی امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اخراج کیا ہے اس روایت کو ابوداؤد نے اپنے سنن مین کنیت آپکی ابوحفص تھی حلوان ایک قریہ ہے مصر مین وہان آپ تولد ہوے جب عبد العزیز بن مروان

آپکے باپ مصر کے حاکم تھے باختلاف روایت سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۲ مین اور مان آپکی اُم عاصم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھین اور نانا اون کے عاصم بن سیدنا عمر بن خطاب رہ تھے اور نانی آپ کی وہ لڑکی تھی جسکو دُودھ دھنے کیوقت انکی مان نے کہا تھا کہ اس مین پانی ملادے تو اُس نے جواب دیا تھا کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ مین پانی ملانیکو عموماً ممانعت فرمائی ہے مان نے کہا کیا اسوقت امیر المومنین یہان کھڑے دیکھتے ہین لڑکی نے جواب دیا کہ قسم ہے خدائے پاک کی یہہ مجھسے ہرگز نہوگا کہ ظاہر مین اونکی تابعداری کرون اور مخفی اونکی نافرمانی چنانچہ اتفاقاً جناب فاروق اعظم رضہ بھی کہین عنقریب انکے رونق افروز تھے اُن دونون کی تقریر آپکے گوش حق نیوش مین پڑی اور اُس لڑکی کی فطانت سے متعجب اور خوش ہوکر اپنے فرزند عاصم رہ کے ساتھ منگنی قرار دیکر نکاح فرمادیا تو اون کے پیٹ سے اُم عاصم یعنی عمر بن عبد العزیز کی مان پیدا ہوئین

نکتہ چار وصفون سے انسان نیک بختون مین شمار ہوتا ہے **اولاً** منصف مزاجی اور انصاف پرستی **ثانیاً** واقفیت اور باخبری **ثالثاً** کم گوئی اور کم خوری اور کم خوابی **رابعاً** حلم اور تحمل ٭

درگذر کرتے نہین انصاف سے	بندگان منصف و سینہ صفا
باخبر رہتے ہین سب کے حال سے	مہربان سب پر ہین مردان خدا

ابو جعفر عبد اللہ منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہ

آل عباس کا دُوسرا خلیفہ ہے اس نے سنہ ۱۳۷ ہجری مین خاتم خلافت پائی یہ شخص

بڑا دور اندیش اور شجاع تھا عزم و استقلال آبائی ترکہ تھا علوم شرعیہ خاندانی میراث تھی لہو ولعب سے متنفر رہتا عدل وکرم دونو صفتین خالق نے عطا فرمائی تھین اسی نے پیشتر کتاب کلیلہ دمنہ کا ترجمہ سریانی زبان سے عربی مین کرایا اور قانونی کتابین بھی روم و فارس سے منگوا کر ترجمہ کروائین اسکو مورخین نے منصور دوانقی بھی لکھا ہے ؛

فائدہ دوانیق پچھلے زمانہ کا بہت ہی چھوٹا سکہ تانبے کا اور عرب کے ملکون مین مثل ہندوستانی کوڑیون کے چلتا تھا عوام مین خصوص ہندیون مین بلفظ دوانی مشہور تھا چونکہ منصور عمال سے کوڑی کوڑی کا حساب لیا کرتا تھا اسی سبب سے دوانقی لقب پڑگیا۔ اور خلیفہ منصور کے یادگار کا ایک بہت بڑا نشان شہر بغداد ہے جسکا وہ بانی ہے پہلے اس مقام پر نوشیروان کا ایک باغ تھا جسکو باغ داد کہتے تھے کثرت استعمال سے بغداد ہوگیا اور دوسری وجہ تسمیہ مورخین نے یون لکھی ہے کہ بغ ایک بت کا نام تھا جسکو وہان کے مشرکین پرستش کرتے تھے اور داد فارسی مین عطا کو کہتے ہین تو بغداد کے معنی ہوے عطا بغ۔ الحاصل وہ مقام پرفضا دجلہ کے کنارے تھا اسلئے منصور کو پسند آیا اسی مقام پر ۱۴۵ھ ہجری مین شہر کی بنا شروع ہوئی پہلے اینٹ بنا کی منصور نے اپنے دست خاص سے رکھی حصار کی بنا نہایت مستحکم اور عریض ڈالی گئی بنیاد کا عرض پچاس گز اور سر دیوار کا عرض بیس گز تھا ۱۴۹ھ ہجری مین حصار کی بنا تمام ہوئی ایک کروڑ دینار اسکی بنا مین صرف ہوا ؛

منصور کے نسبت مورخین نے بہت سی حکایتین لکھی ہین اور وہ ایک منتظم شخص تھا

چنانچہ اسکا قول ہے ÷

قول بادشاہون کو اپنے رفقا اور مصاحبین کے جمیع امور خلاف ورزی کا تحمل ہوسکتا ہے مگر تین چیزین ہرگز قابل برداشت نہین **اول** شرکت ملک **ثانیاً** افشاء راز **ثالثاً** خیانت حرم مین - اور جس شخص کے مزاج مین مروت زیادہ ہوگی اوسکو صعوبت اور دشواریان بھی بہت پیش آئینگی ÷

فائدہ ایک روز منصور نے اپنے رفقا اور مصاحبین سے کہا بادشاہ کو چار شخصونکی نہایت ضرورت پڑتی ہے جن کے بغیر انتظام مملکت کسیطرح نہین ہوسکتا جسطرح سے تخت بدون چارپایون کے قائم نہین رہ سکتا **اول** قاضی یعنی حاکم عدالت کہ انفصال مخاصمات وفصل خصومات بغیر مداہنت وارتشار کے عدل وانصاف سے کرے **دوم** کوتوال کہ ضعیف کو قوی کے ظلم سے بچائے اچھونکا دوست رہے اور بدون کا دشمن **سوم** محصل خراج جو رعایا سے بغیر ظلم وسختی خراج وصول کرے **چہارم** وقایع نگار جو ان تینون کے اعمال کی سچی خبر دین ÷

فائدہ بصرے کے قاضی نے سید حمیری کی سعایت مین ایک عرضی خلیفہ منصور کی خدمت مین لکھی اوس عرضی کو منصور نے بدین شرح واپس کردی **جعلناک قاضیا لا ساعیا** ہمنے تمکو قاضی مقرر کیا ہے کچھ چغلخوری کیواسطے نہین مقرر کیا ہے ÷

نکتہ لوگون کی شکایت وغماضی کرنا سخت عیب ہے اور برائی کرنے مین جلدی نکرنا چاہئے بلکہ اپنے نفس کو جسقدر رُک سکے اسکے کرنے سے روکنا چاہئے اور ایسی کوشش کرنا چاہئے کہ کسی نہ کسی طرح سے وہ عمل تم سے سرزد نہونے پائے

بند کن لبہائے خویش از گفتگو	گر بداری بزربان تقریر نیک
در سخن گویا مشو چون ابلہان	تا بنا شد در دلت تدبیر نیک

حکایت

ایک دن خلیفہ منصور اپنے مصاحبین کے ساتھہ قریب دجلہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک تیر اوسکے سامنے گرا دیکھا تو اوس تیر کے ایک طرف لکھا تھا کہ ایک شخص مظلوم ہمدان کا رہنے والا مجلس مین قید ہے منصور نے فوراً لوگون کو محبس مین بھیجا کہ شخص ہمدانی کو جلد حاضر کرین لوگ گئے دیکھا کہ محبس کے ایک حجرہ مین ایک شخص رو بقبلہ بیٹھا ہوا اس آیت کی تکرار کر رہا ہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝ ترجمہ اور قریب ہے کہ جانین گے وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہے کہ کس کروٹ وہ پلٹین گے اونہون نے اوس شخص سے پوچھا کہ تم کہان کے رہنے والے ہو قیدی نے کہا ہمدان میرا وطن ہے پس اسکو خلیفہ منصور کے سامنے لائے منصور نے سرگذشت پوچھی ہمدانی نے عرض کیا کہ مین ایک بزرگ خاندان واشراف ہمدان سے ہون آپکے عامل نے جو ہمدان مین مقرر ہوا ہے اُس نے میری ریاست اور کل جائداد جس کا ہزار درہم محاصل تھا غصب کرلی ہے اور اس خوف سے کہ مین دار الخلافت مین فریاد کرون گا مجھکو محبس مین بھیجدیا اور مجھپر ناحق جرم بغاوت اور خروج کا مقدمہ قائم کیا منصور نے پوچھا تم کتنے عرصہ سے قید ہو اوس نے عرض کیا چار سال سے اس پر خلیفہ نے خارجی طور پر دریافت کرلیا تو ظلم وستم وہان کے حاکم کا پایا گیا فوراً

اسکی بیڑیان کٹوادین اور فرمایا کہ اے شیخ تمھاری ریاست مع زرچار سالہ خراج تمکو واپس دینے کا حکم دیدیا ہے اسکے سوا ہمنے تمکو ہمدان کا عامل بھی مقرر کیا تم جاکر اُس عامل معزول سے جس نے تمپر ظلم کیا ہے جسطرح چاہو بدلا لیلو اُس مرد مظلوم نے عرض کیا یا امیر المومنین ریاست میری جو مسترد ہوی وہ تو مین نے قبول کی لیکن ہمدان کی حکومت قبول کرنیکی لیاقت نہین رکھتا اور عامل نے جو مجھپر ظلم کیا ہے وہ مین نے معاف کیا تب منصور نے اوسکو خلعت عنایت فرمایا اور اُس حاکم ظالم کو مورد عتاب وخطاب کیا +

حکایت

ایک شخص نے منصور پر خروج کیا تھا جب وہ گرفتار ہو کر آیا غصہ کی حالت مین منصور نے گالی دے بیٹھا اوس نے کہا کہ کل تک ہم اور تم تلوار سے اپنی قسمت آزمائی کر رہے تھے تم کو خدا نے مجھپر نصرت دی اور آج مین اس بیکسی اور مظلومی کے حالت مین جب آپ کے سامنے کھڑا ہون تو آپ نے تیغ زبان کے جوہر دکھائے اگر مین بھی اپنی شمشیر زبان کو غلاف سے نکالون تو آپ نادم اور پشیمان ہون گے خلیفہ منصور یہہ بات سنکر بہت پشیمان ہوا اور اُس کا قصور معاف فرمایا مگر ایک برس تک اُس سے ترک ملاقات کی +

نکتہ بدآدمی اگر اپنے اختیار کے وقت بدی کر چکا ہو تو نیک کو چاہئے کہ جسوقت وہ اختیار پائے مکافات سے درگذر فرمائے ورنہ فریقین مین کچھہ بھی فرق نرہیگا اور نیک و بد مساوی ہو جائین گے

مرد باطن گر اپنے وقت پر		کر چکا ہو نیک بندون سے بدی	

نیکون کو لازم ہے وقت اختیار	کچھہ نہ لین بدلہ بغیر از نیکوئی

فائدہ بعض ندمانے خلیفہ منصور سے براہ خیر خواہی عرض کیا کہ یا امیر المومنین ایک دولت مند امیر مرگیا اور اوسکی اولاد نابالغ ہے اگر اوسکی جائداد ضبط اور داخل سرکار کرلی جائیگی تو سلطانی خزانہ کا بہت نفع ہو سکتا ہے منصور نے فرمایا کہ جو شخص خلافت روئے زمین سے جو اللہ پاک کی عطا ہے سیراب نہو تو وہ بھلا یتیمون کے مال سے کب سیر چشم ہوگا ۔

پند اپنے خدا سے دائمی تونگری ہمیشہ کی زندگی مانگو اور وہ دولت طلب کرو جسپر زوال نہ آئے ٭

دائمی دولت کا کر حق سے سوال	بے بہا نعمت خدا سے مانگ لے
جسکے اخر مین نہو ذلت نصیب	اسقدر عزت خدا سے مانگ لے

حکایت

ایک روز خلیفہ منصور کوٹھے پر برآمد تھا ایک بوڑھے فراش کو اپنے کام مین مشغول دیکھا تو منصور نے اسکو بلا کر پوچھا کیا سبب ہے کہ ارباب حکومت اور دولت مندون کی بڑی عمر نہین ہوتی ہے اُس نے عرض کیا یا امیر المومنین حکمران اور اہل فرمان رزق مقسوم اپنا ایک ہی بار حاصل کر لیتے ہین اسلئے اُنکی عمر دراز نہین ہوتی اور مفلس لوگون کو تھوڑا تھوڑا بتدریج ملتا ہے اسلئے اُنکا رزق مقسوم پورا ہونے کو اونکی عمر بھی بڑھ جاتی ہے خلیفہ منصور یہہ بات سنکر ہنسا اور تین سو درہم اُسکو انعام دیا ایک ہفتہ کے بعد اُس بوڑھے فراش کی جگہہ

ایک لڑکے کو کام کرتے دیکھا خلیفہ نے اوس لڑکے سے پوچھا وہ بوڑھا کہان ہے اوس نے عرض کیا یا امیر المومنین اوس نے قضا کی اور مین اوسکا بیٹا ہون منصور نے کہا تیرے باپ نے سچ کہا تھا جب وہ اپنا رزق پا چکا تو مر گیا ؛

نکتہ دو باتین عقل کے برخلاف ہین **ایک** مقسوم سے زیادہ رزق پانا ؛ **دوم** اجل کے آنے سے پہلے مرجانا ؛

رزق بے مقسوم ملنیکا نہین	مرگ آنیکی نہین قبل از اجل
وقت پر انجام پاجاتے ہین کام	باتین ہوجاتی ہین پوری برمحل

تذکرہ منصور کی طبیعت تفاول اور تطہیر و سعد و نحس کے طرف مایل تھی اور چند روز قبل از انتقال یہہ دو شعر منصور کی نظر سے گذرے

اباجعفر جاءت وفاتک والفصت	سنوك وامر الله لابد واقع
اباجعفر هل کاهن لک او منجم	لک الیوم من نحرب المنیة مانع

خلاصہ مطلب ان شعرون کا یہہ ہے کہ یا اباجعفر تمھاری وفات آپہونچی اور تمھارے عمر کے سال تمام ہوے اور حکم خداے پاک کا خواہ مخواہ واقع ہوگا پس ایا کوئی کاہن یا منجم تمھارے پاس ہے جو آج تمکو موت کے پنجہ سے چھڑا سکے منصور اسکو دیکھکر مغموم اور متاثر ہوا اور انہین دنون ارادہ حج بیت اللہ شریف بغداد سے کوچ کرکے قصر عبدویہ مین اترا - اور صبح کے وقت ایک ستارا ٹوٹا جسکی روشنی مثل آفتاب کے تھی الغرض منصور اپنے فرزند کو بلاکر امور مالی اور ملکی مین وصیت اور نصیحت کرکے کوفہ سے ایک منزل روانہ ہوا ہی تھا کہ بیمار ہوگیا اور بیر میمون خارج از حدود مکہ معظمہ چھٹی ذیحجہ ۱۵۸ھ ہجری مین

بحالت احرام پیٹ کے درد سے انتقال کیا سر برہنہ منہہ کھلا ہوا مجنون کے باب شغب مین مدفون ہوا چونسٹھہ برس کی عمر اور بائیس سال سات دن کم سلطنت کی منصور کے مہر کا کندہ (اتق اللہ فانک ترد فتعلم) تھا حاجب اونکا عیسیٰ بن یحیح اور سلیمان بن مخلد ہوازی وزیر تھا۔

ابو عبد اللہ محمد المہدی بن ابو جعفر المنصور محمد بن علی بن عبد اللہ عباس رض

یہہ تیسرا خلیفہ آل عباس رض کا ہے اس شخص نے رد مظالم مین بہت کوشش کی اور ظالمون کے ظلم وستم سے لوگون کو بچایا اسکے ابر کرم نے احتیاج کے دامن کو بھر دیا اور اسکی قدردانی اور جوہر شناسی سے ہر گروہ و ہر طبقہ کی اہل کمال بغداد مین جمع ہوگئے اور شہر بغداد علم و ہنر کا معدن بن گیا رعایا اسکے عہد خلافت کو عیش اور امن کا گہوارا سمجھتی تھی ملاحدہ اور زنادقہ کا دشمن تھا یہہ اوّل خلیفہ گذرا ہے جس نے ملاحدہ اور زنادقہ کے رد مذہب مین کتابین علمار اسلام سے لکھوائین +

روضۃ الصفا ناطق ہے کہ مہدی تخت خلافت پر اجلاس کرتی ہی پہلے حکم قیدیون کے رہائی کیلئے باستثنار خونیون کے نافذ کیا +

اور مروج الذہب مین مذکور ہے کہ چھہ لاکھہ درہم اور ایک کروڑ چالیس لاکھ دینار جو خزانۂ دار الخلافت مین جمع تھا عموماً مستحق و غیر مستحق کو تقسیم کر دیا خزانہ دار نے کل کنجیان خلیفہ مہدی کے سامنے رکھدین اور عرض کیا کہ تمام صندوق خالی پڑے ہین یہہ کنجیان اب کس مصرف کی رہین تھوڑے ہی روز گذری تھے

کہ اسقدر کثرت کے ساتھہ ملکون سے تحصیل کا روپیہ دار الخلافت مین آیا کہ خزانہ دار کو اوسکے رکھنے اور اوٹھانے کے سبب سے کئی دن تک فرصت نملی کہ خلیفہ مہدی کے دربار مین باریاب ہوسکے جب وہ فارغ ہوچکا تو حاضر ہوا۔ خلیفہ نے پوچھا کئی دن سے تم کیون نہین آئے اوس نے غیر حاضری کا سبب عرض کیا مہدی نے کہا احمق کنجیون کے ہمارے روبرو رکھنے سے ایما تھی کہ خزانہ خالی ہے عطا کہان سے ہوگی دیکھا دینے والے نے کس حکمت سے کیونکر اور کتنا دیا +

نکتہ چار چیزون سے چار چیزین حاصل ہوتی ہین **اولاً** خاموشی سے بے خوفی و ایمنی **ثانیاً** سخاوت سے عزت و سرداری **ثالثاً** عبادت سے قبول و قرب **رابعاً** شجاعت سے مال و دولت +

چپ سے ہو جاتی ہی حاصل ایمنی	اور سخا سے عزت و فخر و کمال
یا دوگے تم بندگی سے قرب حق	اور شجاعت سے مضاعف ملک و مال

فائدہ خلیفہ مہدی نے اطمنان امور مملکت کے بعد ارادہ حج کا کیا اور ایک بہت بڑا لشکر ہمرکاب لیگیا کئی ہزار آدمیون کو آمد و رفت کے مصارف مرحمت فرمایا پانسو مہار شتر صرف برف و یخ کے لئے ہمراہ تھے۔ اگلے خلفا جب حج کرنیکو جاتے تھے بیت اللہ شریف پر ایک غلاف نیا بنوا کر چڑھاتے تھے وہ سب جمع ہوتے ہوتے دیوار اور چھت پر بڑا بوجھ ہوگیا تھا مہدی نے وہ کل غلاف اوتروا کر فقرا اور مسکینون کو تقسیم کرا دیا اور دیوار و سقف کو مشک و عنبر سے معطر کرا کے دو غلاف زربفت کے ڈال دئے۔ پھر مدینہ منورہ کی بات

کو گیا اور ہر ایک سائل کو اپنے جود و کرم سے مالا مال کر کے دار الخلافت بغداد
واپس آیا دو لاکھ دینار اور تین لاکھ درہم اس سفر مین خرچ ہوا ؛

نکتہ سائل کو خوش کرنا چاہیے اور احسان ماننا چاہیے کہ اُس نے تمکو سخاوت
کرنے مین مدد دی اگر سائل نہوتا تو تم سخی نکہلاتے

ہی یہہ سائل کی مروت سر بسر		تیرے سر پر ای سخی حق کو دلی	
لے گیا وہ راہ حق پر تیرا مال		جس سے تو دنیا مین کہلایا سخی	

فائدہ رعایت و سیاست بغیر دوام کے ناقص ہے اوّل سخاوت ہے
دوم شجاعت بلکہ دین اور دنیا دونون کی اصلاح بغیر ان کے نہین ہوسکتی
اسلئے قانون قدرت جسکو ان صفتون سے متصف پاتا ہے اپنا خلیفہ روی
زمین پر گردانتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ
انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ
فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْئًا وقال اللہ تعالیٰ لَا یَسْتَوِیْ
مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا۔ ان آیتون سے بہہ ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک
قوم موافق حکم خدا کے کام نہین کرتی تو خداوند عالم اوسپر دوسری قوم کو
مسلط کرتا ہے۔ جب تک اعتدال کے ساتھہ سخاوت اور سیاست اپنے اپنے
محل مین صرف ہوتی ہے بادشاہ اور رعیت دونون اپنے حالت پر قائم رہتی ہین
ملک آباد اور رعیت شاد رہتی ہے رحم و کرم خاصہ بادشاہ عادل کا ہی جس مین

یہہ صفت بدرجۂ کمال ہوتی ہے اوسکی سلطنت بھی قوی اور مستحکم ہوتی ہے
جو بادشاہ ظالم یا بخیل ہوتا ہے لشکر نالان رہتا ہے اور ملک تباہ اور ویران
ہو جاتا ہے ملک کی تباہی رعیت کا افلاس سلطنت کی بنیاد متزلزل کرنیوالا ہے

حکایت

مہدی کے وقت مقنع نام ایک مشعبدنے ماوراالنہر مین خدائی کا دعوی کیا بہت
سے جاہلون کو اپنا معتقد بنا لیا وہ بڑا شعبدہ باز تھا چنانچہ اوس نے ایک طلسم
چاہ نخشب مین بنایا تھا کہ کنوے سے ایک مدور اور روشن چیز نکلتی تھی جس سے
دو فرسخ مربع تک روشن ہو جاتا تھا جو شعرا کی زبان پر بہ ماہ نخشب مشہور ہے
خلیفہ مہدی نے یک جرار لشکر اوسکی سرکوبی کو بھیجا تو وہ بھاگ کر قلعہ کش مین
محصور ہوا مدت تک محاصرہ مین رہا محاصرہ کیوقت بھی وہ ہر شام اندھیری
راتون مین یک مصنوعی چاند چاہ نخشب سے نکالکر آسمان کے نیچے نمودار
کر دیتا تھا جسکی روشنی دو دو فرسنگ تک جاتی ایسے ایسے اور بھی شعبدے
دکھلاکر اپنی خدائی کا ثبوت دیتا مگر لشکر اسلام اوسکے دم مین نہ آیا اور محاصرہ
مین اوسکو سخت تنگ کیا جب اوس نے اپنی رہائی کا کوئی رستہ نہ دیکھا تو پہلے اپنی
ہمراہیون کو شراب مین زہر دیکر مار دیا اور اون کی لاشین تیزاب کے خمون مین
ڈالکر گلا دین اخیر کو خود بھی ایک خم مین بیٹھ کر تیزاب مین گل گیا اس عمل سے
اُسکی غرض یہہ تھی کہ مرگ کے بعد بھی اسکے معتقد اعتقاد رکھین کہ ہمارا خدا اپنے ہمراہیون
کے قلعہ کے اندر سے غائب ہو گیا ہے مگر یہہ فریب اوسکا کھل گیا کیونکہ اوسکی

ایک لونڈی نے جو قلعہ کے اندر تھی مقنع کو شراب مین زہر ملاتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ شراب اوس نے نہ پیکر چھپ کے ایک گوشہ قلعہ مین جا بیٹھی تھی جب وہ مرگیا تو اوس نے قلعہ کا دروازہ کھولدیا اور لشکر اسلام کو اندر بلالیا سب حال کہہ سنایا مسلمانون نے وہ تیز اب کے خم دیکھے تو کوئی لاشہ موجود نہ پایا صرف اون لوگون کے بال پانی پر تیرتے ہوے نظر پڑے اور فتنہ اوسکا فرو ہوگیا مگر مدت تک چند سفید پوشون کا بیم معدوم نہوا اون کا اعتقاد یہہ تھا کہ ابن مقنع آسمان پر عروج کرگیا ہے ایک وقت معہود مین پھر ظاہر ہوگا -

نکتہ دعویدار ہونا ایسے دعوے کا جسکا ثبوت بہم نہ پہونچ سکے مدعی کی دروغ گوئی کی نشانی ہے ؛

گر نباشد پیش تو مدعی ثبوت	دعوے تو دعوے بے آگہی ست
گفتن ناراست پیش اہل عدل	عین نادانی و جہل مدعی ست

حکایت

ایکدن خلیفہ مہدی تفریح طبع کیلئے جانب انبار رونق بخش تھا ناگاہ اُس کے پاس ربیع بن یونس ایک کپڑے کا ٹکرا لئے ہوے آیا جس پر کوئلے سے کچھ لکھا ہوا تھا اور اُس پر مُہر خلافت بھی تھی جو مٹی سے کوئلے مین ملا کر کیگئی تھی ربیع نے عرض کیا یا امیر المومنین یہہ عجیب واقعہ ہے ایک اعرابی نے مجھسے کہا کہ مجھے بتاؤ ربیع بن یونس کہان ہین جو یہہ کپڑے کا ٹکرا مین اون کے پاس لیجاؤن خلیفہ مہدی اوسکو ہاتھ مین لیکر ہنسا اور کہا کہ یہہ حقیقت مین میرا ہی لکھا ہوا ہے

اور مہر بھی میری کی ہوی ہے مین تم سے اسکا ماجرا بیان کرتا ہون کل مین
کچھ رات باقی رہے شکارگاہ چلا گیا تھا جب صبح ہوئی تو شدت سے پانی برسنے لگا
اور سب خدم وحشم مجھ سے اتفاقا چھوٹ گیا اور مجھکو بھوکھ پیاس کی شدت ہوئی
چونکہ تمام کپڑے آب باران سے تر ہو گئے تھے اس لئے سردی نے بھی سخت ستایا اوسوقت
مجھے ایک دعا یاد آگئی جو مین نے اپنے باپ دادا سے سنی تھی کہ وہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے جو شخص شام وپگاہ یہہ دعا پڑہا کریگا جب کسی مصیبت
مین مبتلا ہو تو حرق وغرق ودب کر مرنے سے یا اور کسی بری طرح کی موت سے اوسکو
اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہے اور جس مصیبت مین مبتلا ہو نجات پاتا ہے وہ دعا یہہ ہے
بسم اللہ وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ جب مین نے یہہ دعا شروع
کی تو مجھکو دور سے ایک روشنی نظر پڑی مین اوسطرف جھپٹا اور دیکھا تو ایک اعرابی
اپنے خیمہ مین آگ جلا رہا ہے مین نے اوس سے کہا کیا ہماری ضیافت کر سکتے ہو
اوس نے کہا ہان کر سکتا ہون مین گھوڑے سے اوتر پڑا اعرابی نے اپنی جورو سے
کہا جو جو رکھے ہین اوسکو پیکر جلد روٹی پکا اور مین نے پانی مانگا تو اوس نے
مجھے دودھ دیا جسمین پانی ملا ہوا تھا مین نے پیا تو ایسا مزا ملا کہ مجھکو عمر بھر کسی
شربت مین وہ ذائقہ نملا تھا۔ اوس نے ایک مہین کپڑے کی چادر دی جسکو مین
اوڑھ کے سویا تو ایسا آرام ملا کہ پھر کبھی سونے مین ایسا آرام نہ پایا اور جب
میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اعرابی بکری ذبح کر رہا ہے اور اوسکی جورو چیخ رہی ہے
کہ بڑی افسوس کی بات ہے تو نے ہمکو ہلاک کیا اسی ایک بکری پر تو ہماری زندگی
تھی جسکو تو نے ذبح کر ڈالا بھلا اب اپنی معاش کی کیا فکر کروگے مین نے کہا کچھ تم

تردد نکرو پھر مین نے بکریکا کلیجہ اپنی چھری سے نکالا اور آگ پر رکھدیا جب وہ بہن گیا تو مین نے کھایا اور اعرابی سے کہا تمھارے پاس کاغذ وغیرہ ہے جو مین اوس پر کچھ لکھون اوس نے مجھے یہہ کپڑیکا ٹکرا دیا تو مین نے کوئلے سے اوسپر یہہ لکھا اور اپنی مہر بھی اوسی کوئلہ سے کردی پھر کہا کہ ربیع کا نام پوچھکر یہہ تحریر اوسکو پہونچاؤ اوسمین لکھا تھا کہ پانچ لاکھ درہم اس اعرابی کو دیدینا خلیفہ مہدی نے کہا مجھکو منظور پچاس ہزار درہم دلوانا تھا مگر غیب سے پانچ لاکھ ہاتھ سے لکھے گئے اب مین اوس سے کم نہین کرسکتا یہہ رقم اوس کو دیدو اوسی وقت اعرابی کو دیدے گئے اور وہ اعرابی امیر کبیر ہوگیا اوس نے ایک بہت بڑا عمدہ مکان بنایا اور وہ مکان اس نام سے مشہور ہوگیا کہ مکان میزبان امیر المومنین مہدی حجاج اور مسافرین وہان آرام لیا کرتے تھے ؛

تذکرہ مسامرہ مین شیخ اکبر محی الدین ابن العربی سے صاحب تاریخ الخلفا نقل کرتے ہین کہ مہدی باللہ ۱۵۸ھ ہجری مین سریر آرائے خلافت ہوا اور ۱۶۹ھ ہجری مین قضا کی ستائیس برس کی عمر پائی دس برس ڈیڑھ مہینہ اوس نے نیک نامی سے سلطنت کی اوسکے مہر بین حسبی اللہ کندہ تھا اور حاجب اوسکے ربیع بن یونس اور عبداللہ بن علامہ و عاقبہ بن زید قاضی تھے اور ابوالجہم و فضل بن ربیع و سلامۃ الابرش منشی تھے - مہدی کے انتقال کے متعلق مختلف روایتین ہین بعض مورخ نے لکھا ہے کہ اوسنے ایک شکار کے تعقب مین گھوڑا ڈالا جو ایک کنڈیر مین چلا گیا تھا اور اوسی کنڈیر مین مہدی بھی گھوڑا لیگیا راستہ اچھا نتھا وہان پر کوئی ایسا صدمہ پہونچا کہ فوراً روح پرواز کرگئی اور بعض مورخ نے لکھا ہے کہ ایک

لونڈی نے زہر دیکر اوسکا کام تمام کیا ؛

نکتہ اولاً شکار یکارون کا کام ہے ثانیاً شکار جانے سے پہلے جنگل کی مصیبتون اور تکلیفون کو سوچ لینا چاہیے نہ کہ صحرا مین جانے کے بعد غور کرنا چاہیے ؛

ہے یہہ بہتر ابتدا سے کام مین	سوچ لو ہو جسطرح انجام کار
پہلے صحرا کے مصائب جانچ لو	شوق سے پھر جاؤ تم بہر شکار

ابی جعفر ہارون الرشید بن محمد المہدی بن ابی جعفر منصور دوانیقی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ

یہہ پانچوان خلیفہ بنی عباس کا ہے بڑا فصیح و بلیغ اور عالم و عابد تھا ایام خلافت مین بھی سو رکعت نماز پڑھا کرتا تھا اور اپنے مملوکات خاص سے روزانہ ہزار درہم خیرات کرتا ہمیشہ علما، اور مشایخ کے ساتھہ صحبت رکھتا اور ریاکارون کا دشمن تھا اور اپنے گناہون پر اکثر رویا کرتا اور شاعرون کو انعام کثرت سے دیتا تھا۔

آل عباس مین یہہ خلیفہ نامور گزرا ہے۔ حق تو یہہ ہے کہ اپنے خاندان کا چشم و چراغ تھا۔ تمام اہل ہنر اسکے کمال پروری سے دارالخلافت بغداد مین کھنچ آئے اور ہر طبقہ کے اہل کمال اسکے دامن دولت مین پرورش پانے لگے ؛

مورخ تاریخ الخلفا نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید کی خلافت مین وہ محاسن جمع تھے جو دوسرے خلیفہ کو میسر نہ تھے وزرا اسکے آل برمک سے یحییٰ اور جعفر تھے کل خلافت کا کام اور سلطنت کا انتظام انہین کے رائے صائب پر چلتا تھا قاضی القضاۃ ابو یوسف تھے اور مروان بن ابی حفصہ سا شاعر ندیم تھا اور مصاحب

عباس بن محمد تھے اور حاجب فیضل بن ربیع اور مغنی ابراہیم موصلی تھا اور زوجہ
اونکی زبیدہ خاتون تھین یہہ سب اپنے فنون مین یگانہ روزگار تھے جن کی ذات
سے خود فن نے شہرت اور ناموری حاصل کی ٭

سنہ ۱۸۶ ہجری مین ہارون الرشید نے ارادہ بیت اللہ شریف کا کیا امین اور
مامون اپنے فرزندون کو بھی ہمراہ لیگیا اس سفر مین دس لاکھ درہم پچاس ہزار
دینار صرف ہوا مکہ معظمہ مین پہونچکر اپنے کل ممالک مقبوضہ کے دو حصہ کیا بغداد
اور واسط اور بصرہ اور کوفہ اور شامات اور سواد عراق و موصل اور جزیرہ و حجاز
و مصر تا باقصاے مغرب امین کے متعلق کیا اور اوس کا دار الخلافت شہر بغداد
ٹھہرایا اور کرمانشاہ و نہاوند اور قم و کاشان و اصفہان و فارس و کرمان اور ری
و توس و طبرستان اور خراسان و زابل و کابل اور ملک ہندوستان و ماوراء النہر
اور ترکستان مامون کو سپرد کرکے اوسکا تخت گاہ شہر مرو مقرر کیا اور وصیت
کیا کہ جو دونون مین سے پہلے انتقال کرے اوسکے ممالک مقبوضہ دوسرے کے
قبضہ مین آوین اور باہمی جنگ و جدل اور خونریزی سے پرہیز کرین بلکہ دستاویز
اسی مضمون کی لکھی گئی اور آل عباس اور بنی ہاشم و عمائدین مکہ معظمہ کی مہرین
ہونیکے بعد سقف کعبۃ اللہ مین آویزان کیگئی تاکہ اسکے خلاف کسی زمانہ مین کوئی
جرءت نکرسکے ٭

ہارون الرشید کے ایک اور فرزند تھے جسکا نام قاسم تھا جسکی تعلیم اور اتالیق
عبد الملک بن صالح ہاشمی کے سپرد تھے جو ایک نامور شخص تھے اونھون نے
جب تقسیم ممالک کی خبر سنی تو ہارون الرشید کو لکھا کہ قاسم بھی تمھارے فرزندین

اونکو محروم نرکھیگا غرض ہارون الرشید نے اکثر جزیرہ کے ممالک سے جو سرحد روم سے متصل تھے اون کے نام زد کرکے قاسم کا لقب مؤتمن قرار دیا اور حرمین شریفین مین عام لوگون کو انعامات وصلات سے خوش وخرم کیا +

حکایت

فضل بن ربیع روایت کرتے ہین کہ مین ہارون رشید کے ساتھ حج کو گیا تھا جب کوفہ مین سواری پہونچی تو راستے مین حضرت بہلول رح کھڑے ہوے مجذوبانہ بڑبک رہے تھے مین نے بہلول سے کہا چپ رہو امیرالمومنین کی سواری آرہی ہے وہ چپ کے ہو رہے جب ہودہ سواری امیرالمومنین کا اون کے سامنے ہوکر نکلا تو حضرت بہلول رح نے کہا یا امیرالمومنین ایمن بن بابل نے مجھسے کہا کہ قدامہ بن عبداللہ عامر نے اون سے روایت کی ہے کہ مین نے جناب سرور عالم سلطان دوجہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو منی مین اونٹ پر سوار دیکھا جسپر پرانا پالان نہ وہ منقش تھا ونہ مذہب رنگین فضل بن ربیع نے عرض کیا یا امیرالمومنین یہہ بہلول ہین ہارون الرشید نے کہا ہان پھر بہلول رح نے کہا یا امیرالمومنین مین کوئی شعر پڑھون ہارون رشید نے کہا فرمائے آپ نے صرف یہ قطعہ پڑھا +

ھب انک قد ملکت الارض طرا	ودان لک العباد فکان ماذا
الیس غدا مصیرک جوف قبر	ویلبس التراب ھذا ثم ھذا

خلاصہ مطلب اسکا یہہ ہے۔ ہم نے مانا تم روئے زمین کے مالک ہوگئے

اور سارے خدا کے بندے تمھارے تابعدار ہو گئے پھر کل کے روز قبر کے پیٹ مین کیا نہین جانا ہوگا اور مٹی کا ڈھیر منہ پر نہ آئیگا اسکو خوب یاد رکھو پھر یاد رکھو ہارون الرشید نے کہا بہت ہی اچھا شعر سنایا کچھ اور بھی فرمائیے بہلول نے کہا یا امیر المومنین جسکو پروردگار عالم مال اور جمال دونو عطا فرمائے پھر وہ اپنے جمال کے ساتھ پارسائی کرے اور مال سے لوگون کے ساتھ مواسات واحسان کرے تو اوسکا نام دیوان ابرار مین لکھا جائیگا۔ ہارون الرشید نے جانا کہ اس کلام مین حسن طلب ہے فرمایا مین نے حکم دیا ہے کہ تمھارا سب قرض ادا کر دیا جائے بہلول نے کہا ایسا حکم نہ دیجئے۔ قرض لیکے ادا نہین ہو سکتا ہے بلکہ اہل استحقاق کے حقوق دیجئے گا اور پہلے آپ اپنے نفس کا قرض ادا کیجئے۔ ہارون الرشید نے کہا مین نے حکم دیا ہے کہ آپ کے واسطے دواماً کچھ مقرر کر دیا جائے بہلول رح نے کہا یا امیر المومنین ایسا حکم بھی نفرمائیگا اور آپ کو میرے ساتھ برائی کرنی سے کیا حاصل ہوگا میرے لئے مقرر کرنا اوسی مقرر کرنے والے پر ہے جس نے آپ کیواسطے مقرر فرمایا ہے آپ کے مقرر کرنیکی مجھے کچھ احتیاج نہین ہے +

پند خدا کا احسان مانو اسکو اپنا خالق اور رازق جانو اسکی مخلوق پر احسان کرو جسطرح اس نے تم پر احسان کیا ہے +

خدا نے تجھپر جو احسان کئے ہین	تو اس احسان کا شکرانہ ادا کر
سخاوت سے نہ روک اپنا کبھی ہاتھ	خدا کی خلق پر احسان کیا کر

نکتہ دنیا مین ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے مگر اعمال کہ فنا نہین ہوتے ہین اور انسان اُنکی جزا و سزا ایک دن پانے والا ہے +

جہان فانی ہی اور اہل جہان لیک	رہینگے یہ تیری اعمال باقی
بدی بدکار کی نیکون کی نیکی	رہیگی ہر مہ و ہر سال باقی

حکایت

ایک روز ہارون الرشید اطراف رقہ کے شکار کھیلتا تھا ایک زاہد نے سختی سی خلاف داب خلافت کے کلام کیا اور کہا کہ اے ہارون تو خدا سے نہین ڈرتا اسپر ہارون الرشید نے ابراہیم بن عثمان سے فرمایا کہ اسکو دار الخلافت مین ساتھ لے آؤ اور جب مین شہر مین پہونچون تو میرے سامنے لانا جب ہارون الرشید قصر خلافت مین داخل ہوا تو کھانا مانگا اور زاہد کو بھی اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور بعد فراغت طعام زاہد سے کہا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے اسکا جواب انصافانہ دیجیگا زاہد نے کہا فرمائیے ہارون الرشید نے پوچھا تمھارے نزدیک مین شریر تر اور خبیث تر زیادہ ہون یا فرعون زاہد نے کہا فرعون اسواسطے کہ اوس نے دعوئی الوہیت کا کیا اور انا ربکم الاعلی کہا پھر ہارون الرشید نے پوچھا کہ آیا موسی و ہارون علیہم السلام آپ سے بہتر تھے یا آپ اون سے بہتر ہین زاہد نے جوابدیا مجھکو اُن برگزیدہ لوگون سے کیا نسبت ہے وہ پیغمبر خدا ہین اور مین ایک ادنی عباد اللہ سے ہون پھر ہارون الرشید نے کہا جسوقت خداوند عالم نے حضرت موسی و ہارون علیہم السلام کو فرعون کے پاس بھیجا تہا تو ارشاد فرمایا فقولا له قولا لینا یعنی اوسکے ساتھ ملائمت اور نرمی سے گفتگو کرنا حالانکہ وہ کافر اور گمراہ تھا اور مین تو بقدر طاقت بشری مامورات پر عمل کرتا ہون

اور منہیات سے بچتا رہتا ہون پس فرمائی کہ آپ نے جو سختی میرے ساتھ برتے
اور خلافت کا بھی کچھ ادب نکیا اسکا کیا باعث ہے زاہد نے کہا بیشک مین نے خطا
کی اور اب مین اس حرکت بیجا سے استغفار اور توبہ کرتا ہون اور امیدوار ہون
کہ اللہ پاک میری توبہ قبول فرمائے آپ بھی میرا قصور معاف فرمائین ہارون رشید نے
کہا پروردگار عالم تمھاری امرزش فرمائے اور آٹھ ہزار درہم اون کے واسطے
منگائے زاہد نے کہا مین یک مرد سیاح ہون مجھے اس مال کی احتیاج نہین ہے اتنے مین
ہرثمہ بن عین نے کہا اے مرد جاہل خلیفہ کے عطیہ سے انکار کرتا ہے ہارون رشید نے
ہرثمہ سے فرمایا کہ تم چپ رہو اور اس معاملہ مین دخل ندو انکا معاملہ میرے ساتھ ہے
نہ تمھارے ساتھ بعد اسکے ہارون الرشید نے زاہد سے کہا کہ مین نے تمکو محتاج جانکر
نہین دیا بلکہ خلفاء کا یہہ دستور ہوتا ہے کہ جس کے ساتھ انکو صحبت ہوتی ہے صلہ
اور انعامات سے اوس کو محروم نہین چھوڑتے پس جسقدر آپکا جی چاہے اسمین سے
لیلو زاہد نے ہارون رشید کو دعا خیر دی اور دو ہزار درہم اوس مین سے اوٹھالئے
مگر وہ سب روپیہ دار الخلافت کے دربانون پر تقسیم کر کے خالی ہاتھ چلدئے +

پند مابین گفتگو کے چپ رہنا اور کسی کے بلانے سے کہنا بہتر ہے اس سے
کہ بلا اجازت بولو اور بے موقع تقریر کرو اور اہل مجلس تمکو چپ رہنے کیلئے اشارہ کرین

کرو مت بات اور ہرگز نہ بولو		نہ بے موقع زبان پر لاؤ تقریر	
اگر بولوگے بیشک بے بلائے		کہان باقی رہیگی عزو توقیر	

تذکرہ ہارون الرشید نے مقام رقہ مین ایک خواب دیکھا کہ مین تخت پر بیٹھا ہون
نیچے سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جسکی ہتیلی مین سرخ مٹی ہے اور ایک آواز بھی آئی کہ مٹی

وس جگہہ کی ہے جہان تمہارا مدفن ہو گا مین نے پوچھا میرا مدفن کہان ہو گا اور یہہ مٹی کس ملک کی ہے جواب ملا کہ طوس تمھارا مدفن ہے اور یہہ وہین کی مٹی ہے پھر وہ ہاتھہ غائب ہو گیا اور آواز بھی منقطع ہو گئی چند روز بعد ہارون الرشید دار الخلافت بغداد مین آیا +

یحیٰی بن اشعث کسی خاص ضرورت کیلئے اپنی جورو کو سمرقند چھوڑ کر دار الخلافت بغداد آیا تھا اوسکی غیبت مین رافع بن لیث بن نصر جو ایک مکار اور عیش دوست تھا موقع پاکر یحیٰی بن اشعث کی جورو جو ایک خوبصورت وحسین اور مالدار عورت تھی اوس سے آشنائی پیدا کرلی اور اوسکو ایسا بہکایا کہ وہ اوسکے فریب مین آگئی اور خواہشمند ہو گئی کہ کسی طرح سے یحیٰی کے قید نکاح سے چھوٹ جاے اُسکو رافع نے سمجھا دیا کہ اور کوئی صورت اس عمدہ تجویز و تدبیر سے ممکن نہین کہ مذہب اسلام سے مرتد ہو جا تو نکاح باطل ہو جائیگا اور بعد اسکے توبہ کرکے پھر مسلمان ہو جانا اس مکار کی عیاری کارہ گر ہو گئی اور عورت نے مذہب ترسائی اختیار کرلیا اور چند روز بعد پھر دائرہ اسلام مین داخل ہو گئی اور بعد ختم ایام عدت رافع سے نکاح کرلیا +

یحیٰی بن اشعث نے اس امر کا استغاثہ دار الخلافت مین ہارون الرشید کے حضور مین کیا خلیفہ نے علی بن عیسیٰ حاکم خراسان کے نام فرمان بھیجا کہ رافع بدبخت نا عاقبت اندیش کو گرفتار کرکے اوسکا منہہ کالا کرو اور گدھے پر چڑھا کے شہر مین پھراؤ اور کوڑے مارو علی بن عیسیٰ نے وہ حکم سلیمان بن جنید امیر سمرقند تھا تعمیلاً بھیجدیا امیر نے رافع کو فوراً قید کرکے اوس عورت کو اوس سے جدا کردیا مگر باقی احکام کی تعمیل بلحاظ اوسکے نامور ی کے نکی اور حفاظت بھی معمولی تھی وہ

قابو پاکر بھاگ نکلا اور بلخ مین آرہا چند روز مین علی بن عیسیٰ جو وہین تھا اوس کے پاس پیغام بدرخواست معافی تقصیر پیش کیا علی بن عیسیٰ نے ناعاقبت اندیشی سے اوسکا قصور معاف کردیا اور اوسکو حکم معاودت کا دیا تو پھر وہ سمرقند پہونچا چونکہ اُس عورت کو علانیہ اپنے پاس نہین رکھہ سکتا تھا چند مفسد اور عیارون کو جمع کرکے لڑبھڑ کر سمرقند پر قبضہ کرلیا اور پھر اوس عورت کے ساتھہ علانیہ نکاح کرلیا ؛

علی بن عیسیٰ کو یہہ خبر پہونچی تو ایک جمعیت فوج کی اپنے فرزند کی سپہ سردارہ مین رافع کی رافع اوس جمعیت سے برسر مقابلہ ہوا اور ایک بڑا جنگ طرفین مین واقع ہوا علی بن عیسیٰ کے بیٹے کو شکست ہوئی اخر خود علی بن عیسیٰ آیا رافع سمرقندیون کے مدد سے اوس سے بھی لڑا اور شکست دی جب وہ سمرقند سے ہزیمت پاکر بلخ واپس آرہا تھا وہان کے لوگ بھی اسکی ظلم کیوجہہ سے بگڑ گئے اور اوس کے نائب کو مار ڈالا اور گھر بار لوٹ لیا تین کرور درہم جو ایک باغ مین چھپا رکھے تھے وہ سب لوٹ لیگئے وہ ہنوز شہر مرو مین تھا کہ وقایع نگار نے کل کیفیت جو سمرقند اور بلخ مین گذری اور علی بن عیسیٰ سے عام رعایا کی نفرت کیوجہہ دارالخلافت مین لکھہ بھیجی اور یہہ بھی لکھا کہ علی بن عیسیٰ فوج اور روپیہ بھی جمع کررہا ہے نرمی کے ساتھہ اوسکو دارالخلافت مین طلب کرلینا چاہیے عجب نہین کہ وہ بھی بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرے

ہارون الرشید کے پاس دارالخلافت مین اسکے پہلے اور سیکڑون عرضیان مظلومون کی بھی آپہونچین تھین جن لوگون پر علی بن عیسیٰ نے بڑے بڑے ظلم کیا تھا ۔ خلیفہ ہارون الرشید نے ہرثمہ بن اعین کو ایک جرار لشکر کے ساتھہ خراسان کی طرف روانہ کرکے حکم دیا کہ راہ سے تم علی بن عیسیٰ کو اطلاع کرو کہ مجھکو امیرالمومنین نے تمھارے اعانت اور مدد کیواسطے

بھیجا ہے اور جب قابو مین آجاے اوسکو قید کرلو اور اُسکی کُل مملوکات ضبط کرکے
پابزنجیر اور تشہیر کرو کہ جسکو جو دعوی ہو وہ بالمشافہ دعوے کرے اسی طرح سے
اوسکے مظالم رفع دفع کرکے مظلومون کی دادرسی کردی جائے ٭
ہرثمہ نے امیرالمومنین کے حکم موافق اثناء راہ سے علی بن عیسی کو اطلاع دی اور
وہ جب استقبال کیلئے آیا تو ہرثمہ نے اوسکو قید کرلیا اور حکمنامہ معزولی کا سنادیا
اور جامع مسجد شہر مرو مین علی بن عیسیٰ کو پابجولان بُلواکر اشتہار عام دیا گیا کہ جس
کسی کو علی بن عیسی پر دعوی ہو وہ بالمشافہ دعوی کرے غرض اسی طرح سے جو کوئی
دعویدار ہوتا تھا وہ اپنے حق کو پہنچتا تھا جب اس سے فراغت پایا تو کُل مملوکات
علی بن عیسی کے ہرثمہ نے ضبط کرلیا کل خراسانی ہرثمہ کے حکم کے مطیع ہوگئے لیکن
ممالک ماوراالنہر کے لوگ رافع بن لیث کے مطیع ہوگئے تھے اور اُن ممالک پر اوسکا
قبضہ ودخل ہوگیا تھا اسلیے اون لوگون پر ہرثمہ کے احکام کا اثر پورا پورا نہ پڑا ہرثمہ نے
اس امر کی اطلاع ہارون الرشید کو دارالخلافت مین بھیجی ٭
خلیفہ ہارون الرشید نے یہہ خبر سنتے ہی بذات خود دفع فتنہ وفساد ورمظالم کیلئے
خراسان کا ارادہ کیا امین کو دارالخلافت بغداد اور قاسم کو موصل مین قائم مقام
مقرر کرکے روانہ ہوا اُون دنون ہارون الرشید صحیح المزاج نہ تھا جب کرمانشاہ
پہنچا وہان سے مامون کو روانہ کیا اور فضل بن سہیل کو اوسکا وزیر کرکے حکم دیا
کہ تم شہر مرو مین قیام پذیر رہو اور ہرثمہ بن اعین کو حکم دو کہ وہ رافع کے مفسدی کو
دفع کرے جب ہارون الرشید گرگا نود داخل ہوا تو علی بن عیسی معہ نقد وجنس
اسی کروڑ درہم اور پندرہ سو مہار شتر کے ہارون الرشید کے سامنے پیش کیا گیا خلیفہ نے

وہ کل مال داخل خزانہ شاہی کرلیا اور علی بن عیسی کو پابزنجیر بغداد بھیجدیا اور محمد امین کو حفاظت کیلئے تاکید کی +

اور ہرثمہ بن اعین دریا جیحون سے رافع بن لیث کے دفع فتنہ کیلئے اوتر کر سرحد بخارا تک پہنچا تو رافع نے بشیر بن لیث اپنے بھائی کو ہمراہ فوج دیکر برسر مقابلہ بھیجا ہرثمہ نے اوسکی فوج کو شکست دی اور بشیر بن لیث کو گرفتار کرکے مامون کے پاس پابجولان روانہ کیا مامون نے اوسکو خلیفہ کے پاس روانہ کردیا۔

چونکہ ہارون الرشید کا مزاج گرگانون مین زیادہ بگڑ گیا اور مرض کانکس کارو ز ہوگیا تھا اسلئے اطبا کی رائے و تجویز کے موافق تبدل آب وہوا کی غرض سے طوس روانہ ہوچکا تھا وہان بشیر بن لیث حاضر کیا گیا ہارون الرشید نے اوس سے کہا اُو دشمن خدا تو اور تیرے بھائی نے ظلم اختیار کیا اور بغاوت پر کمر باندھی اخر مجھکو حالت ضعف مین حرکت کرنا پڑی تجھکو اس عذاب سے مارونگا جو صفحہ تاریخ پر ہمیشہ یادگار رہیگا ایک قصاب مامور کیا گیا اور اسکے اعضا کے ٹکڑے کئے گئے جب چودہ ٹکڑے ہوئے تو اوسکی روح قفص عنصری سے پرواز کرگئی +

ہارون الرشید کا مزاج پھر بگڑ گیا اور ایک طبیب جو بادشاہ ہندوستان کے پاس سے آیا تھا جسکے علاج سے پہلے کچھ ہارون الرشید کا مزاج اصلاح پذیر ہوگیا تھا اوسکی رائے اور جبرئیل بختیشوع طبیب ہمزاُی کی رائے مین اختلاف ہوا جبرئیل طبیب کی رائے بظاہر غلطی پر ثابت ہوئی ہارون الرشید نے اسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تو اوس نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین اگر کل تک صحت نہو تو مجھکو جو سزا چاہین دیجئے باتفاق تقدیر دوسرے ہی روز شب شنبہ سوم جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ ہجری امیر المومنین کا

قضانے فیصلہ کردیا +

پینتالیس ۴۵ برس کی عمر پائی تین ۳ برس خلافت کی ۔ العظمۃ والقدرۃ اللہ عزوجل نقش خاتم تھا اور فضل بن ربیع کوتوال اور اسمعیل بن صبح منشی اور مسرور ورشاد وحسن خدام اور قیس بن میمون اور محمد بن خالد برمکی حاجب تھا +

نکتہ عورت کی دوستی شیطان کا زبان ہے جس راستہ سے وہ انسان کے جسم مین آتا ہے اسیطرح حرص وہوا ہر ایک گناہ کا مادہ ہے جب حرص غالب ہوجاتی ہے تو تمام گناہ اُس سے سرزد ہوتے ہین +

آتا ہے دل مین تیری جس راہ سے	حُبِ زن ہے زبان شیطان کا
کرنہ مائل عورتون پر اپنا جی	مت بنا دل کو مکان شیطان کا

حکمت دشمن جب اپنے فریب وعداوت سے عاجز آجاتا ہے دوست بن جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ عاجزی کے پیرایہ مین دشمنی کرے +

نہین پاتا جو مطلب دشمنی سے	بظاہر دوست بنجاتا ہے دشمن
بدلتا ہے نئی طرز اور نیا ڈھنگ	نئی صورت سے پیش آتا ہے دشمن

پند چھوٹے دشمن اور تھوڑی آگ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ دشمن چھوٹا بڑا فساد برپا کرسکتا ہے اور تھوڑی آگ گھر بار جلاسکتی ہے +

چھوٹے سے دشمن کو مت جانو حقیر	بلکہ رکھو اُس سے ڈر شام وسحر
آگ جب تھوڑی سی ہوگی مشتعل	ایک دم مین اس سے جل سکتا ہے گھر

ابوجعفر المنتصر باللہ بن متوکل بن معتصم بن ہارون الرشید

یہہ گیارہوان خلیفہ خاندان آل عباس کا ہے ۲۴۷ھ ہجری مین بعد قتل اپنے باپ کے سریر آرائے خلافت ہوا مرد عاقل اور انصاف پیشہ تھا سادات علویہ اوسکے احسانات کے ممنون تھے یہہ برگزیدہ گروہ بلا روک ٹوک آستان خلافت کا باریاب تھا۔ اس خلیفہ کا قول ہے **قول** عفو کی لذت سے زیادہ شیرین کوئی چیز عالم مین نہین اور سب سے برا کام قدرت کے بعد انتقام ہے ٭

نکتہ انتقام لینے سے عفو کرنا بہتر ہے اور غصہ سے رحم عزیز تر ٭ ٭

گنہگار کا عفو کر دو گناہ	کرو رحم ہرگز نہ لو انتقام
بہ خلق خدا مہربانی کرو	کہ حق مہربان تم پہ ہو صبح و شام

حکایت

ابو علی یحی منجم کے ہمسایہ مین ایک شخص کی جائداد عمدہ تھی جو محل بیع مین تھی اور منجم کو اوسکے خریدنے کی رغبت مگر اوسکی کل قیمت ادا کرنیکی قدرت نرکھتا تھا اسی وجہہ سے رنج والم مین رہتا تھا ہر شخص اوسکے چہرہ حال سے قلبی کیفیت پہچان لیتا ایک روز اوسی حالت تردد مین ابو جعفر المنتصر باللہ کی خدمت مین باریاب ہوا خلیفہ نے سبب تغیر پوچھا تو منجم نے سارا واقعہ عرض کر دیا خلیفہ نے پوچھا کہ اوسکی کل قیمت کیا قرار داد ہوئی ہے اور تم کسقدر دے سکتے ہو منجم نے عرض کیا کہ حضور تیس ہزار درہم اوسکی قیمت ہے اور میرے پاس دس ہزار درہم موجود ہین جو دیسکتا ہون خلیفہ یہہ سنکر چپ ہو رہا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار سے اوٹھ گیا لیکن خلیفہ نے درخواست کے آگے مخفی طور پر کچھہ خادم کو لکھکر دیدیا تھا اور منجم اوسی طرح مغموم ہستان

خلافت سے دلمین یہہ کہتا ہوا رخصت ہوا کہ افسوس کیا خلیفہ چاہتا تھا تو میری حاجت روائی ہوتی مگر میری تقدیر نے یاوری نکی اور منجم جب گھر پہنچا تو اوسکے وکیل نے کہا کہ خلیفہ کا ایک خادم بیس ہزار درہم تمھارے نام دیکر مجھسے رسید لے گیا ہے منجم یہہ روح افزا خبر سنکر خوش ہوگیا اور فرط خوشی سے چہرہ دہکنے لگا ٭

نکتہ سخی وہ ہے جو چھپکر سخاوت کرے جسکو کچھ دیوے پھر اُسپر احسان نرکھے دیکر خوش ہو ٭

سخی یون مین بیشک سخی ہے وہی	جو لوگون سے چھپکر سخاوت کرے
کرہی صرف جب مال خورسند ہو	جسے دیوے اُسپر نہ احسان دھرے

حکایت

ابوعثمان سعید بن محمد بن الصغیر کو خلیفہ ابو جعفر المنتصر باللہ نے بعض مہمات ملکی کے لحاظ سے مصر بھیجا تھا وہان اُسکو ایک پری پیکر لونڈی کے ساتھہ محبت ہوگئی اور وہ محل بیع مین تھی لیکن اوسکا مالک گران فروش تھا ابوعثمان اوسکا متحمل نہوسکا اور کسی تدبیر سے کام نہ نکلا اور آتش شوق اندر ہی اندر اپنا کام کررہا تھا اسی عرصہ مین اوس کام سے بھی فراغت حاصل کرلیا جس مہم پر خلیفہ نے اوسکو بھیجا تھا ناچار دارالخلافت بغداد واپس آیا اور اوس مہم کے سرانجام مین جو تدبیر اسکو کرنی پڑی تھین مفصل گوش گذار کیا خلیفہ نے پسند فرمایا اور پوچھا کہ تمھاری کیا حاجت ہے ابوعثمان نے وہی اپنا قصۂ عشق عرض کیا خلیفہ نے یہہ سنکر منہہ پھیرلیا اور کچھہ جواب ندیا اور اوس قصہ کو حکایتاً خلیفہ نے اپنے مصاحبین سے کہہ دیا جب ابوعثمان آستان

دارالخلافت مین باریاب ہوتا مصاحبین اوسکو چھیڑتے اور تنگ کرتے اور اوسکا عشق دونا بڑھتا جاتا تھا ایک دن ابوعثمان غلیان شوق مین حاضر دربار ہوا تو پردے سے ایک عورت کے گانیکی آواز آئی جسکو ابوعثمان نے پہچان لیا کہ یہہ آواز اوسی معشوقہ دلارام کی ہے آواز سنکر بے اختیار ہوگیا اگر خلافت کا ادب مانع نہوتا تو حالت بے خودی مین بے تابانہ اوس عورت سے لپٹ جاتا بمجبوری اوس حالت اضطراری کو روکنا پڑا خلیفہ نے یہہ حالت دیکھکر پوچھا اے سعید تمھارا مزاج کیسا ہے عرض کیا حضور کی بدولت آثار اچھے نظر آتے ہین پھر خلیفہ نے کہا اس گانے والی سے آیا تم بھی کچھہ فرمایش کرسکتے ہو جو وہ گائے ابوعثمان نے اوسی راگ کی فرمایش کی جو پسند خاطر تھے جب اوس نے گانا شروع کیا اسکی حالت متغیر ہونے لگی خلیفہ نے پوچھا یہہ آواز تم پہچانتے ہو ابوعثمان نے عرض کیا یا امیرالمومنین جب تک وہ آواز مین نے سنی تھی امید وصال منقطع نہوئی تھی اب چونکہ حرم خلافت مین داخل ہوچکی ہے اسلئے اپنی امید کو شہید پاتا ہون خلیفہ نے کہا اے سعید اسکو مین نے صرف تمھاری ہی لئے خرید کرکے منگایا ہے اور جسوقت سے وہ آئی ہے ایک بار کے سوا اوسکی صورت مین نے نہین دیکھی بعد اس گفتگو کے خلیفہ نے پھر وہ لونڈی کو زیور ولباس سے آراستہ کرکے ابوعثمان کے گھر بھجوادیا۔

پند عورت کی صحبت کیطرف مائل ہونا مردون کا کام نہین کیونکہ عورتون کی صحبت خیالات کو تباہ کرتی ہے اگر قانون ضرورت مجبور کرے تو اُس عورت سے ہم صحبت ہونا چاہئے جسمین گیارہ صفتین پائی جاتی ہین اول حسین ہو دوم باوفا سوم غم خوار چہارم شیرفہ پنجم عفیفہ ششم فرمان بردار ہفتم خیر خواہ ہشتم بردبار نہم خندہ پیشان

دہم کارگذار یازدہم جوان اور اگر اسکے برخلاف ہو تو مجرد ہی رہنا بہتر ہے ۔

خانہ دولت بہشت آن خانہ	چون بود خانہ دار نیکوکار	
مرد را ہست باعث فرحت	زن خوش خوش لقا و خوش دیدار	
ور بود بد از و پناہ خدا	وقنا ربنا عذاب النار	

تذکرہ یہہ خلیفہ صرف چھہ مہینے دو دن باختلاف روایت مسند نشین خلافت رہا آخر ۲۴۸ھ ہجری مین انتقال کرگیا اسکی وفات کے نسبت مختلف روایتین ہین سبایک الذہب مین مرض الموت سے قضا کرنا لکھا ہے اور مسامرہ مین ذات الجنب سے اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ منتصر کو سرسام ہوگیا تھا چونکہ امرائے ترک کو خلیفہ کیطرف سے خوف پیدا ہوگیا تھا اونھون نے طیبہ بن طیفور کو ساتھہ ہزار درہم دئے اور حجام نے زہر آلود نشتر سے فصد لی اوسی زہر سے وفات ہوئی چھبیس برس کی عمر پائی ۔

یوتی الحذر من مانہ یا آنا من الی محمد اللہ والی محمد نقش خاتم تھا ۔ وصیف اور مزبان وغیرہ حاجب اور جعفر ہاشمی قاضی القضاۃ تھے ۔

ابی اسحاق محمد المہدی باللہ بن واثق باللہ خلیفہ نہم بن معتصم باللہ خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید

یہہ چودھوان خلیفہ آل عباس کا ہے جسکی کنیت ابو عبداللہ تھی اور مسامرہ مین ابو جعفر لکھا ہے ۲۵۵ھ ہجری مین سریر آرائے خلافت ہوا ۔ یہہ خلیفہ نہایت حلیم اور بردبار اور نیک مزاج تھا زہد و اتقا کا بدرجہ کمال پابند اور صائم الدہر تھا عدالت و انصاف گویا اسکی سرشت تھی ہر جمعہ کو جامع مسجد مین نماز پڑھا کرتا تھا ۔

فائدہ یہہ خلیفہ شریعت بیضا کا پابند تھا تصویرین دار الخلافت سے نکلوا کر پہنکوا دین اور طلائی و نقرئی ظروف مسکوک کرواڈالے شاہی بادرچیخانہ مین جو روزانہ دس ہزار درہم کا صرفہ ہوتا تھا موقوف کرکے صرف سو درہم روزانہ مقرر کیا اور جتنے درندوگزند جانور کٹہیرون مین بند تھے اُن سب کو مرواڈالا اور جن جانورون سے ضرر کا خوف نہ تھا صرف خلافت کے آرایش اور سلطنت کے زیبایش سمجھے جاتے تھے اُن سب کو چھوڑدیا اور مطربون اور رہنگرون کا بازار اسکے عہد خلافت مین سرد ہوگیا غرضکہ شریعت حقہ نے جن چیزون کو حرام کیا ہے وہ سب موقوف کردیا شراب خواری کی سخت ممانعت فرمائی ؛

حکمت شراب مفسد قوائی دماغیہ ہے اور مولد تشنج درعشہ باعتبار منفعت کے مضرت زیادہ ہے اسلیئے اُم الخبایث سے احتراز بہتر ہے +

چاہتے ہو دوستو گر اپنی خیر	دیکھنا ہرگز نہین پینا شراب
اہل دین جتنے ہین اونکے واسطے	دشمن ایمان ہے خانہ خراب
آب شر ہے فی الحقیقت اسکا نام	اس سے کیا حاصل ہے جز رنج و عذاب

فائدہ اس خلیفہ نے ایک محل گنبد دار بنوایا تھا جسکے چارون طرف چار دروازہ تھے اُسکا نام قبتہ النظالم رکھا تھا اور اس محل مین خلیفہ بذات خود رد مظالم اور فصل خصومات کیلیئے اجلاس کیا کرتا تھا +

نکتہ منصف بادشاہ عدالت دوست وہ ہے جو جاہل اور کاہل نہو کسی سے تعصب نرکھے مستغیث اسکے روبرو جاے اپنا حال بے روک ٹوک کہہ سنائے اور نیک رعیت وہ ہے جو اپنے بادشاہ کی خیر خواہ ہو خراج بلا جبر و کراہت ادا کرے ضرورت کیوقت

جان ومال سے حاضر ہو بادشاہ کو اپنا مالک جانے جسطرح کہ وفادار عورت شوہر کو اپنا خاوند تصور کرتی ہے +

شاہ بیشک بندہ پرور چاہیے		سایہ گستر رحم دل بندہ نواز	
اور رعیت چاہیے خدمت گذار		صاحب صدق وصفا عجز ونیاز	

نکتہ آفتاب عدل پہلے سینہ مین طلوع ہوتا ہے پھر اوسکا نور گھر والون اور خاص لوگون پر پڑتا ہے پھر اوسکی روشنی رعیت کو پہونچتی ہے +

فائدہ بعد وفات خلیفہ محمد مہدی باللہ کے حجرہ سے ایک صندوق نکلا لوگون کو گمان ہوا کہ اسمین گران بہا جواہرات ہون گے جب کھولا گیا تو ایک موٹا جھوٹا کمل کا کپڑا اور ایک طوق آہنی برآمد ہوا دریافت سے معلوم ہوا کہ خلیفہ رات کو کچھ تھوڑی دیر سوتا تھا پھر اوٹھکر وہ طوق گلے مین ڈالکر اور کمل کا لباس پہنکر صبح تک عبادت حق مین مشغول رہا کرتا اور بارگاہ احدیت مین بہ تضرع تمام آہ ونالہ کرتا تھا +

پند خدا کے روبرو اچھے کام کام آئین گے خوش روئی وخوش گوئی وخوش لباسی پر لحاظ نہو گا +

کام آئین گے ترے اعمال نیک		روز حشر ونشر ای نیکوشعار	
کچھ ندیگی کام تیرے جسم کی		خوبی وخوش خلقتی روز شمار	

تذکرہ چونکہ اس زمانے مین ترکون کا غلو اور اونکا فتنہ وآشوب حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا جو خلیفہ اونکا مخالف ہوا اوسکا قیام متعذر تھا اور امراء دولت کو بھی جرأت مخالفت کی نہو سکتی تھی عام وخاص اس خلیفہ کی دینداری اور محرمات مین روک ٹوک کرنے سے تنگ آگئی تھی آزاد طبیعت لوگ قیودات شرعیہ کے طلسم مین پھنسا

کب گوارا کر سکتے تھے تاہم خلیفہ مہدی باللہ اپنے تھوڑے زمانہ ایام خلافت مین
جہان تک ممکن ہوسکا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا رہا آخر یہہ ہوا کہ ترک خلیفہ کے
دشمن جان ہوگئے سیف وسنان کے استعمال کی نوبت آئی جو سردار خلیفہ کے معین
اور انصار تھے قتل ہوگئے اور خیربیگ ایک ترکی نے خلیفہ مہدی باللہ کو بھی رجب ۲۵۶ھ
ہجری مین آب شمشیر سے غسل میت دیا تیرہ دن کم ایک برس خلیفہ رہا + -
المهتدی باللہ یتق نقش خاتم تھا اور صالح بن داود حاجب تھا -

ابوالقاسم عبداللہ المقتدی بامراللہ بن محمدؐ عباسی

یہہ ستائیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۴۶۷ھ ہجری مین تخت خلافت پر بیٹھا
اسکے عہد خلافت مین بہت سے نیک امور اور آثار خیر ممالک مین ظاہر ہوے صنعت
وحرفت ترقی کے آسمان کا ستارہ بنکر چمکی +
فائدہ اس خلیفہ نے عموماً بزم سماع وسرود موقوف کردیا اور فاحشہ عورتون
کو ایک لخت دارالخلافت سے نکلوادیا اور حکم عام دیدیا کہ مرد ہون یا عورت کوئی
بے حیائی سے برہنہ نہانے نہ پائین - اور کبوتر خانے سب برباد کردئے گئے
اور ملاحون کے نام حکم جاری کیا کہ ایک کشتی مین مرد اور عورت مشترک نہ سوار ہوا
کرین +
نکتہ سعادتمند وہ انسان ہے جسکی آنکھون مین شرم وحیا ہو طبیعت مین حلم
اور کلام مین شیرینی ہو +

	سعادتمند وہ انسان ہے بیشک		کہ جسکی آنکھ مین شرم وحیا ہو

طبیعت مین ہو جسکے حاصل	بزرگون کی طرح صدق و صفا ہو

نکتہ حیا اسکو کہتے ہین کہ گناہ یا بے گناہی کی حالت مین انسان اپنے بزرگ یا حاکم سے خوف رکھے +

باحیا باشد ہمیشہ عذر خواہ	گرچہ باشد بے گناہ یا باگناہ

حکایت

اس خلیفہ کی نسبت ملکشاہ سلجوقی سلطان خراسان کی لڑکی سے قرارداد ہوئی اور ۴۸۰ھ ہجری مین ملکشاہ نے بہمراہی نظام الملک وزیر اور امرا سلجوقی و سامان خدم و حشم عروس کو خراسان سے دارالخلافت روانہ کیا مورخین نے لکھا ہے کہ ایک سو تیس مہار شتر تھے جن پر دیبائے رومی کی جھولین پڑی تھین اون اونٹون پر چاندی سونے اور سامان قیمتی لدے ہوے تھے اور عماریان دولہن اور سہیلیان اتنی تھین جنکو چہتر مہار شتر کھینچتے تھے اور اون کے گلون مین سونے کے گھنٹے اور قلابے و نفیس مرصع نگار اور کارچوبی جھولین پڑی ہوی تھین اور چھ اونٹون پر بارہ صندوق چاندے کے تھے اور ہر صندوق جواہر گران بہا سے لبریز تھا اور تین سو تیس گھوڑے عربی ترکی گران بہا مرصع زیورات سے جن پر تمام قیمتی جواہر مثل الماس و نیلم وغیرہ نصب تھے اور زین ہاے مرصع زرین سے آراستہ تھے نقد و جنس اسی پر قیاس کر لینا چاہیے جب امرا سلجوقی معہ خدم و حشم بغداد کے قریب آپہونچے دارالخلافت کے سارے چھوٹے بڑے سوار و پیادہ معہ سامان جلوسی استقبال کیواسطے نکلے اور خلیفہ نے اپنے وزیر کو شاہی شان و شوکت کے

عروس کی مان کے پاس بھیجا اور یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ ان اللہ یامرکم ان تودو الامانت الی اھلہا یعنی بہ تحقیق اللہ تعالی حکم فرماتا ہے تمہیں امانتون کو پہنچادو اسکے مالک کے پاس - عروس کی مان نے کہلا بھیجا بالسمع والطاعۃ یعنے بسر وچشم امانت ادا کی جائیگی - الغرض راتکو دولہن ایک جواہر خیز محافہ پر سوار ہوئی اور اوسکے ہمراہ تین سو جواہر پوش کنیزان ماہ پارہ تھین اور دو ہزار سوار جلو مین خواجہ سرا گرداگرد ہجوم کئے ہوے داخل شہر ہوے اوس رات نے کثرت چراغون سے روز روشن بلکہ مہر نیمروز سے مقابلہ کا دعوی کیا تھا اور اوسکا دعوی حق بجانب تھا - دوسرے دن خلیفہ کے طرف سے طعام ولیمہ کی تیاری ہوی جس مین چالیس ہزار من شکر صرف ہوئی اسی پر اور سامان دعوت قیاس کرلینا چاہیے بعد اسکے عام دربار ہوا جس مین کل ارکان دولت وامرائے سلجوقی کو ہر ایک کے موافق رتبہ خلعتین اور انعامات سے سرفراز ہوے +

چند روز بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ عروس وخلیفہ مین شکر رنجی ہوگئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ عروس اپنے باپ کی خدمت مین روانہ ہوگئی اور اصفہان پہونچکر آغوش قبر مین پاؤن پھیلاکر سو رہی +

پند عورت کی دوستی جاہل کی محبت پر بھروسا نکرنا چاہیے کیونکہ صندل کا درخت اگرچہ سرد مزاج ہے مگر تیز ہوا چلنے اور شاخون کے باہم ٹکرانے سے فوراجل اٹھتا ہے اور تمام جنگل جلا دیتا ہے اور اسکی سعلون کی لپک سے درخت جلکر خاکستر ہوجاتے ہین

محض بے اصل ست حلم جاہلان		الفت جاہل ندارد اعتبار	
مہر زن قہر خدائے اکبرست		ہوش دارای مرد دانا ہوش دار	

نکتہ غیور اور دولتمند عورت کے ساتھ نکاح کرنا ذلت کا سامنا ہے کیونکہ وہ متابعت کا بار نہین اُٹھا سکیگی اطاعت مین نہین آئیگی بلکہ وہ چاہیگی کہ شوہر سے جدا ہو کر ہمرتبہ کے ساتھ بسر کرے ٭

ماردیگی تجھکو اپنے زہر سے	گر ہوئی زلف دوتا سے دوستی
سانپ بہتر ہے کہ تیرا دوست ہو	پر نہووے بے وفا سے دوستی

تذکرہ خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے وفات کے متعلق مورخین کے مختلف روایتین ہین - سبایک الذہب مین انتالیس برس کی عمر مین مرگ مفاجات سے ۴۸۷ھ ہجری مین قضا کرنا لکھا ہے - اور مراۃ الجنان مین بھی یہی سنہ اور مرگ مفاجات سے انتقال کرنا درج ہے اور بعض مورخ نے ایک لونڈی کے زہر دینے سے مرجانا لکھا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ایک رات خلیفہ نے کھانا کھایا اوسوقت بجز قہرمانہ اور شمس النہار کے اور کوئی تنہا ہاتھ منہہ دھوکے بیٹھا اور شمس النہار سے پوچھا یہہ سب لوگ کون ہین جو بے اجازت چلے آتے ہین شمس النہار نے ادھر اُدھر دیکھا کوئی نہ تھا اور خلیفہ صرف اسقدر کہکر چپ ہو رہا ہاتھ پاؤن سرد اور بے قابو ہو گئے اور روح نے مفارقت کی انیس برس پانچ مہینے تخت نشین خلافت رہا اور چھبیس برس آٹھ مہینے سات دنکی عمر پائی وہ جوان صالح تھا ٭

ابو العباس احمد المستظہر باللہ بن مقتدی بامر اللہ ٭

یہہ خلیفہ بعد انتقال خلیفہ مقتدی بامر اللہ پدر خود سولہ برس کی عمر مین تخت خلافت پر متمکن ہوا اور ۵۱۲ھ ہجری مین انتقال کیا پچیس برس سلطنت کی بیالیس سال کی عمر

پائی بڑا خوش نویس و شاعر اور صاحب فضیلت و کریم الاخلاق تھا اسکے عہد خلافت مین رعایا رفاہ اور فلاح مین رہی چغل خور اور شریر و بدگویونکا بازار سرد ہوگیا - یہہ خلیفہ نیک کامون مین بہت جلدی کرتا تھا - اسکا قول ہے -

قول آجکا کام کل پر نڈالو اور کوشش کرو کہ جو اچھا کام تم سے آج ہی سرزد ہو جائے بہتر ہے پس ایسی جلدی و پیروی نیک کام کے کرنے مین چاہئیے اور بد کام مین جسقدر توقف ہو مناسب ہے +

آجکے بس آج ہی کر لو جو ہو دین کا روبار	کام گر چھوڑوگے کل پر آجکا پچھتاؤگے

نکتہ بدنفس آدمی لوگون کی بدیون کا افشا اور نیکیون کا اخفا کرتا ہے جیسے کہ مکھی ہمیشہ زخمی عضو پر بیٹھتی ہے اچھے عضو سے اسکو سروکار نہین ہوتا +

نہ بیند دیدۂ بد بین بجز عیب	سخن چین جز سخن ہرگز نہ چیند
ہمیشہ چون مگس جائیکہ مردار	لئیم الطبع بیند می نشیند

نکتہ عقلمند کی پہچان کم گوئی اور خاموشی ہے اور نادان کی شناخت یاوہ گوئی اور چرب زبانی و زبان درازی ہے -

حکایت

خلیفہ مستظہر باللہ کے عہد مین بحکم ربانی و گردش آسمانی ساتون ستارے سرطان مین جمع ہوگئے تھے جسطرح حضرت نوح علیہ السلام کے وقت ہوے تھے اور طوفان نمودار ہوا تھا مستظہر باللہ یہہ سنکر ابن عیسی منجم سے اسکی کیفیت پوچھی منجم نے عرض کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین سبعہ سیارہ کا اجتماع

اور قران برج حوت مین ہوا تھا اس سال اُسی برج مین چھہ سیارے جمع ہوے ہین مگر زحل اوس سے خارج ہے اگر زحل بھی اسمین ہوتا تو طوفان عالمگیر واقع ہوتا ہے مگر میری رائے یہہ ہے کہ کسی جگہہ اس عالم مین جہان ہر طرف کے لوگ بکثرت جمع ہون گے شاید ایک سیل عظیم آوے اور مجمع کثیر کے ہلاکت کا باعث ہو اور لوگ کم بخت اتفاقات سے اس سال کے حجاج جو قریب دو لاکھہ آدمی حج سے فراغت حاصل کرکے ایک خشک ندی پر اُترے تھے جسمین برسون سے پانی نہین آیا تھا دفعتًا ایک سیل عظیم نے چارو نطرف سے گھیر لیا لوگون کو بھاگنے کا موقع نملا اس مجمع سے بہت تھوڑے لوگ جو اونچے درختون اور بلند مقامون پر چڑھگئے تھے بچے اور سب ہلاک ہوگئے خلیفہ مستظہر باللہ نے ابن عیسی منجم کا وہ حکم سنکر اس خیال سے کہ مبادا جلے کا سیل بغداد کو تباہ کرے جن مقامون سے شہر مین سیل آنیکا احتمال تھا اوس جگہہ بہت مستحکم بند بندھوادیا اور جب یہہ حادثہ حجاج پر واقع ہوا خلیفہ نے ابن عیسی منجم کو بنظر اسکے استخراج صحیح حکم کے خلعت فاخرہ اور انعام کثیرہ سے سرفراز کیا۔

جو ہین بندگان ستارہ شناس	بفضل و ہنر مردم دوربین
ہمیشہ بفرش زمین بیٹھکر	وہ کہدیتے ہین حال عرش برین

یوسف بن یاسفین سلطان مغرب ابو یعقوب بربری

یہہ شخص ۵۸۰ھ ہجری مین اپنے زمانہ کا اکبر الملوک گزرا ہے بڑا شجاع و مدبر تھا عدالت اور سخاوت سے موصوف کچھہ اوپر تیس برس اس نے ممالک مغربیہ مین سلطنت کی اور اپنی آخر عمر مین وکلا عراق مین بھیجے اور خلیفہ مستظہر باللہ عباسی سے عہد اپنی حکومت کا

طلب کیا خلیفہ نے خلعت فاخرہ اور نشان جو امور عطائے سلطنت پر دلالت کرتے ہین روانہ کرکے اوس کی سلطنت تحت دار الخلافت عباسیہ کے داخل کرلیا اس بادشاہ کے خصائل مین مورخین لکھتے ہین کہ اہل علم اور دیندار لوگون کی اسکو بہت صحبت رہتی تھی بڑے بڑے کبائر بھی اسکے عفو کے سامنے حسنات سے بدل جاتے تھے ٭

حکایت

ایک روز یوسف بن یاسفین بہ تبدیل لباس پھر رہا تھا ایک مقام پر گذر ہوا وہان تین شخص بیٹھے ہوے اپنے خیالی آرزوئین باہم بیان کر رہے تھے **ایک** شخص نے کہا کاش ہزار دینار مجکو ملتے کہ تجارت کی تمنا قبر مین نہ لیجاتا **دوسرے** شخص نے کہا مجھکو مدت سے امارت کی آرزو ہے **تیسرے** نے کہا مجھکو سلطان عہد کی ملکہ ملجاتی تو کیا مزہ سے دن راتین بسر ہوتین - یہہ سنکر یوسف بن یاسفین چلاگیا اور اُن تینون شخصون کو اپنے روبرو طلب کیا **اوّل** کو ہزار دینار اوسکے آرزو کے موافق عطا کرکے کہا جا تجارت کر **دوسرے** کو اُسکی خواہش کے موافق کسی شہر کی حکومت دی **تیسرے** سے کہا اے مرد جاہل تو نے ایسی خواہش کی جو تجھے نصیب ہی نہین ہوسکتی یہہ کہکر اوسکو اپنی ملکہ کے پاس بھیجدیا ملکہ نے اوسکو ایک خیمہ مین منظر بند رکھا اور تین دن تک اوسکو خیمہ مین نظر بند رکھکر ایک ہی قسم کا کھانا کھلایا پھر اوسکو ملکہ نے بلوا کر پوچھا تو نے کھانا کھایا کہو کیسا تھا اوس نے عرض کیا ایک ہی قسم کا ذایقہ تھا ملکہ نے کہا او جاہل بے وقوف سب تو سے عورتو

ایک ہی لذت حاصل ہوتی ہے تو نے کیون ایسی آرزو اور بے ہودہ خیال کیا جو تجھکو نصیب ہی نہو سکے پھر اوسکو کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کر دیا +

نکتہ انسان کو چاہیے کہ جاہل بے عقل کو ایسی نرمی و خوبی کے ساتھ سمجھائے جس سے وہ مطلب سمجھ جائے اور تسلی پاے جیسے طبیب معالجہ سے پہلے اپنی خوش گوئی سے بیمار کو شفا کا امیدوار کر دیتا ہے +

یاد دار از وقت کلام و وعظ و پند		موم شو با جاہلان بے عقل	
نرم کن اول زمین ہنگام کشت		تا بر آید گل ازاین ناکارہ گل	

نکتہ نادان کو زبردستی سے سمجھانا اُسپر تشدد پہونچانا منع ہے جب تک کہ اسکا نفس سرکش بداخلاقی و جہل کے پنجہ سے رہائی نپاے سیدھی راہ پر نہ آئے ۔

کفر کب جاتا ہے اس کافر کشی سے تو تو		نفس یہ کافر نہ مر کر جب تلک مرد اہو	

ابو المظفر یوسف المستنجد باللہ عباسی

یہ بیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۵۵۵ھ ہجری مین تخت خلافت پر بیٹھا اور ۵۶۶ھ مین بیمار ہو کر مر گیا گیارہ سال اس نے بالاستقلال سلطنت کی مرد حلیم و سلیم تھا رفاہ خلق و فلاح رعایا کا خواہشمند اور سرکش و فتنہ انگیز کا دشمن تھا۔ اسکا قول ہے ۔

قول سعایت اور نمامی سے بڑھکر عالم مین کوئی بدتر گناہ نہین کہ اسکا اثر خلایق کیطرف متعدی ہوتا ہے +

نکتہ چغلوری اور جھوٹھ سے ہزار طرح کی بدی پیدا ہوتی ہے اسی طرح شراب سے

صدہا طرح کی شرارت +

ساری فساد جھوٹھ سے ہوتے ہین آشکار	شر ہوتی ہین زمانہ کی پیدا شراب سے
بچا رہیگا جھوٹھ سے جو پائیگا نجات	بچ جائیگا وہی جو بچیگا شراب سے

فائدہ اس خلیفہ نے غمازون اور چغلخورون کا عمدہ انتظام کیا جس سے خلق اللہ کو امن حاصل ہوا - ایک شخص کو اسی جرم مین گرفتار کرکے قید کردیا اوسکے کسی دوست نے خلیفہ سے درخواست کی کہ عوض اسکے دس ہزار روپیہ جرمانہ داخل کرتا ہون اگر رہائی فرمائی جاے خلیفہ نے فرمایا پہلے تم ایک ایسا شخص جو اوس سے زیادہ بدنفس ہو کہین سے پیدا کرو کہ اوسکو قید کرکے اوسکے شر سے خلق اللہ کو نجات دلاؤن اور اسکے صلہ مین دس ہزار روپیہ تم کو عطا کرون +

نکتہ بدون کے ساتھ نیکی کرنا بدکام مین انکو یاری دینا نیکون کے ساتھ بدی کرنا ہے

کار بد مین گر مدد کرتے ہو تم	خوب بد سمجھو کہ بد کرتے ہو تم

حکایت

ایک روز رات کیوقت مستنجد باللہ نے ایک خواص کو بلوا کر فرمایا کہ اسوقت ایک سنار کے کام کرنیکی آواز آرہی ہے جو چھت کے نیچے کام کر رہا ہے خلیفہ نے فراست دریافت کرلیا تھا کہ اسوقت وہ قلب روپیہ بنا رہا ہے جس جگہ یہہ آواز آتی ہو وہان کچھ لوگ تعین کردئے جائین جب دروازہ کھلے سنار کو معہ سامان صناعت حاضر کرین چونکہ خلیفہ کا تفرس ٹھیک تھا اُس آدمی کو معہ اُن روپیون کے جو اُس نے بنایا تھا خلیفہ کے روبرو لائے خلیفہ نے جب اوسکا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ روپے

جو اوس نے بنائے تھے قلب نہ تھے بلکہ بعینہ ویسے ہی روپیہ تھے جیسے دارالضرب مین بنتے تھے سنار نے عرض کیا کہ حضور مین مفلسی کے سبب سے یہہ جرات کی مگر نفع اوسی قدر ہوتا ہے جسقدر دارالضرب مین مزدوری کرنے سے حاصل ہوتا ہی خلیفہ کو اُس پر رحم آیا اور حکم صادر کیا کہ جو کام وہ مخفی اپنے مکان مین کرتا تھا وہی کام دارالضرب سرکاری مین علانیہ کیا کرے اور کچھ اُس سے محصول وغیرہ نہ لیا جاے

حکمت انسان وہ ہے کہ دولت مندی مین تواضع قدرت کیوقت عفو جوانی مین عبادت غصہ مین تحمل ہو

سر جھکاتا ہے تواضع مین مدام		ہے جو دولتمند مرد سرفراز	
وقت قوت اسکو ہے ناقوتی		حلم غصہ مین جوانی مین نماز	

ابو محمد الحسن المستضی بامر اللہ بن مستنجد بامر اللہ

مرآۃ الجنان اور سبایک الذہب مین اس خلیفہ کا نام مستیضی بامر اللہ لکھا ہے اور مسامرہ مین المنتضی باللہ اور روضۃ الصفا مین المستضی بنور اللہ ہے۔

یہہ تینتیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۵۳۶ھ ہجری مین پیدا ہوا اور بعد انتقال اپنے باپ کے تخت خلافت پر متمکن ہوا اور ۵۷۵ھ ہجری مین انتقال کیا نو برس آٹھ مہینے خلافت کی مرد دیندار تھا۔

فائدہ اس خلیفہ نے تخت پر بیٹھتے ہی تحصیل مکوس یعنی محاصل خلافت شرع ایک لخت موقوف کر دیا اسکے عہد مین بدعات رفض ایکدم موقوف ہو گئے اور سخاوت مین موصوف تھا کثرت سے روپیہ بنی ہاشم کو دیا اور مدرسون پر صرف کیا۔ اس خلیفہ

نظر مین روپیہ کی کچھہ وقعت نتھی اور ابن جوزی کو حکم دیا کہ مجلس وعظ قائم کرین جب مجلس وعظ قائم ہوئی تو خلیفہ خود مجلس وعظ مین جاکر بیٹھا کرتا تھا اور صحبت مین نیکون کے رہا کرتا مرد دین دار عادل وشجیع تھا +

حکمت دل کی سلامتی نیک صحبت پر منحصر ہے جسم کی راحت تجرید مین روح کی تسلی عبادت مین +

نرکھہ صحبت بغیر از صحبت نیک	کہ ہی نیکون کی صحبت نیک انجام
عبادت کرکہ ہو حاصل تسلی	اکیلا ہو اگر چاہے ہی آرام

حکایت

اس خلیفہ کے عہد مین قطب الدین قیماز امیر الامرا بڑا ظالم وستمگر تھا جسکو چاہتا پکڑکے قتل کرڈالتا تھا اُس نے خلیفہ کو مسلوب الاختیار کردیا تھا ایک روز امیر الامرا نے ظہیر الدین خازن کی گرفتاری کا حکم دیا وہ جان بچاکر دار الخلافت مین خلیفہ کے پاس چلاگیا قیماز نے اوسکا گھر لوٹ لیا اور اسمین آگ لگادی اور غصہ مین آکر دار الخلافت کے محاصرہ کا حکم دیا خلیفہ یہہ حال سنکر لب بام برآمد ہوا دیکھا تو امیر الامرا کی فوج کا ہجوم قلعہ کے چارون طرف ہے اور شہر کے تماشائی اوباش بھی کھڑی ہین خلیفہ نے ان لوگون سے فرمایا کہ تم سب اسی دم جاکر امیر الامرا کو قید کرلاؤ اور اسکے مال مین سے جو پاؤ لوٹ لو یہہ حکم پاتے ہی عام وخاص دوڑ پڑے جاتے امیر الامرا کا گھر مسمار کرڈالا اور سب اوسکی ظلم کی کمائی دست برد کرلئے ہجوم عام کے رد برد اوسکی کوئی تدبیر پیش رس نہوئی آخر جان بچاکر بھاگ نکلا اور چاہا کہ

موصل اپنے وطن کو پہنچ جاے چونکہ پاپیادہ اور تنہا تھا ناواقفیت سے
جنگل نے آب مین جاپڑا انجام کار اُوسی دشت بے آب مین اوسکی
لاش بے گوروکفن طعمہ زاغ وزغن ہوئی -

حکمت ظالم کو دشمن کے ہاتھ سے ہلاک کرانا عین مصلحت ہے
یعنی اگر دشمن نے ظالم کو مارا تو ظالم مرا اسکے اندیشہ سے رہائی
ملی اور اگر دشمن مارا گیا تو بھی آیندہ اسکے شر سے خلاصی پائی -

موذی کو مار دے عدو کے ہاتھ سے	آئین جب یہہ دونون ہوذی دیرو
مخلصی پاؤگے بیشک ایک سے	موذی مرجائیگا آخر یا عدو

نکتہ چار چیزون کو بقا کم ہوتی ہے **اوّلاً** ظالم کے ظلم کو
ثانیاً مومن کے غضب اور غصہ کو **ثالثاً** عورت کی پیار اور محبت کو
رابعاً نا جنس اور نادان کے التفات وصحبت کو -

دار دنیا مین کبھی رہتا نہین	ظالمون کا ظلم بیشک برقرار
غیر کی صحبت نہین ہے دیرپا	اور نہ عورت کی محبت اور پیار
ایک دم پھیر مین ہوا ہو جاتا ہے	دل پہ مومن کے اگر آئے غبار

فائدہ یافعی نے مرآۃ الجنان مین ۶۵۷ھ کے وقایع مین لکھا ہے کہ اسی سال مصر مین سلطان صلاح الدین عبید ف

97

کا خطبہ موقوف کرکے مستضی بامراللہ عباسی کے نام کا خطبہ پڑھا جو دو سو نو برس سے موقوف تھا خلیفہ مستضی بامراللہ نے دو بڑے بہادر خلعتین صلاح الدین سلطان مصر اور نورالدین سلطان شام کو جو خلیفہ کے طرف سے نائب تھے بھیجین مگر سلطان نورالدین کیواسطے منجملہ اور اشیاء کے دو تلوارین آبدار بھی تھین جس سے اشارہ تھا کہ ممالک شام اور مصر تمھارے تخت حکومت ہے۔ سلطان نورالدین اور سلطان صلاح الدین کے درمیان امارت مصر پر نوبت یہان تک پہونچی کہ طرفین سے بہادرون کی تلوارین میانون سے باہر نکل آئین۔ صلاح الدین کے باپ نجم الدین ایوب نے بیٹے کو روکا اور مصالحت پر مجبور کیا تا لاخر طرفین مین صلح ہو گئی۔

نکتہ صلح کے ذریعہ سے انسان ایسے مقام پر پہونچ سکتا ہے کہ ظلم اور سختی سے نہین پہونچتا۔

صلح ہے اصلاح کار دو جہان		صلح ہے جس پر ہے دنیا کا مدار
ظلم اور سختی بہت بدکام ہین		جن سے ہے بدنام ظالم ناکار

نکتہ ہر کام کی ابتدا مین اسکے انجام کو سوچنا چاہیے ہر امر کی ابتدا مین انتہا کا خیال رکھنا چاہیے +

ہر کسی کو ابتدائے کار مین		کچھ نہین معلوم حال انجام کا
پر ضرور جاتا ہے کام اس لیے گر		ابتدا مین ہو خیال انجام کا

حکمت اپنے ہم جنس بھائیون سے دوستی رکھنا خدا کے دوستون کا حق دوست خدا پرست انکا نام ہے +

صلح کل دارد بہر یک صلح کل		خلق وزو با ہمہ خلق جہان

با بدان نیکی کند ہنگام کار	دوستی ظاہر کند با دشمنان

پند لوگون سے دوستی یا دشمنی خدا کے واسطے رکھنا چاہئے نہ کہ ذاتی تعلق اور باہمی معاملات مین +

دوستان حق کی بروئی دریا ہر یک کے ساتھ	دشمنی بہر خدا بہر خدا ہے دوستی

ابو العباس احمد ناصر الدین اللہ بن المستضی باللہ عباسی

چونتیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے تیس سال کی عمر مین ۵۷۵ھ ہجری مین تخت نشین ہوا یہہ شخص بڑا دیندار متشرع اور باخبر تھا - شراب کا کھچوانا اور پینا اور بیچنا اور ناچ رنگ گانا بجانا یکقلم بند کر دیا - شریعت محمدی کی ترویج اور احکام الہیہ کی پابندی اور علوم شریعت کی ترقی مین صرف ہمت کی ظالمون کا دشمن اور عادلون کا دوست تھا - دار الخلافت بغداد مین کئی جگہہ دار الضیافتین بنوائین اور ایک عمارت رباط خلاطیہ جانب غربی بغداد مین تیار کرائی جسکے اتمام پر دعوت عام کی اوس جشن مین پندرہ ہزار بکرے اور تیس ہزار مرغ ذبح کئے گئے اور نظامیہ مدرسہ مین ایک بہت بڑا کتب خانہ رکھوایا گیا - ہند و مصر وغیرہ کے سلاطین اور حکام پر اُسکا رعب چھا گیا تھا - چھیالیس برس نہایت نیک نامی و خوش انتظامی کے ساتھہ سلطنت کی اونہتر سال کی عمر پائی آخر ۶۲۲ھ ہجری مین انتقال کیا +

فائدہ یہہ خلیفہ اپنے رعایا اور امیرون و ارکان دولت کے جزئیات کی خبر رکھتا تھا اسی کام کیلئے مخفی نگارون کو مامور فرمایا اور جاسوس معتبر اور اخبار رسان ہر ہر مقام اور ہر جگہہ پر تمامی قلمرو ممالک مین مخفی مقرر کئے تھے کہ وہ رعایا اور حاکمونکے

حالات نیک و بد سے سچ سچ خبر دیا کرتے تھے اور خود بھی راتون کو دار الخلافت بغداد کے ہر محلہ اور کوچون مین گشت لگاتا تھا +

وہی پاتا ہی لذت سلطنت کی	جو عادل ہو وہی اہل دل شہنشاہ
ہون جسکے قہر سے مقہور دشمن	رہین مغلوب سب دولت کے بدخواہ
عزیزون کو ملے ہر وقت عزت	رہین خوشدل ہوا خوامان درگاہ
خبر گیری ہو مظلومون کی ہر دم	جو ہو محتاج پائے دولت و جاہ

حکایت

سنہ ۶۱۴ ہجری مین سلطان محمد قطب الدین بن سلطان تکش خوارزمی نے دار الخلافت بغداد پر فوج کشی کی اوسکا ارادہ ہوا کہ عباسیون کو خلافت سے بیدخل کرکے حکومت کا تاج سید علاو انملک ترمذی علوی اپنے مرشد کے سر پر دھرے یہہ خبر خلیفہ ناصر الدین کو معلوم ہوی خلیفہ نے اس عزیمت بد کے بار آنیکے لئے شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی کو برسم رسالت روانہ کیا شیخ نے پہونچکر طریقہ سنت الاسلام کے موافق سلطان کو سلام کیا اوس نے براہ تکبر جواب سلام دیا اور بیٹھنے کے لئے اجازت دی شیخ نے کھڑے ہی کھڑے ایک خطبہ عربی زبان مین پڑھا جسمین فضائل آل عباس اور بالتخصیص صفات حمیدہ خلیفہ ناصر الدین اللہ کے اور ایک حدیث ممانعت ایذا رسانی آل عباس کی نقل کی سلطان نے نہ سنی اور تین لاکھہ پیادہ اور تین لاکھہ سوار ہمراہ لیکر دار الخلافت بغداد کو روانہ ہوا جب اسکی فوج عقبہ حلوان تک پہونچی بتائید اقبال ناصر الدین اللہ فصل خریف کے ابتداء موسم مین اسقدر بے موسم

برف کی بارش ہوی کہ لشکر کے ہزارون آدمی بیکار ہوگئے راستے بند ہوے سلطان نے راستہ بدلنا چاہا مگر وہان بھی خبر پہونچی کہ چنگیز خان تاتاری ایک بھاری لشکر کے ساتھ سلطانی علاقہ مین داخل ہوگیا ہے اسلئے یہہ براہ نیشاپور بخارا پہونچا اور جوجی خان چنگیز خان کے بیٹے کے ساتھ لڑکر شکست کھائی جنگ سے اول اسکے ہمراہ چار لاکھہ فوج تھی مگر اس نے اپنے کم بختی سے وہ فوج بخارا وعراق وخوارزم کی حفاظت کو بھیجدی پھر شکست کھاکر یہہ نخشب کو چلا گیا اور اپنی والدہ ترکان خاتون وعیال واطفال کو معہ خزانہ وجواہر مازندران مین بھیجکر قلعہ قارون مین رہنے کا حکم دیا نخشب کے قریب چنگیزی فوج گئی تو یہہ عراق بہاگ گیا وہان سے گیلان پہونچا اور خبر پائی کہ قلعہ مارون مغلون نے لیا ہے اور اہل وعیال وطفلان خورد سال معہ نقد وجنس مغلون کے قبضہ مین آگئے یہہ سنکر سلطان کو غشی آگئی اور بیہوشی مین مرگیا خیمہ واسباب شاہی اوس کے فوج نے لوٹ لیا سلطان کو کفن تک نملا +-

مذمت بے نفس اور صلح کل انسان سے مناظرہ منع ہے اور جواب دینا بے پوچھے جہل ونادانی ہے۔

سرنگون ہو جو کہ اپنے سامنے	دوستو اس سے اکڑنا منع ہے
ناروا ہے دوستون سے دشمنی	صلح کے خواہان سے لڑنا منع ہے

حکمت تین کام کرنیکے وقت انسان کو تامل وتوقف درکار ہے **اولاً** جب کسی کے ساتھہ بدی یا گناہ کرنے پر مستعد ہو **ثانیاً** جب معترض کے سوال کا جواب دینے لگے **ثالثاً** اسوقت جب کسی غیر نامحرم آدمی کے روبرو اپنے دل کے راز

کہنے کا ارادہ ہو جاے +

نفس بد آرد ترا گر بر بدی	در توقف کن دمے چند انتظار
فکر کن ہنگام آغاز عمل	تا نگردی منفعل انجام کار
راز خود بر غیر خود افشا مکن	تا نگردی منفعل انجام کار

ابو نصر محمد طاہر باللہ بن ناصر الدین اللہ

بہہ پینتیسوان[۳۵] خلیفہ خاندان عباسیہ کا ۶۲۲ھ ہجری مین تخت نشین ہوا اس نے محاصل خلاف شرع معاف کر دیا اور جو لوگ بنظر مطالبہ دیوان خلافت مین قید تھے اونکو آزاد کیا اور دس ہزار اشرفیان دار القضا مین بھیجکر قاضی کو حکم دیا کہ جو لوگ بعلت مطالبہ قرض ماخوذ ہین اون کے مدعیون کو دیکر ماخوذین کو چھوڑ دین - اس نے کل نو مہینے پندرہ دن سلطنت کی آخر ۶۲۳ھ ہجری مین دنیا و اہل دنیا کو چھوڑا مرد دانشمند اور رعایا پرور تہا اس کا قول ہے +

قول بندگان خدا کی عیب جوئی کرنا بدترین عیب ہے +

حکمت کمینہ آدمی کی چار علامتین ہین **اولاً** اپنے عیب سے چشم پوشی کرکے غیر کے عیبون کو دیکھتا ہے **ثانیاً** بخل سے بھرا ہوا ہوتا ہے **ثالثاً** بدخلقی کرتا ہے **رابعاً** خدا کی عبادت مین کاہل و سست رہتا ہے +

فی الحقیقت ہے کمینہ آدمی	بے ادب بد سیرت و بے آبرو
کاہل و بدخوی و بدخلق و بخیل	دوستون کا عیب جوئی و عیب گو

پند انسان کو چاہیے کہ اخلاق الٰہی سے مہذب ہو اگر کسی کے عیب پر نگاہ پڑ جاوے

اوسکا پردہ پوش بنے نہ پردہ در تاکہ مقبول خالق و عزیز خلایق ہو -

خدا کرتا ہے سب کی پردہ پوشی	اُسی کا نام ہے ستار و غفار
اگر تو بھی کسی کا عیب دیکھے	چھپا مت لا زبان پر اسکو رز نہار

نصیحت اپنے اور غیر کی عیب ظاہر کرنیوالا سے ڈر و کیونکہ جب وہ پیشہ پردہ دری کرتا ہے تو اپنی و غیر کی ذلت سے وہ کب بچتا ہے

اپنی ذلت کا نہو جسکو خیال	ایسے بے عزت سے بیشک خوف کر	بند چالاک و بے باک سے	خوف کر ای بندہ پرور خوف کر

پند جو شخص تیرے روبرو کسی کا عیب زبان پر لائیگا یا چغلی کہائیگا تیرا عیب بھی اور کسی کے پاس پہونچائیگا +

بدزبان جو آکے تیرے روبرو	عیب لوگون کے زبان پر لائیگا
رکھہ یقین بیشک کہ وہ تیری بھی عیب	کان مین ہر ایک کے پہونچائیگا

ابو جعفر منصور المستنصر باللہ عباسی

یہہ چھتیسوان[۳۶] خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۶۲۳ھ مین بعد انتقال اپنے باپ کے خلافت کے تخت پر متمکن ہوا سولہ برس دو مہینے سات دن مسند آرائے حکومت رہا آخر ۶۴۰ھ ہجری مین اس خلیفہ نے دنیا اور اہل دنیا کو رخصت کیا - عدالت پیشہ و رعایا پرور تھا - اہل علم و دیانت دارون کی صحبت غنیمت جانتا - اسلام کی تقویت اور تائید کیطرف زیادہ مائل تھا - جمعہ کے دن خلیفہ کے نام جب خطبہ پڑھا گیا روپیہ اور اشرفیون کے تھیلیان حاجتمندون پر ایثار کی گئین - شعرا نے قصاید پڑھے اور خلعت و جائزہ سے سرفراز ہوے - عیدین کے دن علما اور مشایخ اور مسجد کے اماموں کو انعامات و صدقات سے مالا مال کردیا دار الخلافت بغداد کے محلون مین

دار الضیافت مقرر کیا وہان ہر قسم کے کھانے مہیا رہتے تھے جو حاجتمندون اور واردین وصادرین کے لئے وقف تھے - اسکے وقت علم نے کمال ترقی پائی نظامیہ مدرسہ کے علاوہ ایک اور مدرسہ سلطانی تعمیر کرایا جسمین ایک بڑا کتب خانہ رکھا - حنفی وشافعی ومالکی وحنبلی معلمین اور علماے معقول ومنقول درس کیلئے مواجب کثیرہ پر مقرر کئے گئے اور ایک دار القرات بنایا گیا اچھے قاری تعلیم قرارت کیلئے مامور کئے گئے طلبار وعلما کے لئے کھانا شاہی مطبخ سے جاتا تھا اور ایک دار الشفا جاری کیا گیا جہان بیمارون کو دوا اور غذا ملتی تھی - اس خلیفہ کے عہد خلافت مین عراق عرب رشک بہشت آسمانی تھا +

حکایت

ایک بار عید کے دن یہہ خلیفہ صبح کے وقت لب بام برآمد تھا دیکھا کہ لوگون کے گھرون کی دیوارون پر دھوئے ہوئے کپڑے سوکھ رہے ہین وزیر سے اسکا سبب پوچھا وزیر نے عرض کیا کہ آج عید کا دن ہے لوگون نے عیدگاہ جانیکے لئے کپڑے دھوکر سوکھنے کے لئے ڈالے ہین جب سوکھ جائینگے پہن کر عیدگاہ جائینگے یہہ سنکر خلیفہ نے جانا کہ میری رعایا ایسی مفلس ونادار ہو گئی ہے کہ دھوبی سے کپڑے دھلانیکی بھی وسعت نہین رکھتی انکی خبر گیری ضرور ہے پس یہہ تجویز کی کہ بیشمار سونیکی گولیان بنوائین اور حکم دیا کہ جب ہم رات کے وقت لب بام آیا کرین غلام یہہ گولیان غلیلون مین رکھکر پھینکا کرین کہ وہ گولیان لوگون کے گھرون مین جا پڑین اور وہ اون سے آسودہ حال ہون +

حکمت جیسے کہ سائل سخی کی سخاوت کا محتاج ہو اس سے زیادہ سخی کی سخاوت سائل کے حاضر ہونیکی محتاج ہے پس اگر سائل صابر و شاکر ہے تو سخی کی سخاوت خود اسکی تلاش مین مصروف ہوگی اور جس جگہہ و مقام مین وہ ہوگا ڈھونڈ ڈھکر حصہ پہونچائیگی کیونکہ کریم کا صبر و توقف اسکا نقص ہے اور مفلس و محتاج و نادار کا صبر و استقلال اُسکا کمال

رزق بہت ڈھونڈھو کہ وہ رزاق کریم	جس جگہ ہوگے وہان پہونچائیگا
تم سے زیادہ تمہیں خود عاشق ہے رزق	تم کو خود وہ ڈھونڈھنے کو آئیگا

ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ عباسی

یہہ آخری خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۶۰۵ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۶۴۰ھ ہجری مین تخت خلافت پر متمکن ہوا سولہ سال اس نے سلطنت کی ۶۵۶ھ ہجری مین ہلاکو خان نے اسکو شہید کیا - یہہ خلیفہ بڑا دولتمند اور صاحب سطوت و حکومت تھا اسکے وقت خلافت نے یہہ زینت پائی تھی کہ کبھی ظہور مین نہ آئی تھی سلاطین شرق و غرب و شاہان عجم و عرب اسکے باج گذار اور فرمان بردار ہو گئے تھے - مورخین نے لکھا ہے کہ جب سواری اس خلیفہ کی عید گاہ یا جامع مسجد اور بعض مقامات متبرک کو جاتی تھی تو لوگ سر راہ نشست گاہین کرایہ لیکر بامید زیارت بیٹھتے تھے ایک مرتبہ حساب کیا گیا تھا تیس ہزار دینار جو اس زمانہ کی اشرفی تھی مالک مکانون کو کرایہ ملا تھا ایک لاکھہ چوبیس ہزار سوار خلیفہ کے رکاب مین رہا کرتے تھے -

۶۴۲ھ ہجری مین مؤید الدین علقمی منصب وزارت سے سرفراز ہوا جو کہ شیعہ تھا

اسلئے خلیفہ کے فرزند محمد ابوبکر کو اسکے ساتھ مذہبًا عداوت ہوگئی اور باہمی نزاع نے یہان تک طول کھینچا کہ وزیر نمک حرامی پر آمادہ ہوگیا اور اپنے تعصب مذہبی سے اتنی بڑی سلطنت کو ہلاکو کے ہاتھ سے تباہ کرادیا اس نے چاہا تھا کہ بجاے آل عباس کوئی علوی نسب خلیفہ مقرر ہو کہ مذہب باطل یعنی رفض کو عروج ہو مگر اوس تاتاری وحشی نے نہ آل علی کو خاتم خلافت دی اور نہ اوس کافر نعمت علقمی کو اوسکے اعانت کا صلہ دیا بلکہ اس کفران نعمت و منافقانہ چال کی پاداش مین آب شمشیر سے اوسکی پیاس بجھائی اسی کا ایک دوست نصیر الدین طوسی شیعی مذہب تھا کہتے ہین کہ یہہ طوسی خفتی تھا اور سید مجد الدین محمد بن حسن طاؤسی شیعی اور بدر الدین یوسف شیعی نے جو بڑے امیر تھے اونہون نے وزیر سے ملکر دار الخلافت بغداد کو برباد کرایا ۔

چنانچہ شیخ سعدی رح نے زوال ملک خلیفہ مستعصم باللہ مین جو مرثیہ نظم فرمایا ہے ہدیتًا ذیل مین حوالہ قلم ہے ۔

فی مرثیۃ المستعصم

آسمان را حق بود گر خون ببارد بر زمین
بر زوال ملک مستعصم امیر المومنین

ای محمد گر قیامت می برآری سر ز خاک
سر برآور دین قیامت در میان خلق بین

ناز نینان حرم را خون خلق ناز نین
ز آستان بگذشت و با را خون دل از آستین

زینہار از دور گیتی ز انقلاب روزگار
در خیال کس نگشتی کاینچنان گردد چنین

دیدہ بردار یکہ دیدی شوکت بیت الحرام
قیصران روم سر بر خاک و خاقان بر زمین

خون فرزندان عم مصطفی شد ریخته — هم بران خاکی که سلطانان نهادندی جبین
وه که گر بر خون آن پاکان فرود آید مگس — تا قیامت تلخ گردد بر دمانش انگبین
بعد ازین آسایش از دنیا نباید چشم داشت — مرد را انگشتری ماند چو برخیزد نگین
دجله خون آلست زین پس گر سد سر بر نشیب — خاک نخلستان را کند با خون عجین
روی دریا در هم آمد زین حدیث هولناک — می توان دانست بر رویش ز موج اضطراب چین
گر نه یهود بست و بیحاصل بود شستن بآب — آدمی را حیرت از دل هست از دماغ چنین
نوحه لایق نیست بر خاک شهیدان زانکه هست — کمترین دولت مر ایشان را بهشت برترین
لیکن از روی مسلمانی و راه مرحمت — مهربان را دل بسوزد در فراق نازنین
باش تا فردا که بینی روز او در رستخیز — کز لحد بار دگر خون آلوده برخیزد دفین
در زمین خاک قدمشان توتیای چشم بود — روز محشر خون شان گلگونهٔ رخسار عین
قالب مجروح گر در خاک و خون غلطیده باک — روح پاکش اندر جوار لطف رب العالمین
تکیه بر دنیا نشاید کرد و دل بر وی نهاد — کاسمان گاهی بمهرست ای برادر گه بکین
چرخ گردون باز مین گوئی دو سنگ آسیاست — در میان هر دو روز و شب دل مردم چو دین
زور بازوی شجاعت بر نیاید با اجل — چون قضا آید نماند قوت رای رزین
تیغ هندی بر نیاید روز هیجا از نیام — شمشیر مردی ما که باشد مرگ پنهان در کمین
تجربت بی فائده ست آنجا که بر گردید بخت — حمله آوردن چه سود آنرا که بر گردید زین
گرگ ساند از پی مردار دنیا جنگ جوئی — ای برادر گر خردمندی چو سیمرغان بنشین
ملک دنیا را چه قسمت حاجت آنست از خدای — کو نگهدارد بما بر ملک سلیمان و یقین
یارب این رکن مسلمانی بما آباد دار — در پناه شاه عادل پیشوائے ملک و دین

خسرو صاحبقران غوث زمان ابوبکر سعد	آنکہ اخلاقش پسندیدست و اوصافش گزین
مصلحت بود اختیار رای روشن بین او	زیردستان را سخن گفتن نشاید جز چنین
لاجرم در بحر و برش داعیان دولت اند	کہ ہزاران آفرین بر عالمش از جان آفرین
روزگارت باسعادت باد و سعدی مدح گوی	رائیت منصور و بخت با دو اقبالت قرین

فائدہ بر فتنہ جس سے ملک مین تباہی اور قوم مین افلاس آجاتا ہے وہ فتنہ مذہب کا ہوتا ہے جب کوئی قوم تعصب اختیار کر لیتی ہے آفت اور بلا اوس قوم کی عاشق ہو جاتی ہے انواع و اقسام کے فتنہ اوٹھ کھڑے ہوتے ہین جس نے کتب تواریخ کی سیر کی ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ جس سلطنت مین مختلف مذاہب اور مختلف خیالون کے لوگ عامل اور حاکم ہوئے ہین وہ سلطنت ایک نہ ایک دن مٹ کر رہی +

نکتہ تین چیز ہین تین شخصون کو مضرت رسان ہین اولاً امرا و دولت اور ارکان سلطنت کا فساد ثانیاً علما کی طمع ثالثاً فقرا کی ریاکاری +

ملک مین گر ہو کہین پیدا فساد	پہونچیگا اس سے ضرر حکام کو
فاضل طامع فقیر یا ریا	کرتے ہین بدنام اپنے نام کو

نکتہ پچیس آدمیون سے نفرت کرنا ضرور ہے اول ناشاکر دوم بدعہد سوم مفتری چہارم دروغ گو پنجم منافق ششم خائن ہفتم غابن ہشتم غاصب نہم فاسق و فاجر دہم شرابی یازدہم قمار باز دوازدہم چور سیزدہم فتنہ انگیز چہاردہم نمک حرام پانزدہم غیبی شانزدہم بیوفا ہفدہم دغاباز ہژدہم شہوت پرست نوزدہم بے علم و جاہل

بستم عالم بے عمل بست و یکم بے حیا و بے شرم بست و دوم زود رنج بست و سوم پر غصہ کینہ تور بست و چہارم بخیل بست و پنجم حاسد۔

نکوئی بایدت گر در زمانہ	تو در بزم نکوکاران قدم نہ
سراپا کن گریز از صحبت بد	نہ بر دوش خود بار الم نہ

حکمت دشمن تین طرح کے ہوتے ہین اولاً خالص دشمن ثانیاً منافق ثالثاً حاسد۔ خالص دشمن جانکا دشمن بظاہر و باطن ہوتا ہے منافق بظاہر دوست و بباطن دشمن حاسد صرف جاہ و مال و عزت کا دشمن ہوتا ہے۔

دشمنون سے چھوڑ و بیشک دوستی	دیکھہ مت چہرہ کسی بد خواہ کا
دوست جتنے ہین تیری اہل نفاق	دام مین انکے نہونا مبتلا
آنے مت دینا کبھی حاسد کو پاس	ورنہ غم کھائیگا اور پچھتائیگا

سلطان محمود غزنوی

یہہ سلطان اولوالعزم بادشاہون مین گذرا ہے اسکے وقت غزنی کی سلطنت نے کمال رونق پائی مملکت وسعت مین آئی جس مہم پر یہہ لشکر لیکر گیا فتح و نصرت استقبال کو آئی قانون الٰہی کا پابند اور آئین محمدی کا مطیع فقراء کی خدمت مین بخلوص و عقیدت حاضر ہوتا تھا شیخ الشیوخ ابوالحسن خرقانی نے اپنا خرقہ مرحمت فرمایا تھا جنگ سومنات مین جب اسکی امید نے یاس کا چہرہ دکھایا تھا اسی خرقہ کے توسل سے اعداء دین پر فتح نمایان حاصل کی شریعت بیضا کی

حمایت اور توحید کی اشاعت اسکا اصلی مقصود تہا ابو العباس قادر باللہ بن اسحاق خلیفہ عباسیہ نے اسکو خلعت سلطانی بھیجا اور سیف الدین یمین الدولہ خطاب بخشا اس سلطان غازی کے مفصل حالات مبسوط کتابون مین مندرج ہین۔

فائدہ سلطان محمود اوّل سیستان کے ملک پر قابض ہوا اور وہان کے بادشاہ کو مغلوب کیا دوم راجہ بہٹیر کو جسکا قلعہ بہکانیر کے شمال اور ملتان کے جنوب مین تہا مغلوب کیا سوم لڑائی اسکی راجہ جیپال والی لاہور کے ساتہہ بمقام پشاور ہوئی راجہ شکست کہاکر مقید ہوا چہارم پشاور کے فتح کے بعد اس نے ہند کو فتح کرنے کے ارادہ پر قدم بڑہایا اور قلعہ بہنڈ تک جاکر اوسکو فتح کیا مال و دولت بہت سا لیا اور راجہ جیپال کو بہت سا نذرانہ لیکر قید سے مخلصی دی اور تاج بخشی کی مگر راجہ لاہور مین جاکر غیرت کے مارے آگ مین خود بخود جلکر مرگیا انگپال اپنے بیٹے کو جانشین کر گیا پنجم بڑی بہاری لڑائی سلطان محمود کی ایلک خان والی ماوراالنہر کے ساتہہ ہوئی اسکا مجملاً حال یہہ ہے کہ پہلے ان دونو بادشاہون مین کمال اتحاد تہا اور ایلک خان کی لڑکی محمود کے نکاح مین تہی مگر جن دنون مین کہ محمود ہندوستان گیا ایلک خان نے بیوفائی کرکے خراسان پر قبضہ کرلیا یہہ خبر پاکر سلطان محمود بلغار خراسان پہنچا اور ایلک خان کی فوج اور عاملون کو نکالدیا پہر آپ ایلک خان بذات خود لشکر لیکر آیا اور جنگ مین شکست پاکر بہاگا آخر پکڑا گیا اور بہت سا خراج دینے کے بعد رہا ہوا۔

ششم حملہ سلطان محمود کا ملتان پر ہوا اور ابو الفتح ملحد کو سیدہا کیا گذشتہ سالون کا خراج اوس سے لیا ہفتم اس سفر مین مقابلہ سلطان محمود کا راجہ انگپال پسر راجہ جیپال سے ہوا وہ شکست کہاکر لاہور سے کشمیر کو بہاگ گیا ہشتم ۳۹۹ھ مین سلطان محمود نے پہر ہندوستان

کو کوچ کیا انگپال راجہ لاہور بمالغت پیش آیا اور راجہ اُجین وکالنجر ودہلی اور اجمیر وغیرہ سے اوس نے مدد طلب کیا اور سب نے بلا تامل اپنی اپنی فوجین بھیجدین اور قوم کھکھڑ کوہستانی ہندو بھی انگپال کے مدد کو آپہونچے اور تمام جمعیت چار لاکھہ سے زیادہ تھی اور کئی ہزار ہاتھی اور منجنیق اون کے ہمراہ تھے سُلطان محمود کے ہمراہ صرف بارہ ہزار سوار جرار تھے سُلطان محمود نے پہلے چار ہزار سوار کو ہندؤن پر حملہ کرنیکا حکم دیا جب وہ حملہ آور ہوے تو قوم کھکھڑ کوہستانی چستی کے ساتھہ اون کے مقابل ہوے کہ سلطانی سوار نصف سے زیادہ کام آئے سلطان محمود نے اور سوار اُنکی مدد کو بھیجے اونپر استد رہندو جمع ہوکر آئے کہ وہ اِن کے ہجوم مین نظر نہین آتے تھے یہہ حال دیکھکر سلطان نے کل فوج کو آگے بڑہنیکا حکم دیا جب لڑائی خوب گرم ہوئی دفعتاً ایک تیر بحکم تقدیر انگپال کے ہاتھی کے پیشانی پر ایسا لگا کہ ہاتھی کے مغز تک پہنچا ہاتی تیر کہا کر چیختا ہوا الٹا بھاگا لشکر ہنود نے جب راجہ کو بھاگتے ہوے دیکھا سب کے سب بھاگ نکلے سُلطان محمود نے تعاقب کیا تمام خزانہ اور بہت سا مال غنیمت غازیان ہوا اِس فتح کے بعد سُلطان محمود قلعہ بہیم وکوٹ یعنے کانگڑہ گیا وہان بھی نصرت وظفر نے اسکا ساتھہ دیا پھر جوالا دیوی کے مندر کا رُخ کیا پوجاریون نے فی الفور مندر کے دروازے کھول دئے سُلطان محمود اوسمین داخل ہوکر مندر کے بڑے خزانہ پر متصرف ہوا ساٹھہ لاکھہ دینار طلائی نقد سات سو من سونے وچاندی کی اٹھین دو سو من سونا خالص دو ہزار من چاندی بیس من جواہر اور موتی ہیرا۔ لال۔ موتی نیلم زمرد۔ سبزہ۔ فیروزہ وغیرہ۔ جو بہیم سین کیوقت کا اوسمین تھا یہہ مال لیکر محمود غزنی کا راستہ لیا۔ نہم سنہ ہجری مین محمود پھر ملتان تک آیا اور ابو الفتح حاکم ملتان کو

قید کرکے لیگیا دہم ۱۰ سنہ ۴۰۱ھ مین سلطان محمود نے کوہ غور پر چڑھائی کی اور فتح پاکر
محمد سوری اور حسن اوسکے بیٹے کو قید کرلایا یازدہم سلطان محمود غرجستان پر چڑھائی
کی اور قوم ساژبر فتح پاکر ابو نصر حاکم کو پکڑلایا دوازدہم ۱۲ سنہ ۴۰۲ھ مین محمود پھر ہند کو
آیا اور شہر تہانیسر مین صدہا بت خانے گرادئے ہزارہا اسیر ہوے بہت سامال ملا
سیزدہم ۱۳ مہم فتح خوارزم ہے پہلے وہان کا حاکم ابو علی بن مامون سلطان محمود کے
کا بہنوئی تھا جب وہ مرگیا اوسکا بھائی مامون بن مامون حاکم ہوا اوس نے بالحکم سلطان
خوارزم مین خطبہ سے سلطان کے نام کا جاری کیا اسپر اسکے درباری امرا اوسکے برخلاف ہوگئے اور اسکو
قتل کرڈالا یہہ خبر پاکر سلطان محمود نے خوارزم کا رخ لیا اور بنا تسکین سپہ سالار کو شکست
دیکر محبوس و مقتول کیا چہاردہم ۱۴ حملہ سلطان محمود کا قنوج پر ہوا اس سفر مین سلطان نے
سنہ ۴۰۸ھ کے آغاز مین ایک لاکھ بیس ہزار سوار ساتھ لیکر پہلے پشاور پہونچا پھر پہاڑی
راستے سے کشمیر آیا راجہ نے اطاعت منظور کرلی اور سلطان کے ہمراہ رہبر کردے سلطان
بڑی بڑی مشکل گذار پہاڑون سے گذر کر ایک بلند پہاڑ پر جا پہنچا وہان مستحکم قلعہ بنا ہوا
تھا وہان کے راجہ نے سلطان کی ہدایت سے اسلام قبول کرلیا اور بت پرستی سے
توبہ کی پھر وہان سے گذر کر سلطان قلعہ سندکریا سنتو کہہ پر پہنچا راجہ وہان کا کلیچند
نام تھا وہ بمقابلہ پیش آیا اور سخت لڑائی ہوئی پچاس ہزار ہندو مارے گئے اور راجہ نے
بھی خودکشی کرلی اوس مقام پر ایک بڑا بتخانہ تھا دو بت اوسمین سونیکے تھے ایک بت کے
آنکھون مین دو یاقوت گران بہا قیمتی پچاس پچاس ہزار دینار سرخ کے تھے دوسرے
بت کے ایک آنکھہ مین یاقوت ازرق چارسو مثقال وزن کا تھا اور سونا دونون بتون کا
آٹھہ ہزار آٹھہ سو مثقال چارسو بت اوسمین چاندی کے تھے سلطان نے وہ تمام دولت

لشکر اسلام پر تقسیم کردی اور بت خانہ گرادیا وہان سے نکل کر سوم شعبان ۴۱۶ھ ہجری
کو سلطان قنوج مین یکایک جا پہنچا جاتے ہی شہر کا محاصرہ کر لیا اور دریاے گنگ کے
کنارے سات قلعے سنگین بنے ہوے تھے وہ ساتون سات روز مین فتح ہوے
پھر شہر مفتوح ہوا راجہ نے اطاعت منظور کر لی اور جان و مال سے امان پائی۔
اوسکا شہر معہ خزانہ پھر اوسکے حوالہ ہوا وہان سے سلطان قلعہ چنڈیال کیطرف گیا
اور اوسکو فتح کیا پھر متھرا کا رخ لیا وہان پہنچکر بت خانے مسمار کئے اور دولت و مال
سے مالامال ہوکر دارالسلطنت غزنی پہونچا اور ایک عالیشان مسجد بنوائی ۱۵ سنہ ۴۱۵ھ ہندوان
حملہ سلطان کا پھر ہند پر ۴۱۳ھ مین راجہ انندا کالنجر کے حاکم کی سرکوبی کے لئے ہوا
کیونکہ اس راجہ نے باتفاق اور راجاؤن کے راجہ قنوج پر بعلت اطاعت سلطانی یورش
کی تھی اوس نے سلطان کو اطلاع دی تھی مگر جب سلطان ہند مین آیا تو سنا کہ راجہ
قنوج قتل ہو چکا ہے اسلئے سلطان نے غضبناک ہوکر راجہ کالنجر کے شہر کو گھیر لیا اور
ملک کو تاراج کر دیا اور بسبب کسی امر ضروری کے ناتمام چھوڑ کر دارالسلطنت غزنین کو
چلا گیا۔ سولھوان ۱۶ حملہ سلطان کا راجہ جیپال ثانی پسر انندپال فرزند جیپال والی
لاہور پر ہوا اس جرم مین کہ اوس نے قنوج کے مہم مین راجہ کالنجر کی مدد کی تھی سلطان نے
لاہور پہنچکر شہر کو مفتوح کیا رعایا کو لوٹ لیا حویلیان مسمار کین راجہ جیپال کالنجر
بھاگ گیا اوس روز سے کل علاقہ پنجاب کا تھانیسر تک غزنین کی قلمرو مین شمار ہوا سلطانی
ناظم لاہور مین مقرر ہوا سترھوان ۱۷ حملہ سلطان کا سومنات پر ہوا یہہ ایک بہت بڑا
عالیشان مندر ہندوؤن کا حد جزیرۂ نما گجرات مین ایک ٹیلہ پر تھا ہر چاند رات ہو د
وہان ایک لاکھ سے زیادہ جمع ہوتے تھے برسوین دن پچاس لاکھ آدمی تک

اجتماع ہوجاتا تھا خزانہ نقد سونا چاندی جوہرات وہان اسقدر تھا کہ کسی بادشاہ
کے خزانہ مین نہوگا دو ہزار برہمن پوجاری اور دو ہزار گانون اوسکے مصارف
کے لئے راجاؤن کیطرف سے وقف تھے بڑے بت کے سر پر دو سو من وزنی
سونے کی زنجیر جڑاو لٹکتی تھی جسکے ساتھ ایک سو من سونیکا گھنٹہ تھا تین سو
حجام اور تین سو گوئے اور پانسو باکرہ عورتین ناچنے گانے والیان تھین مندر کا
مکان بڑا سنگین لاکھون روپیہ کی تیاری کا بنا ہوا تھا کروڑون روپیکا جواہرات
بت خانہ کی دیوارون مین نصب تھا سلطان محمود براہ ملتان سومنات گیارہ
مین بڑے بڑے شہر فتح کئے صدہا بت خانہ گراتا ہوا وہان پہونچا پڑی گھمسان
کی لڑائی ہوئی اودہر ہنود سومنات کی پرتما سے لپٹ لپٹکر زار زار روتے اور دعا
مانگتے تھے ادہر لشکر اسلام مین اللہ اکبر کی تکبیر بلند تھی - آخرش سلطان محمود
مع فوج کے فتح کا نقارہ بجاتا ہوا قلعہ مین داخل ہوا اور دروازہ پر نشان محمودی
لہرانے لگا تمام بت توڑ دئے گئے جب بڑے بت کی نوبت آئی پوجاریون نے
کہا کہ سلطان اسکے ہم وزن جواہرات لے لے مگر اسکو بدستور رہنے دین سلطان نے
ایک نہ مانی اور اپنے ہاتھ سے گرز مار کر توڑ ڈالا جب وہ پھوٹا تو اوسکے پیٹ سے
اسقدر جواہرات نکلا جو اوسکے ہم وزن سے کئی وزن زیادہ تھا بڑا بت سفید
پتھر کا بنا ہوا تھا پانچ گز لمبا تھا دو گز زمین مین اور تین گز باہر نمودار تھا - دو
ٹکڑے اوسکے ایک مکہ معظمہ اور دوسرا مدینہ منورہ پانداز کرنیکے لئے بھیجا اور
دو دارالسلطنت غزنین کو بھجوادیا کہ ایک جامع مسجد اور دوسرا دیوان عام کے
دروازے پر ڈالدین بیس لاکھ درہم طلائی سکوک بیشمار سونا عیر سکوک اور چہہ طلائی ستون

۱۲ سنہ ۱۰۲۴ء کا مصنف کا یہ نسخہ تاریخ فرشتہ کا
سنہ ۱۰۲۴ء کا مصنف کا یہ نسخہ تاریخ فرشتہ کا
ہزار سال سے زیادہ قدیم ہے اور اسکا مقام نگور

بت خانہ کے جن مین الماس دیاقوت وزمرد کے نگینے جڑے ہوے کئی سو مہار شتر چاندی کا لدا ہوا فتح نصیب غازیان ہوا ۔

حق پرستی گر تجھے مطلوب ہے	ہو مسلمان بت پرستی چھوڑ دی
رشتۂ الفت خدا اپنے سی جوڑ	توڑ دے بیشک بتون کو توڑ دی

پند خالق سے ڈرنے کا نتیجہ رحمت ہے مخلوق سے خوف کرنیکا انجام زحمت ہے ۔

بتون کی نہ جور وجفا سی ڈرو	نہ کفار زور آزما سے ڈرو
بتون سے ہی ڈر تمکو کس بات کا	خدا کے ہو بندے خدا سی ڈرو

نکتہ انسانون مین بدترین وہ انسان ہے جو خدا کے بغیر بتون کو پوجے اور اونسے محبت رکھے ۔

یہہ ممکن ہی کہ ہو حاصل عزیزو	محبت بت پرستی مین خدا کی

حکمت حق کی ذات صفات مین دوئی کو دخل نہین ہے کیونکہ وہ ایک ہی اور ایک کی وحدت مین دوئی نہین سماتی ہے پس بتون کی پرستش سی باز آؤ ۔

ایک بن جاؤ دوئی کو چھوڑ دو	رشتہ یک رنگی سی اپنا جوڑ دو
وہ خدا جب ایک ثابت ہو چکا	اور جتنے رکھتے ہو بت توڑ دو

حکایت

سلطان محمود کے عہد مین ایک شخص نے ہزار دینار کی تھیلی سر بمہر امانتاً قاضی کے سپرد کر کے سفر کو چلا گیا جب واپس آیا تو تھیلی واپس لی اور اسکو کھولکر دیکھا تو بجاے دینار سرخ تانبے کے دینار پائے قاضی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ

تیری سر بمہر تھیلی تیری حوالہ کردی ہے مجھے کیا معلوم کہ اسکے اندر کیا تھا ناچار قاضی ہی
نا امید ہو کر مدعی سلطان محمود کے پاس گیا اور سارا قصہ عرض کیا بادشاہ نے
سمجھا کہ بے ایمان قاضی نے تھیلی چیر کر اسکے دینار سرخ نکال لئے ہین اور پھر تانبے
کے دینار بھر کر تھیلی کسی استاد رفوگر سے سلائی ہے جسکا رفو بادی النظر مین معلوم
نہین ہوسکتا یہہ امر سوچکر مدعی کو حکم دیا کہ تین روز کے بعد حاضر ہونا اور خود یہہ
تجویز کی کہ اسی رات کو اپنے خوابگاہ کا فرش ایک طرف سے پھاڑ ڈالا اور خود
علی الصباح سوار ہو کر شکارگاہ چلا گیا بادشاہ کے جانیکے بعد فراش نے جب فرش شاہی
پھٹا ہوا دیکھا تو بہت گھبرایا اور جانا کہ اب سیاست سلطانی سے نجات ملنا محال ہی
آخر رفوگر کی تلاش مین نکلا اتفاقاً اوسی استاد رفوگر سے جس نے وہ دینار سرخ کی
تھیلی قاضی کے کہنے سے رفو کی تھی شاہی سمند کو بھی رفو کرایا اور بادشاہ کے آنے
سے پیشتر وہ سمند بچھا دی رات کو جب بادشاہ شکارگاہ سے واپس آیا سمند کو درست
پایا فی الفور فراش کو بلایا اور حال دریافت کیا فراش نے سب کیفیت بے کم
وکاست بیان کردی پھر رفوگر کی طلبی ہوئی اور وہ اصل تھیلی دکھا کر حال پوچھا
اس نے عرض کی کہ ہان اسی سال مین نے یہہ تھیلی بحکم قاضی رفو کی تھی اوسوقت
اسمین تانبے کے دینار بھرے ہوے تھے یہہ حال تحقیق کرکے بادشاہ نے
قاضی کو بلوایا اور سخت مواخذہ کے بعد ہزار دینار سرخ قاضی سے مدعی کو دلوادیا
اور قاضی سے پچاس ہزار جرمانہ لیکر قضاعت سے معزول کردیا۔

قاضی و ملا و مفتی و فقیہہ	ہین یہہ چارون چار ارکان جہان
اُنسے گر ہو جاے سرزد کاربد	الامان ہی الامان ہی الامان

حکایت

سنا کے حاکم نے ایک سوداگر کا مال ناحق لے لیا وہ سلطان محمود کی خدمت مین آیا اور دادخواہ ہوا سلطان نے اپنا مہری پروانہ سوداگر کے استرداد مال کیلئے حاکم کے نام روانہ کیا مگر حاکم نے اوسکا مال مسترد نکیا سوداگر بحالت یاس واپس آیا اور اپنا حال بیان کیا اوسوقت سلطان محمود کسی خیال مین مستغرق تھا سوداگر کا حال سنتے ہی چین برجبین ہوگیا اور کہا کہ اگر وہ تیرا مال نہین دیتا تو مین کیا کرون سوداگر نے عرض کیا کہ اگر بادشاہ کچھ نہین کرسکتا تو مجھسے کیا ہوسکتا ہی فرمایا کہ سر پر خاک ڈال اس نے عرض کیا کہ جب بادشاہ کا حکم نوکر نمانے تو دادخواہ سر پر خاک ڈالنے کے سوا اور کیا کرسکتا ہی سلطان محمود اس تقریر سے سخت متاثر ہوا اور فرمایا کہ مجھ سے غلطی ہوئی معاف کرو مجھکو چاہئیے کہ اپنے سر پر خاک ڈالون یہہ کہکر اوسی وقت مدعی علیہ کی ماخوذی کا حکم دیا جب وہ گرفتار ہوکر آیا تو وہی پرزہ جسکی تعمیل اُسنے نہین کی تھی اسکے گلے مین ڈالا اور گدھے پر سوار کرکے شہر مین شہر کرایا اور بعد اس رسوائی کے قتل کیا اور سوداگر کی حق رسی فرمائی ۔

جو بندہ ہو مالک کا خدمت گذار	اطاعت مین حاضر سدا چاہئیے
نمانے جو محکوم حاکم کا حکم	اُسے فی الحقیقت سزا چاہئیے

پند انسان کو چاہئیے کہ جب تک کلی لیاقت پیدا نکرلے بادشاہ کی خدمت کا طلبگار نہو جب خدمت پائے اسکے انجام مین بدل وجان مصروف ہو جاے مالک کے راز کا محافظ ہو اسکی مہربانی پر مغرور نہو جسقدر بادشاہ اُسکی عزت بڑھائے

یہہ نعجز و نیاز پیش آئے اسکے غصہ سے ڈرے رنجیدگی کا خوف کرے +

مہربانی جسقدر مالک کی ہو | چاہئو نوکری عجز و نیاز | مگر اسکی عنایت پر مغرور | گرچہ بجای امیر سرفراز

حکایت

ایک روز ایک غریب سلطان محمود کے پاس داد خواہ آیا کہ ایک ترکی ملازم بادشاہی میری حسین بی بی پر عاشق ہوگیا ہے دوسرے تیسرے رات کو میری گھر آتا ہی اور میری منکوحہ سے ہم صحبت ہوتا ہے اور مجھکو بولنے نہین دیتا بلکہ کہتا ہے کہ اگر تو راز فاش کریگا تو جان سے مارڈالونگا مین اپنی جانکی خوف سے ابتک خاموش رہا آج ہجوم غم نے اپ کی خدمت مین حاضر کیا بادشاہ یہہ سنکر غضبناک ہوگیا اور فرمایا کہ جسوقت وہ آئے اوسی وقت کوتوال کے آدمی کو جو تیرے گھر کے پاس خفیہ مامور ہوگا خبر کردینا اور سلطان محمود نے اسی وقت کوتوال کو بلاکر مستغیث کے گھر کا نشان بتلا دیا اور حکم دیا کہ جسوقت کسی مستغیث کے طرف سے اطلاع پہونچی کہ ملزم اسکے گھر موجود ہے تو اُسی وقت بعد ماخوذی مجرم مجھکو اطلاع دینا چوتھی رات کو پھر وہ ترک حسب العادت آیا اور اپنے کام مین مشغول ہوا مستغیث نے خفیہ پولس کو خبر دی اوس نے کوتوال کو اطلاع دی کوتوال اوسیوقت مستغیث کے گھر پہنچا اور ترک کو گرفتار کرکے موقع ہی پر زیر حراست رکھا اور بادشاہ سے جاکر سارا واقعہ عرض کیا بادشاہ کوتوال کے ساتھہ مستغیث کے گھر پہونچا اور بعد دریافت فرمایا کہ چراغ گل کردو جب روشنی جاتی رہی بادشاہ نے مجرم کو آب تیغ سے سیراب کیا جب چراغ روشن کیا گیا مستغیث سے کھانا طلب کیا اُس نے جو کی سوکھی روٹی

وسرکہ پیش کیا بادشاہ نے بخواہش تمام کھایا پھر مقتول کا چہرہ دیکھکر دوگانہ شکریہ ادا کیا مستغیث نے دست بستہ چراغ خاموش کرانے اور کھانا کھانے و دوگانہ پڑہنے کا سبب دریافت کیا فرمایا آج چوتھا روز ہے کہ تو نے اپنا حال مجھسے کہا تھا اوسوقت مین نے قسم کھائی تھی کہ جب تک مین تیرا انصاف نکرونگا کھانا نہ کھاؤنگا آج مین سخت بھوکھا تھا اس لئے بعد قتل مجرم کے پہلے کھانا کھایا اور چراغ گل کرنے مین حکمت یہہ تھی کہ شاید کوئی میرا عزیز ہو اور مین اسے دیکھکر انصاف نکرسکون کھانے سے فارغ ہونیکے بعد جب مین نے اوسکا چہرہ دیکھا تو غیر شخص کو پایا اسلئے دوگانہ شکر بارگاہ احدیت مین ادا کیا +

نہین ظالم کو غیر از ظلم حاصل	اٹھاتا ہے ستم آخر ستمگار
جفا جو کو جفا ملتا ہے ثمرہ	سدا آزار پاتا ہے دل آزار

نکتہ شہوت کا بندہ نفس کا تا بعدار خدا کے حضور مین ذلیل و خوار ہی بلکہ اوس سے تمام خدائی بیزار ہے +

جو ہووے حرص کا پابند بندہ	وہ بندہ ہے کہان بندہ خدا کا
جہان مین اسکی ہی صورت سبی بیزار	ہر اک خرد و کلان بندہ خدا کا

حکایت

ایک روز ایک عورت کوہ بلوچ سے جو ممالک رے کے علاقہ مین ہے سلطان محمود کے پاس دادخواہ آئی کہ میرا اور میرے خاندان کا تمام مال اور اسباب لوٹ لیگئے اور راہ آمد و رفت کی بھی بند کردی ہے سلطان محمد نے پوچھا کہ کوہ بلوچ کہان

واقع ہے اُس مستغیثہ نے عرض کی کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ اسقدر ملک اپنے قبضہ مین رکھے جسکی خبرگیری کرسکے اور اگر ایسا ہو کہ بادشاہ اپنے قلمرو کے ملکون کے نام سے بھی واقف نہو تو اوسکی رعایا کا کیا حال ہوگا سلطان نے یہہ جملہ سنکر فرمایا کہ تو سچ کہتی ہے اسی وقت ایک قافلہ تیار کیا اور بیشمار سیب اونٹون پر لدوا کر اُنکی ہمراہ کیا اور چند شیشے زہر ہلاہل کے دے اور فرمایا کہ تم کوہ بلوچ کیطرف جاؤ اور جب موقع پر پہونچو سیبون کو زہر آلود کردو اور بار اوتار کر اونٹون کو جنگل مین چھوڑ دو اور تم سب کہین گاہ مین چھپ رہو جب قطع الطریق آئین اور تمھارا مال لوٹنے لگین تو اُن کے مزاحم نہونا یہہ حکم سنکر وہ قافلہ عورت کے ساتھہ ہولیا اور دو روز اول موقع پر پہونچنے سے کل سیبون کو زہر آلود کردیا اور موقع پر پہونچکر بار اُتار دئے اور خود چھپ رہے رات کیوقت رہزن آئے قافلہ کا مال لیا اور سیب پُر ذایقہ کھانے شروع کئے تھوڑی ہی دیر کے بعد زہر کی تاثیر ہوئی اور سب کے سب ہلاک ہوگئے بادشاہ نے رہزنون کے مال و متاع کی ضبطی کرکے سارا مال بڑھیا کو دیدیا جس سے بڑھیا مالا مال اور دولت سے نہال ہوگئی ✣

مرد با انصاف ہی انصاف دوست		شاہ عادل ہی خبرگیر جہان	
کانپتے ہین چور اسکے رعب سے		راہ پر آتی ہے قوم رہزنان	

عبرت ۴۲۱ھ ہجری مین (۶۳) سال کی عمر (۳۲) برس کی سلطنت کے بعد سلطان محمود کا پیمانہ عمر لبریز ہوا بیماری بڑھتی گئی جب سلطان محمود کو اپنی زندگی کی امید نرہی فرمایا کہ تمام جواہر خانے اور دولت کے خزانے دربار مین بآئین شایستہ ترتیب دو چونکہ ان خزانون کے لئے ایک مکان مین گنجایش نتھی بیرون شہر ایک وسیع میدان

مین خیمے کھڑے ہو گئے اور اون خیام مین کشمیری پشمینے سقرلات اطلس فرنگی
دیباے رومی مخمل کاشانی قالین ایرانی بطرز شایستہ سجائے گئے اور کروڑون لاکھون
روپیہ کے توڑے اور اشرفیون کی تھیلیان اور بلور کی ڈبیون مین لعل بدخشان
جواہر آبدار و گوہر شاہوار و تاج مرصع اور سونے چاندی کی کرسیان اور جڑاؤ تخت
اسکے علاوہ ہزارون نوادرات روزگار و گران بہا عجائبات سے وہ میدان آسمان
ہشتم کا مقابلہ کر رہا تھا - وہ محمود جسکی ران کے نیچے عمر بھر اقبال کا گھوڑا بجلی
کی طرح چمکتا رہا ایک پالکی مین تصویر بے جان کی طرح لیٹا ہوا آیا اور تکیون کے
سہارے سے تخت زرنگار پر بیٹھا اور وہ اُمرا دولت و ارکان سلطنت کہ خون ریزون
کی مصیبتون مین جان و تن سے ہر معرکہ مین شریک رہے سر جھکائے ہوے
کھڑے تھے اور سب پر ایک یاس و حسرت کا عالم چھایا ہوا تھا - سلطان محمود نے
پہلے اہل دربار کو بنظر یاس دیکھا پھر جواہرات پر نظر ڈالی اسکے بعد فیلان بندی و شتران
بغدادی و اسپان عراقی کے ملاحظہ کی نوبت آئی جو زر کار جھولون و مرصع نگار زیورون
سے خدائی قدرت کے نمونے تھے بعض مورخ لکھتے ہین کہ بار بار سلطان محمود حسرت
آلود نگاہ سے ان چیزون کو دیکھتا تھا اور آنکھ بند کر لیتا تھا اسی حالت مین اوسکی
روح پاک نے اس پیکر عنصری سے مفارقت کی +

نکتہ طالب دنیا کو اول تحصیل مال کی تدبیر و فکر مین کاہش جان و تن ہوتی ہے
پھر اوسکی حفاظت و پاسبانی کی پھر آخری وقت اسکے چھوڑ جانیکا غم اپنے
ساتھ لیجاتا ہے +

ابتدا سے انتہا تک ہے مدام		طالب دنیا گرفتار بلا	

زندہ ہے جب تک ہو اسکی فکر ہے	دل مین لیجاتا ہی پھر خار بلا

فائدہ عاقبت اندیش دنیا کا طالب نہین ہوتا کیونکہ یہہ بڑی ہی سکار اور دغا شعار ہے طالبین کے نظر مین اسکی زینت ایسی ہے جیسے عروس کہ سب کی نگاہین اُسی پر پڑتی ہین قلوب اوس کے شیفتہ ہین اور جانین اوسکی فریفتہ اس مین جو چیز ہے اوس کو ایک نہ ایک دن فنا ہوتا ہے موت اسکے تعاقب مین ہے اور حکم قضا اوسکے دنبال مین - نشہ پندار سے بیدار ہو اور بیہوشی سے ہوشیار پیشتر اس سے کہ لوگ کہین کہ فلان شخص بیمار ہے اور مرض سخت مین گرفتار کچھ دوا بتاؤ یا حکیم کو بلاؤ اور پھر طبیب تمھارے لئے آئین اور امید شفا نہ پائین پھر یہ شہور ہو کہ فلان شخص نے وصیت کی اور اپنے مال کو یون تقسیم کیا اور جسکے پاس سے لینا تھا اُس سے لیا پھر کہین کہ لو صاحب انکی زبان بند ہوگئی نہ بھائیون سے بولتے ہین نہ ہمسایون کو پہچانتے ہین ونہ لب کھولتے ہین اور اوسوقت تمہاری پیشانی عرق سے تر ہو اور سینہ آہ سے مضطر اور گمان موت کا صدق کی کرسی پر جلوہ گر معلوم ہو اور سب خویش و بیگانہ مبتلائے گریہ وزاری ہون کوئی کہے ارے یہ تیرا فلان برادر اور یہ تیرا لخت جگر ہے ولیکن تم کچھ جواب نہ دے سکو زبان پر مہر خاموشی ہو پھر تم پر قضا نازل ہو اور قالب سے روح نکلکر عالم بالا کو روانہ ہو - اسوقت تمام برادری جمع ہو کفن سیا جاے اور غسل دیکر تم کو پہنایا جائے عیادت والے گھر بیٹھ رہین اور حاسد خوب شد کہین تمہارے گھر والون کو تمہارا مال مدنظر ہو اور تم پر جو ابدی اعمال لازم ہو +

چنانچہ اس مضمون کو جو شیخ مصلح الدین سعدی رح نے نظم فرمایا ہی ہدیتاً حوالہ قلم ہے

فی التنبیه

ق

روزیکه زیر خاک تن ما نهان شود — وآنها که کرده ایم یکایک عیان شود
یارب بفضل خویش ببخشای بنده را — آندم که عازم سفر آنجهان شود
بیچاره آدمی که اگر خود هزار سال — مهلت بیابد از اجل و کامران شود
هم عاقبست چو نوبت رفتن بدو رسد — با صد هزار حسرت ازان جا روان شود
فریاد ازان زمان که تن نازنین ما — بر بستر هوا فتد و ناتوان شود
اصحاب را چو واقعهٔ ما خبر کنند — هر دم کسی برسم عیادت روان شود
وآنکس که مشفق ست و دلش مهربان ما ست — در جستن دوا بهر این و آن شود
دانگه که چشم بر رخ ما افگند طبیب — در حال ما چو فکر کند بدگمان شود
گوید فلان شراب طلب کن که سودمست — ما را بدان امید بسی در زیان شود
شاید که یک دو روز دگر ماند و عمر ما — وآن یک دو روز بر سر سود و زیان شود
یاران و دوستان همه در فکر عافیت — کاحوال بر چگونه و حال از چه سان شود
تا آنزمان که چهره بگردد ز حال خویش — وآن رنگ ارغوانی ما زعفران شود
وان رنج در وجود بنوعی اثر کند — کز لاغری بسان یکی ریسمان شود
در ورطهٔ هلاک فتد کشتی وجود — نیز از عمل بماند و بی بادبان شود
آمد شد ملائکه در وقت قبض روح — چون بنگریم دیدهٔ ما خون فشان شود
باید که در چشیدن آن جام زهرناک — شیرینی شهادت ما در زبان شود
یارب بدد بخش که ما را در آن زمان — قول زبان موافق صدق جنان شود

ایمان ما ز غارت شیطان نگاهدار — تا از عذاب و چشم تو دجلان امان شود
فی الجمله روح و جسم رهم منفرق شوند — مرغ از قفس برآید و در آشیان شود
جان ار بود پلید شود در زمین فرو — در پاک باشد او ز بر آسمان شود
آوازه در سرائے بیفتد که خواجه مرد — وز بهم و زیر خانه پر آه و فغان شود
از یک طرف غلام بگرید بهائے بهائے — وز یکطرف کنیز بزاری کنان شود
در یتیم گوهر یک دانه راز اشک — جزع دو دیده پر ز عقیق یمان شود
تا بوت و پنبه و کفن آرند و مرده شود — اوراد و ذکر آن ز گران تا گران شود
آرند نعش تا بلب گور و هر که هست — بعد از نماز باز سر خان و مان شود
هر کس رود بمصلحت خویش و جسم ما — محبوس و ستمند دران خاکدان شود
پس منکر و نکیر بپرسند حال ما — وین جمله حکمها ز پئے امتحان شود
گر کرده ایم خیر و نماز و خلاف نفس — آن خاکدان تیره بما گلستان شود
ور جرم و معصیت بود و فسق کار ما — آتش در و فتد بلحد هم دخان شود
یکهفته یا دو هفته کم و بیش صبح و شام — با گریه دوست هم دم و همداستان شود
طلوا سه صحن شب جمعه چند بار — بهر ریا بخانه هر گورخان شود
وان همسر عزیز که از وعده دست داشت — خواهد که باز بسته عقد فلان شود
میراث گیر کم خرد آید بجستجوئے — بس گفتگوے بر سر باغ و دکان شود
نامی ز ما بماند و اجزاے ما تمام — در زیر خاک با غم و حسرت نهان شود
وانگه که چند سال برین حال بگذرد — آن نام نیز گم شود و بے نشان شود
وآن صورت لطیف شود جمله زیر خاک — وآن جسم زورمند کفے استخوان شود

از خاک گور رمانۂ ما خشتها پزند
وآن خاک و خشت دستکش گل گیران شود

دوران روزگار ما بگذرد بسے
گاهے شود بهار و دگر گه خزان شود

تا روز رستخیز که اصناف خلق را
تنها ز بهر عرض قرین روان شود

حکم خداے عز و جل کائنات را
در فضل هر فصله بگلی روان شود

از گفتن و شنیدن و از کردهاے بد
در موقف محاسبه یک بیک عیان شود

میزان عدل نصب کنند از برائے خلق
یکسر سبک برآید و یکسر گران شود

هر کس نگه کند به بد و نیک خویشتن
آنجا یکے غمگین و یکی شادمان شود

بندند باز بر سر دوزخ پل صراط
هر کس از و گذشت مقیم جنان شود

وآنکس که از صراط بلرزید پائے او
در خواری و عذاب ابد جاودان شود

اشرار را حرارت دوزخ کند قبول
واحرار را عنایت حق سائبان شود

بس روئے همچو ماه ز خجلت شود سیاه
بس قد همچو تیر ز بیست کمان شود

بس شخص بینوا که درا از علو قدر
عشرت سراے جنت اعلی مکان شود

بس پیر ستمند که در گلشن مراد
بوئے بهشت بشنود و نوجوان شود

مسکین اسیر نفس و هوا کاندران مقام
با صد هزار غصه قرین هوان شود

برگی که از براے سلیمان کند خدا
حاصی چگونه بر سر آن برگ خوان شود

خرم دلی که در حرم آباد من و عیش
حق را بخوان لطف و کرم میهمان شود

این کارواں تست نماند کسے یقین
سعدی یقین بجنت خلدت چسان شود

سلطان محمد عثمان خان ارطغرل غازی

یہہ پہلا شخص ہے جس نے سلطنت عثمانیہ کی بنا ڈالی ۶۹۹ھ ہجری مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور پہلے قرہ حصار کو فتح کرکے اپنا دارالسلطنت بنایا - بڑا اولعزم اور صاحب ہمت بادشاہ تھا اسکی عدالت اور رعایا پروری مشہور ہے - مورخین نے لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے ایک حبہ اپنے پاس جمع نرکھا جس قدر مال غنیمت آتا تھا تقسیم کردیتا تھا چنانچہ انتقال کے بعد بجز زرہ اور کمربند تلوار کے اور کوئی چیز نقد وجنس کی قسم سے اس بادشاہ نامور کے پاس سے نہین نکلی -

سلطان محمد عثمان خان نے بزور قوت بازو سلطنت عثمانیہ کی بنا قائم کی قرہ حصار کو مفتوح کرکے حاکم برصہ سے مقابلہ کیا اور اوسکے اکثر ملکون کو فتح کرلیا اسلام کی عام دعوت دی بعض عیسائی فرمانروانے اسلام قبول کیا بعضون نے جزیہ دینا گوارا کیا بعض جنگ مین گرفتار ہوے -

قلعہ برصہ جب قبض وتصرف مین آیا تو علاوہ مال واسباب کے تیس ہزار اشرفیان نقد غنیمت مین آئین - ستائیس سال کمال استقلال اور دینداری کے ساتھہ سلطنت کی اونہتر برس کی عمر پائی آخر دہم رمضان ۷۲۶ھ ہجری مین دنیا واہل دنیا کو چھوڑا اس بانی سلطنت وحامی دین نے اپنے فرزند کو چند نصیحتین کین تھین جو ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین -

نصائح دنیا کی دولت مستعار سے غافل نہونا - ملک مین جور وتعدی جایز نرکھنا - عدل وانصاف سے شیوہ سلاطین عادل ہے - اشاعت اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ بہ تدبیر ہو یا بشمشیر - علما کی عزت فقرا کا ادب کرنا چاہیے جس سے ملنا بکشادہ پیشانی ملنا - عطا وکرم اپنا آئین رکھنا - جس بادشاہ مین یہ

عدل و کرم نہین وہ بادشا نہین - جو مرنے سے ڈرتے ہین وہ خالق سے غافل ہین
ہم کو اللہ پاک نے شرف اسلام عنایت فرمایا اور فتح و نصرت دی جہان تک ممکن ہو امارت سے
پرہیز اور ترویج اسلام مین کوشش کرنی چاہئے کسی وقت مالک حقیقی کو نہ بھولنا
و اوسکی راہ مین جان و مال سے حاضر رہنا -

پند دُنیا کا مال تم اپنا نجانو بلکہ یہہ تصور کرو کہ یہہ کسیقدر زمانہ کے واسطے
عاریتاً ہمارے سپرد ہے ہم سے پہلے بھی یہہ مال کسی اور مالک کا مال کہلاتا اب ہمارے
پاس ہے ہمارے بعد کسی اور کا ہوگا +

اہل دل دنیا پر مائل اپنا جی کرتے نہین	یار رہر جائی ہے اس سے دوستی کرتے نہین
روبرو آئے تو جاتی ہین وہ بھاگ اس مال سے	سامنے ہو تو نظر اس پر کبھی کرتی نہین

نکتہ خدا کا خوف انسان کے دل کا چراغ ہے اگر یہہ نہو تو انسان گویا طلسم ظلمت
مین اسیر ہے +

کرو خوف اور رہو خائف ہمیشہ	عذاب قبر اور روز جزا سے
چراغ سینہ ہو جائیگا روشن	ڈرو گے تم اگر اپنے خدا سے

حکمت ظلم باعث زوال مملکت ہے اور عورت کی محبت سبب ذلت بدون کی
صحبت بدنام کرتی ہے اور نیکون کی صحبت نامور +

باز نان اُلفت مکن اے مرد حق	یا بدان اے نیکخو صحبت مدار
از سر جور و ستم پرہیز کن	تا بماند محکم ذ دولت پائیدار

حکمت شجاعت یہہ ہے کہ قوت غضب روح انسانی کی مطیع ہو کر اسکو خوف
و خطر کے مقام پر ایسا قائم رکھے کہ کسی طرح اضطراب ظاہر نہو اور عفت یہہ ہے

کہ قوت شہوت نفس ناطقہ کی مطیع ہوکر اسکی رائے کے مطابق عمل کرے اپنی خودروی کو اسمین دخل نہ ہو اور اچھے چلن اور نیک عادتین ظاہر ہون عدالت یہ ہے کہ سب قوتین متفق ہوکر نفس ناطقہ کی فرمان برداری کرین اور ہر ایک اپنی حد اعتدال سے تجاوز نکرے اور عادل ہر ایک قوت کی علیحدہ علیحدہ کش مکش سے محفوظ رہکر عدل و انصاف پر قائم رہے ۔

قوتین جتنی ہین تیری جسم مین	اُنسے اے مرد دانا کام لے
انکو ہرگز بڑھنے اور گھٹنے نہ دے	بنکے اک افسر برابر کام لے

سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ ہندوستان

یہہ بادشاہ داماد اور برادرزادہ سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی کا ہے بعد قتل جلال الدین کے ۶۹۵ھ ہجری مین تخت نشین ہوا شجاعت مین نامور اور ہمت و اولوالعزمی مین ضرب المثل تھا چار لاکھ پچھتر ہزار سوار اوسکے ہمرکاب رہتے تھے ۔ جب یہہ تخت نشین ہوا تو خزانون کے منہہ کھولدئے اور داد و دہش کے ساتھ عیش و عشرت کی محفلین گرم کین ۔

فائدہ بادشاہ کے عیش و عشرت کی وجہہ سے بہت برا اثر امور سلطنت مین پڑنے لگا اور ہر چار طرف فتنہ و فساد نے رود کھلایا ایک روز بادشاہ نے اعیان دولت کو جمع کرکے بے انتظامی کا حال پوچھا وزیر آداب بجالایا اور عرض کی کہ بادشاہ کی عیش و عشرت و شراب خواری اور امرا دولت کی آپس مین شادی اور فوج کی زیادتی تنخواہ اور غلہ کا یکسان نرخ نہونے سے یہہ سارا فساد برپا ہو رہا ہے بادشاہ

یہہ سنکر متنبہ ہوا اور اُسی روز سے شرابخواری چھوڑ دی اور حکم دیا کہ کوئی امیر شراب نہ پیئے چنانچہ صولت افغانی مین مذکور ہے کہ سب نے شراب کے بھرے ہوئے خُم پھنک دئی جس سے ایک نالہ جاری ہوگیا اور حکم دیا گیا کہ بدون اطلاع پادشاہ کے اُمرا آپس مین شادی نکرنے پائین اور نرخ غلہ کا پادشاہ نے اپنی مرض پر رکھا مورخین لکھتے ہین اِس پادشاہ کے عہد مین امن وارزانی ایسی ہوئی کہ ہندوستان مین کسی بادشاہ کو نصیب نہوئی تھی صاحب اقبال ایسا تھا کہ گجرات پر لشکرکشی کی اور فتح پاکر سومنات کا بُت دہلی مین لایا اور زمین مین داب دیا اور تاتاری لشکر کو شکست دیا راجہ رنتھوڑ کو گرفتار کرکے قتل کیا اور راجہ رتن سین والی چتور مقتول ہوا ملک تلنگانہ اور دکہن سمندر کے کنارے تک سمت بندر راشور تک فتح کیا کرناٹک کو مفتوح کرکے بڑے بڑے بت خانہ گرائے بیشمار سونیکی مورتین غارت مین لین پنجاب کے ملک کا اُسنے ایسا انتظام کیا کہ اُسکی زندگی تک پھر لشکر تاتاری و مغلون نے اُس طرف کا رخ نکیا - پادشاہی شان و شکوکت کو بہت بڑھایا ہاتی پر عماری پہلے اُس نے رکھی اور سکندر ثانی اپنا خطاب مقرر کیا اور علما فضلا خدا پرست شاعر حکیم غرض ہر فن کے ایسے صاحب کمال موجود تھے کہ جنکا نظیر آجتک نظر نہین آتا چنانچہ اکثر علما کی کتابین اور حضرت سُلطان المشایخ نظام الدین محبوب آلہی رح کے نصائح اور حضرت امیر خسرو کی کتابین ابتک موجود ہین ؛-

نکتہ تین چیزین انسان کے ہلاک ہونیکا باعث ہین **اولاً** گنہ کرنا توبہ کے حوصلہ پر **ثانیاً** تائب ہونا زندگی کے بھروسے پر **ثالثاً** بخشش کی امید پر اپنے بڑے جرم کو ناچیز جاننا

گرچہ فضل ایزدی ہے فضل عام		ہر کوئی ہے فضل کا امیدوار	
پر تو اُس کے فضل کی امید پر		ہو کے وحشی مت گنہ کر بار بار	

بلکہ سرزد تجھہ سے جب ہوے خطا	توبہ کر فوراً بخوف کردگار
توبہ کو کلمہ پر نہ رکھنا منحصر	زیست کا دم بھر نکرنا اعتبار

حکمت بادشاہ وہ ہے کہ نفسانی شہوتون سے پرہیز رکھے راستی شعار ہو عملا فضلا سے مشورت لے قیدیون کی دلجوی سوداگرون اور عامہ رعایا کی خبر گیری اور پاسبانی رکھے رعایا و امرا دولت کو گستاخ ہونیکا موقع نہ دے جنگ کا سامان خزانہ مین فراہم رکھے دشمن کے ارادہ سے باخبر رہے اپنے درباری امیر و وزیر سے ارکان دولت خیر خواہان ریاست اور اولاد سے محبت پیش آے فوج کی پرورس عدل و انصاف کیطرف توجہ مسافرون و غریبون کی خدمت مین حاضر رہے عیش و لذت ناجایز مین منہمک نہو اور اپنے عیش و آرام کو امور مملکت پر مقدم نہ رکھے

شاہ آن باشد کہ باشد راستیار	راستی را در جہان دارد شعار
اہل علم و اہل فضل و عقل را	دایم اندر قرب خود بخشد وقار
پاسبانی خلق باشد روز و شب	حافظ اہل جہان لیل و نہار
باخبر ماند ز عزم دشمنان	پنجہ اش پر زور و بازو استوار

نکتہ چھہ چیزین مملکت کو نقصان پونچاتے ہین **اول** نرخ غلہ برابر نہونا اور گرانی قحط کا پڑنا **دوم** کمی خزانہ **سوم** پادشاہ کی شرابخواری و غفلت و بے خبری **چہارم** دشمنونکی کثرت **پنجم** اہل ایمان کی قلت **ششم** رعایا کی ناراضی اور عالمون کا ظلم

کس طرح قایم رہے وہ سلطنت	جبکہ سلطان بے خبر ہو کام سے
جس کے دشمن ہون بہت اور کم ہون دوست	بیٹھہ سکتا ہے وہ کب آرام سے

تذکرہ سنہ وفات تیس ۳۰ سال سلطان علاء الدین خلجی نے کمال استقلال کے ساتھہ سلطنت کی کل صوبجات ہندوستان مین اسکے عہد مین عمدہ انتظام رہا آخر

۹۱۵ھ ہجری مین کافور نامی ایک امیر نے زہر دیا جس نے اُسکا فیصلہ کر دیا ہو۔

سلطان سکندر لودہی

یہہ بادشاہ بعد انتقال سلطان بہلول کے تخت سلطنت پر متمکن ہوا شہر اگرہ اسی کا بنا کیا ہوا یادگار ہے یہہ بادشاہ ہر روز دربار کیا کرتا تھا اور بذات خود داد رسی مستغیثین کی کرتا قوی وضعیف کو یکسان رکھتا ہر کام مین انصاف کرتا تھا خلایق پر مہربان تھا ہمیشہ سخن حق کی رعایت کرتا حق گو وحق پسند تھا ہرگز بہوائے نفس عمل نکرتا علما فضلا اسکے مشیر تھے سخاوت مین مشہور گزرا ہے اسکے عہد مین تمام ہندوستان مین مسجدین آباد تھین۔ عورتون کو زیارت قبور سے منع فرمایا اور سالار مسعود غازی کا نشان جو ہر سال بہرائچ لیجاتے تھے اسکی ممانعت کی احکام شریعت کو رونق اور علم کو ترقی دی احکام شرع کی پوری پوری پابندی کی۔ بت پرستی کا بازار سرد کیا اٹھائیس سال بہ کمال استقلال سلطنت کی آخر ۹۲۳ھ ہجری مین انتقال کر گیا

حکایت

سلطان سکندر لودہی کے عہد مین دو بھائی گوالیار کے رہنے والے بحالت پریشان بہرائچ لشکر چلے گئے تھے کہین اُنکو لوٹ مین یاقوت رُمانی اور کچھہ سامان ملا اُنمین سے ایک نے کہا کہ بھائی بس یہین سے واپس چلو مدعا حاصل ہو گیا دوسرے نے کہا بھائی صاحب جب خدا تعالی نے پہلے ہی مرتبہ اتنا مال دیا ہے تو بار ثانی کیا عجب ہے کہ اس سے بھی زیادہ دولت نصیب ہو اسپر ایک بھائی نے کہا کہ مین تو جاتا ہون آپ کو اختیار ہے جب چھوٹے بھائی نے گھر کی راہ لی تو بڑے بھائی نے اپنے حصہ کا مال اُسکو دیکر کہا کہ یہہ تم میری زوجہ کو دیدینا جب چھوٹا بھائی گھر آیا بھائی کا مال اُس کے بی بی کو حسب وصیت دیدیا مگر یاقوت نہین دیا تھوڑے دن بعد جب بڑا بھائی اپنے گھر آیا جو دنے مال مرسلہ مانگا عورت نے سب سامان اُس کے

سامنے لاکر رکھدیا شوہر نے یاقوت نہ پایا پوچھا یاقوت کہان ہے عورت نے کہا مین کیا جانون
نہ یاقوت مجھکو تمہارے بھائی نے دیا نہ مین نے کبھی دیکھا جو کچھ اُس نے دیا تھا وہ تمھارے
سامنے ہے بھائی سے دریافت کیا تو اُس نے بیان کیا کہ اُسی اسباب کے ساتھ یاقوت بھی
دیچکا ہون کیا عجب کہ اُس نے چھپا رکھا ہو ذرا تنبہ و تہدید کروگے تو بتلادیگی اُس نے
جب اپنے جورو کو خوب مارا تو اُس بیچاری نے مار کے خوف سے ایک شب کی مہلت
چاہی اور علی الصباح وزیر کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سارا قصہ مفصل بیان کیا وزیر نے
اُس کے خاوند اور دیور کو بالمشافہ بلوایا اور پوچھا تو دیور نے کہا مین نے یاقوت اِس عورت
کو دیا ہے اور دو برہمن کو رشوت دے دلاکر ادائی شہادت مین پیش کیا وزیر نے اُس کے
خاوند سے کہا جا اپنی عورت سے یاقوت طلب کر جب عورت نے یہہ حال دیکھا۔
سلطان کی خدمت مین داد خواہ ہوئی سلطان نے سب کو مع گواہون کے روبرو طلب
کیا اور ہر ایک کو دوسرے کی نظر سے جدا رکھا اور ہر ایک کو موم دیا کہ اسکی صورت
بنائین ان دو بھائیون نے تو اسکی شکل بنائی مگر مصنوعی گواہون نے برعکس ایک دوسرے کی
بناسے جب عورت کو تاکید کیگئی تو اُس نے عرض کیا کہ جو چیز نہین دیکھی ہے اسکی صورت
کیونکر بناؤن۔ بادشاہ نے وزیر کو مخاطب کیا اور گواہون کو سخت تہدید کرکے کہا کہ
سچ سچ کہو ورنہ جان سے مارے جاوگے ہیبت سلطانی نے اصل حال جھوٹی گواہی دینے کا
عرض کرادیا بادشاہ نے اُس کے بھائی کو روبرو طلب کرکے پوچھا تو وہ معترف بہ قصور
ہوا اور پارچہ لعل بھائی کی خدمت مین پیش کیا عورت بادشاہ عادل کے انصاف سے
اپنی شوہر کی نظر مین اول سے زیادہ عزیز ہوئی اور اس کا دیور معرض سیاست مین
آیا اور اپنے عمل بد کی سزا پائی۔

بود حاکم بملک عدل بیشک	کزو بے خوف نیکوکار باشند
بعدل و داد انصافش ہمیشہ	نہ تیغ ستم بدکار باشند

نکتہ جو انسان عقل کو امیر مشورت کو وزیر تدبیر کو مصاحب مال اندیشی کو ان حکم کو سپہ سالار خدا ترسی کو یار تحمل کو خزانہ بردباری کو لشکر بنا یگا وہ جسم کی سلطنت مین اختیار حاصل کر سکتا ہے۔

عقل کو فرمان روائے جسم و جان	دانش و تدبیر دانا وزیر
گھر مین تو گنج تحمل جمع کر	تا بملک جسم بن جاے امیر

فائدہ جب انسان کی آنکھون مین حرص و طمع جلوہ گر ہوتی ہے تو سوا حرص کے اسکو کچھہ دکھائی نہین دیتا بلکہ اسکے دلکی آنکھہ بھی نیکی و نیکوکارون کے دیکھنے سے بند ہو جاتی ہین۔

صاف ہو جاتا ہے بے بس آدمی	ڈالتی ہے حرص جب انسان پہ زور
دلپہ چھا جاتا ہے اندھیرا اسقدر	چشم بینا جس سے ہو جاتی ہے کور

حکمت حرص و ہوا ایک ایسا درخت ہے جسکی جڑ انسان کے دل مین جگہ پکڑی ہوئی ہے پس آدمی کو چاہیئے کہ عبادت و ریاضت کے زور سے اسکو ہلاے کہ وہ جڑ سمیت ہو جاے آیندہ بڑھنے نہ پاے۔

تیرے دل مین گر ہی مضبوط بیخ	یہ دنیا کی حرص و طمع کا نہال
نہ بڑھنے دے اسکو اگر مرد ہے	نکل گر سکے اسکو جڑ سے نکال

نکتہ ایماندار انسان چار چیزون کو پاک رکھتا ہی اولاً دل کو حسد سے ثانیاً جھوٹ اور غیبت سے زبان کو ثالثاً شکم کو لقمۂ حرام سے رابعاً اعمال کو ریا سے پس جس مین یہ باتین نہین وہ انسان نہین۔

اولاً دل کو حسد سے پاک رکھ	بعد ازان دہ ہو کذب و غیبت سے زبان
غیر کا حق اپنے ہاتون پر نہ لے	پیٹ مت بھر کہہ سکے مال بندگان
کر عمل دنیا مین بے روئی و ریا	تا تجھے حاصل ہو فخر و غر و شان

شہاب الدین شاہجہان

جب نور الدین جہانگیر بن جلال الدین اکبر بادشاہ نے جہان کی دار و گیر سے نجات پائی شاہجہان تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی نیک نیتی اور عدالت نے شورہ زار ہند کو غیرت نگارخانہ چین بنا دیا تھا جس عظمت اور جلالت کے ساتھ اس نے سلطنت کی خاندان تیموریہ مین کسی کو کم نصیب ہوئی۔

عہد اکبری کے خلاف شرع قوانین اور عیش و دست جہانگیر کے خلاف عقل آئین اس حامی شریعت نے سب موقوف کر دے ملک کا انتظام نہایت خوبی اور بے تعصبی کے ساتھ کیا اس بادشاہ نے بروز جلوس چار کڑور اسی لاکھ روپیہ نقد اور چار لاکھ بیگہ زمین اور چار سو موضع شکریہ مین وقف کر دیا۔

اسی بادشاہ نے دار السلطنت دہلی مین جامع مسجد اور ایک نیا قلعہ بنوایا تھا ۱۰۴۸ھ ہجری مین اسکی بنیاد رکھی گئی اور ۱۰۵۸ھ ہجری کو کڑور روپیہ کی لاگت مین تیار ہوا سنگ سرخ پر سنگ مرمر کی پچی کاری اس دلفریب صنعت سے صناعین نے کی تھی کہ عقل حیرت زدہ رہجاتی ہے دلکشا نہرین خوشنما بناتین سے اس بادشاہ کا نام ابتک زندہ ہے۔

غرض کہ جشن کا سامان شروع ہوا دیوان عام کے روبرو وہ شامیانہ کہ جسکا نام

دل بادل تھا اور دیوان خاص کے میدان مین سہامنڈل خیمہ استادہ ہوا یہ خیمہ
سات برس کے عرصہ مین تیار ہوئے تھے ہزارون گز کشمیری اور گجراتی مخمل
جسپر زرکا عمدہ نفیس کام بنا ہوا تھا اون خیمہ مین خرچ ہوئے تھے دونون خیمے
سونے اور چاندی کے ستون پر استادہ تھے ان خیمون کے سامنے خوش نما
شامیانے اطلسی و زربافی سُنہری روپھری چوبون پر تانے گئے دیوان عالی جسطرح
طلائی چھت کی میناکاری سے گوناگون ویسے ہی ایرانی قالین اور بنارسی کنجوابون سے
بوقلمون تھا۔ صدر سے لیکر پائنداز تک در و دیوار تک مخمل زربافت بادلہ کنجواب پردہ ہائے
فرنگی۔ دیبائے رومی اطلس چینی سے نگارخانہ چین کردیا تھا صدر مین تخت طاؤسی
بچھایا تھا جسکی تیاری مین چار کروڑ روپیہ صرف ہوئے تھے۔ بارہ مرصع ستونون پر
جڑاؤ میناکاری کی چھت رکھی ہوی تھی چھت سے پایہ تک زراحمر اور جواہر آبدار
کی لمعانیت اور فروزش سے فلک ثوابت کا عالم نظر آرہا تھا۔ چبوترہ پر یہ عالم
تھا گویا سنگ ستارہ کا نگینہ ہے کہ انگوٹھی پر دھرا ہے۔ اسکی روکار کی محراب پر
ایک درخت طلائی رکھا تھا۔ جس نے سبزہ والماس سے سرسبز اور لعل یاقوت گلرنگ
کیا تھا ادھر اُدھر اسکے دو مورِ رنگارنگ جواہرات سے مرصع منقارون مین موتیون
کی تسبیح لیئے اسطرح کھڑے تھے گویا اب ناچنے والے ہین چار چتر زرنگار ایسے تھے
جسمین موتیونکی جھالرین اپنی قدرتی آب و تاب سے آنکھون کو خیرہ کر رہے
تھے۔ آگے ایک شامیانہ تھا جواہرات اور موتیون سے دریاے نور کی طرح
لہرا رہا تھا جو ایک لاکھہ روپیہ کی لاگت مین تیار ہوا تھا۔ سونے روپے
کی چوبون پر استادہ تھا گرداس کے کرسیان و چوکیان قرینہ بقرینہ سجے ہوئے

تھین تخت کے گرد پاس ادب کیلئے کئی کئی گز تک حاشیہ چھوڑکر چاندی کا کٹہرا ایسا خوشنما
لگا تھا کہ جس کی مینا کار جالیان مرغ نظر کو شکار کرتی تھین۔ المختصر دربار آراستہ ہوا
مگر اقبال کا رعب واب دیکھکر قدرت خدا یاد آتی تھی چنانچہ کٹہرے کے باہر دل مین یہ
شاہزادگان والاتبار کی نشست تھی اُن کے بعد راجگان اطراف واعیان دولت
وارکین سلطنت اپنے اپنے عہدے پر کھڑے تھے مگر تمام فرمانبردارونکی آنکھین زمین
پر اور گوش دل اپنے فرمان روا کے حکم پر لگے تھے ہر ایک دروازہ پر دو دو خاص بردار
مخمل کی غلافدار بندوقین کندھون پر باولہ کی جھنڈیان ہاتھون مین لئے بت بنے کھڑے تھے
باہر کے دالان مین اور عہدہ دار منصبدار منتظر حکم حاضر تھے آگے کے دروازون مین تین تین
حبشی غولان صحرائی کیطرح زرہبفتی ورویان پہنے ہتیارون مین ابچی بنے گزرہائی ڈولادی
کندھون پر دوہرے باولیکی بیرقین ہاتھون مین لئے استادہ تھے تیسرے درجہ مین اہلکار
اور ہرکارخانہ کے کارداز مشی ومقصدی موجود تھے اور دروازون مین سپاہی ننگی تلوارین
علم کئے قدآدم چاندی کے کٹہرے سے لگے خاموش استادہ تھے باہر تیس تیس گز کا فاصلہ
دیکر پھر چاندی کے کٹہرے قایم تھے اور رائس کے برابر بہادر سپاہی خاص
بادشاہی جن مین دائین پر ترک بائین پر افغان سامنے راجپوت اپنی اپنی ورویان
پہنے سنہری روپہری بیرقین ہاتھون مین لئے جمے تھے یہان سے دروازہ تک سوارون
کے پرے نوجی آئین کے موافق باقاعدہ دوش بدوش کھڑے تھے۔ جو درباری
آتا پہرے پہرے پر اپنے نام ونشان سے آگاہ کرتا اور آگے جاتا تھا کہ ہوش و
حواس کے قدم تھرتھراتے تھے جب دربار مین پہنچتا نقیب آواز دیتا کہ آداب
بجالاؤ جہان پناہ بادشاہ سلامت عالم پناہ بادشاہ سلامت۔ تو دل سینون

دل جاتا تھا غرض اول شاہزادون کی نذرین گزرنی شروع ہوئین ہر ایک کو خلعت اور ترقی منصب کے احکام سنائے گئے سعد اللہ خان وزیر اعظم کو ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار کا منصب عنایت ہوا ؛ -

عبرت دربار مین یہہ شان و شوکت آشکار تھی کہ دفعتہً بادشاہ آبدیدہ ہوا اور دونون ہاتھہ فاتحہ کیلئے اوٹھائی ساتھہ ہی سب اہل دربار نے ہاتھہ اوٹھائے مگر باپس ادب سے کوئی شخص جرأت سوال کی نہ کر سکا - فاتحہ کے بعد خود بادشاہ نے فرمایا کہ اے بندگان با اخلاص جو خیال اور خطرہ اسوقت میرے دل مین گزرا ہے اُسکا اظہار مین تم پر بھی واجب سمجھتا ہون وہ یہہ ہے کہ فرعون نے ایک آبنوس اور ہاتی دانت کے تخت پر بیٹھکر خدائی کا دعوی کیا تھا تم گواہ اور آگاہ رہو کہ جس نخوت اور تکبر سے اُس نے وہ دعوے کیا تھا مین اُس سے لاکھہ مرتبہ عجز و نیاز کے ساتھہ عبودیت آلہی کا اقرار کرتا ہون یہہ کہکر اوٹھا اور دو رکعت نفل پڑھکر شکریہ نعمت آلہی بجالایا اور دیر تک پیشانی زمین نیاز پر ملتا رہا وقت کی تاثیر سے دربار مین سناٹے کا عالم ہوگیا - سب کے دل آب ہوگئے اور سینون کے ولولون نے دم گرم سے اوس ایوان مین ایک گونج پیدا کی بادشاہ سجدے سے اٹھکر دوبارا مسند پر بیٹھا شاعرون نے قصائد تہنیت پڑھے کسی باکمال نے گیت سنائی - کوئی اشرفیون مین تُلا کسی کا منہہ موتیون سے بھرا گیا اتنے مین خدامان خاص - جواہر کا خوان ہاتھون مین لئے ہوے آئے جن کے جواہر نگار خوان پوشون مین موتیون کی جھالر لٹکتی تھی - میر دربار نے اشارہ کیا اشارہ کے ساتھہ ہی سونے روپے کے پھول اور جواہرات کا مینہہ برسنے لگا غرض کہ نو دن تک انعام و اکرام کا بازار گرم رہا ؛ -

نکتہ شریف جب دولت پاتا ہے عاجزی مین آتا ہے جیسا کہ درخت ثمردار جسوقت پھل لاتا ہے

جھک پڑتا ہی۔ اور رذیل جب دولت پاتا ہے متکبر ہو جاتا ہی غرور سے اپنے آپ مین پھولا نہین سماتا

چون بدولت رسد شریف و نجیب	بسوئی اصل خویش بر گردد
بہ نکوخوئی و رضا جوئی	سر خرد ہمچو روئے زر گردد
سفلہ حاصل کند چو دولت و مال	باعث ظلم و شور و شر گردد
راست گفت ست سرور سعدی	سگ چو تر شد پلید تر گردد

تذکرہ اکتیس برس کی سلطنت کے بعد شاہجہان کے اقبال کا آفتاب ڈھلنا شروع ہوا شاہجہان کی ایک بی بی ممتاز محل نہایت نیک نیت و نیک طبیعت تھی وہ حاملہ ہوئی جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اندرون محل کاردان دائیان اور باہر حکمائے حاذق جمع تھے دفعتہً پیٹ مین سے بچے کی رونیکی آواز آئی سب مشکر حیران و ہراسان ہو گئے بیگم نے بادشاہ کو بلایا اور کہا کہ اب میرا وقت آخری آپہنچا ہے مین دو وصیتین کرتی ہون سن لیجئے وہ یہہ ہین کہ بعد میرے آور شادی نکرنا تاکہ سوتیلے بھائیون مین بگاڑ ہو اور جائین تلف ہو جائین دوسرے یہہ کہ میری قبر پر ایسی عمارت بنوانا کہ عالم مین یادگار رہے۔ تھوڑی دیر بعد لڑکی تولد ہوئی اور بیگم کا انتقال ہوا بادشاہ کو بڑا غم ہوا اور دل و دماغ پر ایسا صدمہ پہنچا کہ چند روز مین بال سفید ہو گئے عمارت جو بیگم کے مزار پر بنوائی وہ حقیقت مین سرزمین ہند پر اپنا ثانی نہین رکھتی چنانچہ تاج گنج کا روضہ شہر آگرہ مین مشہور و معروف ہے ؎

آخر عمر مین بادشاہ خود بادشاہی کرتا تھا اور چارون بیٹے ملک گیری اور ملک داری کرتے تھے۔ مراد اور شجاع تو نرے شاہزادے ہی تھے اور داراشکوہ جو سب مین بڑا تھا شہزادہ پن سے فقیری اور تصوف مین ڈوبا ہوا تھا اور اورنگ زیب برخلاف ان

سب سے ایسا متین شخص تھا کہ پابندی شرع کے لحاظ سے ملکی جوڑ توڑ کے سوا دوسرا
خیال نہ کہتا تھا جا بجا پرچہ نویس معین تھے اور ہر بات کی پیش بندی برسون پہلے
سے کرتا تھا۔ ایک دفعہ بادشاہ ایسا بیمار ہوا کہ کل کاروبار دارا کے ہاتھ آگئے
چونکہ یہہ ناز پروردہ اور سلطنت کے کاروبار مین ناتجربہ کار تھا باپ کے چراغ سحری
اور تخت کو زیر قدم پاکر بھائیون کے نام ایسے احکام جاری کئے کہ انہین پڑھکر
اور باپ کو بیمار سنکر گھبرا اٹھے۔ ساتھ ہی اُنکے وکیلون کو نظربند کرلیا اور دربار
کی خبرون کے بند کرنیکے لئے اُدھر کے سوداگرون اور ہرکارون تک کو بھی روک
دیا یہہ حال دیکھکر تینون بھائی اپنے اپنے علاقون سے چلے۔ مراد اور شجاع نے
کھلم کھلا سلطنت کے نشانون پر پھریرے چڑھا دئے مگر اورنگ زیب نے
یہان بھی اپنی متانت خرچ کی در پردہ تو پورے سامان کرلئے اور ظاہر مین مراد
چھوٹا بھائی جو گجرات دکن مین اسکے قریب تھا اُسے نہایت دردمندی کے
ساتھہ خط لکھا جسکا خلاصہ مطلب یہہ تھا کہ مجھے سلطنت کی ہوس نہین چونکہ دارا شکوہ
کا عقیدہ خلاف شرع ہونیکے علاوہ تم جیسے چھوٹے بھائی پر کہ قابل سلطنت ہو نا
حق جبر کرتا ہے مین برادر عزیز کی حق تلفی ناجایز سمجھکر اعانت فرض سمجھتا ہون۔
چھوٹا بھائی نہ سمجھا کہ شفقت کے پردے مین دغا ہے صاف دل سے آیا اور
جان و جگر سے رفیق ہو کر دارالخلافت آگرہ کو روانہ ہوا یہان بادشاہ کو شفا ہوگئی
دیکھا تو عالم تہ و بالا ہے۔ اُسی وقت کاروبار سلطنت سنبھال بیٹون کے نام فرمان
جاری کیا مگر اد ہر تو انھین یقین نہ آیا اُدہر دارا شکوہ جو اس عرصہ مین ایک دفعہ
شجاع کو شکست بھی دیچکا تھا مقابلہ کو تیار ہو گیا باپ بڈھا تجربہ کار تھا وہ اس

نازپروردہ کی حقیقت کو بھی جانتا تھا اور اورنگ زیب کو بھی خوب پہچانتا تھا
اسلئے مقابلہ کو منع کیا اور کہا کہ دونون تمھارے چھوٹے بھائی ہین ہم صفائی کردینگے
داراشکوہ نے نمانا اور ان دونون بھائیون سے بھی جا اڑا چونکہ میدان جنگ کا
مشاق نہ تھا اسلئے شکست فاش کھائی اور بجانب اپنے علاقہ مین بھاگ گیا تھا
آخر گرفتار ہوکر آیا فتحیاب نشان اقبال اڑاتے آگرہ مین داخل ہوے ۔ مگر مراد
اس مہم مین ایسی جانبازی سے لڑا کہ شجاعت کا چھرا زخمون سے گلرنگ ہوگیا ۔ عالمگیر
نے باپ کو عرضی لکھی اور چونکہ آپ ابتک بظاہر سلطنت کا دعویدار تھا اسلئے بھائیون
کی بے اعتدالی کا افسوس بھی ظاہر کیا باپ نے ایک تلوار بھیجی اور نہایت محبت پدری
سے لکھا کہ فتح مبارک ہو مگر مجھے آکر منہ تو دکھاؤ اس نے عذر کیا اور بیٹے کو بھیجا آپ
باہر رہا مگر یہین بیٹھے بیٹھے ایسا پیچ مارا کہ بوڑھا باپ نہ سمجھا سنا تو دفعتہً یہی سنا
کہ تمام دروازون اور چوکی پہرون پر عالمگیری سپاہی مسلط ہین غرض باپ کو قید
اور آگرہ کو مسخر کرلیا ۔ اوسی قید مین شاہ جہان ۱۰۷۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا تیس ۳۰
برس سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی ۔

ہیچ دنیا کار دنیا ہیچ ہے		مت اوٹھاؤ بار دنیا ہیچ ہے	
خار بن جائینگے آخر اسکے پھول		گلرخو گلزار دنیا ہیچ ہے	

نکتہ تین شخص اپنے اپنے موقع پر پہچانے جاتے ہین حلیم غضب کے وقت
شجاع مقابلہ کیوقت بھائی دوست حاجت کے وقت ۔

مرد میدان را بمیدان آزما		دوست را کن وقت حاجت امتحان	
امتحان حلم کن وقت غضب		تا شوی واقف ز اسرار نہان	

نکتہ لاخیر فی کثرۃ الرؤسا یعنے بہت سے حکام مین خیر نہین ہوتی اور نہ اتفاق ہوتا

ایک وہ حاکم ہے جسکے حکم مین	سرنگون رہتے ہین حکام زمان
کارفرما اسمین گر ہوتے بہت	رہتے کب قائم زمین و آسمان

نواب آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ مغفرت مآب رئیس دکن

یہہ بانی خاندان آصفیہ ہین جنہون نے اپنے حسن تدبیر اور رائے صائب سے ملک دکن مین سلطنت آصفیہ کی بناڈالی بہت بڑے تجربہ کار اور اولوالعزم فرمان روا تھے ہمت سخاوت بہادری رعایا پروری اونکی مشہور ہے - تین لاکھ روپیہ سالانہ علاوہ انعامات شاہی بطریق یومیہ اور ماہانہ اہل احتیاج کے نام اپنے دستخط خاص سے جاری فرمایا تھا اور اسکے سوا دوسرے تیسرے دن اہل استحقاق و ارباب احتیاج کو تیس چالیس ہزار روپیہ خیرات دیجاتی تھے اور ہر سال زر خطیر مکہ معظمہ کو ارسال ہوا کرتا تھا - اِس رئیس نامور نے اپنے عہد حکومت مین بذات خود کسی شخص کے قتل کے لئے حکم نہین دیا اگر کوئی قابل قصاص ہوتا تھا تو حاکم شرع کو حکم دیا جاتا کہ شرع شریف کے مسئلہ کے موافق عمل کیا جاے باوجود مشاغل امور ریاست کے علمی ذوق و فضل بہت تھا ہمیشہ فقرا اور شعراء و علما سے صحبت رہا کرتی تھی خود بھی صاحب دیوان تھے چند اشعار اونکے طبعزاد ہدیۂ ناظرین ہین - ؎

تا شہید خنجر مژگان یارم کردہ اند	سرمہ در چشم قیامت از غبارم کردہ اند

ولہ

افسوس کہ در طبع بتان نسبت گوارا	ای باغ وفا آب ہوائی کہ تو داری

ولہ

در خیابان باغ نظاره	آصف خسته را نهال کنید

وله

از خصایم نبود مطلب دیگر بخیال	این قدر هست که آهو نگهان رم نکنند

اس رئیس نامور نے اپنے وفات کے قبل نواب ناصر جنگ کو چند نصیحتین فرمائین تھین منجملہ اون کے ذیل مین چند نقل کئے جاتے ہین ؛-

نصایح جو شخص قابل قتل ہو اوسکو قاضی کے سپرد کرنا - اور پادشاہت کے کام اپنے ذات سے وابستہ رکھنا - اور بعد ادائے فرایض اور واجبات ہمیشہ معظمات امور کیطرف متوجہ رہنا - ادنی آدمی کو عمدہ کام پر اور عمدہ شخص کو ادنی کام پر مقرر نکرنا - اپنے چھوٹے بھائیون کو فرزندون کے برابر پرورش کرنا - زنارداران دکھن مثل مرہٹان بیجاپور و مدراس اور کشمیر لایق اعتبار نہین ان لوگون کا کبھی اور کسی زمانہ مین اعتبار نکرنا - اور حتی الامکان جنگ نہونیکی کوشش عمل مین لانا اور جنگ و جدال مین سبقت نکرنا - رو بقبلہ جنگ نکرنا جو سامان موجود ہے اوسکی بہت احتیاط کرنا - یقین جانو کہ بنا دولت بزرگان دین کی دعا پر مستحکم ہے مین تمامی امور سے پہلے عزت فقراء اور مسکینون کی زیادہ کرتا تھا اور اون سے ہمیشہ مدد لیا کرتا تھا - تمکو بھی لازم ہے کہ اس فرقہ کا ضرور خیال اور لحاظ رکھنا - ریاست دکھن جو چھ صوبجات سے عبارت ہے پہلے ہر ایک صوبہ جات دکھن مین ایک ایک پادشاہ تھا اب کل ملک مالک الملک نے مجھے عطا فرمایا مین نے حتی المقدور نگہبانی خلق خدا مین کوشش کی اب تم کو بھی لازم ہے کہ ہر خاندان کی خبر رکھنا ہر ایک کو نوبت بہ نوبت خدمات پر مامور کرنا ہندو ہو یا مسلمان جلد جلد تغیر و تبدل کرتے رہنا بلکہ ہر دوسرے برس بدلی کرتے رہنا کہ دوسرے لوگ محروم نرہین اور انتظام

مین فرق نہوا اپنا ہی حق جانکر لوگون کی حق تلفی نکرنا ہر شخص کے حقوق کا لحاظ رکھنا اہل حق کو اسکے حق جایز سے محروم نکرنا ۔ ؛ ۔

پند مستحق کے حق ادا کرنے مین اُسکے سوال کا انتظار نکرنا چاہیئے بلکہ بے سوال اسکو اُسکا حق پہونچانا چاہیے ۔ ؛ ۔

مستحق کا حق ادا فوراً کرو	جس قدر ہو اسکو دیدو بے سوال

نکتہ دشمن کی طرف سے جب تک دشمنی پہلے ظاہر نہو لے اپنی طرف سے اسکا آغاز منع ہے ۔ ؛ ۔

جب تلک کے بس اپنا چل سکے	دشمنی سے صاف نفرت چاہیئے
ہو اگر دشمن سے اسکی ابتدا	اُس سے پھر جنگ و خصومت چاہیئے

تذکرہ سنہ وفات سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین احمد خان ابدالی والی کابل نے جہان آباد پر حملہ کیا اور اسکی آمد کی خبر مشہور ہوئی تو آصف جاہ بھی اورنگ آباد سے چلے اور برہان پور تک گئے وہان معلوم ہوا کہ بادشاہ دہلی کو فتح نصیب ہوگئی اور احمد خان ابدالی نے شکست کہاکر کابل کا رستہ لیا اسی اثنا مین آصف جاہ کا مزاج ناساز ہوگیا اور بوجہ بیماری اورنگ آباد جانیکا ارادہ ہوا لیکن بیماری زیادہ ہونے سے توقف کیا ۔ ؛ ۔

آخر اوسی بیماری مین چوتھی جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین عصر کے وقت انتقال کیا جنازہ اوٹھانے کے وقت خیمہ گاہون مین گریہ و بکا اور خلق مین ایک شور عظیم برپا تھا اُمراء عظام جنازہ دوش بدوش میدان مین لائے اور بعد نماز جنازہ روضہ مین جو قریب قلعہ دولت آباد واقع اورنگ آباد ہے لیگئے اور پائین مزار گوہر آ

مولانا برہان الدین غریب جو خلیفہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محبوب الٰہی رح کے ہین دفن کیا (۷۹) برس کی عمر پائی (۲۹) سال ریاست کی - ۔

نواب میر تہنیت علیخان افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان

چھہ ساتوین رئیس خاندان آصفیہ کے ہین ۱۲۷۳ھ ہجری چوبیس ۲۴ رمضان کو بعد وفات نواب صراالدولہ غفرالله تخت حکومت پر متمکن ہوے اونکی عالی ہمتی اور بذل وعطا آجتک ضرب المثل ہے: ۔

فنون سپاہگیری مین طاق اور نشان اندازی مین بھی شہرۂ آفاق تھے فقرا کے ساتھ اونکو ایک خاص تعلق اور ارادت خالصہ تھی ہزارون غریب مسافر اونکے خوان کرم سے مالا مال ہوگئے سیکڑون گدائی کو چہ گرد تونگر اور مالدار ہوگئے شاہی جواہر خانہ مصنوعی اور ریاکار فقیرون پر ایثار کیا گیا اور صدہا غریب جاگیرون سے سرفراز ہوے حجاج کے لئے حجاز وقف فرمایا - ہر عشرہ محرم مین تین لاکھہ روپیہ خیرات کیا جاتا اور ہر دوازدہم شریف وگیارہوین مین بریانی کی دیگین شاہی باورچی خانہ سے مسجدون اور درگاہون مین بھیجوائے جاتین چنانچہ اتبک وہی قاعدہ جاری ہے اور رفاہ عام کے لئے شہر مین ایک بہت بڑا دارالشفا تعمیر کرایا جہان مریضون کو کھانا دیا جاتا ہے اوزاونکی راحت اور آسایش کا پورا سامان کیا گیا ہے اور کل اضلاع وتعلقات مین دواخانجات اور اشاعت علم کے لئے عموماً مدارس قایم فرمائے اور خاص شہر مین بھی مدرسہ دارالعلوم و مدرسہ اعزہ و دیگر مدارس کھولے گئے عالم طبیب حافظ قران نوکر رکھے گئے غرضکہ شہر حیدرآباد دارالعلم بن گیا ۔

اس رئیس نامور نے تخت نشینی کے بعد پانچ ہزار جوانان علی غول کے نئے اور تین سو

حافظ قران شریف اور پچہتر آدمی بخاری شریف اور مشکواۃ شریف و حصن حصین کے پڑہنے والے اور گیارہ جماعتین مولود خوانون کی بھی مامور فرماے اور خود بدولت بھی بعد از نماز فجر مجلس ختم قران شریف مین شریک رہتے۔ ؎

اور منادی کروالی کہ کوئی آدمی شہر مین سیندھی شراب کی خرید و فروخت نکرے اور کل دوکانین سیندھی و شراب کی شہر بدر کروادین۔ ؎

نکتہ سیندھی شراب وغیرہ مسکرات کے استعمال سے انسان کو بڑے بڑے نقصان لاحق ہوتے ہین اور اسکی عادت پذیر ہو جانے سے ذلت اور خواری حاصل ہوتی ہے ہمیشہ کے لئے مریض ہو جاتا ہے کثرت استعمال کیف سے دماغی قوت مین ضعف آجاتا ہے اور سہو و نسیان پیدا ہوتا ہے۔ ؎

حقیقت مین شراب انسان کو وحشی بنادیتی ہے	سیندھی پوست افیون بدن کا زور و قوت حسن و خوبی گنوادیتی ہے بنگ اور پوست افیون

نکتہ عقلمند وہ انسان ہے جو لوگون کے علم سے اپنا علم بڑھاے اور دون کی تعلیم سے تعلیم پاے غیر کو گہنگار اور مصیبت مین گرفتار دیکھکر خود گناہ سے بچے

نکردہ کام تو حبس سے گہنگار	گرفتار غم و رنج و بلا ہے ؎
بدون کو دیکھکر بیشک بڑی چھوٹ	بھلاے تیرے حق مین یہ بھلا ہے

فائدہ نواب افضل الدولہ کے عہد مین بائیسوین محرم ۱۲۸۴ ہجری مین راجہ شنبو پرشاد نے بت پرستی و کفر سے توبہ کی اور دائرہ اسلام مین داخل ہو کر مولوی شجاع الدین مصنف کشف الخلاصہ رسالہ فقہ اردو کے سلسلہ ارادت مندون مین شریک ہوا جسکا نام غلام رسول رکھا گیا۔ ؎

وہی دل ہے عزیز و کام کا دل	جو ہو دل دادہ اپنے دلربا پر
نہو مائل بتون کی بندگی کا	بہر دسہ ہو فقط اسکو خدا پر

حکمت سارے اعضا پانچون حواس انسان کی زندگی تک اسکے یار ہین ہر ایک کام مین مددگار ہین پس آدمی کو چاہئے کہ مرنے سے پہلے عقل کے ساتھہ اپنے خالق کو پہچانے دلکے یقین سے حق کو حق جانے بتون کی پوجا پاٹ سے باز رہے آنکھون سے خدا کی صنعت کو دیکھے زبان سے اُسکا ذکر کرے کانون سے اُسکے کلام کو سُنے سر کو عبادت حق مین جھکائے بدی کے راستے سے قدم اُٹھائے سوال کا ہاتھہ بتون کے روبرو نہ پھیلائے اگر اپنے کام سے غافل ہوگا سخت پچھتائیگا وقت گذر جائیگا تو پھر ہاتھہ نہ آئیگا عقل کی رسائی آنکھون کی بینائی زایل ہوجائیگی زبان بندش مین آئیگی کان سننے سے عاری اور قدم چلنے سے بیماری ہونگے جسم بیجان اور تن ناتوان ہوگا۔ ؎

آج آنکھین دیکھتی گویائی سُنتے ہین کان	عقل ہر جا پانون چلتے ہین کہلے دو ہاتھہ ہین
مرگ آئیگی تو قبل از مرگ سب رہ جائینگے	ساتھہ چلنے کے نہین جو آج تیرے ساتھہ ہین

فایدہ نواب افضل الدولہ کی آغاز تخت نشینی کا وہ زمانہ تھا جسمین اکثر ممالک ہندوستان مین غدر برپا تھا چنانچہ شہر حیدرآباد مین علاؤالدین اور طرہ باز خان چند اوباشان شہر کے ساتھہ حملہ کرنے کے لئے نکلے ہر چند اُن لوگون کو اول فہمایش کیگئی باز نہ آئے تو اُنکے ڈرانیکے لئے سن کے گولے چلائیگئے جب وہ اور آگے بڑھے تو آتشخانہ انگریزی سے توپون کی شلک ہوئی جس مین چھوٹی چھوٹی گولیان بھری ہوئے تھین آخر وہ سب لوگ بھاگ گئے طرہ باز خان زندہ گرفتار

ہوا جس نے اوسی زمانہ مین قید حیات سے نجات پائی اور علاؤ الدین بعد گرفتاری دریاے شور بہیجا گیا۔ ؛

جمع ہوتے ہین جس جگہہ نادان	تازہ برپا فساد ہوتا ہے
عقلمندون کو دستو منظور	ہر گھڑی عدل و داد ہوتا ہے

نکتہ انسانون مین بدتر وہ انسان ہے جو اپنی طبیعت پر اختیار نر کہتا ہو بدی اور غضب و غصہ کے وقت اپنے ارادہ کو نروک سکے بے اختیار ہو کر لڑنے و مرنے پر مستعد ہو جائے۔ ؛

اُٹھاتے کس لئے صدمے ہم اپنے دل کے ہاتھون سے	غریزہ اختیار اپنا اگر ہوتا طبیعت پر

تذکرہ سنہ وفات اوائل ماہ ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ ہجری مین نواب افضل الدولہ کا مزاج ناساز ہوا بخار اور عارضہ فتق مین مبتلا ہوے حکیم شفائی خان اور حکیم نادر علی معالج تھے آخر مین حکیم محمد اشرف اور حکیم محمد فیض اللہ خان اور حکیم مولوی ابراہیم بھی شریک معالجہ ہو گئے تھے لیکن کچھہ فائدہ نہوا ملک الموت کی قہرمانی فرمان نے اِس بادشاہ نامور کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔

تیرہوین ماہ ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ ہجری بروز جمعہ رہگراے عالم آخرت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیالیس برس کی عمر پائی بارہ سال ایک مہینہ تیس روز فرمان روائی کی مختار الملک وزیر اور راجہ نرندر پرشاد پیشکار رہے نیک نامی اور بذل و عطا کے سات سلطنت ران رہے تاریخ وفات کسی نے یون لکہی ہے

ع افضل الدولہ شد بملک جنان۔ ؛

پسند اپنے زندگی کے دن ایسے زندہ دلی کے ساتھہ بسر کرنا چاہیے کہ

مرنیکے بعد بھی نام زندہ رہے اور اگر ایسا نہین ہے تو اس زندگی مین بھی اپنے آپ کو زندہ سمجھنا چاہیئے ۔ ؎

زندہ دل ہین جتنے مردان خدا	رہ کہتے ہین زندہ دلی سے اپنا کام
خوش ہے ساری خلق انکے خلق سے	زندہ بعد از مرگ بھی ہے انکا نام

نکتہ تونگر وہ نہین کہلاتا ہے کہ بہت سا مال اور بیشمار دولت رکھتا ہو بلکہ اصل دولتمند وہ ہے جسکی سخاوت کے نقد سے محتاجون اور نادارون کی جیب پُر ہون لوگون کی حاجت براری کو وہ اپنی حاجت روائی سے مقدم سمجھے ۔ ؎

کہو مت اسکو دولتمند بیشک	کہ مال و ملک و دولت عام رکھے
وہی ہے مرد جو بذل و سخا مین	ہمیشہ اپنا روشن نام رکھے

مین اس حصہ کو حسان الہند ملک الشعرا ابو القاسم مولانا فضل رب صاحب عرشی تاجپوری شاعر خاص اعلیحضرت قدر قدرت خلد اللہ ملکہ کے ایک مسمط پر ختم کرتا ہون جس مین مولانا نے بہاریہ تمہید کے بعد اعلیحضرت کے ستایش مین ایک دلچسپ اور قدیم شاعری کا فوٹو خیالی قلم سے کھینچکر ناظرین کے سامنے رکھدیا ہے ۔

مسمط

ریختہ خامہ اعجاز نہنگامہ نقاب و خنینہ خاقانی و انوری صراف خزینہ معنی گستری حسان الہند ملک الشعرا ابو القاسم مولانا محمد فضل رب صاحب عرشی تاجپوری شاعر خاص اعلیحضرت قدر قدرت بندگانی تعالی دام دولتہ و حشمتہ ۔

ابر زرخ برکشید ابر کبودی نقاب	کالبد خاک را نزل رسید از سحاب	لالہ حمرا نمود وحدہ لعل خوشاب	طلعہ عنبر کشاد بار بدامان غاب
	ابر سیہ برکشید خنجر برق از قراب		

موکب اردی تو کوکبه خسروان | سبزه و گلهای نغز از طرف بوستان | سبزه و دستان نمود از پس پرده ارغوان | نارون و شنبلید یاسمن و ارغوان

بیرق زرین نمود خیری مشکین طناب

ناله زرّاله گرفت خم شراب عقیق | زاله بلاله فشاند خرده لعل و عقیق | خرگه سیّاره شد تل زر و خرگه شقیق | سبزه به نشتر کشاد گرنه رگ یاسمین

از چه در و بام و دشت گشت چو لعل مذاب

سبزه چو پیران ستاد پیش آمد چو طوس | لاله چو رستم نشست گل چو پیل اشکبوس | غنچه چو بهمن فروخت نقل تا رجوس | سرو چو اسفندیار کوفت بهر شه کوس

سبزه بزه بین گرفت افسر افراسیاب

ابر جواهر فروش بازرکان برکشاد | گوهر غلطان نهاد ابر بدامان باد | باد بار روی بهشت هیچه بیلان باد | تا جر اروی بدشت حقه گوهر نهاد

تا که بروید عنان پیش امیر رقاب

آصف کسری جلال جعفر یحیی نوال | موسی یوسف جمال شیث مسیحا خصال | خفر سکندر همال احمد جد بشال | خالد احنف کمال صابر سحبان مقال

ماحی کفر و ضلال حامی خیر و صواب

ای تو نوا مطلب و ای تو سلیمان دین | ای تو نوا نهاد خواه رایت خاقان چین | خسته تیر تو گشت شهریر و روح الامین | بسته نام تو هست مهر بر این

بر کش تیر تو گشت سغفر افراسیاب

مون تو منزل بخت تو نجم دول | قهر تو نار اجل لطف تو نور سبیل | روی تو صبح ازل رای تو حسن عمل | مهر تو تشریف خلد خشم تو مرگ دغل

قصر تو کیوان محل جاه تو گردون جناب

رفته زالت رونق شسته نگاهت وسیع | گشته ز مذلت طلوع مهر زمین منخفض | خم شده بهر رکوع دهر و سپهر خضوع

تا بخضوع و خشوع بوسه دهد بر رکاب

گر پی نخجیر صید رو به بیابان نهی | قالب غزلان دشت بر سر شیران نهی | چشمه نیز شود روچو به قطران نهی | گاه کرم بر زمین حاصل عمان نهی

جمله نهد چرخ را عزم تو بر گه طناب

یک نفس محشر است خاتم تو از گیرودار | یک شجر اخضر است رمح تو از آب و نار | زان بن هر شجر مشتری حلق پلنگان نشان | زین شجر اخضری گردن شیران بخار

تا که بشوید بخون عارض خود آفتاب

جاه تو کرسی نهاد بر تن این آسمان | گشت ز بیگاه تو هشت فلک پاسبان | فر تو اسفندیار هفت فلک هفتخوان | قدر تو کاوس کی عزم تو تخت روان

ملک جهان آشیان حکم تو فیعت عقاب

گر ز رخ خاکیان عجز تو سنفک نمود | صورت دور زمان نظم جهان منفک شود | گر تو روی از زمان باز نگر کن حک شود | گر بکف آری کمان چرخ مسنگ شود

جام چو بر کف نهی ابر ببارد شراب

ای ز تو نصرت فروش چتر ز بید اوفتان | غازه زحمت گرفت عارض میمون دین | از تو زگرد و دون مرتشد گردون دین | شد ز تو شنجاب پوش مشتری دانشین

از کرمت مشکبیز شد چمن دشت و غاب

تیغ تو طغیان نگر شاه ترا خان توئی | خسرو کاوس فر رستم دوران توئی | تخت سلیمان بگیر کاصف کیهان توئی | بر سر شیران گزر گرگ شیران توئی

بر سر گیتی بتاب زانکه تو ئی آفتاب

خصم ترا روز کین تیغ برشته بهشت | رمح ز خون جسوم گل بر رشته بهشت | انجم امن و جهان حلقه کشته بهشت | پنجه اسرار را فکر تو رشته بهشت

تیغ تو از خون خصم کرد بهامون خضاب

روی شفق را شها هیبت تو زرد کرد | نام ترا آسمان دارو بر در کرد | آتش کین ترا ابر سطوت تو سرد کرد | سم سمندت بزم خصم ترا گرد کرد

کرد ز هولت کلنگ شانه ز چنگ عقاب

توهمت آسمان نصرت و ظفر گیر | حکم ترا چرخ پیر بسته چو هر دو کمر گیر | خیز و بمیدان شتاب تیز بهرام گیر | همچو تهمتن بدوز باز و گردان بتیر

وحمله آتش بیار بر شیران غاب

خاتم جاه ترا است در سکندر نگینا | قصر جلال ترا است در سلیمان نگین | همچو سکندر بگیر بر دو سقلاب چین | همچو سلیمان کشا حصر سپهر برین

چند نشینی بکش تیغ جلال از قراب

خنجر سکندر توئی ابلق دوران بگیر | آئینه دین بساز چشمه حیوان بگیر | شاه نشان قیصری افسر خاقان بگیر | خیز و ز شیر فلک کار چو شیران بگیر

از سر پیکان بشکن حلقه درع سحاب

عیش ابد را چو جم جام جهان بین بدوز | خیز و چو صبح از نشاط رخ ز صبوحی فروز | بال عقابی بکشا کز کس غم را بتوز | آصف دوران توئی آخر ازین بر بسوز

ملک سلیمان بگیر از دل طغان و خراب

تو که بزرگی ز دش قصه تو محکم بهاس | بود ترا در ازل چشمه کوثر بکاس | تو که غلام تو بود ترک فریدون خان | تا که درین معبری گوهر خود را شناس

قدر شبانی بسنج بر سر گیتی بتاب

درپس عادل ملک منهی پنهان نگزار	تاکه شعار ظلوم بر تو شود آشکار	خیز چو ما رو دن شد پی گیرد و سر کار	همچو گدایان شب گرد و سیاهی شمار
تا تو به بینی که چیست حال جهان خراب			
مادر فرزند کش ما شگفه خاکیان	از کرم مادری هیچ ندارد نشان	دولت دارا گرفت فر نوشیروان	سینه جمشید خود و مغز سر اردوان
کوشک کسری شکست گنبد افراسیاب			
دلق بشاهی فروش ای ز تخت فقر	گام چو مردان بنه نام چو مردان گزار	هر چه بیاری بیار هر چه چو ماری بیار	هر چه بسازی بساز هر چه بکاری بکار
زانکه ندارد بقا کار جهان خراب			
ایکه به بخت بلند خسرو تاج و نگین	داد خدایت نژاد وصف صداقت چنین	شکر خدای جهان کن که تو شاهنشهی	تا بتو نازل شود آیه ظل الهی
ملک نصاب ترا شکر کند بجیاب			
تو که بجاه و حشم خسرو داراوری	اندکه ام سوی تو تا هنرم ننگری	بود چو من شاعری نزد تو صفری	خسروم اکنون بدهر کیست کند همسری
ملک سخن را منم داور مالک رقاب			
عرش اشفته را در صف جانین	تشنه لب چو سیار آب زلال آشین	بخت بدش در قفا چرخ مدور کین	دست بتو ملک فرق بر بود از زمین
لطف کن ای شهریار خسرو مالک نصاب			
تا که بود در چمن شعله نوبهار	تا که بود بر زمین قبه گوهر نگار	با د به تخت شهی از زد و هشت و چار	دست ترا زیر پا سلطنت استوار
اختتام حصه اول	پای ترا زیر دست صولت افراسیاب		مطبوعه مطبع عربی دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ دوم

حکمرانی رعیت کی نگہبانی حفاظت جوہ دخیتاری خدا ترسی نیکی بدی کے ذکر مین

حکمرانی اور رعیت کی نگہبانی بہت ہی بڑا اور بزرگ کام کہلاتا ہی اگر بطریق عدل اور انصاف ہو تو اوسمین کچھ کلام نہین کہ زمین پر پاک پروردگار عالم کی خلافت ہے اور اگر عدل و کرم و شفقت سے خالی ہو تو معاملہ برعکس ہو جاتا ہے کیونکہ والی ملک کے ظلم و ستم سے زیادہ فساد کے دفع مین اثر نہین ہو سکتا ہی اور علم و عمل فرمانروائی کی اصل ہے علم کچھہ دین ہی کے لیئے کارآمد نہین بلکہ سلیقہ فرمانروائی طریقہ ملک داری آئین سیاست و ریاست رانی کا جزء اعظم ہی اور سلطنت

وحکومت کیلئے سب سے زیادہ لیاقت درکار ہے۔

اگرچہ اہل علم نے حکومت کا علم بہت ہی بڑا کہا ہے تاہم حاکم کو جان لینا چاہیئے کہ اس کو احکم الحاکمین نے اس جہانمین کس لیئے بھیجا ہے اور اسکی قرارگاہ کہان ہوسکتی ہے یہہ دنیا اسکی منزل گاہ ہے کچھ قرارگاہ نہین ہوسکتی ہے کیونکہ وہ یہان پر مسافرانہ وارد ہی رحم مادر اسکی منزل کی ابتدا ہی اور قبر اسکی منزل کی انتہا۔ اور وطن اسکے سوا ہوتا ہے۔ جو برس اور مہینا اور دن اسکی عمر سے گذرتا ہے وہ ایک منزل کی مانند ہوتا ہی جسکے باعث وہ اپنی قرارگاہ سے نزدیک تر ہوجاتا ہے پس جو شخص پل پر گذرے اور پل ہی کی عمارت مین اوقات گذارے اور اپنی منزل گاہ کو بھول جائے تو عقلمندی اور دانائی سے دور ہوتا ہے بلکہ دانشمند وہی شخص کہلاتا ہے جو منزل دنیا مین زاد راہ آخرت کے سوا اور کچھہ طلب نہ کرے اور دنیا مین اسیقدر قناعت کرے جسکی ضرورت رکھتا ہے اگر حاجت سے زیادہ ہوگا تو وہ زہر قاتل ہوتا ہی اور موت کے وقت وہ چاہیگا کہ میری تمامی خزانونمین خاک ہی بھری ہوتی سونا چاندی کچھ بھی نہوتا تو وہ جسقدر زیادہ جمع کریگا اسمین سے بقدر کفایت اوسے نصیب ہوگا باقی سب حسرت واندوہ کا تخم ہوگا اور موت کے وقت اوس پر جان کنی دشوار ہوگی اور یہہ حسرت اس صورت مین ہوگی کہ مال حلال ہوا گر مال حرام ہوگا تو آخرت کا عذاب اس حسرت سے کہین زیادہ ہوگا اور بلا بیحد اپنی نفسانی خواہشون سے صبر کرنا ممکن ہی نہین مگر آدمی کا ایمان اگر اس بات پر ٹھیک ہو کہ دنیا کی چند روزہ لذت جو سراپا کدورت ہے اسکی وجہ سے لذت آخرت جو سلطنت لازوال ہی اور کسی کدورت کو اسمین دخل نہین وہ فوت ہوجائیگی تو چند روزہ صبر کرنا

بہت ہی آسان ہوگا اسکی مثال یون سمجھی جاسکتی ہے کہ اگر ایک عاشق صادق سے
کہا جاسے کہ اگر آجکی رات تو اپنی معشوق پاس جانا چاہیگا تو پھر اوسکو ہرگز نہین دیکھنے
پائیگا اور اگر آجکی رات صبر کریگا تو بے رقیب اور بغیر کسی مخل صحبت کے ہزار راتون
کے لیئے لوگ اس معشوق کو تیرے سپرد کر دینگے تو اوسکا عشق اگرچہ حد سے زیادہ
ہو مگر بلا تامل ہزار شب وصل کی امید پر ایک رات صبر کرنا کیا اوسے آسان نہوگا۔
اور دنیا کی مدت آخرت کی مدت کا ہزارواں حصہ بھی نہین ہوسکتا ہے بلکہ اس سے
کچھ بھی نسبت ہی نہین رکھتی اور ابد کی درازی ہرگز آدمی کے وہم وخیال ہی مین
نہین آسکتی ولو فرضناً اگر سا توان آسمان اور زمین کو رائی کے دانون سے بھر دیون
اور ہر ہزار برس کے بعد ایک چڑیا اسمین سے ایک دانہ چگے اور کھا جائے تو وہ سب
رائی کے دانہ ختم ہو جائینگے لیکن ابد مین سے کچھ بھی کمی نہوگی مثلاً کسی آدمی کی عمر
سو برس کی ہو اور شہ قاہ غربا تمام ملک روئے زمین پر قابض اور متصرف ہو جائے
تب بھی آخرت کی ہمیشہ قایم رہنے والی سلطنت کے سامنے ہیچ اور بے قدر ہوسکتی
ہے پھر جس کسی کو دنیا مین سے تھوڑا ہی حصہ کسی ملک کا ملجائے اور وہ بھی صاف نہو
تو خواہ حاکم ہو یا محکوم سب کو اس امر کا لحاظ درکار ہوسکتا ہے کہ ہمیشہ اپنے جی جان سے
ایسی باتین کیا کرین اور دل وجان پر اس مضمون کو تازہ کر لیا کرین تاکہ چند روزہ
خواہشون سے صبر کرنا اور رعیت پر مہربانی اور بندگان حضرت خدائے مطلق کو
اچھی طرح رکھنا اور شہنشاہ جل وعلا کی خلافت بجالانا اوس پر آسان ہو جائے۔
پس جب انسان نے یہہ بات جان لی تو فرمانروائی مین اسطرح مشغول ہو جیسا کہ حکم حاکمین
کا حکم ہے نہ کہ اس طور پر جسکی صلاح اہل دنیا دین چونکہ عدل وانصاف کے ساتھ حکمرانی

کرنے سے زیادہ کوئی عبادت حق سبحانہ تعالی کے نزدیک افضل اور بزرگ نہین اسلیئے
کہ بادشاہ عادل کیواسطے ساٹھہ صدیق مستعد کے عبادت کا عمل فرشتے آسمان
پر لیجاتے ہین جس سے خداوند عالم اس بادشاہ کو اپنا مقرب اور بڑا دوست
سمجھتا ہے اور ظالم بادشاہ اللہ پاک کا معذب اور دشمن کہلاتا ہے جتنے رعایا
کے روزانہ نیک اعمال ہوتے ہین ہر روز عادل بادشاہ کے بھی اوتنے ہی نیک
عمل فرشتے آسمان پر لیجاتے ہین اور اوس بادشاہ کی نماز ستر ہزار نمازونکے
برابر ہوتی ہے ٭

جب ایسی حالت ہے تو اس سے زیادہ اور کیا انسان کو حاصل ہوسکتا ہے
احکم الحاکمین جس کسی کو منصب حکومت وسلطنت رانیکا عطا فرمائے تو مالک
سلطنت جسکی ایک ساعت دوسرے کی تمام عمر کے برابر ہوتی ہے اگر شکر نعمت
وحق خدمت نہ بجالائے اور اپنے حقیقی مالک سے منحرف ہوکر ظلم اور خواہشات
نفسانی مین مشغول ہوجائے تو وہ دانا انسان نہین کہلاتا ہے چونکہ حکومت نہایت
خطرناک چیز ہے خلایق کی حکومت کا کفیل ہونا کچھہ آسان امر نہین جو والی سلطنت
اپنا حق ادا کرنیکی اور خداترسی کی توفیق پاسکتا ہے وہی ایسی سعادت حاصل
کرسکتا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی سعادت ہی نہین ٭

خداترسی

یہہ وہ صفت ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنی ذات کو بہمہ صفت موصوف بناسکتا ہے
اور اس بزرگ خصلت کی وہ عمدہ تاثیر ہے جسکی برکت سے تمام دنیا کی برائیون سے انسان
اپنا دامن چھڑا سکتا ہے حقیقت مین جو انسان خدائے پاک پروردگار عالم کی بزرگی اور

قدرت کو کسی وقت اپنے دل سے فراموش نہین کرسکتا وہی شخص خدا ترسی کے معنی
بھی خوب سمجھتا ہی کہ کون کون اچھی باتین اس ذریعے سے حاصل ہوسکتی ہین اور کون
کون برائیان اسکی برکت سے حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے حک ہوسکتی ہین
یہہ بات غور کرنے سے دریافت ہوسکتی ہے کہ ایک ایسا شخص جسکی مزاج مین
لاابالی اور بے سروپا خیالات بھرے ہوے ہین وہ کسی موقع پر اور خصوص ایک غور
طلب مقدمہ کے وقت اپنی حالت ایسے درجہ پر قایم نہین کرسکتا کہ وہ کچھہ دیر بھی
رائے پر قایم رہ سکے یا اپنی مفید رائے کے نتیجے سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرے
جس سے اسکی قدرت مدرکہ ترقی کے منزل کو طے کرسکے ؛

پس ایسے پست حوصلہ شخصون کو خدا ترسی کے طرف کبھی خیال ہی نہین ہوتا اور
نہ وہ سوچتے ہین کہ ہمارا مآل کیا ہونے والا ہے وہی لوگ جو کسی کام کا آغاز اور
انجام نہین خیال کرتے بادۂ کبر و نخوت سے یہان تک مست ہوجاتے ہین
کہ اونکی نظر مین کسی شخص کی قوت اور عظمت نہین جچتی بلکہ وہ اسی اپنے فیانی زعم
پر بڑے بڑون کی کچھہ حقیقت نہین سمجھتے ؛

پس ایسا شخص جو اپنے ذاتی غرور کے سبب سے ایک بزرگ آدمی کو تحقیر کی نگاہ
سے دیکھتا ہے تو فرمائی وہ اپنے سے چھوٹے اور کم رتبہ آدمیون کی کیا قدر
کریگا اور اونکو اپنے مقابلہ مین ایک چیونٹی سے بھی کم سمجھے گا ؛

یہہ بات کچھہ ایسی نہین کہ خاص و عام نہ جانتے ہون اور نہ اس مقام پر اس امر
کی ضرورت ہے کہ تمثیلاً کوئی روایت بیان کیجائے جس سے ثابت ہو کہ اوس
شخص نے جو ہر طرح سے زبردست تھا ایک کسی کمزور کو تنگ کیا کیونکہ

اس مزاج کے تو ہزارہا آدمی نکلین گے جو اپنے سے چھوٹے لوگون کی کچھ حقیقت
ہی نہین سمجھتے اور اون کو بات بات پر تنگ کرنا گویا اپنی قوت کی نمایش اور
امتحان کا موقع سمجھتے ہین پس وہی لوگ ہین جو ذرا خوف پاک پروردگار عالم
نہین کرتے اور خدا ترسی کے معنے سے واقفیت رکھتے ہین اور نہ اس راز
پر غور کرتے ہین کہ ہمارے سرکشی کا نتیجہ کیا ہونیوالا ہے اور جن کم زورون
اور غریبون اور بیکسون کو ہم اپنا زور دیکھاتے ہین تو کیا اون کے رنجیدہ اور
ٹوٹے ہوئے دل کسی ایسے حاکم سے اون کے ظلم اور جور و سختی کی فریاد نکرین گے
جو کل زبردست اور زیردستون کا مالک ہے اور جس کو تمامی زمانے کا اختیار
حاصل ہے اور کیا اون بیچارون کی دعائین اور التجائین قبول نہون گے
جسکے ذریعہ سے وہ آیندہ بحفاظت تمام رہ سکین اور اون کے ستانے والے
لوگ اپنی کیفر کردار کو نہ پہونچین گے ؛

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

گو وہ لوگ جو خدا ترسی سے غفلت کرتے ہین اپنے خیالات و تدبیرات پر پورا
بھروسا کر لیتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ ایک یقینی امر ہے کہ جس سے کبھی کم زور پر حملہ
کیا جائیگا وہ ضرور ہی مغلوب ہو جائیگا مگر یہ تجربہ سے اکثر ثابت ہوا ہے کہ
وہ اپنے جوش غصبی مین یہان تک بدحواس ہو جاتے ہین کہ اونکا اکثر نا اونہین
کے گرا دینے کا باعث ہو جاتا ہی اور اس امر کا موقع ہی نہین آنے پاتا کہ فریق
ثانی جو نہایت کم زور تھا اوس زبردست سے کوئی صدمہ اوٹھائے ۔

اور اگر بالفرض ایک زبردست شخص ایک کم زور کو نہایت تنگ ہی کرے تو ممکن ہے کہ انتظام دنیاوی کے موافق حاکم وقت اوسکی فریاد کو پہونچکر ضرور اہل جرم کو سزائے سخت دے اور اگر کسی وجہ سے وہ زبردست شخص اپنی افعال بد کی سزا نہ پاسکے اور حاکم وقت کی نظرون سے بچکر گناہ کرے تو اس امر پر کب بھروسا ہو سکتا ہی کہ وہ شخص اپنی جرم سے حاکم علی الاطلاق کی دارالعدالت مین سزایاب نہو سکے پس عقلمند انسان وہی ہو سکتا ہی کہ خدا ترسی کی عادت ڈالے اور کسی اپنے کم زور مجبور ہمجنس پر جبر روا نرکھے اور ہمیشہ نیک نامی سے اس چند روزہ زندگانی پر دنیا مین گذر کرے بدی اور بد افعالی سے بچے ؛

نیکی اور بدی

نیکی کا لفظ عام طور پر ایک ایسا لفظ ہے جسمین ہر قسم کی نیکیان شامل ہو سکتی ہین اور جسکی عام فہم مطلب و معنے ہر طبقہ کا انسان جان سکتا ہی ؛

اسیطرح نیکی کا متضاد لفظ بدی بھی ایسا ہی مشہور ہے کہ اوسکی تشریح کی ضرورت ہی نہین معلوم ہوتی ؛

نیکی و بدی کے نتایج ہر انسان کے ذہن نشین تو بآسانی اور بلا غور و فکر ہو سکتی ہین لیکن تاہم بعض اوقات بہتیرے لوگ ان دونون خصایل مشہور کے نتایج سے سہواً یا عمداً ایسے غافل ہو جاتے ہین کہ وہ اکثر بدی کے طرف جھک پڑتے ہین اور نیکی کے ہر دل عزیز اور فایدہ بخش راہ کو چھوڑ دیتے ہین ؛

یہہ بات اس مقام پر غور طلب ہے کہ آیا کیا ہر شخص کے ساتھہ نیکی ہی کا برتاؤ واجب ہو سکتا ہے یا انتظاماً بدی کا بھی عمل کسی کے حق مین داخل انصاف ہو سکتا ہے ؟

نیکی سے مراد یہہ ہے کہ کسی شخص کے ساتھہ بھلائی کرنا اور اوسے اپنی قول یا قوت یا دست رس کے ذریعہ سے فائدہ پہونچانا - اور بدی سے مراد ہے کہ کسی شخص کی بُرائی چاہنا اور اوسکے ساتھہ ایسا سلوک کرنا جسکے ذریعہ سے اوس کا نقصان ہو ؛

اور کسی شریر و فتنہ انگیز بانفس شخص یا مجرم کے پاداش افعال کا بندوبست کیا جائے تو وہ فعل داخل بدی بانیوجہہ خیال نہین کیا جا سکتا ہے کہ ملزم کا تدارک بھی اوسی کے آیندہ بہبودی کے لئے مفید اور نیز مخلوق الہی کو ایک شریر النفس شخص کے آیندہ حملون سے محفوظ رکھنے کی ایک عمدہ تدبیر ہے - پس عُقلا کی نزدیک اس قسم کا انتظام داخل بدی نہین کیا جا سکتا ہے بلکہ بخیال حفاظت نقصان و ضرر عامۂ خلایق کسی شریر و مفسد کی سزا دہی کی تدبیر بھی داخل امور نیکی ہے ظالم کو ظلم مین مدد دینا یا اون کے فعل کو اچھا کہنا بھی ظلم ہو سکتا ہے اور اونپر بجور و جفا پیش آنا عین صواب ؛

مدد دینا بدون کو کار بد مین	بُرا ہے فی الحقیقت یہہ بُرا ہے
بھلائی ہے بُرا کرنا برون سے	ستم گر پر ستم کرنا بھلا ہے

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو ضرر پہونچا کر اپنا یا کسی اپنے دوست یا چند آدمیون کا فائدہ حاصل کرنا داخل امور احسن سمجھے تو یہہ امر بھی بالکل داخل بدی کیا جا سکتا ہے

بدی کو دنیا مین جسقدر وسعت حاصل ہے دوسری چیز کو ممکن نہین انسان ہر شخص کے ساتھہ بدی اسکے پیرایہ مین ہر قسم کی بدسلوکیان اور ناجایز برتاؤ کر سکتا ہے ؛

بدی ہر ایک سے کرتا ہے بدکا۔	بہری ہے اسکی طینت مین برائی

بدی کرنیکے واسطے نیکی کی طرح کوئی وقت معین نہین ہوسکتا۔ ہر وقت ہر محل ہر موقع پر انسان کے دل پر سخت صدمہ پہونچانے اور کلیجہ کو تڑپانیکے واسطے آمادہ پاوگی۔ آدمی کی نیکی خواہ کیسی ہی مستند ثابت ہوچکی ہو ذرا سی غفلت مین بدی کے پھندے مین پھنس کر اپنا رنگ جمانیکے لئے کوئی کارنمایان نہین کرسکتی۔ بدی کیواسطے کوئی خاص صفت کا آدمی درکار نہین اور نہ یہہ کسی کی دست گرفتہ ہے بلکہ ہر شخص جسکا شیشۂ دل خوف پروردگار عالم اور اندیشہ روز جزا و پھوسہ ننگ ناموس خدشۂ انسانیت اور خطرۂ جان و مال کے مضبوط اور روزنی پتھر کی ٹھیس سے چور چور ہوتا ہو اسے بدی اپنا ترقی خواہ بنا لیتی ہے۔ ہر زمانہ اور ہر قرن مین بدیکی علمداری مین رہنے والون کی مردم شماری کا نمبر نیکی کی دنیا مین رہنے والون کی بہ تعداد سے اضعاف پایا گیا ہے اور اونکی قوتین ایسے زور پکڑے رہین کہ آئین جہانبانی ان کے زور گھٹانے والے کوششون کو وسعت دینے مین بھی ناکامیابی کے ساتھہ اپنے ضعف پر متاسف پائی گئی۔

تاریکی دنیا مین بھی بمقابلہ نیکی۔ بدی کا دورہ ہمیشہ رہا اور یہی وجہہ ہے کہ ہر ولایت ہر ملک مین کسی خاص خاندان یا کسی بادشاہ کے گھرانے مین سوائے حکومت اپنی برکتون کو ایک مدت تک قایم نہ رکھہ سکا جن عہد دنین زوال مملکت و انتزاع سلطنت کی دہائی پھرے ہے وہ بدی کے کارنامون کی تاریخ لکھے جانے

جہانیکا زمانہ ہین ؛

قطب الدین مبارک شاہ خاندان خلجی کا خراب کن بادشاہ معزالدین کیقباد خاندان التمش کا آخری جہان پناہ اورنگ زیب سلطنت مغلیہ کے عہد شباب کا آخری کجکلاہ اگر بدی کو اپنی عملداری سے خارج کرتا تو ممکن نتہا کہ ان خاندانون کی تباہی کیواسطے قہر الٰہی کچہہ بھی ہاتہہ پانون مارتا سیاسات شرعیہ و تدبیرات نبویہ اصلاح امور دینیہ و دنیویہ صرف بدی کے انسداد کیواسطے جلوۂ ظہور دکھا رہے ہین ۔ اور اگر نیکیون کا عام طور پر رواج ہوتا تو تو ان کے مولفین و مصنفین کو کوئی پہلوان کے عالم شہود مین لا نیکے واسطے نہ مل سکتا ؛

نیکی جو توشۂ آخرت کے نام سے مشہور ہے بدی کیطرح ہرجائی نہین اور نہ اسکو ناقص العقل اور دنیا طلب اشخاص سے برائے نام انس ہے یہ صرف انہین کے نامۂ اعمال درست کرنے کے واسطے اپنی اوقات عزیز صرف کیا کرتی ہے جو سزائے روز جزا کے خوف سے تھر تھر کانپتے ہین اور رضائے الٰہی کو کل باتون پر مقدم جانکر بدی کیطرف ہولے سے بھی نظر نہین اٹھاتے ؛

نیکی کرنے والون کو بدی کرنے والون کے طرح دفعتہً اظہار لیاقت کا موقع نہین ملتا بلکہ انہین نہایت جد وجہد اور سعی و کوشش سے نیکی کے اوصاف دکھانیکی ساعت سعید تلاش کرتی ہے جس شخص مین نیکی کا خاصہ موجود ہے اوسکی رگ رگ کو یہہ صفت موصوف ہونے کا دعوے ہوتا ہی اور اوسکی نس نس مین نیکی سے بھرے ہوے خون کا جوش موجین مارتا نظر آتا ہے ۔ اوصاف دینی اور دنیاوی مین اگر ایک صفت کے ساتھہ بدی کا لگاؤ ہوا تو

سارے افعال حسنہ اور خیر صواب اپنی جانکی خیر منانے لگتے ہین - نیکیون کے عادی اپنے اوصاف کو صرف اپنی خیر خواہون دوستون واعزہ کے ساتھ سلوک ہونیکی جرأت نہین دیتے بلکہ اپنے دشمنون اور رقیبونکو بھی ہر دل عزیز صفت سے فیضیاب کرنے کے ساعی رہتے ہین ؛

جو انسان نو نہین ہین انسان نکو نام	برون سے بھی دعا کرتے ہین بھلائی

اگر صرف شاہی تاریخ پر کفایت کیجائے اور خیالات حالات اہل زمانہ کی جستجو مین پہنچنے سے باز رکھے جائین تب بھی مطلب ہذا کو بہت کچھ طوالت کے ساتھ نیکیون کے اثبات مین مدد مل سکتی ہے ؛

جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام لاکھون کروڑون بندگان خدا کے مشکل کشا اور دلی لعنت تھے بعہد شمر و یزید پلید اپنی امامت و اشاعت اسلام کا ڈنکا بجاتے تھے اور اوسی زمانہ مین یہہ دونون حاکم ظالم زبردست خلقت خدا کے بالادست حکمران تھے مگر نیکی کے خصایل نے اون کی توقیر بڑہانے اور بدی نے اون ظالمون کی وقعت گھٹانے مین جو کام کیا وہ صفحہ روزگار پر عوام کی عبرت کیواسطے بہت کچھ کارنمایان کر سکتا ہے ؛

جسطرح رآون اور کنس کی جفائین - نمرود مردود کے ظلم اور فرعون کا ستم چنگیز خان و ہلاکو کی خونریزیان نادر کی دل آزاری بدی کی یادگار رہکر اونکی خاک کو انگشت نما بنا رہی ہے ؛

اسی طرح امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ حضرت ابابکر الصدیق رضہ کا صدق اور امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کی عدالت گستری اور امیر المومنین حضرت

عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی شرم وبخشش اور امیرالمومنین
سیدنا اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب رضی
اللہ تعالی عنہ کا علم وعدل کا سراپا کھینچکر ہمارے لئے راہ نجات
کا خضر بہم پہونچاتی ہین ۔

بدی اور نیکی کے لفظ بعض موقع پر اپنے اصلی معنی سے بھی انحراف
کر جاتے ہین اور بے موقع استعمال ہوکر اپنے مطلب کو خلاف موقع ثابت
کرتے ہین ؛

بدی جسکا پہلے ذکر ہوچکا ہے عام طور سے ذلیل سمجھی جاتی ہے اور واقعی
اس سے بڑھکر دنیا مین کوئی بُری چیز ہی نہین مگر عقلمندان دانشور اہل
خلاف نے بعض موقع کی بدی کو بھی بمنزلہ نیکی تصور کر لیا ہے مثلاً کوئی ظالم
بندگان خداوند عالم کا جانی دشمن و خونخوار عدو ہے اور اوسکی ذات
سے صدہا قسم کے نقصان متصور ہین تو یہہ ضرور نہین کہ اوس پر رحم
کیا جائے اوسکا تدارک ہو ؛

اگر اوسکے ساتھہ خوفناک اور ضرر رسان بدی کی چال چلی جائے تو وہ بمنزلہ
نیکی تصور کی جائیگی بلکہ اوس سے بہتر ہے یہی حال اوس نیکی کا بھی ہوسکتا
ہے جو بعض وقت بدی سے بھی دو چار ہاتھہ بڑھ جاسکتی ہے اور نیک آدمی کو
بدون کی جماعت مین شامل کر دیتی ہے مثلاً کوئی شخص کسی دوسرے
کا دشمن جانی ہے تو اوس پر رحم کھا کر بخیال نیکی اوسکی
مدد کرنا صدہا قسم کے ضرر پیدا کرتا ہے ۔ ایسی نیکی کو یا اوسکی

سوائے اسی قسم کی اور نیکیون کو عقلا نے بالکل ناجایز قرار دیا ہے اور اس شعر
مین اپنے کل خیالات کا خلاصہ منضبط کیا ہے۔

نکوئی با بدان کردن چنان ست	کہ بد کردن بجائے نیک مردان	

بدی کے ہاتھ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے اوسکی شہرت کو کوئی چار دیواری
روک نہین سکتی لحظہ بھر مین اوسکی خبر اس سرعت سے زمانہ بھر مین پہونچ جاتی
ہے کہ دوسرے ذریعہ سے ممکن نہین۔ نیکی کا آوازہ بدی کے خلاف بہت
آہستہ روئی سے سیر دنیا کرتا ہے اور اسکے راستون مین سیکڑون قسم کے
رہزن اسکے قطع منازل مین حارج ہوتے ہین۔ وہ نیک لوگ جو صرف درستی
عاقبت کی غرض سے جوے نیکی کے جوہر دکھاتے ہین وہ پیٹ کے ہلکے نہین
ہوتے اگر کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہین تو (نیکی کن بدریا انداز) پر عمل کرکے
کسی کو کانوکان خبر نہین ہونے دیتے مگر انکے خلاف بدی کرنے والون کے پیٹ مین
پانی نہین پچتا اور یہ اپنی بدیون ہی کو فخریہ بیان کرکے فرعون بیسامان بنتے ہین
حالانکہ فرعون اور قارون کے پاس بے شبہہ ان سے زیادہ دولت وحکومت
تھی پھر جو کچھ انجام انکا ہوا ظاہر ہے کہ ایک دریا نیل مین غرقاب ہوکر جہنم مین
جا پڑا اور دوسرا زمین مین دھنس کر تحت الثرے پہونچا؛

علم داد ند با دریس و بہ قارون زر سیم	اشد یکے فوق سماک و دگری تحت سمک

جہان تک اہل تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ ضروریات زندگی رفع کرنے
کے واسطے انسان کو جسقدر نیکی کی مدد درکار ہے اُس قدر اور کسی چیز کی حاجت
نہین اور اگر اس صفت کے حاصل کرنے سے محرومی ہے تو زندگی کا لطف صرف

خاک ہی نہین بلکہ زندگی کے دن پورے کرنا ایک آفت جان ہے ؛
مبارک ہین وہی لوگ جونیکی کو اپنی زندگی کا جزو اعظم خیال کرتے ہین اور بدی کے
سایۂ کو اپنے زمانۂ حیات پر تادم زیست پڑنے ہی نہین دیتے اور خودی کے
دام مین گرفتار نہین رہتے ۔

خودی

دنیا کی بُرائیون اور زمانہ کی خرابیون کے پیدا کرنے مین جس نے سب سے
زیادہ حصہ لیا ہے وہ خودی ہے خودی اگرچہ ظاہرا چھوٹا سا لفظ ہے مگر اوسکی
اثر کی درازی کل افعال قبیحہ کی وسعی دنیا کو گھیر لینے کے لئے پورے طور سے
کفایت کرنے کا ملکہ رکھتی ہی دنیا کے جسقدر خراب افعال ہین اونمین اس خودی
کا ایک بڑا بھاری جزو شامل دیکھا گیا اگر خودی کو انسانی طبیعتون پر موثر ہونے
مقناطیسی قوت حاصل نہوتی تو ممکن نہ تھا کہ انسانکے ہاتھون سے وہ فعل سرزد
ہوتے جو لغات مین اپنے معنے کو دل پسند الفاظ کے حروف مین لکھے جانے
سے باز رکھنہ رہے ہین اور جن کا نام مہذب زمانون پر بھی نفرت کے ساتھہ
اتا ہے جو لوگ آجتک کسی خراب فعل کے سبب سے اپنے نام کو بدنامی
کے ساتھہ لیجانے کے درپے ہوے ہین اون کی خو بو پر خودی ہی کا زیادہ اثر
پڑا کیا ہے انسان تو انسان ہی ہے فرشتہ تک اس خودی کی وجہ سے
راندۂ درگاہ آلہی ہو چکے ہین اور دنیا تو دنیا عدم مین بھی اونکو عزت کی جگہہ
ملنے نہین پائی ؛

خودی کو بدی کا جزو اعظم ثابت کرنے اور کل افعال قبیحہ کا مرجع وماوا سمجھنے
کیواسطے آدمی کو عالی دماغی کی مطلق ضرورت نہین آدمی چاہے جس عقل
کا ہو اور جسقدر قوت ادراک اوسکے دماغ مین بھرے گئی ہو بخوبی سمجھہ سکتا ہی
کہ اگر خودی کا لگاؤ نہوتا تو اشرف مخلوق احکام خداوند عالم آئین مذہب قوانین عادلانہ
نصایح ہادیان دین کو بھلاکر ثواب کی راہون سے عذاب کے راستون پر نجاتے
اور اپنی عقل و فہم کی آنکھون پر پٹی باندہ کر جہالت کے پہاڑون کی چوٹی پر نہ دوڑتے
ہر شخص خوب جانتا ہی کہ چوری گناہ اور اوسکے واسطے احکام خدا ورسول اور قوانین
خسروانی مین بڑی سے بڑی سزائین ہین ولیکن چوری کرنے والے ایک نہین
مانتے اور اپنے ہی کئے جاتے ہین اسکا سبب اور کچھہ نہین صرف خودی ہے۔
اگرچہ اس موقع پر یہہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ چوری کرنے مین خودی کی اشتراک کی
کونسی بات ہے۔ مگر یہہ اعتراض صحیح نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے کوئی
انکار نہین کرسکتا کہ چور چوری کو برا نہ سمجھتے ہون اور قوانین سرکاری کے
داب و رعب کے قائل نہون مال چراتے وقت صاحب خانہ کی قوت سے
افشائے راز ہونے پر سزا بھگتنے کا خوف دلمین نہو ولیکن اونمین خودی کا وہ
زبردست مادہ ہے کہ اونکی نظر مین یہہ سب اندیشہ اور وسوسہ عارضی و فرضی
معلوم ہوتی ہین اور سمجھتے ہین کہ اونکی چالاکی کل مصائب سے بچاکر انہین
کامیاب و بامراد کردیگی یہہ خودی ہی کی جرئت تھی کہ وہ کسی کے گھر موسنے اور
احکام پاک پروردگار عالم سے نہ ڈرنے قانون شاہی کا خوف نہ کرنے پر مستعد
ہوے اور چوری سے نفع اور نقصان اوٹھاکر شدہ چور کہلائے۔

یہی مثال ہر قسم کے افعال پر اپنا اثر پہلانے پر حاوی ہوسکتی ہے اور سمع خراشی
ناظرین کرنے کا ہر پہلو دکھا رہی ہے جس نگاہ کو تواریخ اور واقعات گذشتہ
کی سیر کرنیکا موقع ملا ہے اوس نے خودیکی باثر نتایج کو بخوبی سمجھا ہے ؛
اگر خودی نہوتی تو ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کے سجدہ نکرنے اور
پاک پروردگار عالم کا حکم نمانسے سے آج لاحول کا مستحق اور لعن وطعن کا
سزاوار ہی نہوتا بلکہ فرشتونمین افضل گنا جاتا۔ اگر راون مین خودیکا جوش
نہوتا ممکن نتہا کہ اسکے ہاتھہ سے وہ افعال سرزد ہوتے جنکے سبب سے
اوسکا سارا خاندان تباہ اور وہ ملعون خلق اللہ ہوا اسی طرح کنس جسکی ظلم و
بدعتون کے قصے مشہور ہین۔ اسی خودی کیوجہ سے ایک آن مین جان سے مارا
گیا۔ اور ایسا ہی فرعون جسکے عروج کے افسانہ طشت از بام ہین اسی خودی
کے بدولت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد نبوت مین دریائے نیل کی نذر
ہوا یہی خودی جسکی وجہہ سے مغز نمرود خوراک پشۂ ناچیز ہوکر حکومت کھو بیٹھا
اور یہی خودی تہی جسکی سبب سے یزید ایسا بادشاہ تخت حکومت کھو کر زندگی
سے ہاتھہ دہو بیٹھا اسیطرح کے ہزارون واقعات ہین جو خودی کے نتایج
مین درج پائینگے اور جو انسان کی عبرت کیواسطے وہ کام کر رہے ہین جو انہین
کا حصہ سمجھے گئے ہین۔ اگر انسان کی طبیعت خودی کا اثر قبول کرنے سے متنفر
رہے تو ممکن نہین کہ اُسکی خوارق بدی کیطرف بہولے سے بھی اُٹھا سکین
یا دنیا مین بُرائیون کے نام کا کوئی حرف بھی نظر آسکے ؛
علم افعال قبیحہ کے ذکر مین اونکے الفاظ تضاد کو عمدہ ہی پایا گیا ہے ؛

مثلاً بدیکی ضد نیکی ہے بے عقلی کی ضد عقل ہے بے انصافی کی ضد انصاف علی ہذا۔ لیکن خودی کی بات دنیا سے نرالی ہے اسکا لفظ تضاد اس مصرع کی مصداق ہو سکتا ہے

نادان جو ہو منقلب تو نادان ہی رہے

خودی کے لفظ تضاد پر جو غور کر لیا جائے تو "بے عقلی" "بے امنی" بے ایمانی وغیرہ کی طرح لفظ بے کو خودی کے ساتھ شامل کر دیا جائے تو خودی کی بدقسمتی سے لفظ بیخودی نکلا جسکے معانی ہی افعال قبیحہ کے معنے مین شامل پائے گئے پس اس موقع پر ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ جس چیز کے دونون پہلو خراب اور روپشت بدنام دہبون سے بدنما ہون اوسکے نتایج کیسے خراب ہونگے اگر کوئی پوچھے تو کہا جا سکتا ہے کہ اگر طبیعتون سے صرف خودی کا اثر جاتا رہے تو اہل دنیا عذابون سے پاک وصاف ہو کر فرشتون سے افضل ہو جائین اور دنیا کارخانہ افعال قبیحہ نرہے۔

اور نیک ہین وہی لوگ جو اپنی قوت اختیار کو خوش لیاقتی کے ساتھ حفاظت کرتے ہین

طاقت خود اختیاری کی حفاظت خوش لیاقتی پر موقوف ہے

قوت ہے اختیار کی گر اختیار مین	نام خزان کا خوف نہو پھر بہار مین

جس شخص کو دولت خود اختیاری کا جایزہ عطا کیا جاتا ہے اوسکو بڑی ہوشیاری مستقل مزاجی و راستبازی سے اوسکی حفاظت کرنا پڑتی ہے۔ اگر وہ اس دولت عظمیٰ کو بیجا نمایش مین صرف کریگا۔ یا بخیل بنکر اوس دولت کو گنج قارون تصور کریگا۔ یا فضول خرچی کو ہوا خواہی مین اوسکی تباہی و معدومی کا باعث ہو جائیگا۔

تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہی دولت خود اختیاری دوسرے کے قبضۂ اقتدار مین اگر اوسی سے اختیار بنا دی گی اور اوسکی بدنظمی و بد لیاقتی کا نشان روئے زمین پر گاڑدیگی جسطرح طاقت خود اختیار کا حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے اوسیطرح اس طاقت خود اختیاری کے عمل مین لانیکی لیاقت حاصل کرنیمین بھی بڑی محنت و تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے ؎

حکومت کا ملنا ہی مشکل اگر ہے	اگر کام بھی اوسکا دشوار تر ہے

اب یہہ امر ظاہر ہوسکتا ہی کہ جب ایک اوسط درجہ کا کام بغیر محنت کثیر و وقت کے اچھی طرح انجام نہین ہوسکتا تو پھر ایک مشکل کام کی سپردگی - (جسکی عاقبت دائمی بحیثیت ایک خود اختیار شخص کے متعلق ہو) کہانتک لیاقت ذاتی و قوت انتظامیہ کی محتاج نہین -

کام بے محنت کے ہوتا ہی نہین	ہے کنوان اندھا جو سوتا ہی نہین

جن دانایان روزگار نے زمانیکے نشیب و فراز پر غور کلی فرمایا ہے اور جنکا بیش بہا وقت انجام کاروبار اہم مین صرف ہوا ہے وہ اس امر کو خوب سمجھ سکتے ہونگے کہ قوت انتظامیہ کو کن کن وسایل سے وسعت و پختگی حاصل ہوسکتی ہے -

جس نے کھویا وقت اوسنے کھویا پایا نہ	وقت کے بیکار جانے سے نہ پچھتایا نہ

انسان کو لازم ہے کہ اپنے اختیار کو حد مقررہ سے کھٹنے بڑھنے نہ دے کیونکہ یہ سب سے پہلا اصول طاقت خود اختیاری کے برقرار رکھنے کا عقلا کے نزدیک دریافت ہوچکا ہے ؎

جو شخص اپنی حدِ اختیار سے قدم باہر نہین بڑہا سکتا ہے وہی ہمیشہ دشمنون اور رہزنون کی خوفناک اور دل شکن کرتوتون کے نتیجون سے محفوظ رہ سکتا ہی

اپنی حد پر ہے جو قایم اوسکا قایم ہی وقار	شاخ جو حد سی بڑہے اوسپر تبر کرتا ہی وار

مگر جو شخص طاقت خود اختیاری کو بیجا طور پر استعمال یا عمل لانا اپنے حوصلہ مندی کی دلیل سمجھتا ہے اوسکے دشمنونکی تعداد روز بروز بڑہتی جاتی ہے اور وہی لوگ اوس شخص با اختیار کو بے اختیار بنانے کیلئے تہہ دل سے آمادہ ہو جاتے ہین اور آخر کو ایک روز اپنی ارادے مین کامیاب ہو ہی جاتے ہین۔

ہو جو بعداد دشمنان کثیر	ایک بیچارہ کیا کرے تدبیر

دیکھو جس طرح طاقت خود اختیاری کی دولت انسان کو امیر اور نامور بنا دیتی ہے اسی طرح وہی دولت اگر بیجا طور سے صرف کیجائے تو اوسی شخص کو محتاج انام و ذلیل عوام ثابت کر دیتی ہے۔ اکثرون کا قول ہے کہ افسری کا کام نہایت ہی آسان ہی کیونکہ بہت سے مددگار ہر وقت دست بستہ سامنے کہڑے رہتے ہین اور اونکی اطاعت و بندگی افسری کے برقرار رکہنے کی ایک اچھی اور مستحکم سبیل ہی۔ مگر عقلا کے نزدیک افسری کا کام نہایت دشوار ثابت ہو چکا ہی اور کہا گیا ہے کہ یہہ وہ کام ہے جو بڑے لایق ہی لوگونسے اچھی طرح انجام پذیر ہو سکتا ہی

نہین بازیچۂ اطفال حکومت کا سبق پڑہنا	مگر قانونِ شریعت کا ہی دل سی ہر ورق پڑہنا

اگرچہ افسر کی مدد کے لئے اوسکے ماتحتین کی جماعت اوسکی حکومت کی ایک پہولی پہلی شاخ معلوم ہوتی ہے مگر خیال کر لیا جا سکتا ہے کہ درخت وہی مضبوط کہلاتا ہے

جسکی جڑ مضبوط ہوتی ہے یعنے افسر لایق منصف مزاج متحمل۔ عادی محنت
ہوسکتا ہے وہی اپنے ماتحتین کو بھی لایق اور محنتی بنا سکتا ہے۔

شانِ آفاق ہے حاکم کا وقار	تابع حکم ہین فرمان بردار

افسر کو ہر روز مختلف قسم کے خیالات سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور ہمیشہ ہر ایک
کی طبیعت کے موافق تقسیم خدمات کی فکر دامنگیر حال ہوتی ہے اور نیز اوسکو سب
سے بڑی فکر یہہ رہا کرتی ہے کہ مین جسکی طرف سے جس کام کے انجام دہی کے
لئے ذمہ دار بنایا گیا ہون اوس کو کسی نہ کسی طرح ضرور رضامند و خوشنود
رکھون تاکہ وہ طاقت خود اختیاری کسی بد انتظامی و نالیاقتی کیوجہ سے میرے
قبضہ سے نکلنے نہ پائے اختیار کے قانون کا پڑھ لینا ہی اصول افسری کے
لئے زیادہ مفید نہین ہوسکتا ہے بلکہ اوسکو ہر وقت ہر آن یاد رکھنا اور ادن
پر عمل آور ہونا زیادہ تر واجبات سے ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا سنا گیا ہے کہ
مختلف قسم کی مشکلات سے بعض افسرون کو سابقہ پڑ گیا ہے۔ اور ایسی پیچیدگیان
پیش آئی ہین جنکا سمجھنا ایک معمولی لیاقت کے آدمی کے امکان سے باہر
تھا۔ مگر ادنین سے جن لوگون مین تحمل اور غور و فکر کا مادہ زیادہ موجود
تھا وہ اپنی طاقت انتظامیہ کی مدد سے مشکلات پیش شدہ کے حل کرنین کو کبھی
سبقت لے گئے بلکہ جس انتظام سے ہمیشہ کیلئے آیندہ پیچیدگیون سے بھی محفوظ ہو گئے

تحمل غور کا دیتا ہے موقع	صفائی کا دکھا دیتا ہے موقع

غرضکہ ایک افسر کا دماغ مختلف قسم کی فکرون کا ذخیرہ بنا رہتا ہے اور اوسکو ہر وقت
مختلف طبایع کے خیالات پر غور کرنا پڑتا ہے اور خاصکر اس بات کی ایک

ایک فکر کرنا پڑتی کہ جو ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے اوس مین کسی قسم کی خرابی
تو عاید نہین ہوسکتی ہے - یا اوس اختیار کی وجہہ سے جسکے ذریعہ سے مجھے مختلف
طبیعتون کے لوگون سے کام لینا ہے عام نارضامندی کا باعث تو نہین ہے -

افسرون کے دل سے پوچھو کیا تمہارا کام ہے	فکر کیا ہی پیش کیا کیا کار صبح و شام ہی

اختیار وہ صفت ہی جو انسان کو مختلف خیالات کی جماعت کا حاکم بنا دیتی ہے اور
اوس اختیاری کا نقشہ دکھا دیتی ہی چنانچہ بادشاہ وقت کی یہی کیفیت ہوسکتی
کہ وہ بڑی ذمہ داری کا کام حاکم دین و دنیا کے حکم سے کرنے پر آمادہ کیا گیا
ہے اور ہر طبقہ و ملت کے لوگ اوسکے قانون کے تابع بنا دئے جاتے ہین -
اب غور کرنا چاہئے کہ افسری - سرداری - جہانداری ان سب کا مین
کسقدر طاقت خود اختیاری سے کام لینے کی ضرورت پڑا کرتی ہی - یہہ کام
کیسا نازک اور مشکل امر ہے ایسے کامون کے انجام دہی کے لئے ایک اعلی
درجہ کی متحمل و مستقل طبیعت درکار ہوتی ہی چونکہ طاقت انتظامیہ کی عملی کارروائی دیکھنے
کے لیئے سب سے پہلی ضرورت تحمل و مستقل مزاجی کی موجودگی ہی اگر یہی صفتین
انسانمین نہون گے تو ایک ایسے مشکل اور دقیق کام کی سپردگی طاقت خود
اختیاری کو خاک مین ملانے والی اور خدمات مفوضہ کو بدنامی کی امیرش سے بدنام
کرنے والی ضرور مشہور ہو جائیگی -

عام طور پر بے اختیار لوگ فریاد کیا کرتے ہین کہ بے اختیاری و فرمان برداری
کا کام نہایت تکلیف دہ ہی - اسمین سوائے مصیبت اور بے بسی کے کسی قسم کی آزادی
و آسودہ حالی نہین ہر وقت حاکم کی مزاج شناسی کی فکر رہا کرتی ہے - ہر دم خوف

عتاب کیجیے کو پاس باش رکھتا ہی - مگر اُن مین سے جو لوگ مال اندیش اور دولت
خود اختیاری کے تلاشی ہوتے ہین وہی لوگ فرمان برداری کا کام (جو مدبے اختیاری
مین داخل کیا گیا ہی اس خوبی و خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہین کہ آخرش وہی حسن
خدمات کے صلہ مین افسر بنا دیے جاتے ہین - اس مثال اور عملدرآمد سے
بخوبی ثابت ہوسکتا ہی کہ ایک بے اختیار شخص اپنی بے اختیاری کی بخوبی داد
دلیسکتا ہے اور نظر انصاف سے ہمیشہ اوسکے حقوق کی حفاظت اپنے اوپر فرض
سمجھتا ہے - تجربہ ایک ایسی چیز ہے جو مختلف پیرایون مین انسان کی مدد کیلئے
ہر وقت تیار رہتا ہے - مگر تجربہ سے انسان اسوقت تک مستفید نہین ہوسکتا
جب تک خود اوسکو مختلف اقسام کے کامون اور انتظامون و منظمون سے سابقہ
نہ پڑا ہو - کسی کام کا صرف اصول ہی دریافت کر لینا اور نرا اوسکو ایک ابتدائی
خیالی تجربہ سمجھ لینا دانشمندی کا ایک پختہ اصول قرار نہین دیا جا سکتا کیونکہ فقط
انسان کا ذاتی خیال اکثر اوسی کو مغالطے مین ڈال دیتا ہے اور انتشار کے وقت
طبیعت کو امتیاز نیک و بد سے معذور کر دیتا ہے جسکا نتیجہ اصول تجربہ کاری
کے بالکل خلاف کہا جا سکتا ہے ؛

انسان کو لازم ہوتا ہے کہ اپنے کام کو اس طریقہ سے انجام دے جو اوسکے
لئے موزون و مناسب ہو - کام کی وقعت کے موافق اوسکے انجام کا انتظام
واجبات و فرائضات انسانی سے ہے - بہرکیف اپنے اختیار کو اوس حد تک
اوسکی وسعت اسکے اختیار کی محافظت کا اقرار کرتی ہی یا جہان تک اوسکی خوش
انتظامی اوسکی قوت کی مددگار رہے - جو شخص دولت خود اختیار کی قدر کرتا ہی

وہی اسکے صرف کرنے کے طریقے خود ہی پہچان لے سکتا ہی۔ صفت اعتدال الفاظ ہی
وزیادتی کا وہ درمیانی جزو ہے جو ہمیشہ نقصان وتکلیف سے محفوظ رہتا ہے۔
جس نے اپنے اختیارات کو اعتدال کے ساتھہ وسعت دی ہے اور جس نے طاقت
خود اختیاری کو ضعف خودسری کی ہوا سے دور رکھا ہے وہ ہمیشہ اپنے ارادون
مین کامیاب رہا ہے اور ہمیشہ اوسکے دشمن اوسکے مقابلہ سے عاجز رہے ہین

فی الحقیقت طاقت خود اختیاری ہے وہ چیز	جسکو مرد نیک خود دل سے سمجھتا ہی عزیز
قوت خود اختیاری پر جو اترایا بشر	ہے حقیقت مین وہ مرد بے شعور بے تمیز

دولت مندی وملک داری

جہانداری اور دولتمندی فی نفسہ کوئی بری چیز نہین ہوسکتی ہے اگر موافق حق ہو
چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام انبیاؤن مین اور خلفاء راشدہ مین حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اولیاؤن مین خواجہ عبداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ
عترت مین ائمہ یمن شرفائے ملکہ معظمہ مالک آور آسودہ ہے۔ جتنی برائی اوسمین
خیال کی جاسکتی ہے وہ اونہین مفاسد کے ہوسکتی ہے جو قہر اور ظلم تمتع لذات
اتباع شہوات سے پیدا ہوتے ہین یا طمع۔ کینہ۔ حسد۔ بغض۔ محبت جاہ و
مال سے ظاہر ہوتے ہین۔ درآنحالیکہ سلطنت وریاست آن آفتون سے پاک
وصاف ہو تو پھر غنا اور ملک داری خدا پرستی اور دینداری ہوجاتی ہی جیسے سلطنت
بعض انبیاء کی پھر اون کے بعد خلفاء کی پھر اہل علم اور صلاح کی اور ساری خلق پر
اونکی اطاعت واجب ہوتی ہے بدلیل قول حق سبحانہ تعالیٰ اَطِیْعُوا اللّٰہَ

وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ مراد اولی الامر سے امرا و سلاطین
وملوک ہین بعض کے نزدیک علما بھی داخل ہین ان دونون قولون کے سوا
کوئی متیسر اقول اس ایت شریف کے معنے مین اہل علم نے نہین لکھا ہی۔ اور وہ
جو شارع علیہ السلام نے مذمت ملک وملوک کی بیان فرمائی ہے یہان تک کہ جس
نے دنیا مین درمیان دو آدمیون کے حکمرانی کی ہوگی اوسکی بھی مشکین باندہ کر
پاک پروردگار عالم کے روبرو لاوین گے اس قسم کی حدیثین جو وارد ہین مراد
اونسے وہی حکمران ہین جو دین پر قایم نہین اور عدل وانصاف نہین کرتے حمایت
قوم وتعصب مذہب ورعایت قرابت کیا کرتے ہین یگانہ سے ہربات ہر قصور پر
درگذر ہی اور بیگانہ سے ہر ذرہ پر رنجش وگرفت ہوتی ہے جیسا کہ ملوک ورؤسائی
بنی اسرائیل اسی طرح ہلاک ہوگئے کہ اقامت حدود کو اونہون نے ترک کردیا تہا سزا کو
اشراف سے بالکل اوٹہا دیا غریبون پر جاری رکہا انصاف چہوڑ دیا جب کوئی ضعیف
آدمی زنا کرتا تہا اوس پر حد جاری ہوتی تہی اگر قوی زنا کرتا تو اوسکو چہوڑ دیتے
آخر ہلاک ہوگئے خلق مین فساد پڑ گیا۔ حالانکہ پاک پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا
ہے لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ یعنے تمہاری رشتہ داری تمہاری اولاد
تمکو کچہہ فائدہ نہین دیگی تمہارے کام نہ آویگی۔ سو مراد اس سے باطل طرفداری ہی
ہوسکتی ہے جو سب رشتہ داری کے برتی جاتی ہے جسکا کچہہ نفع آخرتین
نہین بلکہ دنیا مین ظلم آخرت مین ظلمت ہوتا ہے ایسے ہی لوگون کا دین دوسرون
کی دنیا کے پیچہے برباد ہوجاتا ہے حق قرابت صلہ رحیم وہین تک ٹہیک ہوسکتا
ہے جتنا حکم شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے بلکہ انصاف یہہ ہی کہ اپنی جان پر

بھی بموجب شرع کے عدل کرے اولاد در شتہ دار کس گنتی وشمار مین خیال کئے جاسکتے ہین جب یہ امر انسے نہین ہوسکتا ہے تو اسی لیئے سخت وعید جزائے شدید انکے حقمین وارد ہے انکا جرم دوسرون کی نسبت دگنا ہوتا ہے ورنہ جسکی نیت اچھی اور جسکا عمل صالح ہوتا ہے وہ اگر سارے جہانکی بادشاہی کرے یا طالب ملک ہو تو کچھہ بھی برائی نہین خیال کیجا سکتی ہے حضرت **سلیمان** علیہ السلام نے کہا تھا رب اغفر لی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی۔ اور حضرت **یوسف** علیہ السلام نے بھی کہا تھا قال اجعلنی علی خزاین الارض انی حفیظ علیم یہہ سلئے فرمایا کہ انکو اپنی جان پر بھروسا تھا کہ یہ حالت ملکداری عہدہ خزانچی گریمین کوئی امر باطل نکرینگی ہر معاملہ مین انصاف فرمائین گے نہ کسی یگانیکی رعایت ہوگی نہ کسی بیگانہ سی نفرت کا شائبہ کا تلاہوا انصاف ہوگا۔ قوی ضعیف برابر رکھا جائیگا کوئی مستثنیٰ نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جو واقعات حضرت **داؤد** علیہ السلام کے عہدمین حضرت **سلیمان** علیہ السلام کی کم عمری کی حالت مین پیش ہوئے اونمین سے دو تین واقعات ہدیہ ناظرین ہین۔

حکایت

ایک روز دو دہقانی محکمۂ داؤدی مین حاضر ہوئے ایک **ایلیا** صاحب کشت یا باغ دوسرا **یوحنا** مالک غنم سو **ایلیا** نے کہا اے خلیفہ **یوحنا** میرا اڑوسی رات کے وقت بکریان چراتا تہا وہ بکریان میرے کہیت مین پڑگئین اور کہیت کہا گئین حضرت داؤد علیہ السلام نے **یوحنا** سے جواب پوچھا اوس نے عرض کیا درست ہے حضرت داؤد نے ارشاد کیا کہ غلے بکریون کی قیمت مشخص کرو چنانچہ وقت تشخیص بقدر

قیمت بکریون کے نقصان قرار پایا اوس پر حضرت نے حکم دیا کہ یوحنا بکریان ایلیا
کو سپرد کرے یوحنا نے محکمہ سے نکل کر یہ ماجرا بیان کیا حضرت سلیمان نے
فرمایا کہ اگر حکم دینا میرے اختیار مین ہوتا تو مین ایسا حکم دیتا جو دونون کے
حقین بہتر ہوتا خواہ یہ فرمایا کہ حکم ایسے مقدمہ مین خلاف اس تجویز کے مناسب
تھا۔ حضرت داؤد نے یہ بات سُنکر حضرت سلیمان کو طلب کر کے ارشاد
کیا کہ جو کچھہ حکم فریقین کے حقین بہتر ہو ظاہر کیا جائے حضرت سلیمان نے
کہا کہ بکریان ایلیا صاحب کشت کو دیجاوین کہ اوسکی اولاد اوسکے دودہ اور پشم سے بہرہ مند
ہوئے اور کھیت یوحنا کے سپرد کیا جائے کہ وہ خدمت کر کے حالت اصلیہ پر کر دیوے
تب ایلیا اپنا کھیت یوحنا سے لے لیوے اور یوحنا اپنے بکریان لے دے۔
چنانچہ یہہ حکم سُنکر داؤد علیہ السلام خوش اور فریقین رضامند ہوے اور
داؤد علیہ السلام نے اسیطرح پر حکم صادر فرمایا۔

حکایت

دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا ایک عورت کے بیٹے
کو اوٹھا لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے بیٹے کو بھیڑیا
لے گیا۔ دوسری نے کہا تیرا بیٹا لے گیا دونون حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس
فیصلے کو آئین حضرت داؤد نے بڑی عورت کو وہ لڑکا دلوایا وہ دونون حضرت
سلیمان ابن داؤد کے پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا حضرت سلیمان نے
کہا ایک چھری لاؤ تو مین لڑکے کو آدھا کر دون تب چھوٹی عورت نے عرض کیا

ایسا نہین یہ بیٹا بڑی عورت کا ہے اور اب مین دعویدار نہین ہون اسکو دیجئے یہی پرورش کریگی اور بڑی عورت چھوٹی سے کاٹنے پر راضی تہی حضرت سلیمان نے اس چھوٹی عورت کی شفقت سے دریافت فرمالیا کہ یہ لڑکا اسی کا ہے سو اسی کو دلوادیا۔ نکتہ جب گواہ نہون تو حاکم اپنے قرائن وقیاس پر عمل کرسکتا ہے۔

حکایت

ایک روز حضرت سلیمان علیہ السّلام کی غیبت مین ایک عورت ضعیفہ حضرت داؤد علیہ السّلام کے پاس ہوا پر داد خواہ آئی اس نے کہا کہ اے خلیفہ مین عیالدار ہون تہوڑا آٹا جو کا سر پر لئے جاتی تھی ہوا نے برباد کردیا میری اولاد فاقے سے مری جاتی ہے میرے حقین فیصلہ حق فرمائے حضرت داؤد علیہ السّلام نے فرمایا میرا حکم ہوا پر جاری نہین ہی مگر آٹا میرے گہر سے لیجا سو اُس ضعیفہ نے آٹا لیا اور دعا دیکر اپنے گہر چلی راہ مین حضرت سلیمان علیہ السّلام ملے اُنہون نے پوچہا تو کہان آئی تہی نالشی یا محتاج اُس نے کہا داد خواہ ہون اور اپنا ماجرا مفصل بیان کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو خلیفہ خدا کے پاس پہر حاضر ہو کر داد خواہ ہو اور کہہ کہ مین محتاج نہین ہون انصاف چاہتی ہون چنانچہ وہ ضعیفہ پہر محکمہ داؤدی مین آئی اور حضرت داؤد علیہ السلام سے کہنے لگی کہ عطائے تو بلقائے تو مین انصاف چاہتی ہون حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا مین ہوا پر حاکم نہین ہون اور دس گونہ آٹا عنایت کیا بوڑہیا نہایت خوش ہو کر چلی جب حضرت سلیمان علیہ السّلام سے ملاقی ہوئی تو انہون نے پہر واپس کیا تب حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا تجہکو کون شخص بار بار پہیرتا ہے۔ اوس نے کہا سلیمان علیہ السّلام اوسوقت

حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو طلب کرکے پوچھا کہ مجھکو ہوا پر کیا دست رس ہے جو اسکے حق مین حکم دون حضرت سلیمانؑ نے کہا یہ درست ہے لیکن آپکی دعا کو اثر ہے سو آپ دعا کیجئے کیونکہ مین نہین چاہتا کہ یہ عورت تمہارے عدل کی شکایت کرے آخر کار حضرت داؤدؑ نے دعا فرمائی اور حضرت سلیمانؑ نے آمین کہا دفعتہً اللہ پاک پروردگار عالم نے ہوا کو بصورت انسان بھیجا۔ تب اوس عورت نے اپنا دعوے پیش کیا ہوا نے کہا یا رسول اللہ مین نے بحکم خدا اوسکا آٹا لیا ہے حضرت داؤدؑ نے اسکی کیفیت پوچھی ہوا نے کہا کہ ایک کشتی دریا مین جاتی تھی اوسمین سوراخ ہوگیا اور مالک کشتی نے دعا مانگی کہ یا الٰہی اگر اس بلا سے نجات پاؤن تو مین کل مال اپنا فقیرون کو دے ڈالون۔ لہذا ارشاد ہوا تو مین نے اس بوڑھیا کا آٹا لیکر سوراخ کشتی مین بھر دیا تب وہ کشتی غرق سے محفوظ رہی اوسی وقت حضرت داؤد علیہ السلام نے مالک کشتی کو طلب کرکے نصف مال فقیرون کو دلوایا اور نصف باقی بوڑھیا کو پھر اس ضعیفہ سے استفسار فرمایا کہ تو نے ایسا کون کام کیا ہے جس سے خدا تعالی نے تجھکو اسقدر عوض دنیا مین دیا اوس نے کہا مجھکو معلوم نہین مگر یاد آتا ہے کہ ایک روز کوئی فقیر میرے دروازے پر آیا اوس نے کہا کہ مین دور سے آتا ہون اور بہت بھوکا ہون میرے پاس ایک روٹی تھی مین نے اسکو کھلائی مگر اوس نے کہا مین سیر نہین ہوا تب مین نے کہا اے فقیر تو ٹھہر جا تو مین تیرے لیئے آٹا پیس کر روٹی پکاؤن سو وہی آٹا لیئے آتی تھی ہوا نے برباد کر دیا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ مال اسی کے عوض ملا ہے اور بروز قیامت دس حصے اور ملے گا۔

حکایت

حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد مین ایک قاضی تہا ایک دن ایک عورت حسینہ بدعوے
مال نقد کسی پر دعویدار ہوئی قاضی اس عورت پر عاشق ہوگیا اور پیغام نکاح پیش کیا اسنے
انکار کی تب قاضی نے حرام کرنا چاہا اسنے کہا مین حرام کار نہین ہون ناچار انصاف
قاضی سے نا امید ہوکر صاحب شرط پاس نالشی ہوئی وہ بھی مفتون ہوا وہان سے
دل شکستہ ہوکر صاحب شوق کے دربار مین ملتجی ہوئی وہ بھی فریفتہ ہوگیا ناچار خلیفہ وقت
کے حاجب سے رجوع لائی اُسنے بلا تامل پیغام زنا بہیجا تب وہ عفیفہ خاموش ہوکر دعوے
سے دست کش ہوئی جب ان حاکمون نے دیکھا کہ ایسی پری شیشہ مین آکر ہاتھ سے
نکلی جاتی ہے اور شیشۂ دل چور چور ہے اسکو کسی طور سے بہالنا چاہیئے تب بزور
گواہان لیا سی حضرت داؤدؑ کے حضور مین بیان کیا کہ یہ عورت ایک کتّے پاس رہتی
ہے حضرت داؤدؑ نے مطابق توریت رجم کا فرمان جاری کیا یہ خبر حضرت سلیمانؑ
کو پہونچی آنجناب نے باہر نکل کر اجرائے حکم کو ملتوی کیا اور کئی لڑکے ہم عمر بلائے
اُنمین سے ایک کو عورت قرار دیکر چار گواہ کیا اُن چارون نے گواہی دی کہ یہ عورت
ایک کتّے کے پاس رہتی ہے پہر اون چارون کو الگ الگ بہٹلایا اسطرح کہ ایک
دوسرے کی آواز نہ سُنے اور ایک سے پوچھا کتّے کا رنگ کیسا تھا اُسنے کہا سیاہ
دوسرے سے دریافت کیا وہ بولا سُرخ اسی طرح تیسرے نے کہا زرد چوتھے نے کہا
ابلق تب کہا کہ تم بڑے جھوٹے ہو تمھاری گواہی پر ایک عفیفہ صالحہ کو حد نہ مارونگا
بعد ازان اور لڑکون سے کہا کہ ان گواہون کو قتل کرو یہ خبر پہنچا حضرت داؤد علیہ السلام

کو پہونچی تب حضرت داؤدؑ نے اوس مقدمہ کے گواہون کو طلب کیا اور ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بہٹلا کر سوال کیا اُن سب نے کُتّے کا رنگ مختلف بیان کیا لہذا گواہون نے سزا پائی اور عورت نے خلاصی ۔

فائدہ معالم مین محمدؐ بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ لشکر حضرت سلیمان علیہ السّلام سو فرسخ مین پڑتا تھا پچیس ۲۵ مین انسان اور پچیس ۲۵ مین حیوان دواب اور پچیس ۲۵ مین جنات اور پچیس ۲۵ مین وحش وطیور اور تین سو منکوحہ اور سات سو کنیز آنجناب کے تصرف مین تہین اور سب کے لئے محل جدا جدا تھے اور سب محل شیشے کے بنے تھے اور سب محل ایک تخت پر تھے اوس تخت کو ہوا لے پھرتی تھی اور تفسیر کشاف مین لکھا ہے کہ لشکر حضرت سلیمان علیہ السّلام دس ہزار فرسخ مین نزول فرماتا تھا اور دو فرسخ مین ریشم کا فرش بچھایا جاتا تھا اسکے بیچ مین تخت رکھا جاتا تھا اور جملہ اکابر و اشراف کرسیون پر بیٹھتے تھے اور ہوا اوسی بساط کو لے اوڑتی تھی ۔ اور معالم التنزیل مین مقاتل ابن حیان سے روایت ہے کہ شیاطین نے حضرت سلیمانؑ کے واسطے ایک فرش کار چوبی ریشم کا بنایا تھا دو فرسخ کا اوسکے درمیان منبر سونے کا رکھا جاتا تھا اوپر حضرت سلیمان علیہ السّلام اجلاس فرماتے تھے اور تین ہزار کرسیان طلائی و نقرئی بچھائی جاتی تہین طلائی پر اولاد پیغمبران علما و فضلاے دوران اونکے گرد جن و شیاطین و عامہ انسان اور طایفہ طیور اپنے پرون سے اوس مجلس پر سایہ کرتے تھے تاکہ حرارت آفتاب نہ پہونچے اور ہوا اوس بساط نشاط کو اوٹھاتی صبح سے تا شام ایکماہہ راہ اور شام سے تا صبح اسیقدر طے کرتی تھی سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ چھ سو کرسیان بچھائی جاتی تہین اوسپر انسان

وجنات بیٹھتے تھے اور طیور پرون سے سایہ ڈالتے تھے تب ہوا اٹھاتی تھی۔ اور تفسیر جواہر مین ہے کہ داہنے طرف تخت کے دو لاکھ کرسیان اکابر انس اور بائین جانب دو لاکھ کرسیان اشراف جن کی بچھائی جاتی تہین اور یمین و یسار پینتیس ۳۵ پینتیس ۳۵ منبر رکھے جاتے تھے اونپر علما و فضلا و اتقیا و صلحاے انس و جن بیٹھکر وعظ کرتے تھے اور طیور اپنے پرون سے سایہ کرتے تھے اوس تخت کو ہوا لیکر چلتی تھی۔ اور سواری کا یہ انتظام ہوتا تھا کہ باوصف شدت ہوا کسی کہیت کے درخت کو حرکت نہوتی تھی اور گرد و غبار کا نشان نہوتا اور کسی بیچارہ ضعیف جانور کو بھی ضرر و نقصان نہ پہونچتا تھا اس شوکت و حشمت کا اشارہ سورہ نمل مین ہے۔ وقال ایہا الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیئ ان ہذا لہو الفضل المبین۔ یعنی حضرت سلیمانؑ نے کہا اے لوگو ہمکو سکھائی ہے بولی اوڑتے جانورون کی اور عطا کیا ہمکو ہر چیز مین بیشک و شبہہ یہی ہے بڑائی صریح یعنے جو چیزین دنیا مین درکار ہین جسکی انسان کو ضرورت ہے سب عنایت فرمائین۔

اور ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہے کہ دیئون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے واسطے پتھر کی دیگین تراشین تھین کہ ہر ایک مین دس اونٹ اوتر جاتے تھے اور ہر روز ہزار دیگین پکتی تھین اور لشکر کے لوگ کہاتے تھے۔ اور قصص مین لکھا ہے کہ اسّی خروار نمک ہر روز باورچیخانہ مین صرف اور ہر روز لاکھ مرغ ذبح ہوتے تھے لیکن حضرت سلیمانؑ اوسمین سے ایک لقمہ نہ کہاتے تھے بلکہ تمام روز روزہ رکھتے اور زنبیل بنتی اور شام کے وقت اوسکو بیچتے اور دو روٹیان جو کی لیکر گورستان مین کمل اوڑھکر جاتے اور روزہ افطار فرماتے اس حال مین بھی جو

کوئی مسکین ملجا تا تو اسکو بھی شریک فرما لیتے تھے۔

غرضکہ سب سے پہلے بادشاہ روئے زمین کے حضرت آدم ابو البشر ہوئے یہ خدا کے خلیفہ اور دین کے سلطان تھے جب رحلت کر گئے تو اونکی اولاد دو طرح پر ہوگئی ایک دین مین قایم مقام ہوئے وہ حاکم اسلام رہے دوسرے بادشاہ بنی جتنے نبی رسول آئے وہ سب سلطان دین تھے اونکی اطاعت اون لوگون پر فرض تھی جن کی طرف وہ بھیجے اوٹھائے گئے تھے پھر خواہ اوس امت نے اونکا کہنا مانا سُنا یا نہ مانا نہ سُنا۔

جتنے بادشاہ دنیا کے ہوئے اون سے دین نہ تھا بلکہ ہر خرابی دین کی اونہین کے ہاتھون سے ہوئی ان دونون طرح کے ملکوک حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ ہوتے رہے جب اللہ پاک نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا تو انکو دین و دنیا دونون کا حاکم گردانا اور دونون حالتون کا مالک بنایا۔ ادہر شریعت اور ادہر سیاست چمکی ان دونون وظایف کے ساتھہ جیسا قیام سردار عالم نے فرمایا سارے جہان مین کسی نے نہین کیا اور نہ کوئی کر سکیگا۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر		من وجهک المنیر لقد نور القمر	
لا یمکن الثناء کما کان حقه		بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر	

جو فضائل اور کمالات سردار عالم صلعم کو بادشاہ علی الاطلاق نے جمیع مخلوقات ارضی اور سماوی سے برسالت و خاتمیت منتخب فرمایا اور اپنی خاص عنایتون سے مخصوص کیا اور جملہ صفات کمال اُس ذات بابرکات مین فراہم کئے اور کمالات انبی کا ایک نکتہ

بنا دیا تاکہ حاضر و غایب کو اطلاع ہو جاے کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص حضرت معبود ہی اگرچہ
وہ پیغمبران اولوالعزم کو فضایل و کرامات عطا کیے تہے مگر جدا جدا اب انکو ایک ذات مین
جمع کرکے مجمع صفات کر دیا تو فضیلت اجتماع کی انفراد ہر جنس سے بخوبی ظاہر ہے کہان
ہزار مکانون مین ہزار چراغ اور کہان ایک مکان مین ہزار چراغ - چنانچہ اسموقع پر
ایک تضمین مندرجہ تقریر الاذکیا فی احوال الانبیا ہدیہ ناظرین ہے -

تضمین

تجھ اللہ نے بخشی ہین کمالات سبھی	صفوت آدم کی ملی معرفت شیث ملی	نوح کا شکر ملا خلت ابراہیمی	صوت داؤد و نصاحت ملی صالح کی
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری		
صبر ایوب تو ہارون کا تحمل پایا	مثل اسحاق رضا عصمت ذبیح تجھمین	حکمت لوط عبادت ہوئی یونسکی عطا	مثل یعقوب بشارت ملی اور اسکے ہوا
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری		
تجھمین اوصاف پسندیدہ ہین بحد و قیاس	سب ہین یکجا متفرق تجھ سے ورونکے پاس	بخشین توشع کا جہاد و فتاح کا اساس	کیا فقط یہی کہ اے بادشہ جن و ناس
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری		
کیا کہون تو نے جو پائے ہین عطایے جلیل	سخن وقت موسی انت اسمعیل	قرب ایسا کہ پہونچ سکتی نہین اسمین عقول	غرض لکھو غین کیا کیا ترے اوصاف جمیل
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری		
بیگمان رحمت حق ہے تجھ سے اے شہ دین	اصطفا اور قضا جو صفتین تجھکو ملین	خاص ہین ایسے کہ کوئی شریک ان مین نہین	پھر تجھی اور ونکے وصفون مین ہے شرکت بین
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری		
جاہلیت کی ملی تجھکو جو ہیچ و کمر	پھر سند ختم رسالت کی بفرمان قدر	مل گئی مہر نبوت سے مسجل ہو کر	بوقد سی کہ اب آدونون ہمارے در
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری		
دلبری کا جو پرستان مین شہر ہو پہنچا	سنکے پریون کہ سوی آپ سے الفت پیدا	عشق مین ساتھی آیا جو خیالی نقشا	دیکھکر کہنے لگین صل علی صل علی

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
جمع ہین تجھمین جو اوصاف کسی مین ہوئے	مشترک وصف تھے صدہا چند بڑہی ورد نے	نہین تشبیہ حقیقت مین کسی سے ہی تجھے پر کہا کرتی ہین سمجھانے سمجھنے کے لئے
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
کہون کس منہ سے مین نے تیری مدح لکھی ہے	مرضا پانے کی تحصیل سعادت کی ہے	قل دول ایک سخن ہا فاعلون کی بحر لکھی ہے
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	

اور آنحضرت کے بعد جو آپکی راہ پر چلا ہے اوسکو خلیفہ رسول کہتے ہین چنانچہ بعد وفات سردار عالم دعالمیان کے جب حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی تو انجناب کو خلیفہ رسول خدا صلعم کہتے ہین۔

فضیلت انجناب یہ ہے کہ فرمایا سردار عالم نے کہ آفتاب نے طلوع وغروب نہین کیا بعد انبیاء ومرسلین کے کسی پر جو بہتر ہو ابو بکر سے۔

اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مین ایک دن درد ولت رسول مقبول پر باجماعہ مہاجرین وانصار حاضر تھا اور باہم تذکرہ بزرگی وفضیلت کر رہے تھے آنحضرت صلعم تشریف لائے اور فرمایا کس شغل مین ہو مین نے عرض کیا کہ فضایل لوگون کے بیان کرتے ہین فرمایا کہ اگر یہہ مذکور ہے تو خبردار ابو بکر پر کسی کو تفضیل نہ دی جاے اسلئے کہ وہ تم سب سے افضل ہے دنیا وآخرت مین اور بڑی فضیلت جناب صدیق اکبرؓ کو یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جسطرح مقام دلجوئی وخاطرداری پیغمبر خدا مین فرمایا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی اسی طرح صدیق اکبر کے حق مین کیا ولسوف یرضی یعنے یقین کہ راضی ہوگا صدیق اکبر خدا سے اور یہی اللہ جل ذکرہ نے حضرت صدیق کو اتقی فرمایا ہے وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی اور دوسری جگہہ فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم پس مقتضاے

مجموع آیتون سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر اکرم الناس ہون عند اللہ اور یہی معنی افضلیت کے ہین ۔

آپ بڑے مالدار تھے چنانچہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کسی مسلمان کا مال میرے حق مین نافع ترمال ابی بکر سے نہین ہوا آنحضرت صلی اللہ وسلم مال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بے محابا وبلا تامل وتردد خرچ فرماتے تھے جیسا اپنا مال اور مال ابی بکر مین اور اپنے مال مین کچھ امتیاز اور فرق نہ رکھتے تھے ۔

آپ کے ایام خلافت مین یمامہ مین مسلمہ کذاب پیمبری کا دعویدار ہوا تھا وہ سزا یاب ہوا اور قتل کیا گیا ۔ اسود بن عیسیٰ نبوت کا جھوٹا دعویدار فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور طلحہ بن خویلد جو جھوٹا پیمبر بنا تھا اپنی سزا کو پہونچا ۔ اور سجاح نام ایک عورت جو نبوت کی دعویدار ہوئی تھی تائب ہوکر مسلمان ہوئی ۔ اور عرب کی بہت سی قومین جو سردار عالم سلطان الانبیا کے وفات کے بعد مرتد ہوگئی تھین دوبارہ زور شمشیر مسلمان کی گئین ۔

اور زمانہ خلافت انجناب مین حضرت عمر فاروق قاضی اور حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت کاتب اور عتاب بن اسد عامل مکہ معظمہ اور عثمان بن ابی العاص حاکم طائف اور مہاجر بن ابی امیہ والی صنعا اور زیاد بن ولید مالک حضرموت اور بحرین مین جریر اور سواد عراق مین مثنی بن عارثہ اور ہشام بن ابوعبیدہ جراح وسر جیل اور زید بن ابی سفیان مگر یہ تینون صاحب خالدین ولید کے تحت حکومت تھے کیونکہ وقت وفات حضرت صدیق اکبر خالد محاصرۂ دمشق مین مصروف تھے ۔

الغرض دو برس تین مہینے مسند آرائے خلافت رہے آخر بامیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین

وفات پائی سرور عالم آنحضرت صلعم کے روضہ منورہ مین مدفون ہوئے۔ ؎

اور آپکے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت مہد مین اسلام نے رونق پائی دین کی ترقی طہور مین آئی فوج اسلام جدہر جاتی فتح نصرت استقبال کو آتی چنانچہ چار ہزار چھتیس شہر بانوبع و لواحق فتح ہوئے از انجملہ دمشق و حمص و بعلبک سنہ ۱۴ ہجری مین بصرہ فتح ہوئے اور بصری و ایلہ و انطاکیہ و کوفہ و اہواز و موصل و طوس و تستر و مقر و آذربائیجان و نہاوند و دینور و ہمدان و جرجان و حلب و اصفہان روم و شام وغیرہ دار السلطنت فتح ہوئے اور نو کرور کافر مشرف باسلام ہوئے چار ہزار کنیسہ منہدم ہوئے اور چالیس ہزار مسجدین بنا ہوین ایک ہزار نو سو منبر خطبہ کے لیئے رکہے گئے عبادت حق کا سامان ہوا بیت المال کے لیئے انتظام فرمایا اور سنہ ہجری قرار دادہ ہوا۔ بہت بڑے ہوشیار دلاور پرزور بہادر و صاحب رعب سخی عادل تہے آپ کی عدالت کا چرچا دور دور مشہور و معروف ہی عدالت کا درہ ایجاد فرمایا مظلوم کا انصاف ظالم سے لیا آپ کے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے بیان سے کتابین بہری ہوئی ہین۔ اتقا یہان تک تہا کہ یہ اپنے دست مزدسے کہانا کہاتے بیت المال کا روپیہ اپنے تصرف مین نہ لاتے وہی فقیرانہ گودڑی پیوند کی ہوئی وہ بہی اپنے ہاتہہ کی سی ہوئی پہنتے اپنے ذاتی کام کے انجام کے لیئے کسیکو تکلیف ندیتے شجاعت و جوانمردی کا یہہ حال تہا کہ اگر شیر ژیان روبرو آتا روباہ بن جاتا۔

عادت شریف جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ تہی کہ آپ تمام دن داد دہی اور فریاد رسی مظلومون اور حاجت براری ہر حاجتمند و نکی فرماتے رہتے اور رعب

کام مالی ملکی آپ اپنے ذات خاص سے انجام کو پہونچاتے اور جب رات ہوتی تو بذات خود تمام شہر کی گلی کوچون مین گشت فرمایا کرتے تھے کہ کسی کا دروازہ غفلتاً کھلا نرگیا ہو اور کسی کا جانور کھل کے گم نہو جائے اور کوئی چوکیدار غافل نہوا سکے سوا اور ہزارون کام پاک پروردگار عالم کی مخلوق کو آرام پہنچانیکے لیے گشت فرماتے تھے چنانچہ ایک روز اہالیان مدینہ منورہ نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین ع آپکے بعد پہر اسطرح کون حفاظت مخلوق الٰہی مین جانکاہی کریگا آپ اور سردارون و تابعدارون سے یہ کام کیون نہین لیتے کہ آپکو آرام اور سردارون کو ہدایت و مخلوق کو راحت ہو آپ نے فرمایا کہ روز حساب مجھ سے باز پرس ہوگی یا اور کسی سے کیونکہ حاکم حقیقی کے آگے دودہ پانی سے اور پانی دودہ سے جدا ہوگا اور میرے مقابلہ مین امام خلافت کا سب معاملہ پیش ہوگا یہان تک کہ ایک گائی کسی بڑھیا کی فریاد کریگی کہ یہ بڑھیا زور سے دودہ دہوتی اور مجھکو ایذا دیتی تہی باوجودیکہ دودہ آسانی سے بھی نکل سکتا تھا اس پر مجھ سے باز پرس ہوگی کہ تو اس قدر غافل کیون تھا۔

آثار جناب فاروق اعظم کو یہ خبر پہونچی کہ بعض عامل کا طرز عمل رعایا کے نسبت اچھا نہین اسپر آپ نے انکو طلب فرمایا جب وہ حاضر ہو چکے تو آپ نے بعد حمد و ثنا کے ارشاد فرمایا کہ اے رعیت ہمارا حق تمپر یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے خیر خواہی کرو اور اچھی بات پر مددگار رہو اور اے عاملو رعیت کا تمپر حق ہے پس جان لو کہ جیسی نرمی امام کی اور اسکا حلم اللہ پاک پروردگار عالم کو پسند ہے ویسا کوئی حلم محبوب اور عام نہین اسی طرح کوئی چیز اللہ پاک کے نزدیک امام کے

ظلم وجہل سے بڑی نہیں اور یہہ بھی جان رکھو کہ جو شخص اپنے سامنے والون کو عافیت سے رکھتا ہے اسکو غایب لوگون کی طرف سے بھی عافیت اور آسایش پہونچتی ہے +

اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابو موسی اشعری رض کے نام پر نامہ لکھا کہ بڑا نیک بخت وہ عملدار ہے جسکے طرز عمل سے رعیت نیک کردار ہو اور بڑا بدبخت وہ عملدار ہے جسکے طرز عمل سے رعایا ناہنجار ہو خبردار ہرگز فراخروی نہ کرنا کہ تمہارے عمال بھی ایسا ہی کرینگے اور اُس وقت تمہاری مثال اُس چوپائے کی ہوگی جو گھاس دیکھکر بہت سی کہا جائے تاکہ فربہی زیادہ ہو اور وہی فربہی اوسکے ہلاکت کا سبب ہو جائے +

اور فرمایا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہ افسوس ہے زمین کے حاکم پر آسمان کے حاکم نے اُس دن جب یہہ اوسے دیکھیگا مگر یہ کہ داد دی ہوگی اور حق ادا کیا ہوگا اور طمع کی خواہش کے موافق حکم نہ کیا ہوا ور نیز قرابتدارون کی حمایت نکی ہو اور کسی ڈر یا اور کسی طرح کی لالچ سے حکم نہ بدلا ہو اور اللہ پاک کی کتاب کو مدنظر رکھکر اوسکے موافق حکم کیا ہو +

چنانچہ فرمایا رسول پاک پروردگار عالم نے کہ قیامت کے دن حاکمون کی جب احکم الحاکمین کے سامنے پیشی ہوگی ارشاد ہوگا کہ تم میرے بکریون کے چرواہے اور میری زمین کے خزانہ دار تھے پس میرے حکم کے سوا تم نے کیون کسی کو زیادہ سزا دی وہ عرض کرینگے کہ اے خداوند عالم اس غصہ کے سبب کہ اونہون نے تیرے حکم کے خلاف عمل کیا۔ بارگاہ رب العزت سے

للکارا جائیگا کہ کیا تیرا غصہ میرے غصہ سے بھی زیادہ تھا پھر دوسرے حاکمون سے سوال ہوگا کہ تم نے میرے حکم سے کیون کم سزادی وعرض کرینگے یا الٰہ العالمین ہم نے تجھپر رحم کیا ارشاد ہوگا کہ کیا تم مجھہ سے بھی زیادہ رحیم ہو بعدہ جس نے زیادتی کی تھی اور جس نے کمی کی تھی اُن دونون کو پکڑینگے اور دوزخ کے کونون کو اُن سے بھرینگے اور جس جس نے حکم مین ظلم کیا ہوگا یا فیصلہ مین رشوت لی ہوگی یا ایک فریق کی بابت کان لگاکر سُنی ہوگی وہ سب کے سب ستر برس تک دوزخ ہی مین رہینگے اور پھر اپنے ٹھکانے پر پہنچین گے۔

غرضکہ نیک نیتی وعمل صالح کے ہمراہ کوئی امر بُرا نہین ہوسکتا ہے ورنہ ہر اچھا کام کاج حق مین ظالم فاسق کے بُرا ہوجاتا ہے جس صورتمین کہ وہ اپنی خواہش نفس کے موافق کیا کرتا ہے۔

چنانچہ جناب فاروق اعظم رض شام مین تشریف فرما ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رض کو دیکھا کہ وہ لباس شاہانہ پہنے ہوئے تھے آپ نے بُرا مانکر فرمایا کیا یہ چال کسروی ہے امیر معاویہ رض نے کہا کہ مین سرحد دشمن خدا و عدو رسول اللہ پر رہتا ہون مجھکو اسکی حاجت ہے کہ زینت حرب و ضرب وشوکت اسلام ظاہر کرون اور داب و رعب ڈالون حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سکوت فرمایا تحطیہ نفرمایا اسلیئے کہ امیر معاویہ رض نے مقصد صالح کا پتا بمجملہ مصالح حق و منافع دین کے دیا تھا چونکہ صحابہ رسول خدا صلعم ہمیشہ التباس باطل راہ و رسم شاہانہ سے ہزارون کوس بھاگتے تھے خلفاے اربعہ کا تو کچھہ ذکر ہی نہین ہے کہ یہ سب افاضل امت زاہد ترین خلق تھے اپنی اکلی ننگی ترشی غریبانہ چال ڈھال پر قایم رہے احوال دنیا و اعمال ملوک سے کچھہ بھی واسطہ نرکھا یہانتک کہ جب عصبیت عرب کی دین پر مجتمع ہوگئی اللہ پاک نے اپنے وعدہ کو پورا فرمایا ملک فارس اور بلاد روم وغیرہ ماتحت پر اسلام کی فتح ہوگئی تب ہی سب یہ حضرات اوسی خشونت و عیش پر باقی رہے۔

الغرض ہر نیک و بد کا تمیز نیت و عمل صالح پر موقوف ہے چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل و اعمال کو دیکھتا ہے۔

اور تم سب راعی ہو اپنی رعیت سے پوچھے جاؤ گے امام لوگوں پر راعی ہے اور عورت شوہر کے گھر میں اور باپ بیٹے کے مال میں راعی ہیں ان سب سے انکی رعیت کے باب میں سوال ہوگا اہل اسلام نے اجماع کیا اس امر پر کہ وصی یتیم ناظر وقف وکیل مال پر واجب ہے کہ تصرف اصلح کرے۔

چنانچہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کوئی راعی نہیں جسکو اللہ پاک نے رعیت سپرد کی ہو اور وہ خائن و غاش ہو جس دن کہ مرے مگر حرام فرماتا ہے پروردگار عالم اوس پر بو رجنت۔ رواہ مسلم۔

المختصر واقعہ شہادت جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسطرح واقع ہوا کہ آپ کے عہد خلافت مہد میں مغیرہ ابن شعبہ عامل کوفہ نے لکھا کہ ایک غلام نہایت ہوشیار کارحدادی و نقاشی وغیرہ سے واقف کار یہاں ہے اگر ارشاد ہو تو مدینہ منورہ میں بھیجا جائے تاکہ مسلمانوں کو منفعت حاصل ہو آنجناب نے اجازت دی کہ وہ مدینہ میں آیا اور رہنے لگا ایک روز حضرت پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ چار درہم خراج کے جو مجھ سے لئے جاتے ہیں وہ مجھپر گران ہیں کچھ کم کر دینا چاہیے حضرت نے فرمایا کہ تو کئی پیشوں سے واقف ہے اس لحاظ سے یہ خراج کچھ گران نہیں ہے وہ مردود مجوسی علیہ العنۃ ناراض ہو کر چلا گیا اور بعد چند سے اس مردود نے ایک خنجر دو زبان خرید کیا اور اسکو زہر آلود کر کے گھات میں لگا تاکہ امیر المومنین کو شہید کروں اور امیر المومنین کی یہ عادت شریف تھی کہ صبح کاذب کے وقت مسجد میں تشریف لاتے تھے اور نمازیوں کو

جگہ تھے چنانچہ بروز چہارشنبہ بست و ہفتم ماہ ذی الحجہ سال ہجری مین بوقت صبح مسجد
مین تشریف لائے اور لوگون کو نماز کیلئے بیدار فرمایا جب سب لوگ وضو و طہارت
وغیرہ سے فارغ ہوے تو حضرت عمرؓ امامت پر قایم ہوئے اور قبل احرام بنابر تسویہ
صفوف تاکید فرمائی اوسی حالمین ابولولوء مجوسی غلام مغیرہ ابن شعبہ نے دو خنجر مارے
ایک کتف پر دوسرا خاصرہ پر کہ امیرالمومنین گر پڑے اوسی وقت تیرہ شخص اور بھی
مجروح ہوے کہ اونمین چھ مرد مر گئے آخر کار ایک مرد جرار عراقی نے اپنی چادر اس مجوسی
پر ڈالدی اور گرفتار کرلیا اس نے ایک خنجر اپنے پیٹ مین مار لیا اور خودکشی کرلی اور
حضرت امیرالمومنین کو اٹھاکر گھر لے گئے اسوقت آفتاب قریب نکلنے کے تہا اور نماز
فجر کسی نے نہ پڑہی تہی آخر کار عبدالرحمن ابن عوف نے نماز پڑہائی اور جب حضرت
عمرؓ گھر مین تشریف لیگئے تو کسی شخص نے دودہ پلایا کہ وہ دودہ زخمون کی راہ سے
نکل گیا اور آخر وقت اسی دن خلعت شہادت جانب حق سے پہنائی گئی اور غرہ محرم
سال بست و چہارم ہجری مین بروز شنبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس برابر
دوش مبارک حضرت صدیق اکبر مدینہ منورہ مین دفن ہوے عمر شریف آنجناب
بروایت صحیحہ ترسٹھ برسکی ہوئی۔

سال نقلش خرد بحسرت خواند		واے صد واے عدل کہ بکیں ماند	

اور بعض کہتے ہین عمر چھیاسٹھ اور بعض اسٹھ اور بعض ساٹھ بہی بیان کرتے ہین اور
وقت شہادت انجناب کے حاکم مکہ معظمہ مین عبداللہ خزاعی اور طایف مین نافع
بن عبداللہ اور بصرہ مین ابوموسیٰ اشعری اور کوفہ مین مغیرہ بن شعبہ اور مصر مین
عمرو بن عاص۔ اور حمص مین عمیر بن سعد اور دمشق مین معاویہ بن ابی سفیان

اور یمن مین علی بن اُمیہ اور بحرین مین عثمان بن ابی العاص وغیرہ اور داروغہ بیت المال
زید بن ارقم اور منشی آنجناب کے دو شخص تھے عبدالرحمن بن خلف خزاعی اور زید
بن ثابت رضی اللہ عنہما تھے اور پانسو انتالیس حدیثین حضرت عمر سے مروی ہین مناقب
آپ کے بکثرت ہین اور احادیث مین بہت ہین از انجملہ وحی آسمانی سولہ یا بیس یا
اکیس جگہ مطابق رائے حضرت عمر کے نازل ہوئی ہے چنانچہ ابن عساکر نے حضرت
علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت علی رض نے ان فی القرآن
رایاً من رای عمر یعنے ہر آئینہ قرآن مین رائے عمر سے اور بخاری و مسلم مین حضرت
حضرت عمر سے روایت ہے کہ فرمایا مین نے موافقت کی اپنے پروردگار سے
تین باتون مین ایک یہ کہ مین نے کہا یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم علیہ السلام
کو مصلّی اگر دانین تو بہتر ہو اسوقت کریمہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی
نازل ہوئی دوسرے مین کہا یا رسول اللہ فاجر و متقی سب ازواج مطہرات کے
حضور مین چلے آتے ہین اگر انکو حکم حجاب فرمایا جائے تو بہتر ہے اسوقت کریمہ
واذا سالتموہن متاعاً فاسلوہن من وراء حجاب نازل ہوئی چنانچہ احمد و بزاز
و طبرانی نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ازواج مطہرات سے پردہ کو فرمایا زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عمر رض ہمپر
وحی نازل ہوتی ہے تم ہمپر حکم کرتے ہو اسی عرصہ مین یہہ آیت نازل ہوئی۔
تیسرے ایک مرتبہ ازواج مطہرات جمع ہوئی تہین اور باہم رشک و غیرت کی گفتگو
کرتی تہین اور آنحضرت کو ملال تہا سو مین نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ انکو طلاق دینگے
تو اللہ آپکو انسے بہتر عطا کرے گا اسوقت کریمہ عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیر

امکن الآیۃ نازل ہوئی اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ہرگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض منافقون کے واسطے استغفار
بن الحاح بہت کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سواء علیہم یعنے برابر ہے انکے واسطے استغفار
اور عدم استغفار یارسول اللہ تب یہ آیت نازل ہوئی سواء علیہم استغفرت لہم ام لم
تستغفر لہم - اور ابن ابی حاتم نے عبدالرحمن ابن ابی لیلی سے روایت کی ہے انہون
نے ایک شخص یہودی عمر رضی اللہ سے ملا اور سنے کہا وہ جبرئیل جو تمہارے پیغمبر
پر وحی لاتا ہی ہمارا دشمن ہی حضرت عمر نے کہا من کان عدوا للہ و ملائکتہ و رسلہ
وجبریل و میکال فان اللہ عدو للکافرین - بعد اُسکے یہی آیت نازل ہوئی موافق
قول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور ابن عساکر نے جابر اور عروہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ جب آیۃ ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین نازل ہوئی تو حضرت عمر ابن
خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لامع النور مین آکر روئے اور عرض کیا یا
نبی اللہ ہم ایمان لائے آپکا اور تصدیق کیا تمہارے فرمانیکو اور ہم لوگون سے جو کہ نجات
پائینگے وہ قلیل ہین پس نازل ہوئی ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین آنحضرت صلعم
نے فرمایا اے ابن خطاب ہر آئینہ نازل ہوئی آیت اُس باب مین جس مین تجھکو تردد
تھا اور اللہ پاک نے ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الآخرین فرمادیا حضرت عمر نے کہا
رضینا من ربنا و قنابہ نبینا پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدم علیہ السلام سے مجھ تک
ایک ثلۃ اور مجھ سے قیامت تک اسی طرح اور آیات ہین جنکا ذکر مفسرون نے اپنی
تفسیر وغیرہ مین بہ تفصیل بیان فرمایا ہے - اور احمد و ترمذی و حاکم نے عقبہ ابن عامر سے
اور طبرانی نے عصمت ابن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے لو کان

لعد ہی نبی لکان عمر ابن الخطاب اور حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عمر سراج اہل الجنۃ فی الجنۃ یعنی عمر چراغ اہل جنت
کا ہوگا بہشت مین بعض علما اس حدیث کے معنی مین فرماتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ
وہ چالیس شخص جنکی تمامی حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے ہوئے وہ سب بہشتی ہین اور
عمر رضی اللہ عنہ انمین چراغ ہین اسواسطے کہ اسلام اونکا اسلام عمرؓ سے قوی ہوا کہ
اسی وقت سے اُنہون نے اظہار اسلام کیا اور پوشیدہ تھے ظاہر ہوئے جس طرح
راہ رو روشنی چراغ مین چلتا ہے۔ اور بخاری و مسلم مین ابو سعید خدری سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس حالت مین مین سوتا تہا دیکہا مین نے لوگون کو
کہ میرے سامنے کئے گئے اور اوپر کرتے ہین انمین سے بعض کا کرتہ تو چہاتی تک پہونچتا ہے
اور بعض کا اسکے نیچے اور عمر خطاب ؓ میرے سامنے کیا گیا اور اسپر کرتہ تہا کہ وہ اُسکو
زمین مین گہسیٹتا جاتا تہا اصحاب نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے فرمایا دین۔
فائدہ۔ دین سے یہہ مناسبت ہے کہ جسطرح کرتہ بدن کو چھپاتا ہے اور سردی
گرمی سے بچاتا ہے ویسا ہی دین بہی روح و دل کو محفوظ و مصئون رکہتا ہے کہ
کفر و گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین
حد سے زیادہ کامل تھا۔ اور بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا جس حالت مین کہ مین سوتا تہا سو مین نے آپکو ایک کنوین پر دیکہا
اُسپر ایک ڈول پڑا ہے سو مین نے اُس ڈول سے پانی کہینچا جتنا خدا نے چاہا پہر
اوسکو ابن ابی قحافہ یعنے صدیق اکبر ؓ نے لیا اُسنے ایک ڈول نکالا انکے کہینچنے
مین کچہہ سستی و آہستگی تہی خدا اسکو معاف کرے گا پہر ڈول پُل ہو گیا عمر ابن خطاب ؓ نے

لیا سو مین نے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور اور کسی کو نہین دیکھا جو عمر رض کی طرح پانی کھینچتا ہو یہان تک اسنے کثرت سے پانی نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو آسودہ کرکے انکی نشست گاہ مین بٹھلایا۔ سو ڈول کھینچنے سے دین کی سرداری مراد ہے کہ بعد حضرت نبی آخر الزمان سلطان دو جہان کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہو گی کہ وہ ایک ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنے آپکی خلافت تھوڑے دن رہیگی اسلام خوب نہین پھیلیگا چنانچہ کل دو برس آنجناب خلیفہ رہے اس مدت مین مسلمہ کذاب وغیرہ اہل ارتداد سے معرکہ رہا انکو بیدریغ تہ صمصام خون آشام کرکے عرب کا اسلام مضبوط فرمایا اور کسی قدر ملک شام فتح کیا تھا کہ وفات پائی اور جب انکے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسند آرائے خلافت رسالت پناہی ہوئے دس برس تک کام کیا اس مدت خلافت مہد مین شرقاً و غرباً اسلام تمام عالم مین پھیلا اور بیشمار خزانے اہل اسلام مین تقسیم ہوئے اور روئے زمین عدل و انصاف سے بھر گئی لوگ غنی اور مالدار ہو گئے۔

چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ترکہ بعد انکی وفات کے پچاس ہزار دینار ہزار گھوڑے اور ہزار لونڈیان تھین۔

اور آمدنی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی علاقہ عراق سے اربعن ہزار دینار اور ناحیہ سراۃ کی اس سے بھی زیادہ ہوتی تھی +

اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی رباط مین ہزار گھوڑے اور اسی قدر اونٹ تھے دس ہزار بکریان تھین جب انتقال ہوا چوراسی ہزار کی آمدنی چھوڑ مرگئے۔

اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اتنا سونا چاندی چھوڑ کر رحلت فرمائی کہ کدالیوں سے توڑا جاتا تھا مال و متاع و زمین اسکے سوا تھی اسکی آمدنی ایک لاکھ دینار تھی ۔

اور حضرت یعلی منبہ رضی اللہ عنہ نے پچاس ہزار دینار اور بہت سی زمین چھوڑے جسکی قیمت تین لاکھ درہم تھی ۔

اور حضرت زبیر رضہ نے بصرہ مین پھر مصر و کوفہ اسکندریہ مین محل بنایا۔ اور حضرت طلحہ رضہ نے کوفہ مین ایک محل بنا فرمایا جسپر گچکاری کی اور مدینہ منورہ مین ایک الگ محل عمدہ بنوایا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ کا محل عقیق مین تہا خوب ہی بلند اور بڑے صحن کا بنا کیا ہوا تھا اُس پر کنگورے لگائے گئے تہے اور حضرت مقداد رضہ نے مدینہ طیبہ مین گھر بنا فرمایا اوس پر گچ کیگئی تھی ۔

اگرچہ آمدنی اور جائداد و پیداوار اسی قدر تھی مگر مضبوطی دین مین اوس قدر تھی یہہ سب اموال حلال طیب تھے غنیمت و فئی سے ہاتھ لگے تہے انکا تصرف اس مال مین بطریق اسراف نہ تھا میانہ روی کرتے تہے راہ خدا مین خرچ کیا کرتے کفار پر اپنی شوکت ظاہر فرماتے اپنا دبدبہ رعب جہاتے اسلام کی قوت ورونق جتاتے اس لئے کچھہ قدح اثر نہین ہے ۔

حکایت

ایک صوفی بہت بڑے مال دار دولت مند تھے کسی نے اون کو لکھا کہ مالداری

خلاف طریقہ درویشی ہے مال سانپ ہے اسکی صحبت اچھی نہین اونہون نے جواب مین لکہا کہ صحبت مار کسی را زیان کُند کہ افسون مار نداند۔ یعنی مال اگر سانپ کا حکم رکہتا ہے تو ہم کو اوسکا منتر بہی آتا ہے۔

چلیست دُنیا از خدا غافل بودن	مولانا رومؒ	نے تماش و نقرہ و فرزند و زن	

غرضکہ اچھا مال وہی ہے جو اچھے کام مین صرف ہو اور عمدہ قوت وہی ہے جو عبادت مین خرچ ہوتی ہے اور اچھی بات وہی ہو سکتی ہے جسکے سُننے سے کسی کا دل خوش ہو اور اچھا کام وہی ہوتا ہے جس سے دین کا فائدہ متصور ہوتا ہے۔

اچھی دولت اچھی قوت ہے وہی بات اچھی ہے وہی جسبات سے		راہ حق پر صرف جو للہ ہو۔ سب کا اطمینان خاطر خواہ ہو

التخفر بعد شہادت حضرت عُمر رضی اللہ تعالی عنہ کے امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کیگئی۔ آپ بڑے مالدار ذی وقار کم گو کم زبان باحیا شرمناک بے غضب سخی متقی کلام الہی کو آپ ہی نے جمع فرمایا آیات قرآن شریف کو باہم انتظام دیا آنجناب کے ایام خلافت مہد مین بہی شہر ہمدان و دینور و بلاد طبرستان و جرجان و مملکت ایران اسلام کے قبض و تصرف مین آئے اور آنجناب کے تمام ملکون مین عمّال اسقدر تھے۔

عبداللہ حضرمی مکہ معظمہ مین۔ قاسم بن ربیعہ طایف مین۔ مُعلّی بن اُمیہ یمن مین۔ عبداللہ عامر بصرہ مین ابُوموسی اشعری کوفہ مین معاویہ بن ابُوسفیان دمشق مین عبداللہ بن خالد حمص مین۔ علقمہ بن الحکم فلسطین مین۔ اشعث بن قیس ملک رے مین۔ احنف ممالک خراسان مین۔ اور زید بن ثابت قاضی مدینہ طیبہ۔ اور

ابو ہریرہ قاضی مکہ معظمہ۔ اور ابو درداء قاضی شام رضوان اللہ تعالی علیہم۔ اور مروان کاتب۔ صاحب شرط عبداللہ بن سعد بھی تھے رضی اللہ عنہ۔

اور قصہ شہادت آنجناب یون واقع ہوا کہ مروان ابن الحکم کے سپرد مہر آنجناب کی تھی اور وہ نہایت تسلط ہوگیا تھا اور مہاجرین و انصار رضوان اللہ علیہم اسکی شرارت و بدچلنی سے ناراض رہتے تھے اور اس اثنا مین چند کس مصری عبداللہ ابن سعد حاکم مصر کے ظلم سے دار الخلافت مدینہ منورہ مین آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اسکو ایک نامہ متضمن نصایح و مواعظ لکھہ بھیجا جسکی تعمیل نکی اور سات سو آدمی اہل مصر کے مستغیث آئے اور بوسیلہ حضرت علی المرتضی و ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما احوال اپنا تفصیلی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تب حضرت عثمان ؓ نے حکم عزل عبداللہ صادر فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم لوگ جس شخص پر راضی ہو وہ حاکم مقرر کیا جائے سب نے محمد ابن ابی بکر کو پسند کیا اور حضرت عثمان ؓ نے فرمان امارت و حکومت اُنکے نام لکھدیا اور چند اصحاب مہاجرین و انصار سے بھی انکی ہمراہ فرما کے مصر کو روانہ کیا تیسرے دن ایک غلام حبشی اونٹ پر سوار ادن لوگون کو ملا اور اُسکے جلد چلنے سے ایسا مفہوم ہوتا تھا کہ طلب کیا ہوا جاتا ہے یا کسیکو بلانے جاتا ہے اس خیال سے محمد ابن ابی بکر کے ہمراہیون نے پوچھا تو کون ہے اور کہان جاتا ہے اس نے کہا کہ مین امیر المومنین کا غلام ہون اور حاکم مصر پاس جاتا ہون پھر پوچھا آیا کوئی فرمان ہے اس نے انکار کیا تب بگفتاری اوسکی جامہ تلاشی لیگئی تو سطرہ مین ایک خط نکلا جسمین لکھا ہوا تھا کہ جب محمد ابن ابی بکر اور فلان فلان آدمی مصر مین پہونچین تو کوئی حیلہ کرکے انکو قتل کرنا اور فرمان خلافت کو باطل جاننا اور

تو اپنے کام پر بحال رہنا اور عنوان نامہ پر لکھا تھا من عثمان الی عبد اللہ ابی الشرح
چنانچہ اس مضمون کے دیکھتے ہی محمد ابن ابی بکر مع اپنے رفیقون کے دار الخلافت
مدینہ منورہ لوٹے اور سبکو جمع کرکے حال بیان کیا تب حضرت علی المرتضیٰ وغیرہ اکابر
اصحاب رسول اللہ نے امیر المومنین حضرت عثمان سے استفسار فرمایا تو وہ کہے کہ
غلام و شتر بلاشبہ میرا ہے لیکن یہ خط مین نے ہرگز نہین لکھا اور نہ میری اطلاع سے
لکھا گیا اور نہ غلام کو مصر کیطرف بھیجا سبکو تحقیق ہوا کہ یہ شرارت مروان کی ہے
اور اسی کا یہہ خط لکھا ہوا ہے لہذا اہل مصر نے مروان کو طلب کیا تاکہ قتل کرین
چونکہ ہنوز کوئی امر موجب قصاص بحکم شرع مروان کے نسبت ثبوت کو نہ پہونچا تھا
امیر المومنین نے تامل فرمایا مصریون نے باعانت و امداد بعض اہل قبایل بنی زہرہ
اور بنی مخزوم و بنی غفار دولت خانہ خلافت مآب کو گھیر لیا یہان تک
کہ چالیس شبانہ روز پانی بند کردیا اور اسقدر فرصت ندی کہ مسجد مین نماز ادا کرین
چنانچہ ایک روز بلوائیون کے مقابل ہوکر آنجناب نے فرمایا کہ مین تمکو خدا و اسلام
کی قسم دیتا ہون اور پوچھتا ہون کہ تم جانتے ہو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین تشریف فرما ہوئے تو سوائے بیر رُومہ کے آب شیرین کہین نہ تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بیر رُومہ کو مول لیکر وقف کرے تو اسکو
بہشت مین کنوان ملیگا سو مین نے اسکو لاکھہ درہم مین خرید کرکے وقف کردیا
اور آج تم لوگ مجھے اسکے پانی سے روکتے ہو بلوائیون نے کہا یہہ درست ہے
پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ جب مسجد نبوی کثرت اہل اسلام سے تنگی کرنے لگی تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فلان خانہ خرید کرکے اسمین ملا دے تو

اسکو اس سے بہتر دار جنت مین ملے سو مین نے اُس گھر کو دس ہزار درہم مین
خرید کر کے مسجد مین داخل کیا اور تم مجھکو اس مسجد مین نماز پڑھنے کو روکتے ہو بولے
نعم راست و درست ہی پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ حضرت رسول خدا صلعم و ابوبکر و عمر
اور مین رضی اللہ عنہم کوہ ثبیر یعنے پہاڑ مکہ معظمہ پر تھے دفعتہً پہاڑ نے خوشی سے حرکت
کی اور بعض پتھر اسکے گرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک دھمک کر
فرمایا اسکن ثبیر فانما علیک نبی و صدیق و شہدان یعنے ٹھہر جا کوہ ثبیر کہ تجھپر پیغمبر
اور صدیق دو و شہید ہین بلوائیون نے کہا درست ہے تب حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اللہ اکبر ان لوگون نے میری شہادت پر گواہی دی اور تین بار
اسی کلام کو باواز بلند فرما کر اپنے مقام پر تشریف لائے اخبار الدول مین ہے
کہ ابو امامہ باہلی کہتے تھے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ محاصرے مین ہوے تو مین
بھی گھر کے اندر تھا سو مین نے سنا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریب
ہے کہ مین قتل ہون مگر مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حلال
نہین ہوتا خون کسی مسلمان کا مگر تین سبب سے اول ارتداد دوم زنا بعد الاحصان سوم قتل نفس ناحق و لیکن ان اسباب ثلاثہ سے کوئی سبب
مجھہ مین پایا نہین جاتا ہے پھر کیونکر مارینگے ۔ الغرض جب آنجناب کو پیاس کی شدت
ہوئی تو آپ چھت پر برآمد ہو کر پوچھا کہ کیا علی المرتضیٰؓ ہین بلوائیون نے کہا نہین پھر
فرمایا سعد بن ابی وقاصؓ ہین کہا نہین ناچار آپ ساکت ہوئے یہہ خبر جناب ولایت
مآب کو ہو گئی آنجناب نے ایک مشکیزہ و برداتی تن سبو چے آب شیرین لطیف سے
بھروا کر بھیجے بلوائیون نے امیر المومنین تک پہونچنے نہین دیا اور جب حضرت

امیر المومنین یعسوب المسلمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو اطلاع ہوئی کہ حضرت
عثمان محاصرہ مین ہین اور بلوائیون کا ارادہ شہید کرنیکا ہے تو آنجناب نے حضرت حسنین
جگر گوشگان رسول الثقلین صلواۃ اللہ علیہم کو معہ قنبر مولی کے اور طلحہ یعنی محمد وزبیر یعنے
عبد اللہ وغیرہ اصحاب نے اپنے اپنے بیٹون کو دروازے حضرت عثمان رضی اللہ
پر بھیجا اور تاکید شدید کردی کہ بلوائی اندرون دولت خانہ خلافت مآب نہ گھسنے
پائین - اور مغیرہ بن شعبہ نے حضرت امیر المومنین عثمان سے کہا یا امیر المومنین تم اس وقت اور خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تین امر سے ایک اختیار کر دیا تو اپنے گھر سے باہر نکل کر مقابلہ کرو
کہ ہم بھی شریک ہین خواہ دروازہ دوسری طرف کا توڑ کر مکہ معظمہ کو چلے جاؤ یا جانب
شام معاویہ کے پاس تشریف لیجاؤ - امیر المومنین نے سخن اول کا جواب یہ دیا
کہ مین نہین چاہتا ہون کہ اول خون ریز مسلمانان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا مین ہوؤن اور سخن دوم کا یہ جواب دیا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے فرماتے ہوئے کہ عدول کریگا ایک شخص مکہ معظمہ مین نصف عذاب
عالم کا اسپر ہوگا سو مین نہین چاہتا ہون کہ وہ شخص مین ہوؤن اور تیسری بات
کا یہہ جواب ادا فرمایا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ دار ہجرت و مجاورت رسول خدا
ترک کرکے شام کیطرف جاؤن - المختصر حضرت حسین وغیرہ بہادرون نے
بلوائیون کو درآمد خانہ سے باز رکھا تو بلوائیون نے تیر اندازی شروع کی کہ
روے مبارک حضرت سبط اکبر یعنی امام حسن علیہ السلام خون آلودہ ہوگیا اور مروان
گھر کے اندر مجروح ہوا اور محمد ابن ابی طلحہ بھی زخمی ہوئے اور قنبر مولائے
شیر خدائے بھی سر پر چوٹ اٹھائی لیکن دخول خانہ جناب خلافت مآب سے

باز رکھا لیکن بلوائیون مین سے براہ چالاکی دوسرے جانب سے ایک پڑوسی
انصار کے گھر مین ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حویلی مین کود پڑے
آنجناب وسوقت کلام اللہ پڑھتے تھے جب آیتہ کریمہ فسیکفیکم اللہ پر پہونچے
تو باغیون نے شہید کیا اوسوقت سبب تنہائی آنجناب کا یہہ تھا کہ جو لوگ آپ
کے مملوک وغیرہ تھے وہ سب پشت پر تھے انکو خبر نہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کی بی بی نے ہر چند شور وغل کیا چونکہ حویلی بہت بڑی تھی اور دار الخلافت
مین ایک شور وہنگامہ اور مقابلہ ہو رہا تھا کسی نے آواز انکی نہ سُنی آخر کار چھت
پر چڑھین اور شہادت آنجناب سے آگاہ کیا تو لوگ دروازے سے اندر آئے
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہی اطلاع ہوئی وہ بھی معہ طلحہ اور زبیر وسعد بن ابی وقاص
وغیرہ اصحاب تشریف لائے اور تجہیز کرکے ایک طمانچہ حضرت امام حسنؑ کے منہ
پر مکا حضرت امام حسینؑ کے چھاتی پر مارا اور محمد بن طلحہ وعبد اللہ ابن زبیر کو سخت
سُست فرماکر ارشاد کیا کہ یہ لوگ باوجود تم ہوتے ہوئے پھر کیونکر گھر مین داخل
ہوئے پھر اسی حالت مین مکان پر تشریف لائے لوگون نے یورش کی اور
کہا کہ ہم تمنے بیعت کرتے ہین اپنا ہاتھہ بڑھاؤ فرمایا مین شرم کرتا ہون کہ بیعت
کرون قاتلان عثمان سے اور حیا آتی ہے اللہ سے کہ مین بیعت کرون اور
حضرت عثمان دفن نہین ہوئے ناچار سب چلے گئے اور پھر آئے تو فرمایا جسپر
اہل بدر اتفاق کرینگے وہ سریر آرائے خلافت ہوگا چنانچہ اول برضا ورغبت
اہل بدر نے بیعت کی بعد ازان اور لوگون نے اور مروان شریر معہ اپنے
بیٹے کے راہ فرار لی اور آنجناب زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ پاس تشریف لائے

اور پوچھا کسنے عثمانؓ کو شہید کیا اُسنے عرض کیا کہ مین نہین جانتی ہون مگر مجھے اتنا معلوم ہے کہ محمد بن ابی بکر اور دو شخص جنکو مین نہین جانتی ہون گھر مین اسے پھر محمد کو طلب فرمایا اور اظہار زوجہ عثمانؓ کا بیان کیا محمد نے کہا وہ سچ کہتے ہین واللہ مین دار حضرت عثمانؓ مین گیا تھا مگر جب عثمانؓ نے میرے باپ کا ذکر کیا تو مین نے توبہ کی واللہ مین نے نہین مارا جسکی تصدیق زوجہ عثمانؓ نے بھی کی اور دو شخص سودان بن حمران اور قتیر تھے انہین نے شہید کیا اور غلامان حضرت عثمان نے انکو مارا اور بعض اہل سیر کہتے ہین کہ باذن عباس و سودان ابن عمران اور بعضی عمرو بن الحمر و عمر بن صالی اور بعض کہتے ہین کہ وہ دونون مصری تھے جن کے قتل کا اشارہ مروان نے کیا تھا اور بعضی اسود یمنی کو بیان کرتے ہین اور کرمانی مین لکھا ہے کہ تاریخ ہجدہم ذیحجہ بعد العصر روز جمعہ سال سے وپنج ہجری کو آنجناب نے جام شہادت نوش فرمایا اور بلوائیون نے اثاث البیت لوٹ لیا لاشۂ مبارک پڑا رہا آخر شب شنبہ کو جب اوباش لوگ سو رہے تو زبیر ابن العوام اور حکیم بن حزام اور مسور بن مخرمہ اور جبیر بن مطعم و ابو جہیم بن حذیفہ اصحاب بدر سے اور یسار بن مکرم اور عمرو بن عثمان نے خون آلود کپڑون مین بعد نماز جنازہ دفن کیا مدت خلافت بارہ برس کی مقدر ہے اور عمر آنجناب کی بیاسی برس کی اور نقش خاتم آپ کا لنصرن اولتند تھا اور بعض نے سنہ شہادت (۳۶) لکھا ہے۔

مسعودی نے لکھا ہے کہ جسوقت آنجناب شہید ہوئے ڈیڑھ لاکھ دینار اور ایک کرور درہم آپ کے خزانہ دار پاس موجود تھا زمین وغیرہ جو وادی قری وحنین وغیرہ کے طرف تھی اسکی آمدنی سالانہ ایک لاکھ اشرفی ہوتی ہے اور اونٹ

گھوڑے دوڑے گنتی سے ۔

حضرت عثمان خلیفۂ برحق		از جہان شد بجنت اعظم	
سال تاریخ آن سراپا عدل		۳۶ ای بگو رفت عادل از عالم	

اور بعد شہادت آنجناب کے یعسوب المسلمین امام الاشجعین امیر المومنین جناب ولایت مآب حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم مسند آرائے خلافت ہوئے مناقب مرتضوی کے بیان سے زبان قلم قاصر اور ادراک اسکے دریافت سے عاجز آنجناب باتفاق اہل کشف اور کرامت اور باجماع اہل فنا و بقا سرور اولیائین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر تا ختم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک تک حاصل ہونا منصب ولایت کبریٰ کا منحصر بر فیض اقدس روح پاک علی المرتضی کے رہتا چلا آیا ہے اور تا ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام اسی طرح رہیگا الغرض مناقب بقول ائمہ حدیث ولایت مآب کے بکثرت ہین از انجملہ متواترات یہہ ہے کہ سلطان الانبیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی منی و انا منہ یعنے علی مجھہ سے ہے اور مین علی سے ہون شاید مراد یہ ہے کہ علی کا کمال مجھہ سے ہے اور میرا کمال علی کے سبب سے عالم مین ظاہر ہوگا اور باقی رہیگا اور میری اولاد اسی سے چلے گی پھر فرمایا اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ یعنی جو اونسے محبت رکھتے ہو اُس سے محبت رکھنا اور جو اون سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھنا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی میری اور علی کی موالات ایک ہی ہے جسکو اُنسے موالات نہین ہے اسکو مجھہ سے بھی نہین ہے پس جسطرح بدون موالات مصطفوی ولایت الہیہ کا حاصل

ہونا محال ہے اسی طرح بدون ولا سے مرتضوی بھی وہ ولایت نہین حاصل ہو سکتی از انجملہ
فرمایا کہ علی سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور بغض رکھنا علامت نفاق ہے
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو چیز مین نے اپنے لیے خدا سے مانگی وہ علی مرتضیٰ
کے واسطے مانگی اور مسجد مین بحالت جنابت کسی کو آنا درست نہین مگر مجھ کو اور علی
مرتضیٰ کو یعنی طہارت حقیقہ روحانی اتنی غالب تھی کہ نجاست حکمیہ بدنیہ کے احکام
مغلوب ہو گئے تھے اور فرمایا سرور عالم صلعم نے انا مدینۃ العلم وعلی بابھا یعنے
میرا تقرب باطنی بلا تقرب علی مرتضیٰ کے کسی کو حاصل نہوگا۔ اور علی میری امت
کا کھینچ لانے والا ہے جنت مین اور امام المتقین وسید المومنین ہے اور علم میرا
جسکے پیچھے قیامت کو آدم و اولاد آدم ہوگی علی المرتضیٰ کے ہاتھ مین ہوگا۔ از انجملہ
یہ کہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دعا مانگا کرتے تھے کہ الٰہی ایسا
نہو کہ کوئی مشکل آپڑے اور علی ابن ابی طالب میرے پاس نہون چنانچہ حضرت علی
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لقب مشکل کشا حضرت عمر رضی اللہ کے کلام سے نکالا گیا ہے
جسکا ظہور آج تک چلا آتا ہے اور اسد اللہ یعنے راہ حق مین کسی سے نہین ڈرتے اور
اُنسے سب ڈرتے ہین چنانچہ شجاعت و بہادری آپ کی غزوہ خیبر اور جنگ خندق
اور اُحد مین دیکھنی چاہیئے کہ جناب شیر خدا نے وہ شجاعت اور مردانگی خداداد دکھلائی
اور ایسی شمشیر رانی کی کہ جمعیت اعدا درہم برہم ہو گئی سب کافرون کے دانت کھٹے
ہو گئے اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ یہ زور و قوت
کا کمال درجہ ہے کہ علی مرتضیٰ نے دکھلایا چنانچہ جناب سلطان دو جہان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انا منی وانا منہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا انا منکما اور رفع الیہ

مین مولانا اصیل الدین محدث شافعی لکھتے ہین کہ اسوقت لاریب ہاتف سے آواز آتی تھی لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار۔

اور باوجود اسکے کہ آپ کے ایام خلافت مین آنجناب کا حق خلافت ایک کہتیس ہزار درہم سالیانہ سے کہین زاید ہی تھا ولیکن آنجناب وہی اپنی حالت فقر و غریبانہ چال ڈہال تنگی ترشی پر باقی رہے احوال و نیا اعمال ملوک سے ایک ذرہ بھی تعلق اور واسطہ نرکہا چنانچہ ایک روز آنجناب نے اثنا خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ ابے لوگو جان لو کہ تم کو مرنا ہے اور بعد مرگ پھر اوٹھنا ہے اور اپنے اعمال پر وقوف پاکر انکی جزا کو پہنچنا۔ پس دنیا کی زندگی پر نہ بھولو اور ان باتون کو نہ بھولو۔ دنیا ایک مصیبت کا گھر ہے فنا ہونا اسکا معروف ہے اور دہوکا دینے مین موصوف اسکی ہر ایک چیز کا انجام زوال پذیر ہے اور اسکا کسی کے پاس ہمیشہ رہنا محال نہ اسکے حالات تبدیل سے مامون ہین نہ اسکے باشندے آفات سے مصون جب آدمی کو اس مین راحت و سرور پہنچتا ہے یکایک مصیبت آدباتی ہے اسکے احوال مختلف باہم گرہین اور مراتب متغیر۔ نہ اسکے عیش کو قیام ہے نہ راحت کو دوام باشندے دنیا کے ہدف مین جسکو اپنے تیرون کا نشان بناتی ہے اور موت سب کی خاک اڑاتی ہے مرگ ہر ایک کے سر پر قایم ہے اور اسکا چکھنا سب کو لازم ہے۔ اے اللہ کے بندو آج دنیا مین تمہارا ایسا حال ہے جیسا تم سے اگلے لوگون کا تھا جو تم سے عمر مین زیادہ اور قوت مین قوی اور آبادی مین اکثر اور مکانات مین بلند تھے مگر دنیا کے طول انقلاب سے اب انکی آواز نہین نکلتی انکے جسم سڑ گئے اور شہر اوجڑ گئے اور مکانات گر گئے یا تو وہ مکانات عالیشان اور گاؤتکیے عمدہ فرش

فروش تھا یا آب پتھر اینٹین خاک گوشۂ لحد ہے جگہہ اُن قبرون کی ایک دوسرے کے
قریب ہے اور انکے رہنے والے اجنبی اور غریب ہین موش عمارت والون اور
مشاغل اہل محلہ مین جا پڑے ہین کہ نہ انکو آبادی سے مسرت ہے نہ بہائی
بندون و ہمسایون کیطرح آپسمین میل جول اور رغبت۔ ہرچند مکان قریب مین مگر
میل کے صورت نہین اسلئے کہ انکو کہنگی نے پیس ڈالا اور پتھر و مٹی نے اُنکا کچومر
نکالدیا زندگی کے بعد اسیر پنجۂ موت ہوئے اور احباب نازنین راحت و آسودگی
کے پیچھے فگار ہوئے۔ خاک مین اپنے یارون مین جا ملے اور ایسے گئے کہ پھر
کبھی نہ پھیرے پھر نیکا کیا ذکر ہے جس صورت مین کہ اللہ پاک خود فرماتا ہے
کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون پس وہ بدلہ دیگا
برائی والون کو انکی کیے کا اور بدلہ دے بھلائی والون کو بھلائی۔ اب تم بھی
قطعاً جان لو کہ جیسا ان کا حال ہوا وہی تمہارا ہوگا وہی خاک مین گلنا اور سی
خواب گاہ مین سونا اور ائی ٹہکانے رہنا۔ علاوہ ازین تم پر کیسے بنے گی جب
یہ باتین تمہارے پیش نظر ہون گے کہ قبرون مین سے نکالے جاؤگے جسکی
باتین تحقیق کی جائینگی شہنشاہ علی الاطلاق کے سامنے روبکاری ہوگی اور
گذشتہ گناہون کے خوف سے کلیجے پھٹے جاتے ہونگے اور دل تہراتے
اور پردے فاش ہون گے عیوب اور پوشیدہ باتون کو سامنے کیا جائے گا
ہر عمل اجری و ہر کردہ جزائے وار د کا مضمون درپیش ہوگا۔ چنانچہ پاک پروردگار
عالم فرماتا ہے لیجزی الذین اساؤ بما عملوا و یجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ
اور دوسری جگہہ ارشاد رب العالمین ہے ووضع الکتاب فترا المجرمین مشفقین

مما نیہ ویقولون ماترویذا مالیھذا الکتاب للغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصا
بھا ووجد والما عملو حاضرا - اور کہلا جائیگا کا غذ پھر تو دیکھے گنا ہگار ڈرتے
ہین اسکے بیچ لکھے سے اور کہتے ہین اے خرابی کیسا ہی یہ لکھا نہ چھوڑی چھوٹی
بات نہ بڑی بات جو اسمین نہین کہڑے اور پائینگے جو کیا ہے سامنے انتہے -
المختصر مناقب ومناصب اور عجائب وغرائب وکثرت علم وورع اور زہد وتقوی
اور وفور شجاعت وسخاوت آنجناب اشہر اور اظہر من الشمس ہے طاقت
بیان نہین ہے آپ اول خلیفہ ہاشمی ہین -

اور قصہ شہادت آنجناب کا یون واقع ہوا کہ عبدالرحمن مرود کہ درحقیقت
عبدالشیطان تھا ایکو عورت مسماۃ قطام خلدیہ کوفیہ پر جو کہ حسن صورت وخبث
سیرت مین فتنۂ روزگار رہتی عاشق ہوا اور باپ اوس قحبہ کا جنگ نہروان
دبراویتے بھائی بہی جناب ولایت مآب کے ہاتہہ سے مارے گئے تہے اسکو
یہ داغ تہا جب یہ ملعون بدبخت اسپر شیفتہ وفریفتہ ہوا اور پیغام سلام وصال
کا ہونے لگا اسنے کہا کہ تو ایک فرمایش میری بجالاتا ہے تو سہ چشمۂ وصال سے
سیراب ہوگا وہ فرمایش یہ ہے کہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کو قتل کر یہ
لعین اس امر خطیر پر مستعد ہوگیا اور اس قطامہ نے اپنے ابن عم وردان نامی
خارجی کو بہی ابن ملجم کا رفیق کیا اور ابن ملجم نے ایک اور اپنے ہم مذہب شبیب
ابن عجزہ اشجعی کو ہمداستان کیا اور باہم مشورہ کرنے لگے شبیب نے کہا کسکا مقدور
ہے اور کون ایسا دل وجگر رکہتا ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ہاتہہ ڈالے
انکی ہیبت وجلال سے شجعان عرب کانپتے ہین - ابن ملجم نے کہا وہ تمیکسون کی

طرح رہا کرتے ہین اور اندھیرے مین تنہا مسجد مین آیا کرتے ہین اور اُنکے حضور مین درود
وسبان چوکی پہرہ نگہبان کچھہ بھی نہین رہتا ہے الغرض ابن ملجم نے ایک تلوار ہزار درہم
کو مول لی اور اسکو زہر آلود کروائی ایک شخص نے پوچھا یہ کسواسطے اُس نے مرط
غیظ مین کہدیا کہ اس سے مارنا منظور ہے کہ اس شخص کا جسکی داستان عرب و
عجم مین مشہور ہے لوگ سمجھہ گئے چنانچہ بعضون نے جناب ولایت مآب کے
حضور مین خبر پہونچائی آپ نے خود بھی مژدہ وصال کے شوق مین پوچھہ بھیجا کہ
تو نے تلوار کیون زہر آلود کرائی ہے اُسنے کہلا بھیجا کہ اپنے اور آپ کے دشمن کو
مارنے پہر آنجناب نے کچھہ تعرض نہ فرمایا یہ ماجرا رمضان شریف مین ہوا اور جناب
مرتضوی اس رمضان مین ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام کے دولتخانہ مین
روزہ افطار فرماتے اور ایک دن حضرت امام حسین علیہ السّلام کے یہان اور
ایک روز عبداللہ ابن جعفر طیار کے پاس اور تین چار لقمون سے زیادہ تناول
نہ کرتے اور ہر وقت یہ ظاہر ہوتا تہا کہ آنجناب آمادہ سفر ہین اور تاریخ نہضت کی
آپکو انتظار ہے اور ابن ملجم کوفے مین جب آیا تو کبھی کبھی جناب امیر علیہ السّلام کے
حضور مین باریاب ہوکر بیت المال سے کچھہ مانگ بھی لیجاتا تہا اور آنجناب بعض اوقات
فرماتے تھے کہ جسکو جناب سلطان الانبیا رسول خدا نے اس امت کا اشقی الناس
فرمایا ہے وہ یہی ابن ملجم ہے چنانچہ ایک دن آپ کے حضور سے کچھہ مانگ لے چلا
اُسوقت آپ نے فرمایا کہ واللہ میرا قاتل یہی ہے اسپر جانثارون نے عرض کیا کہ
اگر حکم ہو تو ہم مار ڈالین آپ نے فرمایا کہ قبل از وقوع جرم سزا دینی نہین پہونچتی اور
بعض اوقات شوق شہادت سے فرماتے کہ کون چیز مانع ہے میری ڈاڑہی کے

خون سے رنگنے والیکو کہ وہ آتا ہین اور گاہے کمال تمنا سے فرماتے کہ وہ دن
کون ہوگا کہ بدبخت ترین اس اُمت کا اپنا کام تمام کرے یہ اشارہ اُسطرف ہے
جو کہ مسند امام محمد وغیرہ کتب معتمدہ حدیث مین وارد ہی اور مسند امام احمد اور مستدرک
حاکم مین عمار ابن یاسر سے مروی ہی اور ابو یعلی و طبرانی نے عثمان ابن حبیب دیلمی
اور خود جناب امیر سے اور جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہی کہ جناب
رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی بار فرمایا کہ اگلی اُمتون سے بڑا بدبخت مرد
سرخ رنگ قدآور ابن سالف تھا جسنے ناقہ صالح علیہ السلام کو پے پر کیا کوچے اُسنے
کاٹ ڈالے اور اس اُمت مین بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو محاسن علی مرتضیٰ کو
خون سے آلودہ کرے گا چونکہ حضرت ولایت مآب کو اپنی شہادت پر حسب ارشاد
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یقین واثق تھا لہذا شب نوزدہم رمضان شریف
آنجناب بار بار اُٹھ اُٹھ آسمان کو دیکھتے اور فرماتے تھے کہ واللہ مین نے جھوٹ
نہین کہا اور نہ مجھ سے کہنے والے نے جھوٹ کہا ہے یہ وہی رات ہے جس کا
مجھ سے وعدہ ہے حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین کہ اس رات کو جناب
ولایت مآب فرماتے تھے کہ آج کی رات مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ میرے منتظر ہین اور ترجمہ صواعق مین ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے
فرمایا حسن علیہ السلام سے کہ آجکی رات مین آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھا اور جو
کچھ اُمت سے مجھے پہونچا تھا بیان کیا آنحضرت نے فرمایا اُنکے حق مین دعا کر اللھم
ابدلنی بھم خیرا لی منھم وابدلھم لی شرا لھم یعنے بار خدایا بدل دے اُسنے بہتر مجھکو
اور بدل دے انپر ایسا شخص جو مجھ سے بدتر ہو انکی نسبت اور جب صبح صادق

یا کاذب نمودار ہوئی تو جناب سلطان الولایت گھر سے باہر تشریف لانے لگے
وہان بطین تہین وہ خلاف معمول چلانے لگین آنجناب نے فرمایا کہ میرے فراق
مین چلاتی ہین پس یون ہی شاہ ولایت گوہر دریائے نبوت آفتاب برج رسالت حامل
عہدۂ شہادت الصلواۃ فرماتے ہوئے لوگون کو نماز کے واسطے جگاتے ہوئے
برآمد ہوئے شبیب ملعون گہات مین لگ رہا تہا آپ پر ہاتہہ چلایا مگر تلوار ستون
پر پڑی توٹ گئی اور وہ بہاگ کر گہر پہونچا ایک مرد بنی امیہ نے اسکو تہ تیغ کیا اسی
ستون کے آڑمین ابن ملجم خارجی مردود لعنۃ اللہ علیہ کہڑا تہا اسنے تلوار چلائی کہ سر
مبارک پر اس مقام پر لگی جس جگہہ عمرو ابن عبدود کے ہاتہہ کا زخم تہا جناب شیر خدا نے
بفورا ارشاد کیا فزت برب الکعبۃ یعنی مین بخدا اپنی مراد کو پہونچا۔ اور بعض روایات مین
ہے کہ عین نماز مین اسنے تلوار ماری بالجملہ آنجناب کو مجروح اوٹہا لائے اور مسجد
کے لوگون نے کہ آواز تکبیر سے جاگ اوٹہے تہے ابن ملجم کو گرفتار کر لیا اور بعد تجہیز
وتکفین جناب امیر علیہ السلام اسکے ہاتہہ پیر کاٹ کے جلا دیا لعنۃ اللہ علیہ وعلی من
ینعرکذا فی اخبار الدول۔ اور آنجناب جب مجروح گہر مین جلوہ فرما ہوئے تو حضرت
حسنین علیہم السلام کو بلا کر فرمایا کہ تقوے الٰہی پر مضبوط رہنا اور دنیا کے طرف متوجہ
نہونا اور دنیا کے نقصان سے آزردہ خاطر نہونا اور بیکسون پر شفقت کرنا اور حق
بات مین کسی کا خوف نکرنا اور محمد ابن حنیفہ کی نسبت بہی فرمایا کہ تمہی یہ نصیحت یاد رکہنا اور ان
دونون بہائیون کی تعظیم وتوقیر کرنا یہ پیغمبر کے نواسے ہین پہر آپ معروف بہ تہلیل
وتسبیح ہوئے اگرچہ زخم کاری نہ تہا مگر زہر نے اثر کیا آخر اکیسوین رمضان سنہ
شب یکشنبہ اس عالم ناپایدار سے نہضت فرمائے خطیرۃ القدس ہوئے +

اور علامیہ سیوطی نے لکھا ہے کہ تین چار خارجیون نے مکہ معظمہ مین عہد و پیمان باہم کیا تہا عبدالرحمن ابن ملجم نے کہا کہ مین حضرت سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنکو اور بکر خواہ برک ابن عبداللہ تیمی نے کہا مین معاویہ ابن ابی سفیان کو اور عمرو ابن بکر تیمی نے عہد کیا کہ مین عمرو ابن عاص کو قتل کرونگا چنانچہ بکر نے تلوار معاویہ کو ماری ورک مین لگی اور عرق نکاح کٹ گئی کہ پہر اولاد نہوئی اور عمرو ابن بکر تیمی نے عمرو ابن عاص کے مارنیکو مسجد مین آیا لیکن عمرو بن عاص کے رات کو درد پیٹ مین رہا کہ وہ نماز صبح کو نہ آیا ایک مرد تمیم نے نماز پڑہائی عمرو ابن بکر نے اسی کو مار ڈالا اور ابن ملجم نے جناب ولایت مآب کو شہید کیا کذا فی اخبار الدول۔

غرضکہ حکومت اہل اسلام کی یورپ سے پچہم تک پہونچگئی۔ باوصف اسکے کہ مسلمانون کی بے سامانی اور انکا فقر اور اسپر بڑا طرفہ یہہ تہا کہ صلاح جنگ بھی بکثرت نہ تہی اور انکی عدم وقفیت قواعد حرب وضوابط جہانگیری سے اور انکی قلت کہ صرف عرب ہی کے کافرون کے مقابلہ مین لاکہون کروڑون حصہ تہی اسکے علاوہ مخالفون کی کثرت اور اونکی دولت اور اہل روم وایران کی جاہ وحشمت وعلم وحکمت وقواعد حرب وضرب وجہانگیری کی مہارت کے سوا اوس بغض وعداوت کو دہیان کرنا چاہیئے جو علانیہ مذہب کے تعرض سے برپا ہوتا ہے کہ ایک رزیل بہی جان دینے اور گہر مار لٹا دینے کو موجود ہو جاتا ہے چہ جا کہ ملوک اور اشجعہ اب دیکہنا چاہیئے کہ باوصف ان باتون کے اسطرحکی حکومت اسلام کس دھوم دہام سے عرصۂ ظہور مین آئی کہ تیس[۳۰] تینتیس[۳۳] برس کے اندر عرض مین دس بارہ درجہ سے کہین تینالیس[۴۳] چوالیس[۴۴] درجہ تک جیسے باب المندب سے

بلاد یونان اور حدود ملک اندلس تک اور کہین پچاس درجہ تک جیسے ترکستان کی
حدود شمالی تک اور طول مین نصف النہار لندن سے تیس درجہ غربی لیکر کہین
ستر درجہ تک جیسے حدود شرقیہ فارس تک اور کہین بیاسی درجہ تک جیسے حدود
شرقیہ ترکستان تک جو زہ اقتدار خلفائے راشدین مین اسطرح آگیا کہ اگلی حکومتونکا
نام و نشان بھی باقی نرہا اور باوجود لااکرہ فی الدین کے عموماً توحید کا مذہب پھیل
گیا پھر لحاظ کرو اسبات کو کہ ملک فارس اور اندلس بلکہ جزائر خالدات سے کہ ربع
مسکون کی حد غربی بہی ہے تا جزایر شرقیہ چین کہ یہ ربع مسکون کی حد شرقی ہے
طولاً اور سواحل جنوبیہ افریقہ اور جزایر جنوبیہ ہندوستان سے لیکر کہین پینتالیس
اور کہین پچاس اور کہین پچپن ساٹھ درجے تک بلکہ بعض جگہہ کچھہ اوپر تک جیسے
دیار بلغار تک عرض شمالی مین کتنے بڑے صوبون کے موافق وہ ملک جو خوب
آباد تہے باقی رہا ہوگا جہان ہزار گیارہ سو برس کے اندر تک مسلمانون کی حکومت
نہین ہوئی ہو اور ایسے نہین جسطرح نادرشاہ کی بلکہ کمتر کوئی مقام ہوگا جہان
مسلمانون نے سو برس سے کم حکومت کی ہوگی گو کہ کہین شعائر اسلامیہ جاری
کئے ہون اور کہین صرف جزیہ پر اکتفا کی ہو چنانکہ اکثر ولایت فرنگ مین اور یہ
باتین تو تواریخ نصاریٰ اور جغرافیہ سے بہی بخوبی ثابت ہوسکتی ہین اور اسی کا
اشارہ کلام مجید مین ہے ۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ
المشرکون ۔ یعنی خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو راہ راست اور سچے دین بنانے کو
بہیجا تاکہ اوپر کردے سچے دین کو سب ادیان پر اگرچہ مشرکون کو ناگوار ہو اور

یہ تو پر ظاہر ہے کہ از روی برہان عقلی لا الہ الا اللہ کا مضمون سچا ٹھیرا ہے اسطرح نہ تثنیت کا عقیدہ ہے نہ تثلیث کا اور نہ ثنکن اور پاشنی کا بلکہ یہ تینون عقیدے بدلایل عقلیہ باطل ٹھہرتے ہین خیال کرلیا جائے کہ سیکڑون ہزارون ہی برس سے تثنیت نردشتو نکے پاس اور ثنکن و پاشنہ ہندؤن اور چینیون مین اور تثلیث عیسائیون مین ضروریات اثرانیہ مین داخل ہے پر لا الہ الا اللہ کا مضمون بدو فرادانی نوع انسانی سے ابتک کسی کے عہد مین دنیا مین مشرق سے مغرب تک اس کیفیت و کمیت سے نہین پہیلا جیسا کہ دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مین پہیلا اور اگر کہین پہیلا ہو تو کوئی بتلا سکتا ہے۔

الحاصل پہلے اسلام مین خلافت تہی بدون ملک کے پہر ملک رہگیا بدون خلافت کے اور بعد امیر معاویہؓ کے جب بنی امیہ نے اپنی اگلی چال دینداری چہوڑدی اور خواہش نفس و دنیا طلبی اختیار کرلی تو لوگ ناخوش ہوگئے۔ پہر عباسیہ کا غلبہ ہوگیا ان کا زمانہ عدل و انصاف سے خالی نہ تہا اقامت احکام شارع علیہ السلام مین کوشش کرتے رہے گو خود کیسے ہی تہے اللہ پاک پروردگار عالم نے انہین برکت بخشی کل روے زمین کے بادشاہ ہوگئے مگر جب انکی طبیعت مین اثر سلطنت نے اپنا رنگ ڈہنگ دکہلایا آپسمین بغض و عداوت ہوگیا اور دینداری گہٹ گئی خودی اور نا انصافی نے اپنا پاؤن پہیلایا انکی حکومت بہی گئی اور خلافت مٹ گئی صرف نام ہی نام رہگیا اور جب عصبیت عرب بہی جاتی رہی تو یہ نام بہی نرا نامی سلطنت رہگئی مشرق مین شاہان عجم تبرکاً مطیع خلیفہ رہے سارا ملک مع القاب سلطنت وغیرہ انہین کے دست نگر تہا۔

اور اسی طرح کا ماجرا مغرب مین گذرا وہان عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بنی امیہ اندلس چلے گئے ہوئے تھے انکی اور انکی اولاد کی سلطنت وہان بڑی شوکت زور و شور کی ہوئی بہت سے ممالک فرنگستان فتح کئے اور قرطبہ دار السلطنت اوایل مین مقرر ہوا وہ سلطنت اسلام اوس خاندان مین اور بعد زوال اوس خاندان کے اور خاندانون مین قریب اٹھ سو برس کے بڑی قوت و شوکت سے رہی یورپ یعنے فرنگستان کے عیسائی سلاطین متعدد کے ممالک جمع کر کے وہ سلطنت کی بنا قایم ہوئی قریب کل سلطنت اسپانیول اور پرتگال۔ و فرانسس و اطالیا و صقالیا وغیرہ کے کچھ کچھ ممالک شامل دار السلطنت اسلام ہو گئے ٭

اس عرصہ دراز کی سلطنت مین اون بلاد مین نامی گرامی علمار محدث و فقہار و اہل سلوک پیدا ہو گئے عموماً علوم و فنون و صنعت و حرفت وغیرہ کی اشاعت ہوئی لیکن باہمی اہل اسلام کے نفاق اور شقاق سے مشیت ایزدی نے اوس سلطنت کو ایسا مٹایا کہ فی الحال اون ملکون مین اسلامی سلطنت کا نام و نشان نہیں اس نفاق و شقاق و خود پرستی سے جو لوگون نے کفران نعمت کیا اور اس آسایش و آرام و عزت و شوکت اسلام جو باہمی اتفاق سے پیدا ہوتا ہے و نام و سلطنت اسلام سے حاصل ہو گیا تھا اسکا شکر نعمت بھول گئے ناعاقبت اندیشی سے آخرش اون ملکون مین سلطنت اسلامی مٹ گئی اور لوگون مین افلاس آگیا جمعیت مین تفرقہ پڑ گیا بسبب دین و رونق اسلام جاتی رہی لوگون مین ضعف آگیا۔

عیسائیان فرنگ نے جنکی عملداری وہان ہو گئی تھی انہون نے موقع پاکر کل اشیاز

کہانے پینے پہننے اوڑہنے وغیرہ کی تجارت اپنے قبضۂ اقتدار مین کر لی ہی تجہ بغیر
انہین لوگون کے کسی کو کہانیکی چیز میسر نہ آتی تہی باوجود روپیہ اشرفی کے کہانا
نہین ملتا تہا جو لوگ نکل سکے وہان سے چلے گئے اور بہتیرے لوگ اپنے گہرون
کے دروازہ بند کرکے بہوک پیاس کے صدمہ سے مر گئے ولیکن اُن لوگون
کو کچہہ رحم نہ آیا +

ظلم کی مذمت

پے ظالم ہے آثار قیامت آہ مظلومان
سحر محشر کی ہے یا شام شامت آہ مظلومان

ہے قہر آسمانی کی علامت آہ مظلومان
دکہا دیتی ہے تصویر ندامت آہ مظلومان

بشر کو چاہیے مظلوم کی فریاد سے ڈرنا
کہ آسان بیگنا ہون پر ہے کب جور و ستم کرنا

نہین مظلوم کی ہی آہ کم شمشیر بُرّان سے
کمان و تیر سے ناوک فگن سی نوک پیکان سے

نہین کچہہ اسکی تیزی کم ہی برق آتش افشان سے
شرر سے شعلۂ آتش فگن سی آہ سوزان سے

یہہ وہ کالی بلا ہے جسکی سر پر آئی آفت ہو
قیامت ہے قیامت ہو قیامت ہو قیامت ہو

دعا مظلوم کی مقبول باری جلد ہوتی ہی
دل معصوم کی مطلب برآری جلد ہوتی ہی

ہی جنمین ظلم کی خو انکی خوازی جلد ہوتی ہی
موثر دل مین حق کی آہ و زاری جلد ہوتی ہی

گہلا دیتی ہی جان سرکشان کو آہ کی گرمی
مٹا دیتی ہی سختی سنگدل کی ضبط کی نرمی

انہی کے زور نے شیرون کا پتا کر دیا پانی
اسی کے نام سے اہل ستم کو ہے پشیمانی

کیا نازل اسی نے سرکشون پر قہر ربانی
ہوئے برباد اسی سے ظلم و جبر قہر کے بانی

وہ غافل ہین نہین جو آہ مظلومان سے ڈرتے ہین ۔۔۔ ہین مردود جہان جو بیکسہ پر ظلم کرتے ہین
یہ وہ پرکالہ آفت ہی جس سے کال ڈرتا ہے ۔۔۔ گدا و بے نوا و شاہ خوش اقبال ڈرتا ہی
غریب و مفلس و اہل زر خوشحال ڈرتا ہی ۔۔۔ اسی سے خاطر فوج عدو پامال ڈرتا ہے
رسائی آہ مظلومان کی جب عرش برین تک ہو ۔۔۔ تو مقبول خدا کیون کر نہو اسمین کسی شک ہو
سر ظالم پہ آہ بے نوا بنکر بلا پہونچے ۔۔۔ ہدف پر تیر کے مانند خود آہ رسا پہونچے
ہوا جو محو فریاد اسکی خالق تک صدا پہونچی ۔۔۔ تو پھر کیونکر نہ ظالم کی سزا بنکر قضا پہونچی
اثر سے اپنے ہرگز آہ مظلومان نہین خالی ۔۔۔ سیہ بختی ظالم بن گئی ہے یہ بلا کالی
جو ظالم ہین نہ اپنے قوت بازو پہ اترائین ۔۔۔ سمجھکر زار اورون کو نہ اپنا زور دکھلائین
کرین خوف خدا دلمین غریبونکو نہ ترسائین ۔۔۔ نہ چھیڑین بیگناہون کو کہ خود فوراً سزا پائین
حکومت پاکے حکمت سے نہ چلنا بیحیائی ہے ۔۔۔ ستاتے ہین وہی بیکس کو شامت جنکی آئی ہے
حکومت کی اگر کرسی ملے شکر خدا کیجے ۔۔۔ عنایت کی نظر مجبور پر صبح و مسا کیجے
خیال انصاف کا ہو ترک عادات جفا کیجے ۔۔۔ تمنا نامی کا سامان ہو یہی دل سے دعا کیجے
ایاز قدر دان نے قدر اپنی آپ ہی جانی ۔۔۔ اسی سے ہو گیا محمود کی نظرون مین لاثانی
ہوئی جب ظلم کی بیماری مہلک ہلاکو کو ۔۔۔ مثال تیغ افشان تھی جنبش چین ابرو کو
نپسند آئی تھی خوے ظلم ایسے شاہ بدخو کو ۔۔۔ امان تھی گہر مین انسانکو نہ راحت بن مین آہو کو
مگر جب آہ مظلومان ہوئی خود خشمناک آخر ۔۔۔ تو تضحیع و ذلت سے ہلاکو بھی ہلاک آخر
کہان ضحاک ظالم کا رہا ظلم و ستم باقی ۔۔۔ کہان راون کی ہے تیغ دو دم کا آب دم باقی
کہان ہے ظالمان دہر کا جاہ و حشم باقی ۔۔۔ فقط اونکی روحون کو ہے بدنامی کا غم باقی
کیا تھا ظلم جس نے اسکو مارا آہ بیکس نے ۔۔۔ تھا حاصل زور جسکو کر لیا زیر اسکو بیبس نے

اثر کرتی ہی آہ غم رسیدہ جاکے پتھر مین
مثال تیر گھس جاتی ہے جسم کوہ پیکر مین

سماتی ہے ہوا سے سرکشی جس شخص کے سر مین
خدا کا قہر اسکو پست کر دیتا ہی دم بھر مین

جو نادر شاہ بار ظلم اوٹھا کر لے چلا سر پر
دعاے غم رسیدہ لیکے جا پہونچی بلا سر پر

اکڑنا زور پر زیبا نہین اولاد آدم کو
جو ظالم ہے پہونچ جاتا ہی سیدا ہی جہنم کو

نہین حاکم کو واجب ہی ستانا صاحب غم کو
پسند اصلا نہین یہ بات ہی خلاق عالم کو

ہوا مشہور باری جو غریبون سے چلا لڑنے
کیا نمرود کو بیجان اک ادنی سی مچھر نے

غضب ہی دیدہ و دانستہ ہی لوگون سے شر کرنا
غریبون پر ستم کی قہر کی ہر دم نظر کرنا

پے عبرت بجا ہی حال ظالم کی خبر کرنا
دل ظالم پہ ہے کام اس نصیحت کا اثر کرنا

کری آکر پکار جب زمین و آسمان سوجھے
نہین شک پھر بھلی آہ مظلومان کی تب ہوجھے

خبردار اے عزیزو پاکے مال و دولت و حشمت
نہ بیکھو خوی ظلم و قہر و جور و شورش و بدعت

اگر حق سے ڈروگے پھر نہوگی ذلت و خفت
رہیگا خلق مین قایم نشان عظمت و عزت

نہ جب مظلوم ہوگا خوف اسکی آہ سے کیسا
نہین جو چاہ کن ہی رہنے اسکو چاہ سے کیسا

نہین واجب ہی اتنا نشہ چلا دسے ڈرنا
ہی زیبا دل سے آہ بیکسان ناشاد سے ڈرنا

غریبون کو دکھہ دینا زار مانیکو ستانا ہے
جلانا انکے دل کا شہر کو گویا جلانا ہے

رہو جسپر خدا کی ہو نہ ایکو نا توان سمجھو
نہ دی ظالم کو جو گالی نہ اسکو بیزبان سمجھو

تمت تشدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ سوم

قدیم زمانہ کے علماء کے نصایح بادشاہان زمانہ کی حکایتیں

بادشاہان زمانہ اور حکام وقت کے روبرو سچی بات وہی کہہ سکتا ہے جو بیم سر اور امید زر نہ رکھتا ہو۔

وہ واعظ نصیحت کرے شاہ کو
ہر اک بات سے ہے جو کہ ہو بے خطر

نہ عزت کا غم ہو نہ ذلت کا پاس
نہو بیم سر اور نہ امید زر

حکایت

ایک عورت ضعیفہ کسی مقدمہ میں حجاج بن یوسف ظالم کے روبرو پکڑی ائی حجاج نے حسب العادت اپنے اوسکی نسبت قتل کا حکم دیا حاضرین نے بڑھیا کی تعریف کی

کہ یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتی ہے حجاج نے بڑہیا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اگر تو اس وقت کوئی آیت قرآنی مجھکو سُنائے تو قتل سے بچ جائے وہ بولی اذا جاء نصر اللہ والفتح کی جگہہ اذا جار نصر اللہ والقہر سُنایا ہے یدخلون فی دین اللہ کے مقام پر یخرجون من دین اللہ بنایا ہے۔ بڑہیا نے جواب دیا کہ برخوردار وہ زمانہ سیدابرار احمد مختار صلعم کا تہا کہ جب اذا جار نصر اللہ والفتح کی آیت نازل ہوئی ہزارہا دن کفار دین الٰہی مین داخل ہوئے اب جو عبدالملک کی حکومت اور تیری امارت ہے لگے مسلمان مصیبت مین گرفتار اور مسلمانی سے بیزار ہین اب اور کون اس دین مین داخل ہوگا پس اب یدخلون کا موقع اب کہان رہا بلکہ یخرجون کا وقت آپہونچا ہے یہ بات سُنکر حجاج شرمسار ہوا اور بڑہیا کے خون سے درگذرا۔

نصیحت۔ ظالم و متکبرون کے ساتہہ نرمی سے پیش آنا منع ہے بلکہ لازم ہے کہ جب اُنکے پاس جائین بہ بے اعتنائی و غرور پیش آئین کیونکہ اگر تم اُن کے روبرو عجز و نیاز پیش آؤگے تو وہ اور زیادہ ظالم متکبر ہوجائینگے۔

تم بہی بجاؤ دہی ہو جسطرح کا آدمی	سرد سے سردی کرو اور گرم سے گرمی کرو
دوستون سے دوستی اور دشمنی دشمن کیساتھ	سخت سے سختی کرو اور نرم سے نرمی کرو

حکایت

ایک اعرابی سلیمان بن عبدالملک کے پاس آیا اُس سے سلیمان نے کہا کچہہ فرمائے

اوس نے کہا کہ اے امیرالمومنین مین آپ سے کچھہ کہتا ہون اوسکو برداشت کرنا اور اگر بُرا مانوگے تو بتادُگے کہ ہم نے برداشت کیون نکی سلیمان نے کہا ہمارا حلم تو اتنا وسیع ہے کہ جس شخص سے نصیحت کی توقع نہین ہوتی اور احتمال دغا کا ہوتا ہے اوسکے ساتھہ بھی حلم کرتے ہین تو جو شخص ہماری نصیحت کے لیے کہیگا اور ہم سے کچھہ فریب کرے گا تو اسکے ساتھہ حلم کیون نہ برتین گے - اعرابی نے کہا اے امیرالمومنین آپکے گرد و پیش ہو ایسے لوگ مصاحب ہین کہ اونہون نے اپنی جانون کیلئے بُرائی اختیار کی اور دین بیچ کر دُنیا مول لی اور تمہاری رضامندی خدائے پاک کی خفگی کے عوض اختیار کی اللہ پاک پروردگا عالم کے باب مین تو تمہارا خوف کیا اور تمہارے باب مین اللہ تعالے کا خوف نکیا آخرت کے ساتھہ لڑائی اور دُنیا کے ساتھہ صلح پسند کی تو جس چیز پر پاک پروردگار عالم نے تکوامین کیا ہے تم اوسپر اون لوگون کو امین نکرو کہ اونہون نے امانت کے ضایع کرنے اور اُمت کے ذلیل و خوار کرنمین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور تم سے اونکے اعمال کی باز پرس ہوگی اور اون سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا تو تم اپنی آخرت بگاڑکر اونکی دنیا درست نکرو کیونکہ لوگون مین زیادہ تر خسارہ اوسکو ہی ہے جو دوسرے کی دُنیا کے بدلہ مین اپنی آخرت کھو بیٹھے -

اور دُنیا سے اصل مقصود کیا ہے اگر یہی بات ہے کہ کھانا اچھا کھانیکو ملجائے تو چارپایہ بشکل آدمی کہلاتا ہے کیونکہ کھانیکی حرص حیوانون کا کام ہوتا ہے اور اگر اچھی پوشاک زرق برق پہنے تو عورت بصورت مرد کہلائے کس لئے کہ زیبایش اور آسایش بناؤ سنگھار عورتون کا کام ہوتا ہے - اور اگر خدمت گذاری کے وجہ اطاعت کیجائے تو جاہل بہ شکل عاقل ہوتا ہے - اگر عقلمند انسان ہو تو جان سکتا ہے کہ محکوم اور خدمت

گذار اپنا پیٹ بھرنے اور خواہش دنیوی کے لیئے خدمت کرتے ہین اگر ایک دن بھی اونکو کچھہ حاصل نہو تو اوسکے گرد نہ پھٹکین - تو اوسکی خدمت و اطاعت جو کرتے ہین یہہ اپنی خواہش کا پھندا بنا رکھا ہے اور وہ جو بندگی کرتے ہین اپنی ہی خواہش کی دیکھو اگر کہین وُہ اغوا نہ سُن پاتے ہین کہ اب تھوڑے زمانہ مین حکومت کسی دوسرے کو ملا چاہتی ہے تو اِس سے مُنھہ پھیر لیتے ہین اور اوسُ کا تقرب بہزار حیلہ و کوشش کرکے ڈھونڈتے ہین اور جہان کہین روپیہ پیسے ملنے کا گمان ہوجاتا ہے وہان بندگی اور خدمت کرنے لگتے ہین - پس دراصل اسکا نام خدمت کرنا نہین بلکہ اُس پر ہنسنا ہوتا ہے اور عاقل وہی شخص ہے جو اون کامون کی رُوح اور حقیقت کو خوب جان جائے اور دنیا طلبیون و خواہشمندون و خودغرض و بد عہد لوگون کی مصاحبت سے حذر کرتا رہے اور اونکے فریب وغیرہ سے بچے -

سہ مغبل است بدر نہاد بشر
کزان نفس را میل باشد بشر

یکی نقض عہد است کاندر وجود
از و خصلتی نیست مذموم تر

دوم مکر کردن سوم خبیث یعنی
کزو دین و دانش بود در خطر

گرت ہست مردی و ہوش و خرد
ازین ہر سہ خصلت حذر کن حذر

حکمت ایماندار انسان چار چیزون سے چار چیزون کو پاک رکھتا ہے اول دل کو حسد سے دوم جھوٹ و غیبت سے زبان کو تیسرے شکم کو لقمہ حرام سے چوتھے اعمال کو ریا سے -

اولاً دل کو حسد سے پاک رکھہ
بعد ازان دہو کذب و غیبت سے زبان

غیر کا حق اپنے ہاتون پر نہ بے
پیٹ مت بھر کہا کے مال بندگان

کر عمل دنیا مین بے روئے ورپا
تا تجھے حاصل ہو فخر و عز و شان

حکمت - جسطرح کہ بدلوگون کی صحبت سے بچنا ضرور ہے اسی طرح انکے افسانون اور قصون وکتابون کا سُنا اور دیکھنا منع ہے کہ انکے سُننے اور دیکھنے سے دیر کدورت آجاتی ہے طبیعت گھبراتی ہے +

بے خبر بدون کی اُلفت چھوڑ دی	بہاگ ان کی دوستی سے ہر زمان
مُنھہ نکرنا پاک اِسکے ذکر سے	نام لیکر مت بگاڑ اپنی زبان

حکایت

ایک روز ہشام بن عبدالملک شکار کرتا ہوا نکلا اور ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا ہرن تو ہاتھہ نہ آیا وہان ایک لڑکا بکریان چرا رہا تھا مسخرا لڑکے سے کہا کہ تیرے پاس ہرن ہی لے آ لڑکے نے کہا کیا تیری موت آئی ہے جو میرے طرف بحقارت نظر کی اور مجھہ سے معاشرت بحقارت کی تیری گفتگو جباری اور فعل تیرا خاری ہے ہشام نے کہا او چھوکری تو مجھکو پہچانتا نہین ہے اوس نے کہا تو نے تو بے ادبی سے پہلے ہی اپنے تین پہچوا دیا کہ بغیر سلام علیک کے بات کرنا شروع کردی ہشام نے کہا مین ہشام بن عبداللک ہون لڑکے نے کہا خدا تیرے گھر کے قریب نہ لیجائے اور نہ کسی زندہ کو تیری قبر دکہلائے وہ یہ کہی رہا تھا کہ خدم وحشم ہشام کا آہی پہونچا اور ہشام نہایت غصے مین آگ بگولا ہوکر لوگون سے کہا کہ اس لڑکے کو ساتھہ لے آؤ وہ جب دارالخلافت مین پہونچا سب وزیر وامیر وارکان دولت نے ہر ایک اداب خلافت بجالایا مگر وہ لڑکا چپ سُن سر جھکائے کھڑا رہا آخر وزیر وارکان دولت نے لڑکے سے کہا او کمبخت عرب کے کس چیز نے باز رکہا ہے تجھکو امیرالمومنین پر سلام کرنیسے اوس نے کہا او بالان

گدہے کے اتنی دور سے چلتے چلتے میرا دم چڑھگیا ہے حواس ٹھکانے نہین ہین
بعض ندمانے کہا او گدہے کے بچے بہت فضول تو بکا امیر المومنین کے سامنے اور
اُونسے لفظ بلفظ تونے تخاطب کیا اوس نے جواب دیا او بہو کے سنگستان کے
اور سُرمہ لگانے والے بے فرزند کیا تونے نہین سُنا قول اللہ پاک کا اپنی کتاب منزل
مین اپنے نبی مرسل پر یوم تاتی کل نفس تجادل عن نفسہا پس جب پاک پروردگار عالم
کے سامنے آدمی جدال کرینگے اس بیچارے ہشام کی کیا حقیقت ہے کہ اُون
سے کوئی لفظ بلفظ تخاطب نکرے اسبات کے سنتے ہی ہشام کو اور غصہ کی آگ
بھرک اوٹھی اور حکم دیا کہ یہین ہمارے روبرو اسکا سر اوڑا ڈالو جلاد طلب ہوا اور رنلع
بچھا کر اوسپر وہ دراز کیا گیا اور جلاد نے تین مرتبہ پوچھا یا سید میرے مین تمہارا بندۂ
ذلیل لب گور ہون کیا اسکا سر کاٹ ڈالون اور مین بری ہون اسکے خون سے
ہر مرتبہ ہشام نے کہا کاٹ ڈال اوسکا سر تن سے جدا کر مگر تیسرے مرتبہ جب حکم
دیا تو وہ لڑکا پڑا پڑا ہنسنے لگا تب ہشام نے کہا پھر اوسکو کھڑا کرو جب وہ کھڑا ہوا تو
کہا او چھوکرے مرنے پر تو ہنستا ہے اور جینے پر تو لڑتا ہے کیا تو مجھہ سے چہل
کرتا ہے یا اپنے نفس سے مسخراپن کرتا ہے لڑکے نے کہا پہلے میری دو باتین سُن
لیجئے پھر جو جی چاہے سو فرمایئے گا حکم دیا کہہ اوس نے کہا یہہ میرا اول وقت
ہے آخرت کا اور آپکا آخر وقت ہے دنیا سے اور ہر آئینہ اگر اس مدت مین کوتاہی
ہوئی یا اجل مین کچھہ تاخیر ہوئی تو آپکی گفتگو کچھہ مجھے ضرر نکریگی نہ تھوڑی نہ بہت
لیکن مجھے چند اشعار یاد آگئے ہین اسکو آپ اپنے گوش دل سے سُن تو لیجئے

بنفت ان البازعلق مرۃ	فعصفود برساقہ المقدور

فقال العصفور ما فی الطعارہ	والباز منهمك علیه یطیر
ما یغنی المثلث شبعة	ولئن اکلت فانني لحقیر
فتعجب الباز المذل لنفسه	عجبا واقلت ذلك العصفور

ہشام یہ سُنکر ہنستے ہنستے لوٹ گیا اور کہا خدا کی قسم اگر ابتدا سے یہ اسطرح گفتگو کرتا تو سوا خلافت کے جو کچھہ مانگتا مین اسکو بخش دیتا پھر کہا او چھوکرے اپنا مُنھ کھول جب اوس نے منھ کھولا تو موتی وجواہر سے اوسکا مُنھ بھر دیا اور نقد وجنس وخلعت پہناکر رخصت کیا +

ہشام بن عبدالملک بدمزاج تہا اور حضرت زید بن زین العابدین بن حسین بن علی رضوان اللہ تعالی عنہم نے اسی کے عہد مین شہادت پائی۔

ایک مرتبہ اس نے اس تزک وشان کے ساتہہ حج کرنیکے لیے مکہ معظمہ گیا کہ چھہ سو اونٹ صرف اسکی پوشاک وتجمل کے اسباب کا لدا ہوا ساتہہ تہا اسپر سلطنت کے اسباب کا خیال کر لینا چاہیئے کہ کسقدر تہا اونتیس برس اس نے حکومت کی اکہتر برس کی عمر پائی ۱۲۵ ہجری مین مرگیا لیلی مجنون اسکے ہم عہد تہے۔

حکمت - چار چیزون کے استعمال سے بادشاہ کی ہیبت جاتی ہے بے رعبی ظہور مین آجاتی ہے۔ اوّل ہزل وتمسخر دوسرے سفلون کی صحبت تیسرے عورتون کی محبت۔ چوتے کار بے مشورت۔

بادشاہ سے کوئی بھی ڈرتا نہین	ہو اگر ہزل وتمسخر درمیان
رعب کہو دیتی ہے شاہنشاہ کا	صحبت بد اور محبت با زنان

فائدہ - بادشاہ ہر وقت محکمہ شورہ کا محتاج رہتا ہے کہ ایک جماعت مردم کامل العقل

وافر الشعور اہل فراست و تجربہ کی اوسکے پاس ہو جنسے ہر مشکل امر مین معاملات رعایا مین مشورہ لیوے اس لئے کہ ایک کی تنہا عقل سے ایک جماعت کی عقل ہر طرح پر بہتر ہوتی ہے مشورہ لینے والا کبھی نادم نہین ہوتا جو مشورہ نہین لیتا یا لیتا ہے مگر اوسپر عمل نہین کرتا وہ ہمیشہ زک اوٹھاتا ہے مشیرون کا موتمن ہونا چاہیئے صلاح نیک دین یہ اوسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اہل مشورت ہی دیندار خدا ترس خیر خواہ اہل علم و فضل ہون چیلی چاپڑ جاہل اور خود غرض نہون اکثر سلاطین و رؤسا اسی طرح برباد ہو گئے کہ فقط اپنی راے وہم و خیال پر کام لیا یا اون خوشامدیون کے مشورہ پر چلے جو لوگ اس کام کے لائق ہی نہتھے۔

حکمت - جو انسان صرف اپنے وہم و خیال پر کام کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی سُننے والا گونگے سے خبر پوچھے۔

از یقین کن کار اے اہل یقین	شو نہ اندر وہم و پابند خیال
خواب دان بیشک خیال خویش را	گر توئی بیدار دل اہل کمال

حکایت

عبدالرحمن بن عرو اوزاعی رح کو خلیفہ منصور نے بلوا بھیجا اور جب آپ آچکے تو نصیحت کا خواہان ہوا آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین مجھہ سے حدیث بیان کی مکحول نے عطیہ بن بشیر سے کہ سرور عالم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو حاکم اپنی رعیت کا بدخواہ مریگا اللہ پاک پروردگار عالم اوسپر جنت حرام فرماویگا۔ اے امیر المومنین جس شخص نے حق کو بُرا جانا اوس نے خدائے پاک کو بُرا جانا اللہ تعالی حق مبین ہے

چونکہ پروردگار عالم نے تمہاری رعیت کے دلون کو تمہارے واسطے نرم کر دیا ہے کہ
تمکو انکی حکومت دی پس تمکو بھی لازم ہے کہ اللہ تعالی کے واسطے انکا حق بجا لاؤ اور
انصاف کے ساتھہ رہو اور انکی عیب پوشی کرو اور یادیون کی فریاد سنو انکے لیے
اپنے دروازے بند نکرو اور پہرہ چوکی نہ بٹھاؤ اگر انکو آسایش ہو تو خوش ہو
اور اگر تکلیف ہو تو رفع کرو پہلے تمکو خاص اپنی فکر تھی اور اب اس تمام خلق اللہ کا
بار تمپر ہے عرب اور عجم اور کافر اور مسلم سب تمہاری قبضہ مین ہے اور اونمین سے
ہر ایک کا حصّہ تمہارے عدل مین ہے اس صورت مین انکے حقوق جو قوی کہڑے
ہو جائین اور کوئی تمہارے مصیبت ڈالنے یا کوئی حق دبا لینے کا شکوہ کریگا تو پھر
تمہارا کیا حال ہوگا۔ اے امیر المومنین مجھ سے حدیث بیان کی کمحول نے عوذ بن
رویم سے کہ سلطان الانبیا سرور عالم صلعم کے دست پاک مین شاخ تھی خرمکی جس
سے آپ مسواک فرماتے تھے اور منافق لوگ اوس سے ڈرتے تھے آپ کے
پاس جبرئیل علیہ السّلام تشریف لائے اور عرض کیا اے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہ شاخ کیسی ہے جس سے آپ نے اپنی امت کی دل توڑے اور اونکو رعب
سے پُر کر دیا اے امیر المومنین پس جو شخص انکی جلدون کو پہاڑے گا اور اونمین
خون ریزیان کرے گا اور اونکے شہر ویران کرے گا اور ملکون سے جلاوطن کریگا
اور اسکا خوف انکو غائب کرے گا تو اوسکا کیا حال ہوگا۔ اے امیر المومنین مجھہ
سے حدیث بیان کی کمحول نے زیاد سے اور اونہون نے حارثہ سے اور حارثہ
نے حبیب بن سلمہ سے کہ سردار عالم سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات
پاک سے قصاص لینے کو ارشاد فرمایا یعنے آپ کے دست مبارک سے ایک اعرابی کو

نادانستگی مین صرف کہرو نچا لگ گیا تھا آپ نے اعرابی کو بلایا اور فرمایا کہ مجھ سے
قصاص لے اُس نے عرض کیا کہ مین نے آپ کو معاف کیا آپ پر فدا ہون
میرے والدین مین ایسا نہین جو آپ سے قصاص لیتا گو آپ مجھکو جان ہی سے
مار ڈالتے آپ نے اس کے حق مین دعائے خیر فرمائی۔ اے امیر المومنین اپنے
نفس کو اسی کے نفع کے لیئے ریاضت دو اور اسکے واسطے اپنے پروردگار سے
امن حاصل کرو اور اُس جنت کی رغبت کرو جسکا عرض آسمانون اور زمین کے
برابر ہے اور جسکی شان مین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کسی کو
جنت مین سے ایک کمان کی مقدار کا ہونا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔ اے
امیر المومنین اگر سلطنت تم سے پہلے لوگون کی پائیدار رہتی تو تمکو نہ پہونچتی اسی
طرح تمہارے پاس بھی نہ رہیگی جیسے اورون کے پاس نہ رہی۔ اے امیر المومنین
تمکو معلوم ہے کہ تمہارے دادا حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت شریف کی
تفسیر کیا منقول ہے۔ مالھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا۔
آپ نے فرمایا ہے کہ صغیرہ سے مراد مسکرانا ہے اور کبیرہ سے مراد ہنسنا تو
جب مسکراتا و ہنستا صغیرہ کبیرہ ٹھیرے تو ہاتون کے اعمال اور زباتون کے
اقوال کا کیا حال ہوگا۔ اے امیر المومنین مین نے سُنا ہے کہ جناب فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بکری کا بچہ فرات کے کنارہ پر ضایع ہوکر
مرجائے تو مجکو ڈر ہے کہ کہین اُسکی پوچھ مجھ سے نہو تو اب فرمایئے کہ جو لوگ
آپ کے فرش ہی پر ہون اور تمہارے عدل سے محروم رہین تو انکا مواخذہ
تم سے کیسے نہوگا اے امیر المومنین تمکو معلوم ہے کہ تمہارے دادا سے

اس آیت شریف کی تفسیر کیا آئی ہے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم
بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ آپ نے فرمایا
ہے کہ اللہ تعالی نے زبور مین ارشاد کیا کہ اے داؤد جب مدعی اور مدعا علیہ تیرے
سامنے بیٹھین اور تجکو اون مین سے ایک کی طرف میل ہو تو ہرگز اپنے دل مین
یہ نہین سوچنا کہ حق اسی کو ملے اور دوسرے پر ہی فتح یاب ہو ورنہ مین تجکو
اپنے نبوت کے دفتر سے میٹ دونگا پھر نہ تو میرا خلیفہ رہیگا نہ کچھہ بزرگی پائیگا
اے داؤد مین نے اپنے رسولون کو اپنے بندون مین ایسا کیا ہے جیسے اونٹونکے
چرانے والے کہ وہ طریق حفاظت سے واقف ہوتے ہین اور سیاست
نرمی سے کرتے ہین توتے کو باندھتے ہین اور دبلے کو چارہ پانی سامنے کرتے
ہین۔ اے امیرالمومنین تم ایسے امر مین مبتلا ہوئے ہو کہ اگر بالفرض آسمانون
اور زمین پر پیش کیا جاتا تو اسکے اٹھانے سے ڈر جاتے اور انکار کر دیتے۔
دیکھو مجھہ سے حدیث بیان کی یزید بن جابر نے عبدالرحمن بن عرہ انصاری سے
کہ فرمایا جناب سردار عالم صلعم نے کہ جو حاکم کہ لوگون کے معاملات مین سے
کسی چیز کا والی ہوگا وہ قیامت کے روز اسطرح لایا جائے گا کہ اسکے ہاتھہ گردن
سے بندھے ہونگے اور اونکو بجز اسکے عدل کے اور کوئی چیز نہ کھولیگی پھر جہنم
کے پل پر کھڑا کیا جائیگا اور وہ پل اسکو ایک ایسا جھٹکا دیگا جس سے اسکا جوڑ جوڑ
اپنی جگہہ سے ہلجائیگا پھر حالت اصلی پر آجائیگا اور حساب لیا جائیگا تو اگر محسن ہوگا
تو تب کہین اپنے احسان کے باعث سے بچ جائیگا اور اگر بدکار ہوگا تو پل اس
جگہہ سے پھٹ جائیگا اور دوزخ مین سترسال کی راہ نیچے جا پڑے گا۔ منصور یہ سنکر

اپنا رومال منھ پر رکھہ لیا پھر اتنا رویا اور ڈاڑھین ماریں کہ مجکو بھی رولا دیا۔ پھر مین نے
کہا اے امیرالمومنین آپ کے دادا حضرت عباس بن عبدالمطلب نے سردار عالم
صلعم سے حکومت مکہ معظمہ یا طایف یا یمن کی مانگی تھی آپ نے انکو ارشاد فرمایا
کہ اے عم بزرگوار آپ اگر اپنے نفس کو مشقت سے دور رکھین تو اُس حکومت سے
بہتر ہے جسکو آپ محیط نہو سکین یہ آپ نے حضرت عباسؓ کو اسلئے فرمایا کہ عم بزرگوار
کی خیرخواہی اور شفقت کا مقتضا تھا اور حضرت عباسؓ کو آپ نے یہ بھی خبر دی
کہ تمہارے لئے اللہ پاک پروردگار عالم سے مین کچھہ کام نہ آؤنگا یعنے جب آپ پر
وحی ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین تو آپ نے حضرت عباسؓ و حضرت صفیہؓ
اور حضرت فاطمہ زہرہؓ کو فرمایا کہ اے عباسؓ و اے صفیہؓ چچا پھوپی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور اے فاطمہؓ جگرگوشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ پاک سے مین تمہارے
کچھہ نہ کام آؤنگا مجکو میرا عمل مفید ہوگا اور تمکو تمہارا عمل۔ اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگونکی حکومت کا کام اُسی سے بن آوے گا جو عقل کا
مضبوط اور تدبیر مین صایب ہو کوئی بُرائی اسکی ظاہر نہو اور نہ یہ خوف ہو کہ اپنی
قرابت کی حمایت کرے گا اور اللہ پاک پروردگار عالم کے باب مین کسی طعن
کرنے والے کی ملامت اُسپر اثر نہ کرے۔ اور حاکم بھی چار قسم کے ہوتے
ہین ایک وہ ہے کہ خود بھی محنت کرے اور اپنے عاملون سے بھی محنت لے تو
اُسکا حال ایسا ہے جیسا اللہ پاک کی راہ مین جہاد کرنیوالا اُس شخص پر خداوند
عالم کی رحمت کا ہاتھہ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ دوسرا حاکم وہ ہے کہ اوسمین کسی قدر
ضعف ہے وہ خود تو مشقت کرتا ہے اور اسکے عامل مزے اڑاتے ہین اسکے

اسکے ضعف کے سبب سے تو وہ تباہی کے کنارہ پر ہے الّا یہ کہ اللہ پاک اسپر رحم فرمائے تیسرا حاکم جو عالمون سے مشقت لے اور خود آسایش کرے تو وہ حطمہ ہے جسکی شانمین رسولؐ پاک پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ بدترین حاکمون کا حطمہ ہے تو وہ تنہا ہالک ہے۔ چوتھا وہ حاکم ہے کہ خود بھی مزہ کرے اور اسکی عامل بھی تو وہ سب کے سب ہلاک ہونے والے ہین۔ اے امیر المومنین مین نے سنا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام جناب سردار عالم سلطان الانبیا صلعم کی خدمت فیضدرجت مین آئے اور عرض کی کہ مین اسوقت آپ پاس حاضر ہوا ہون کہ دہونکینان آتش دوزخ پر رکھدی گئی ہین کہ قیامت کیلیے بھڑکائی جاوے آپ نے فرمایا کہ اے جبریلؑ مجھہ سے دوزخ کا حال بیان کیجئے انہون نے عرض کیا کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ دوزخ کی آگ بھڑکائی گئی وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس تک بھڑکائی گئی کہ وہ زرد ہوگئی پھر ہزار برس تک بھڑکائی گئی کہ وہ سیاہ ہوگئی تو اب وہ سیاہ ہے کہ نہ اسکا شعلہ نظر آتا ہے اور نہ شعلہ بجھتا ہے قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے کہ دوزخیون کے کپڑون مین سے اگر ایک کپڑا زمین والون کو صرف دکھلایا جائے تو سب مرجائین اور اگر ایک ڈول اسکے پانیکا زمین کے سب پانیون مین ملادیا جائے تو جو کوئی پانی مین سے چکھے وہ فوراً مرجائے اور اوسکی زنجیرون مین سے جنکا پاک پروردگار عالم نے ذکر کیا ہے اگر ایک کڑی زمین کے سب پہاڑون پر رکھدی جائے تو سب پگل جائین اور اگر کسی شخص کو دوزخ مین داخل کرکے پھر دنیا مین نکالا جائے تو باشندے زمین اسکی بدبو اور شکل کی بڑائی وہیبت سے مرجائین۔ جناب سرور عالم صلعم اس حال کو سنکر روئے اور

لہ حطمہ وہ حاکم جسکو اوسنے اختیار کیا ہو اور اوسکی اطاعت کی ہو اور اوسکے ظلم سے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے ہون

آپ کے ساتھہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام بھی رو پڑے پھر جبرئیل علیہ السّلام نے عرض کی
اے سرور عالم ومحبوب رب العالم کیا آپ روتے ہین آپکے تو اگلے پچھلے گناہ معاف
ہوگئے ہین آپ نے فرمایا کہ میرا گریہ شکر کا ہے بھلا مین شکر گذار بندہ نہون اور یہ تو
بتاؤ کہ تم روح الامین اور اللہ پاک کی وحی کے امانت دار ہو بھلا تم کیون روئے
حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ مین ڈرتا ہون کہ میرا حال کہین ہاروت وماروت
کا سا نہو جائے یہی وجہ ہے کہ جس سے اپنے پروردگار عالم کے نزدیک جو میرا
رتبہ ہے اُسپر مین بھروسہ نہین کرتا ورنہ اسکے داؤ سے مامون ہو جاؤنگا۔
غرضکہ دونون روتے رہے یہان تک آسمان سے ندا ہوئی کہ اے جبرئیل
اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک نے تم دونون کو اس بات سے مامون
کر دیا کہ تم اسکی نافرمانی کرو اور وہ تمکو عذاب دے اور جناب سلطان الانبیا رسول
رب العالمین صلعم کی فضیلت تمام انبیا پر ایسی ہے جیسے جبرئیل علیہ السّلام کی تمامی فرشتون
پر۔ اے امیر المومنین مین نے یہ بھی سُنا ہے کہ جناب فاروق اعظم رض نے دعا مانگی
تھی کہ الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ جب مدعی اور مدعا علیہ میرے سامنے بیٹھتے ہین تو اون
مین سے جو حق پر ہے میل کرے خواہ قریب ہو یا بعید اگر مین اوسکی رعایت کرون
تو مجھکو ایک دم کی مہلت نہ دیا۔ اے امیر المومنین اللہ پاک کے حقوق کی بجا آوری
اُسکی مخلوق مین نہایت ہی سخت کام ہے اور سب سے زیادہ بزرگی اللہ تعالیٰ کے
نزدیک تقوی ہے اور جو شخص پاک پروردگار عالم کی اطاعت سے عزت کا خواہان
ہوتا ہے تو اللہ پاک بلند کرتا ہے اور عزت دیتا ہے اور جو کوئی اسکو خداوند عالم
کی نافرمانی سے طلب کرتا ہے تو احکم الحاکمین اسکو پست اور ذلیل کرتا ہے

یہ ہے میری نصیحت والسلام

حکایت

ابن مہاجر کہتے ہین کہ ایک روز خلیفہ منصور مکہ معظمہ مین حج کیلئے آیا تہارات کے وقت ہنگام سحر حرم شریف کا طواف کر رہا تہا کہ اسنے مین سُنا کہ ایک شخص ملتزم کے پاس یون کہہ رہا ہے کہ الٰہی مین تیرے ہی سامنے شکایت کرتا ہون کہ زمین مین سرکشی اور فساد ظاہر ہو گیا اور ظلم و طمع حقدارون مین اور انکے حقوق حائل ہو گئے منصور یہ سُنکر چپٹا یہان تک کہ اسکا سب قول سُنا پھر وہان سے نکلکر مسجد کے ایک طرف مین ہو بیٹھا اور اُس شخص کو روبرو بلوایا اور جب وہ آچکا تو اوس سے پوچھا کہ تم جو یہ کہتے تہے کہ زمین مین سرکشی اور فساد برپا ہو گیا اور حق دارونکے حق مین ظلم اور طمع حائل ہین یہ کیا بات ہے مین نے جو یہ امر سنا تو مین بیمار ہو گیا اور مجھکو نہایت قلق ہوا۔ اُس شخص نے کہا اے امیرالمومنین اگر آپ میری جان مامون کردین تب تو مین سب باتین مع اُنکی جڑون کے آپ سے کہدونگا اور نہین تو مین اپنے ہی نفس پر اکتفا کرون گا کہ مجکو اسی کے دہندے سے فرصت ہی نہین منصور نے کہا کہ تو جان سے مامون ہے۔ اُس نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص مین خواہش نفس اور اتنی طمع آگئی ہے کہ وہ اسکے اور حق کے درمیان مین حائل و سرکشی و فساد کی درستی کے مانع ہے وہ آپ ہی ہین۔ منصور نے کہا کمبخت مجھہ مین طمع کیسے آئیگی زر و سیم میرے ہاتھہ مین ہے اور تلخ و شیرین میرے قبضہ مین

اُس نے کہا کہ اے امیر المومنین جتنی طمع تم مین گھس گئی ہے بھلا اور کسی مین بھی
اسقدر ہوئی ہوگی۔ دیکھو شہنشاہ پاک پروردگار عالم نے تمکو مسلمانون کے
معاملات اور اموال کا حاکم انکی حفاظت کے لیے کیا اور تم انکے معاملات سے غافل
ہوکر اونہین کے مال جمع کرنے مین پڑگئے اور اپنے اور انکے درمیان چونہ اور اینٹ
کی دیوارین اور لوہے کے دروازے اور ہتیار بند دربان مقرر کیے اور اپنے
آپ کو اُن محلات مین محبوس کرلیا کہ کوئی تمہارے پاس بھی آنے نہ پاوے اور آپنے
عاملون کو مالون کے اکھٹا کرنے اور بزور تحصیل وصول کرنیکو بھیجدیا اور آپ نے اعوان
سلطنت جلیس و مصاحب اور مددگار ظالم مقرر کیے کہ اگر تم بھولتے ہو تو وہ یاد نہین
دلاتے اور اگر اچھا کرتے ہو تمہاری مدد نہین کرتے اور تم نے انکو مال اور سواری
و ہتیار دیکر ظلم پر قوی کردیا ہے اور یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس بجز اشخاص
مخلصین کے جنکا نام تمنے بتلادیا ہے اور کوئی آنے ہی نہ پاوے اور اس امر کی اجازت
ہی نہین دی کہ کوئی مظلوم یا اندوہناک یا بھوکا یا ننگا یا کم زور یا محتاج تمہارے
یہان سے کچھ پاوے حالانکہ انمین سے کوئی ایسا نہین جسکا حق اس مال مین نہو
پس جب تمہارے ان ندیمون نے جنکو تم نے خواص مقرر کیا ہے اور رعیت پر
ترجیح دے رکھی ہے کہ انکو کوئی تمہارے پاس آنے سے نہ روکے یہ دیکھا کہ مال
بیت المال سے بعض چیز تم اپنے لیئے رکھہ لیتے ہو اور اسکو غریبون اور مسلمانون
مین تقسیم نہین کرتے تو اونہون نے دل مین سوچا اور کہا کہ خلیفہ تو پاک پروردگار
عالم کی خیانت کرتا ہے ہم خلیفہ کی خیانت کیون نکرین اسلئے اونہون نے آپس
مین اتفاق کرلیا کہ جو لوگ کہ رعیت کے اخبار خفیہ جانتے ہون انکی رسائی خلیفہ

لیکن جسکو دے چاہین تو وہ پہونچ سکے اور ایک یہ کہ تمہارا عامل کہین جائے اور
اُنکے خلاف منشا کوئی امر کرے تو اسکو رہنے ہی نہین دیتے یہان تک کہ ذلیل اور
بیقدر ہو جاتا ہے۔ جب تمہارا اور تمہارے خواص کا حال اسطرح پہیل کیا اور
رعایا کے ساتھہ اسطرح کا طرز عمل ہو گیا تو لوگون نے آپ کے ارکان دولت کو
بڑا سمجھا اور اُن سے ڈرے اور سب سے پہلے تمہارے جاہلون نے تحفے اور مال
انکے پاس بھیجکر اُن سے آشتی کی تاکہ تمہاری رعیت پر خوب ہی ظلم کرین اور کچھہ
شنوائی نہو۔ پھر جو اور لوگ ذی اختیار اور مالدار تھے انہون نے آپ کے مُصاحبون
کو رشوت دی کہ جو جو لوگ اُنسے کم ہون وہ اُنپر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑین
اسی طرح اللہ پاک کے شہر سرکشی اور فتنہ و فساد کی طمع سے بھر گئے اور یہ مُصاحب
سلطنت مین تمہارے شریک ہو گئے اور تمکو خبر بھی نہین اگر کوئی داد خواہ آجاتا ہے
تو اُسکو کوئی تمہارے پاس جانے بھی نہین دیتا اور اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ جب
سواری نکلے اُسوقت اپنا حال عرضی مین لکھکر گذرانے تو معلوم کرتا ہے کہ اپنے
اس امر کی ممانعت کر دی ہے۔ اور تم نے جو ایک شخص کو مظلومون کے حقوق کا
ناظر مقرر کیا ہے اگر مظلوم اُسکے پاس جاتا ہے اور تمہارے معتمدون کو اُسکی اطلاع
ہو جاتی ہے تو ناظر جی سے یہی کہدیتے ہین کہ اسکی درخواست پیش کرنا چاہیے
اور اگر ناظر ذی حرمت ہے اور اُسکا قول انا جاتا ہے تب بھی وہ آپ کے معتمدون
کے ڈر سے یا اور کسی سبب سے جو چاہتا ہے وہ کہہ نہین سکتا۔ غرضکہ مظلوم بیچارہ
اُسکے پاس دوا دوش کرکے شکوہ یا فریاد کرتا ہے اور وہ اوسکو نکال دیتا ہے یا بہانہ
کرتا ہے جب باوجود کوشش کے ناکامیابی کے ساتھہ نکالا ہی جاتا ہے تو وہ آپ کی

سواری نکلنے کے وقت آپ کے سامنے فریاد کرتا ہے تو اتنا مارا اور پریشان کردیا جاتا ہے
کہ اعضا بھی کہین کے کہین ہو جاتے ہین تاکہ دوسرون کو عبرت ہو اور تم تاکتے
رہتے ہو نہ تو تاہتہ سے اشارہ کرتے ہو نہ زبان ہی سے منع کرتے ہو اور رسی تو
ایک طرف رہی یہہ دوسری مصیبت آپڑی - اب ایسی صورت مین مسلمانی کے
قطع نظر سعدلت اور عافیت عامہ کی کیا چیز باقی رہی - پہلے ہی بنی امیہ اور اہل عرب
تھے کہ جہان مظلوم اُنمین آپہونچا اوسیوقت اوسکا مقدمہ پیش کرکے انصاف
اور فصل خصومات بلا توقف کردیا جاتا تہا - اور بعض اوقات آدمی ملکون کے
دوسرے کنارہ سے آکر بادشاہی دروازہ پر پہونچ کے پکارتے تہے کہ اے اسلام
والو تو سب اُسکی طرف دوڑتے تہے اور پوچھتے تھے کہ تجھے کیا ہوا اور اسکا مقدمہ
دربار شاہی مین پیش کرکے ابھی دم اُسکا انصاف کرا دیتے تہے - اور مین یا امیر المومنین
چین کی سرزمین مین سفر کیا کرتا تہا اور اُس ملک مین ایک بادشاہ تھا ایک مرتبہ
جو میرا دورہ کو گذر ہوا تو وہ بادشاہ بہرا ہو گیا تھا اور اپنی قوت سامعہ کے جانے سے
وہ رونے لگا وزیرون نے کہا کہ آپ کیون روتے ہین خدا نہ کرے کہ آپ روئین
اُسنے کہا کہ مین بہرہ ہو گیا اسلیئے روتا ہون ہر چند مجکو اپنی مصیبت پر رنج نہین
مگر یہ تردد ہے کہ مظلوم دروازہ پر کھڑا چیخا کرے گا اور مین اوسکی آواز نہ سونگا پھر
اُس نے یہ کہا کہ میرے کان جلتے رہے تو کیا ہوا میری آنکھین تو موجود ہین لوگون
مین منادی کرو کہ کوئی سرخ لباس نہ پہنے صرف وہی شخص پہنے جو مظلوم ہو پھر وہ
صبح و شام سواری ہاتھی گھوما کرتا تہا کہ کوئی مظلوم نظر پڑے تو اسکا انصاف کرے -
اے امیر المومنین مقام تامل ہے کہ بادشاہ چین مشرک ہو کر اسطرحکی عنایت اور رحمت

مشرکین کے حال پر رکھتا ہے اور سلطنت مین اپنے نفس کے بخل پر ترس کرتا ہی اور غم
اللہ پاک پروردگار عالم پر ایمان رکھتے ہو تمکو بیچارے مسلمانون پر مہربانی غالب نہین ہوتی
اور اپنے نفس کے بخل پر ترس نہین آتا۔ اور تمہارا بخل بیکار ہے اسلیے کہ تم مال کو تین
باتون مین سے ایک کیلیے جمع کرتے ہو۔ اگر یہ کہو کہ مین اپنے لڑکے کے لیے جمع کرتا ہون
تو اللہ پاک پروردگار عالم نے تمکو بچہ کے باب مین عبرتین دکھلادی ہین کہ جب اپنی
ماں کے پیٹ مین سے نکلتا ہے تو روئے زمین پر اوسکا کوئی مال نہین ہوتا اور
دنیا مین ایسا کوئی مال نہین جسپر کسی نہ کسی ممسک ہاتھ کا قبضہ نہو مگر اللہ پاک اُسپر
اپنی عنایت کرتا ہے یہان تک کہ لوگون کی رغبت اسکی طرف پڑھ جاتی ہے اور جو
کچھہ اسکو ملتا ہی وہ آدمی نہین دیتے بلکہ پاک پروردگار عالم اسکو دیتا ہے اور یہ بھی نہین کہ
تمکو ہی لڑکا عنایت ہو بلکہ خداوند عالم جسکو چاہتا ہے مرحمت فرماتا ہے اور اگر یہ کہو کہ مین
مال اسلیے جمع کرتا ہون کہ اپنی سلطنت کو مضبوط کرون تو اس امر مین بھی اللہ جلشانہ
نے تمکو گذشتہ لوگون کی عبرتین دکھلادین کہ جو کچھہ زر و سیم اُنھون نے جمع کیا تھا
اُنکے کچھہ کام نہ آیا اور وہ جاہ و حشم اور ہتیار و سواری سب بیکار ہو گئے کہ جب مالک الملک
کو تمکو اسطرح مالک کرنا منظور ہوا تو اس سے کچھہ حرج نہوا کہ تمہارے پاس اور تمہارے
بھائیون کے پاس مال کم تھا۔ اور اگر یہ کہو کہ مال اسلیے جمع کرتا ہون کہ جس حالین اب
ہون اُس سے زیادہ اور عمدہ مطلوب ہاتھہ آجائے تو اسکو جان رکھو کہ جس مرتبہ
پر تم اب ہو اُس سے بڑھ کر جو مرتبہ ہے وہ بدون اعمال صالحہ کے حاصل ہی نہین ہوتا
اے امیر المومنین بہلا تم عاصی کو قتل سے زیادہ بھی کوئی سزا دیتے ہو۔ خلیفہ نے کہا
نہین۔ اُس شخص نے کہا کہ پھر جو ملک مالک الملک نے تمکو دیا ہے اور دنیا کا

حاکم احکم الحاکمین سے گر دانا ہے اسکو لیکر کیا کروگے خداوند عالم تو اپنے عاصیون کو قتل کی سزا نہین دیتا بلکہ عذاب الیم مین ابدالآباد رہنیکی سزا دیتا ہے اور وہی تمہارے دلون کے عزم اور رجوع کے باطنی امور کو دیکھتا ہے تو یہہ بتاؤ بھلا جب شاہنشاہ جل وعلا سلطنت دنیا تمہارے ہاتھہ سے چھین لیگا اور تمکو حساب کیلیے طلب فرمائیگا تو سلطنت دنیا پر جو تم بخل کر رہے ہو کیا یہ پاک پروردگار عالم کے یہان کچھہ تمہارے کام آئیگی یہ سنکر خلیفہ منصور بہت رویا یہان تک کہ ڈھاڑین مارنے لگا پھر کہا ؎

مرا اے کاشکے مادر نمی زاد	وگر می زاد کس بی شیرم نمی داد

پھر پوچھا کہ جو سلطنت مجکو عطا ہوی اسمین کیا تدبیر کرون آدمی تو مجکو خائن ہی نظر آتے ہین اُس نے جواب دیا کہ اے امیرالمومنین تم بڑے اونچے امامون اور مزدورون کو اپنے ساتھہ رکھو منصور نے کہا کہ وہ کون ہین اُس نے کہا کہ وہ علما ہین خلیفہ نے کہا کہ وہ تو مجھہ سے بھاگے پھرتے ہین اس نے کہا کہ انکے بھاگنے کی یہی وجہہ ہے کہ وہ ڈرتے ہین کہ کہین تم انسے بھی زبردستی سے وہی کام لو جو تمہارا طریقہ اپنی عاملون کے ساتھہ جاری ہے۔ بلکہ دروازون کو کھولو اور روک ٹوک کم کرو اور مظلوم کا انتقام ظالم سے اور ظالم کو ظلم سے روکو اور چیز کو حلال اور طیب وجہ سے لو اور حق وعدل کے ساتھہ تقسیم کرو پھر مین ضامن ہون کہ جو کوئی تم سے گریز کرتا ہے وہ تمہارے پاس آئیگا۔ اور تمہارے حال اور رعیت کی بہتری مین تم کو مدد دیگا منصور نے دعا مانگی کہ الٰہی مجھہ کو اس شخص کے قول کے بموجب عمل کرنیکی توفیق کرامت فرما۔ اتنے مین حرم شریف کے نوذنون نے نماز کی تکبیر کہی منصور نماز مین

مشغول ہوا اور وہ شخص غائب ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے الغرض مختصراً دیا علوم پند۔ ناصح کی نصیحت اور واعظ کی تقریر دل کے کانون سے سنو کہ وہ تمہارے دلکی بیمارون کا طبیب ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلے یہ سوچ لو کہ وہ تمکو کسی اپنی خاص غرض کیلیے نصیحت نکرتا ہو۔

عزیزو سن لو تم واعظ کی تقریر	سنو مت بات پہر اہل غرض کی

فائدہ۔ عیوب بشریت سے تو کوئی بشر خالی نہین ہوتا ہے مگر تعلیم اور تادیب سے اور تادیب کو بڑا اثر ہے۔ والدین اصلاح اولاد کی اور اساتذہ اصلاح شاگردونکی۔ اور ازواج اصلاح بی بیون کی اور حکمار اصلاح حمقار کی اور اطبار اصلاح بیمارون کی اور امرار و روسار اصلاح رعایا برایا کی اور پیغمبر رسول اصلاح امت کی کیا کرتے ہین یہ اصلاح نہوتی تو سارے آدمی چارپایون کی طرح ہو جاتے جو کوئی شخص ادنے واعلی ارادہ اپنی اصلاح کا نہین کرتا ہے عیش وفسق مین ڈوب کر مطلق العنان ہو کر تنہا اپنی عقل وخیال پر رہتا ہے کسی کی کوئی بات اچھی بھی پسند نہین کرتا وہ درحقیقت انسان نہین اوسکا انجام ضرور ہی خراب ونتیجہ بد ہوتا ہے۔ ہر انسان پر فرض ہے کہ رات دن کے آٹھ پہر مین ایک دم اپنے اعمال کا حساب لیا کرے اور اپنے عیبون کو دریافت کر کے اصلاح حال کیا کرے جس نے یہان حساب لیا اوسکو قیامت کے حساب مین آسانی ہو گی جسنے نہ لیا اوسکو سارا جمع خرچ بیٹھتا پڑیگا ؎

خواہی کہ عیبہای تو روشن شود ترا	یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

نکتہ۔ دنیا اگرچہ جوہر ہوا در آخرت سفال مگر حیف دنیا فانی اور آخرت باقی

ٹہیری تو وہ سفال اس جوہر سے بہزار درجہ بہتر ہے گناہ اور خواہش نفس کی لذت باقی نہین رہتی اسکا عذاب وعقاب باقی رہجاتا ہے طاعت کی تکلیف ومحنت باقی نہین رہتی ہے اسکا اجر وثواب باقی رہجاتا ہے ہر عیش کا آخر جراحت ہے ہر مصیبت کا انجام راحت ہے ؎

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

حکایت

ابی عمران جونی کہتے ہین کہ جب ہارون رشید تخت نشین ہوا کئی لوگ مبارک بادی کو آئے اس نے خزانون کے مُنہ کھول دیا اور ہر ایک کو بڑے بڑے خلعتین اور انعام دینا شروع کردیا اور ایک شقہ حضرت سفیان بن سعید ثوری کے نام لکھا کہ اللہ تعالے نے ایمان والون کے درمیان بھائی چارہ مقرر فرمایا اور اس بھائی چارہ کو اپنے لیئے اور اپنے باپ مین ٹہیرایا اور جان لو کہ مین نے تم سے جو بھائی چارہ کیا ہے اسکا رشتہ قطع نہین کیا اور نہ آپکی دوستی توڑی بلکہ اب تک مجکو آپ سے افضل محبت اور اکمل عقیدت حاصل ہے اگر بار خلافت میری گردن مین نہ ڈالا گیا ہوتا تو مین آپ کی خدمت شریف مین گھٹنون کے بل چلکر آتا اور میرے وزیر آپکے دوستون مین سے کوئی ایسا شخص نرہا ہوگا جو مجکو مبارکباد دینے نہ آیا ہو اور مین نے بیت المال کھولکر بڑے بڑے انعام دیا کہ میری انکھونکو ٹھنڈک اور دل کو فرحت ہوئی مگر جب آپنے تشریف لانے مین دیر کی اور قدم رنجہ

فرمایا تو مین نے یہ خط اپنے سخت اشتیاق سے ارسال خدمت کیا اور آپ کو روشن ہے کہ ایماندار کے ملنے کا کیسا کچھہ ثواب آیا ہے مین امید کرتا ہون کہ آپ قدم رنجہ فرمائینگے وہ نامہ عباد طالقانی کو دیا گیا اور کہا گیا کہ نامہ لیکر کوفہ کو جا اور خبردار اپنے گوش دل سے جو حال حضرت سفیان ثوری کا ہو ذرا ذرا یاد رکھنا اور من وعن مجھ سے آکر کہنا۔ نامہ بر نامہ لیکر کوفہ پہونچا اور جس مسجد مین کہ حضرت سفیان ثوری تشریف رکھتے تھے راستہ لیا جب وہ قریب پہونچا تو سفیان ثوری اُٹھ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پناہ مانگتا ہون اللہ پاک سے جانتے کی شیطان مردود سے اور آہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس آنیوالے سے جو ہمارے پاس خیر کے سوا اور کسی طرح آوے آپکے ان الفاظون نے نامہ بر کے دل پر اثر بخشا اور آپ نماز مین مشغول ہو گئے حالانکہ کسی نماز کا وقت ہی نتھا۔ نامہ بر نے گھوڑا باہر چھوڑ کر اندر قدم رکھا دیکھا تو آپ کے جلیس گردنین جھکائے ایسے بیٹھے ہین کہ گویا چور ہین کہ انپر بادشاہ چلا آیا ہے اور اوسکی سزا سے ڈرتے ہین۔ نامہ بر نے سلام کیا تو کسی نے سر اٹھا کر نہ دیکھا بلکہ پورون کے اشارہ سے جواب سلام ادا کیا۔ جب نامہ بر کھڑا رہا تو کسی نے یہ نہ کہا کہ بیٹھ جاؤ اور انکی ہیبت سے اس پر لرزہ چڑھ آیا اور وہ خط پہنچ دیا تو حضرت سفیان ثوری اسکو دیکھکر کانپنے اور ایسا بچے جسطرح کسی سجدہ گاہ مین سانپ آگیا ہو پھر اپنا ہاتھہ چغہ کی آستین مین لپیٹا اور اسی طرح خط کو لیکر پلٹا دیکر لوگون کی طرف پھینکر فرمایا کہ پڑھو غرضکہ انمین سے ایک نے ڈرتے ڈرتے اسکو اسطرح کھولا جسطرح سانپ کاٹنے کا خوف ہوتا ہو اور ابتدا سے انتہا تک پڑھہ سنایا۔ حضرت سفیان ثوری ایک تعجب

کرنیوالون کی طرح مسکراتے رہے اور رخم مضمون پر فرمایا کہ اسکے پشت ہی پر جواب
لکھو اگر اس نے اس کاغذ کو وجہ حلال سے حاصل کیا ہوگا تو ثواب پائیگا اور
اگر حرام جگہہ سے لیا ہوگا تو عذاب بھگتیگا اور جس چیز کو ظالم نے چھوا ہے وہ ہمارے
پاس رہنے ہی نچاہیئے ورنہ ہمارے دین کو خراب کریگی - اور لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
بندہ منیب سفیان بن سعید ثوری کے طرف سے - اس بندہ کو جو آمال پر مغالطہ
کھائے ہوئے ہے اور ایمان کا مزہ اس سے چھین گیا ہوا ہے یعنے ہارون رشید
کو بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ مین نے یہ خط تمکو اسی اطلاع کیلئے لکھا ہے کہ مین نے
تمہاری الفت کا رشتہ توڑ دیا اور دوستی کا علاقہ کاٹ ڈالا اور اب مین تمہارا
دشمن ہوگیا کیونکہ تم نے خود اپنے خط مین اقرار کیا کہ مین نے مسلمانون کے
بیت المال کو کھول کے خرچ کر ڈالا اور مجھکو اسبات کا گواہ گردانا کہ مال بیجا اور
بے موقع اڑا دیا اور یہ بھی نہین کہ جو کچھہ تم نے کیا تھا اسی پر راضی رہتے بلکہ
باوجود بُعد کے مجکو خط لکھا کہ تم پر مین اور میرے ساتھی جنہون نے تمہارا خط اقراری
پڑھا گواہ ہو جائین - تم یاد رکھو کہ ہم فردا قیامت خدائے پاک کے روبرو تمہاری
حرکت بیجا کی گواہی دینگے - اے ہارون تمنے جو خزانہ کہو لکر اڑایا اس مین تو بموجب حکم
خدائے پاک کے سات فریق کا حق ہے بھلا اس تمہارے فعل سے کونسا فریق
راضی رہا - مولفۃ القلوب رضامند ہوئے یا صدقات کے عامل یا اللہ پاک کی راہ
مین جہادی یا مسافرین یا حفاظ یا عمال اور علما یا بیوہ عورتین یا یتیم بچے یا اور لوگ
عامہ رعیت غریب و نادار اور عیال دار مفلس اس فعل سے راضی اور خوشنود رہے
پس اب اس امر کے سوال کے جواب دہی کے لئے آمادہ اور مستعد ہو رہو اور اپنی

مصیبت کے دور کرنیکی فکر کر اور جان لو کہ تم عنقریب حاکم عادل کے سامنے
کھڑے ہوگے اور تمہارے نفس کے باب مین تم سے مواخذہ ہوگا کہ تم نے
ابرار کی صحبت کا مزہ کھو دیا اور اپنے نفس کے لیے ظالم اور ظالمون کا امام ہونا
پسند رکھا اے ہارون تم سریر پر اجلاس کیے اور حریر پہنا اور اپنے دروازے
پر پردہ ڈالا اور ان حجابون سے تم نے رب العالمین کی مشابہت پیدا کی۔ پھر آپ
نے ظالم سپاہیون کو مقرر کیا کہ لوگون پر ظلم کرتے ہین اور انصاف نہین کرتے
خود تو شراب اوڑاتے ہین اور جو کوئی پیئے تو اسکو شراب خوار کہکر مارتے ہین آپ
طرح زنا کرتے اور عورتون کی عصمت بگاڑتے ہین اور دوسرے زانیون کو حد لگاتے
ہین اور خود مرتکب چوری ہوتے ہین اور دوسرے چورون کو سزایاب کرتے
ہین کیا یہ احکام شریعہ تمہارے ساتھیون اور نوکر چاکرون پر نہین ہین اور لوگون
پر احکام تعزیری جاری ہوتے ہین۔ اے ہارون کل کیا ہوگا جب پکارنیوالا اللہ
پاک کی طرف سے پکارے گا احشروا الذین ظلموا وازواجھم ظالم اور انکے
مددگار کدھر ہین تم کو اللہ پاک کے سامنے پیش کیا جائیگا اس صورت سے کہ تمہارے
ہاتھ تمہاری گردن مین بندھے ہونگے اور انکو بجز تمہارے عمل کے اور کوئی
نہ کھولیگا اور دوسرے ظالم تمہارے گرد ہونگے اور تم اُن سب کے سردار
ہوکر سب کو دوزخ مین لیجاؤگے۔ اے ہارون گویا تمہارا حال میرے سامنے
ہے کہ تمہاری گردن پکڑی گئی اور قیامت مین پیشی کے مقام پر حاضر کیگئے
اور تم اپنی نیکیان دوسرے کے پلہ حسنات مین دیکھ رہے ہو اور اپنی برائیون
کے سوا غیرونکی برائیان اپنے پلہ مین دیکھتے ہو کہ مصیبت پر مصیبت اور اندھیرے

اندھیرا ہے - پس اے ہارون میری وصیت یاد رکھو اور جو نصیحت مین نے تم کو کی
اُسپر کاربند رہو اور جان لو کہ مین نے تمہاری خیر خواہی کی اور کوئی دقیقہ نصیحت
کا باقی نہین چھوڑا اپنی رعیت کے باب مین اللہ پاک سے ڈرو اور سردار عالم محبوب
رب العالم صلعم کا لحاظ اُنکی اُمت کے باب مین رکھو - اور امر خلافت کو اچھی طرح
کرو اور یہ بھی جان لو کہ اگر خلافت خلیفون کے پاس رہتی تو تمہارے پاس
نہ پہونچتی اور نہ یہ تمہارے پاس رہ سکتی ہے اسیطرح دنیا سب لوگون کو ایک
ایک کرکے چلی جاتی ہے - اُنمین سے بعضون نے تو لیا توشہ بہم کر لیا جو
اسکو مفید ہوا اور بعض لوگ دنیا و آخرت دونون مین خسارہ اوٹھایا والسّلام -
نامہ رسان اوسکو لیکر بازار مین آیا اور آپ کی نصیحت اُس مین اثر کر گئی تھی
سر بازار پکارا کہ اے اہل کوفہ تو سب حاضر آگئے تو کہا کہ ایک شخص اللہ پاک سے
بھاگا ہوا تھا اسکی طرف اسنے رجوع کیا کوئی تم مین سے اُسکا خریدار ہے لوگ
جمع ہو گئے اور روپیہ اشرفیان لیکر اس نے کہا مجکو اسکی حاجت ہی نہین بلکہ
ایک موٹا جھوٹا صوف کا کرتا اور ایک کملی چاہتا ہون لوگون نے دونو چیزین
لاکر دین تو وہ پہن لیا اور لباس دربار شاہی اوتار کر مع ہتیارون کے گھوڑے
پر رکھکر آپ گھوڑے کی باگ ڈور پکڑا ہوا پیادہ روانہ ہوا اور اسطرح ہارون رشید
کے در دولت پر پہونچا لوگون نے تمسخر کیا مگر جب ہارون رشید کے روبرو گیا تو
ہارون رشید کھڑا ہو گیا اور اپنا سر اور منھ پیٹا اور واویلا و احسرتا کرتا تھا اور کہتا
تھا کہ افسوس ایلچی نے فائدہ اوٹھایا اور مین محروم رہا پھر وہ خط مرسلہ سفیان
ثوری پڑھتا جاتا اور زار زار روتا اور فریاد و فغان کرتا تھا - بعض ندیمون نے عرض کیا

یا امیر المومنین سفیان ثوری نے آپ کی شان مین بڑی گستاخی کی آپ اگر حکم صادر فرمائین تو وہ اس قابل ہین کہ بازنجیر قید کر دیے جائین تا دوسرون کو عبرت ہو ہارون رشید نے کہا اے دُنیا کے بندو مجکو مغالطہ دہی سے باز رکھو جو مغالطہ اور دام فریب مین آئے وہ بڑا ہی بدنصیب ہے - پھر وہ خط تا بدم زیست زیر مطالعہ ہارون رشید رہا پس جو شخص اپنے نفس پر ترس کرے اور اللہ پاک سے ڈرے اس عمل مین جو کلمہ کو اسکے سامنے کیا جائے گا اور اسی پر اسکی باز پرس اور حسبہ ہو گی اللہ تعالے اسپر رحمت کرے کہ توفیق کا مالک وہی ہے -

نکتہ - دُنیا مین تین قسم کے انسان ہین ایک نیک جنہون نے نیکی کو پہچانا نیکون کے رتبہ کو جانا دوسرے بد جنہون نے بدی کو اچھا سمجھا نیکون کے چال چلن کو نہ لیا - تیسرے غافل جو نیکی اور بدی دونون کو نہین پہچانتے غفلت کے مارے کسیکی نہین مانتے ؎

جو ہین نیک نیکی کو پہچانتے ہین	جو بد ہین وہ نیکون کو بد جانتے ہین
بُرائی بھلائی سے غافل ہین غافل	غرض وہ کسیکی نہین مانتے ہین

نکتہ - دنیا مین پانچ قسم کے انسان ہین اوّل جو خود نیک ہین اور انکی نیکی کا اثر اورون کو بھی پہونچتا ہے - دوم جو خود نیک ہین مگر اُنکی نیکی کا اثر اورون کو نہین پہونچتا تیسرے جو نہ نیک ہین نہ بد چوتھے جو خود بد ہین مگر اورون کو انکی بدی کی تاثیر نہین پہونچتی - پانچوین جو خود بد ہین اورون کو بھی گمراہ کرتے ہین - نیکون کو چاہیئے کہ ایسے بد آدمیون کی صحبت سے بچین -

بد سے بدنامی نکوئی نیک سے	ہے تجھے حاصل یہ بازار جہان

نیک کو پہچانتے ہین لوگ نیک	جانتے ہین بدکو بدکار جہان

نکتہ - بادشاہ کو اتنے شخصون سے پرہیز کرنا لازمات سے ہوتا ہے ایک مسخرہ دوسرے بیباک تیسرے منافق چوتھے مطرب پانچوین فاحشہ چھٹے وہ جو پہلے دشمن رہ چکا ہو اور اب دوستی کا لباس پہنا ہو ساتوین وہ جسکے دشمن بادشاہ کے دوست ہون یا اوسکے دوستون کی بادشاہ سے دشمنی ہو آٹھوین وہ جسکا پہلے امتحان بیوفائی ہو چکا ہو نوین خائن جسکا شیوہ خیانت و نمک حرامی کا ہو۔

از منافق تا توانی دور باش	نام بدگویان میار در ہر زبان
دشمنان را جامہ نزدیک خویش	تا کہ از جور و ستم یابی امان

الحمد للہ رب العالمین و بطفیل رسولہ الکریم کہ حصۂ سوم کتاب محبوب السلاطین قدیم زمانہ کے علماء کے نصایح باشاہان زمانہ کی حکایتون مین باہتمام کاریردازان مطبع نامی روکشن مطابع زمن غزنیز دکن مین چھپ کر اشاعت پذیر۔

ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ چہارم

ظلم کے ذکر مین

ظلم رکہنا ایک چیز کا بے موقع کا نام ہے پس کسیکو مارا یا ستایا یہہ سب داخل ظلم ہے کہ ان اُمور کو بے موقع و محل برتنا ظالم سے زیادہ آخرت مین کوئی بدنصیب ہی ہنین اور دنیا مین بہی خلق خدا ظالم کی دشمن ہی رہتی ہے۔ اور عدل براری کرنیکو کہتے ہین کہ ہر امر مین کمی و زیادتی سے محفوظ رہے یہہ وصف ضد ظلم ہے پس جو شخص عادل ہوگا وہ ظلم سے بری ہوگا اور ظلم کی برائیون سے عدل کی خوبیان ظاہر ہوتی ہین یہہ وصف حکام وقت کو تو ضرور ہی ہے ولیکن ہر فرد بشر کو اپنے افعال و اقوال مین اعتدال چاہیئے کہ جو سخن زبان سے نکلے انصاف کے تلہ مین تلا ہوا ہو اور

جس فعل اوسکا بے انصافانہ صادر ہو دُنیا مین اس وصف کا یہہ نتیجہ ہوتا ہی
کہ عادل ہر دل عزیز ہو جاتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ وصف عدل سے
موصوف اور نفس امارہ کے دام تزویر مین اپنی خیالات کو پھنسنے نہ دین -

کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی	کمن نفس امّارہ را پیروی

نفس امّارہ کی خاصیت ہے کہ ہمیشہ حصول لذات دنیاوی و بیجا خواہشات زمانہ کی
نمایش کی طرف انسان کو راغب رکھتا ہے جسکے سبب سے اوسکو وہ کام کرنا
پڑتے ہین جو قانون تہذیب و اخلاق کے خلاف ہو کر اوسی کی بدنامی و ناکامی
کا باعث ہوتے ہین نفس امّارہ حقیقت مین وہ دشمن دوست نما ہے جس کے
شعبدہ انگیز اثر سے انسان ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ وہ تمام اپنی عمر گران بہا اور وقت
عزیز اسی کے پیر مین ضایع کر دیتا ہے اور اوسکی ذات سے اپنے فائدے کی کوئی
شکل پیدا نہین کر سکتا یہہ وہ نفس ہے جو انسان کے دل کو اپنے قابو مین کر کے اپنی
ہی راہ پر چلاتا ہے اور اوس انسان کی بیجا خواہشون کو یہان تک وسعت دے دیتا ہے
کہ وہ بیچارہ کسی حالت مین آسودگی کا نام ہی نہین لیتا اور نہ اوسکے دل مین صبر ہوتا
ہے کہ اب زیادہ ہوس بیکار ہے بلکہ ہمیشہ یہی جی چاہا کرتا ہے کہ یہہ بھی مراد حاصل
ہو وہ بھی مطلب ملے - پس جب اوسکی آرزؤن نے اپنی حرص حد اعتدال سے بڑہا دی
تو سمجھہ لیجئے کہ کامیابی تو درکنار اگر اس آفت جانستان سے جان ہی بچ جاے
تو بہت غنیمت ہے عاقل وہی انسان ہے جو توبہ و اطاعت پروردگار مین کبھی غفلت
جایز نہین رکھتا اور اپنی عمر کو اتنا گنیمہ بھی نہین کر سکتا کہ کل دوسرا روز بخیریت گذرے گا
پس ایسے نفس جب جوانی مین توبہ کرنا دشوار سمجھتا ہے تو کیا بڑہاپے مین جو وقت

آخرت ہے اپنی اصلاح کرسکے گا ہرگز نہین - دیکھو جو لکڑی کہ سبز اور تازہ ہوتی ہے
وہ ممکن ہے کہ کسی نہ کسی طرح سیدہی ہو جائے مگر وہ لکڑی جو بالکل خشک ہو جاتی
ہے پھر سیدھا کرنے سے کب سیدہی ہو سکے گی پس اسی طرح اس نفس کا حال ہے
کہ اگر ابتداء مین انسان اسپر قابو رکھے تو ممکن ہے کہ اسکی قید مین گرفتار ہو اور اوسکی
ظاہری نمایش اور دل بہکانے والی خواہش سے دھوکا نہ کھا سکے مثلاً اگر ابھی کوئی
چھوٹا سا درخت زمین پر اوگا ہوا دکھائی دے تو ممکن ہے کہ تھوڑی سی فکر مین جڑ سے
اکھاڑ ڈالا جاے اور اگر کسی درخت کو اس خیال سے کہ جب وہ ہمین ضرر پہونچاے گا
اکھاڑ ڈالین گے تو سمجھہ لیجئے کہ اوسی درخت کی جڑ روز بروز مضبوط ہوتی جائیگی اور
پھر اوسکا اوکھاڑنا بہ نسبت پیشتر کے بہت مشکل ہو جاے گا -

اے عزیز و نقد راحت کی جو ہے حاجت تمہین	نفس امارہ کی گہا تو سی رہے نفرت تمہین
تخم عصیان ابتدائی مین اکھڑ جاے تو خوب	ورنہ پیری مین جوانی کی ہے کب طاقت تمہین

اے نفس امارہ کیا یہ تو نہین جانتا کہ تیری بیجا خواہشین اوس پروردگار عالم کو
نہین معلوم ہین جسکی ذات تمام زمانے مین عالم الغیب مشہور ہے اور کیا دنیا مین
کوئی انسان ہی ایسا دانشمند و تجربہ کار باقی نہین رہا ہے جو کسی مکار و شعبدہ باز کی
چال کو نہ تاڑ سکتا ہو کیون نہین یہ دنیا ایسا ہی مقام ہے کہ برے کام کا نتیجہ فوراً
ہی طشت از بام ہو جاتا ہے اور خداے عالم الغیب ہر شخص کو اوسی قسم کی سزا
دیدیتا ہے جسکا وہ سزاوار ہے پس عقل مند انسان اس نفس امارہ کے بہت
کہنڈون سے اسطرح بچتا رہتا ہے جسطرح آگ سے خس و خاشاک - اور اگر انجام
بینی کو بالاے طاق رکھا اور حرص ہوا نے دنیا پر زیادہ منھ پھیلایا تو اوسمین کبھی نکل

حال ہوگا جو ایک شہد کے برتن مین چپک چپک کر اپنی میٹھی جانین ضایع کرتی ہین
اگر کوئی شخص اپنی بے زری و مفلسی کے سبب سے ایسی کوشش کرے
کہ کسی کا مال ناجایز وسیلون سے حاصل کرے تو سمجھہ لیجیے کہ اوسکا نفس امارہ وہی
نتیجہ پیدا کرنیوالا ہے کہ اسکو قید خانے کی ہوا کھلائے اور اوس سے انواع و اقسام
کی مصیبتین جھلوائے پس جو لوگ حلم و ضبط کے زور سے اپنے نفس امارہ کو اپنے
قابو مین رکھتے ہین وہ حصول دولت کے لیے بھی کوئی ایسا طریقہ اختیار کرتے ہین
کہ سانپ مرے اور نہ لاٹھی ٹوٹے دولت کی دولت حاصل ہو اور اپنا نقصان بھی
نہو - جب پروردگا عالم نے تخم کو قوت بالیدگی دی اور زمین کو قابل زراعت
پیدا کیا تو ہمین ضرور ہے کہ اوسی زمین مین تخم غلہ بو کر اپنے کھانے کے لیے غلہ پیدا
کرلین اور جب ہمین قادر مطلق نے عقل و فہم دی تو ہمین یہی مناسب ہے کہ اپنی
خواہشات بیجا سے گذر کر وہی آرزوین دلمین قایم کرین جنسے ہمارا کسی طرح نقصان
نہون اور نفس امارہ کے دام تزویر مین اپنے خیالون کو پھنسنے نہ دین انسان اگر
اپنے خیالات کو حد اعتدال پر قایم رکھے اور کوئی کام بغیر سوچے سمجھے آغاز نکرے
تو ممکن ہے کہ اوس مغالطہ سے محفوظ رہے جو اکثر کج فہمی کے سبب سے پیش آجاتا
ہے اور اوسکے نفس پاک کا غلبہ نفس امارہ کے گمراہ و تباہ کرنے سے بچالے
کیونکہ جب پہلے ہی سے اوسکا نفس امور نیک کا راغب ہوگا تو ممکن ہی نہین کہ
اوس سے کوئی فعل ایسا سرزد ہو جو خلاف شان تہذیب اور زیان جان
و مال و آبرو مندرجۂ ذیل ہو -

حقوق عبد وہ ہین اے مہربان		کہ جسمین ہو کسی بندے کا نقصان	

زیان جان و مال و آبرو ہو — کوئی اینمین سے اے فرخندہ خو ہو
کوئی تکلیف پونچے یا دکھے دل — حقوق عبد مین یہ سب ہین داخل
کسی کا جیسے ناحق خون کرنا — کسی کو سحر سے مجنون کرنا
چورانا مال یا تہمت لگانا — عبث کچھہ سخت کہکر دل دکھانا
زبردستی سے کچھہ چھین لینا — کسی کا قرض آتا ہو نا دینا
جو پیچھے کچھہ تو عیب اوسکا جاکر — نہ کہے دودہ مین پانی ملاکر
کسی شے مین نکر میل ہرگز — ملا دینا نہ گھی مین تیل ہرگز
ہو حبس مین زیان عبد غالب — وہ حق اللہ ہے اے عالی مناقب
وہ جیسے روزے کہانے کو پینا — فرایض چھوڑ کر بے قید جینا
گناہ ایسے ہی کچھہ بیریب و شک ہین — کہ حق خلق و خالق مشترک ہین
ہے اون مین اعتبار حق غالب — شمار اونکا ہوا غلبے کے جانب
جو بندہ اپنے حق کو بخش دیگا — گنہ اللہ کا توبہ سے مٹے گا
زنان بھی بے گمان حق خدا ہے — سمجھنا حق عبد اوسکو خطا ہے
مگر جو عبد کو لاحق ہوئی عار — یہ اوسکا حق سمجھہ اے نیک کردار
ملے توفیق توبہ کی خدا سے — بچا دے ہمکو ہر جرم و خطا سے
حقوق عبد ہون یا حق اللہ — کسی عصیان کی دلمین نہو چاہ

اور سلاطین و امرا و دولت ارکان سلطنت حکام عدالت وغیرہم کو ظلم کرنا کسی ایک شخص پر حرام ہے۔ مثلاً کسی کا مال ناجایز وسیلون سے حاصل کرلینا یا کسی کو گالی دے یا زدوکوب کرے یا مظلوم کی فریاد نہ سنے اور ظالمون کی

پاس آوے جاوے اور اون کے ظلم سے راضی رہے یا اون کی اعانت ظلم پر کرے یا کسی کی سعایت اون پاس لیجاوے چغل خوری کیا کرے اور لا ینال عہدی الظالمین ۵ دلیل ہے اسبات پر کہ امام حاکم رئیس والی سلطان کا عادل عامل بشرع ہونا ضروریات سے ہے۔ عہد سے مراد اس جگہہ امامت سے ہے گویا سلامت ہونا امام کا وصف ظلم سے سب امور مین جن کو کچھہ بھی تعلق امورات دینیہ سے ہے شرط ہے اضافت عہد افادہ اس عموم کا کرتی ہے ظلم کی برائی و مذمت مین بہت آیات وارد ہین ایک آیت مین یہ آیا ہے کہ اللہ پاک برابر ایک ذرہ کے بھی ظلم نہین کرتا ہے مراد ذرہ سے یا تو نملۂ صغیرہ ہے یا راس خلیہ یا دانہ رائی کا یا وہ ذرہ جو دھوپ مین چمکتا ہے قول اولیٰ موافق لغت کے ہے حمل قرآن اوسی پر واجب ہے۔

معلوم ہوا کہ ذرہ برابر بھی ظلم درست نہین ہے ظالمون کے طرف جھکنے سے بھی منع کیا گیا ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ کہین تمکو دوزخ نہ چھولے۔ آیت مبارک مین اشارہ ہے طرف اس کے کہ ظالم اہل نار ہین بلکہ جب بڑے داخل ہونے پر آگ چھوتی ہے تو جو کوئی خود ظالم و ستمگر ہی ہو تو اس کا حال ہوگا۔

کسی کی آبروریزی کرنا یا کسی کا مال ناجائز و سیاون سے حاصل کر لینا داخل ظلم ہے اللہ پاک اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جس طرح جان و مال ہر مسلمان کا دوسرے شخص پر حرام فرمایا ہے اسی طرح ہر مسلمان کی آبروریزی کو حرام کیا ہے ان تینون امور کو ایک ہی سلک مین منسلک فرمایا ہے یہ تینون کام ظلم صریح فسق قبیح کہلاتے ہین۔

جان و مال کے ظالم تو کم ہوتے ہین بلکہ آبروہی کے ظالم بے گنتی ہوتے ہین
اُنسے کسی شخص مسلمان کو نجات ہی حاصل نہین ہوتی ہے ہر شخص کی ایک حیثیت
عرفی ہوتی ہے اوسکا ازالہ کرنا منجملہ کبایر کے ہے جسکو لوگ ہلکا جانتے
ہین یحسبونہ ھینا وھو عند اللہ عظیم حدیث شریف مین آچکا ہے المسلم
من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھہ اور
زبان سے دوسرے مسلمان سلامت رہین۔

اور آبروریزی خاص زبان کا کام ہوتا ہے جسطرح ازالۂ مال وجان وہاتھہ کا
کام ہوتا ہے غیبت و تہمید افترا تہمت بہتان کذب سماعت اخبار واھواہ
یہ سب داخل ازالۂ عرض ہین۔

کلام اللہ پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم حاکم حرام کو حلال یا حلال کو حرام نہین
کرسکتا ہے ظاہر مین تو وہ حکم چلتا ہے ولیکن باطن مین حکم شرعی کو بدل نہین کرسکتا ہے
چنانچہ قاضی شریح کا قول ہے کہ مجکو گمان ہوتا ہے کہ تو ظالم ہے مگر مین ظاہر
بینہ پر حکم کرتا ہون میرا حکم حرام کو تیرے لیے حلال نہین کرسکتا ہے اور یہی
قول ہے امام احمد و مالک کا حدیث ابی ذر مین آیا ہے کہ رب العزت نے
فرمایا ہے یاعبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا
تظالموا رواہ مسلم فی صحیحہ۔

یعنی اے میرے بندو مین نے ظلم اپنی جان پر حرام کیا ہے تمہارے اوپر بھی
حرام کیا ہے۔ بہت ڈرایا ہے بڑی وعید فرمائی ہے ظلم کو دن قیامت کے
اندھیرا کہا ہے ظالم کی دعا قبول نہین ہوتی ہے اور وہ شفاعت جناب

سلطان الانبیا رسول اللہ صلعم سے محروم رہیگا اور ظالم کی نیکیان مظلوم کو دلوائی جائینگی مظلوم کی بد عا سے ڈرو اور سکی دعا بارگاہ رب العزت مین جلد مستجاب ہوتی ہے

چو برا وج اجابت میرسد آہ ستم دیدہ	صدائے اعظم لبیک از عرش عظیم آمد

جس طرح ظالمون کے حق مین وعید آئی ہے اسی طرح حق مین اہل عدل کے وعدہ آیا ہے ملوک عادلین نور کے منبر پر دا ہنی طرف عرش کے ہون گے اور عرش کے سایہ مین بیٹھینگے۔ ایک دن امام عادل کا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر اور چالیس روز کی بارش سے افضل ہے اور سب سے زیادہ نزدیک احکم الحاکمین کے بروز قیامت امام عادل ہوگا اور ظالم و جابر کو خداوند عالم دشمن رکھتا ہے ساری خلق سے زیادہ تر دور خدا سے پاک سے ستمگر ہی ہوگا۔ اور سب سے بدترین ستم ظلم سے وہی کہلاتی ہے جو متعلق آبرو سے ہو جیسے گالی دینا نمیہ کرنا خذف کرنا حدیث رسالت پناہی مین جان اور مال اور آبرو کو ایک ہی حکم مین رکھا ہے اس لئے کہ ہر شخص ہر کسی کے جان اور مال پر ظلم نہین کر سکتا ہے خصوصاً جو کہ والی امیر یا رئیس نہین ہے رہا ظلم آبروریزی کا سو یہ ہر شخص کے مقدور مین داخل ہے۔ تلوار کا زخم تو اچھا ہی ہو سکتا ہے بخلاف زبان کے زخم کے وہ اچھا نہین ہو سکتا ہے۔

جناب سردار عالم محمد الرسول اللہ صلعم نے آخر عمر شریف مین بروقت حجتہ الوداع خطبہ مین ارشاد فرمایا اسوقت ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی جمع تھے یا کچھ اوپر ہونگے۔ ان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا ھل بلغت۔ یعنی تمھارے خون تمھارے

تمہاری آبرو ویسی ہی تم پر حرام ہے جیسا کہ حرمت اس دن اس مہینے اس شہر کی ہے
یہ حدیث صحیحین مین ابی بکرہ سے مروی ہے ۱۲۔
اور حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ
مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے خون آبرو اور مال بلکہ آبرو کو ربی الربی فرمایا ہے
یعنی بدترین سود خواری ٭

غرضکہ ارشادات شارع علیہ السلام مین ان تینون چیزون کا حرام ہونا کیسا ن آیا ہے
اور جو احادیث اس باب مین وارد ہین اون مین ذکر سب وغیبت اور لعن کا ارشاد
فرما کر سب کو اشد محرمات مین داخل کیا گیا ہے بلکہ مچھر اور پسو وغیرہ ذی روح کے
لعن تک سے منع کیا گیا ہے۔ پس اب غور کر لیا جا سکتا ہے کہ جو کسی مسلمان ہی
کو لعن وطعن کرے اوسکا کیسا حال ہوگا۔

خصوصاً اوس لاعن اور طاعن کا حال جو خیر العباد اصحاب رسول اللہ یا اون کے
اہل بیت کو معاذ اللہ برا کہے کیسا کچھ بڑا مظلمہ اور گناہ عظیم ہے۔

چنانچہ فرمایا سلطان الانبیا سردار عالم رسول اللہ صلعم نے کہ جو ہمارے صغیر پر
رحم نکرے اور ہمارے کبیر کی توقیر نکرے وہ ہم مین سے نہین یعنے دایرۂ اسلام
سے خارج ہے ٭

نکتہ۔ جسطرح تیر پتھر پر لگ کر چلانے والے کی طرف واپس جاتا ہے پتھر مین
گھسنے نہین پاتا اسی طرح بدگو کی بدگوئی نیک آدمی پر اثر نہین کرتی کہنے
والے کی طرف پھر عود کر جاتی ہے۔

بانگو کاران باہی کرون سر اما جاہلی ست	کے کند بشک اثر بر سنگ تیر تیر گز

تنبیہ - چوری اور خون ناحق ولواطت اور زنا ومال یتیم کا ناحق کہانا اور جھوٹی گواہی دینا اور راستہ لوٹنا جھوٹی قسم کہانا اور بے عذر گواہی نہین دینا اور مردون اور عورتون کے درمیان جدائی کی غرض سے جھگڑا اور لڑائی لگانا اور عورتون پر شوہرون کا ظلم کرنا اور عورتین بے خاوندون کے خلاف مرضی چلنا اور عصمت دار عورتون کو زنا کی گالیان دینا گناہ عظیم ہین اور مال رشوت سے حاصل کرنا جسپر حدیث شریف مین لعنت پروردگار عالم کی آچکی ہے راشی اور مرتشی پر یہ لعنت ان دونون ہی پر نہین بلکہ رائش پر بھی آئی ہے - راشی رشوت دہندہ کو کہتے ہین اور مرتشی وہ شخص جو لیوے اور رائش وہ جو دلوائے دیکھیے اس لینے کے کیسے دینے پڑینگے -

بوقت صبح شود ہجور روز معلومت		کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور	

اور اقسام ظلم سے ایک وہ ہے جسکا ضرر عامہ مخلوق الٰہی کو پہونچتا ہے دوسرے وہ ہو سکتا ہے جس کا ضرر خاص اہل معاملہ کو ہوے -

قسم اول - کے بہت سے انواع ہین جن مین سے دو اجمالاً ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہین -

اول - گرانی کی نیت سے غلہ کو روک رکھنا اور بھاؤ کے گران ہونے کا منتظر رہنا اس قسم کا فعل ظلم عام مین داخل ہوتا ہے -

اور اسی طرح وہ چیزین جو غذا پر مددگار ہوتی ہین جیسے گوشت وغیرہ یا اس قسم کی چیزین جو بعض اوقات غذا کے قایم مقام ہو جاتی ہین گو ہمیشہ اون کو غذا نہین کر سکتے بعض اہل علم نے ان اشیاء کو بھی شامل کر دیا ہے اور گھی اور شہد

اور شیرہ اور پنیر اور زیتون کے تیل یا جو اس طرح کی چیزین ہون سب کے روکنے کو حرام فرمایا ہے اور بعض کے نزدیک صرف انہین چیزون کے روکنے مین بخلاف غلہ کے قباحت نہین خیال کی گئی ہے۔

مگر ایام خشک سالی مین ان چیزون کا روک رکھنا بھی ضرر عام خیال کیا جا سکتا ہے تو یہ بھی ایک قسم ظلم کی متصور ہوتی ہے جیسے خود ضرر رسانی ممنوع ہے اسی طرح جو چیز اسکی تمہید اور آغاز پڑے ممنوع ہے۔

دوم - انواع ضرر عام کے نقد مین کھوٹے روپیون کا رواج دینا بھی قسم ضرر عام کے ظلم سے ایک مظلمہ ہے اور وہ روپیہ کھوٹا جسوقت تک چلتا رہیگا اور ضرور فساد برابر پھیلتا رہیگا اوسوقت تک سب کا وبال اور بار گناہ اوسی کے گردن پر ہوگا جس نے کھوٹے دام بنایا اور جان بوجھ کے چلایا۔

قسم دوم - ظلم کی وہی ہو سکتی ہے جسکا ضرر خاص اہل معاملہ کو پہونچتا ہے تو جنبی باتون سے اہل معاملہ کا نقصان ہوتا ہو وہ ظلم مین داخل ہین۔

عدل اسکا نام ہے کہ اپنے سے کسی شخص کو ضرر نہ پہونچایا جائے قول سے ہو یا فعل سے اور اس امر مین قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ دوسرے کے واسطے بھی وہی بات چاہیے جو اپنے لئے چاہتا ہو ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند۔

اور حصول معاش کیلئے عقلا کے نزدیک تین ذرایع اعلی ہین۔

اول زراعت - دوم تجارت - سوم صناعت — ان تینون مین سے اعلی تر زراعت ہے۔ پھر تجارت اور پستر صناعت ان کے پیدا کرنے اور حصول اموال کے لیے انسان کو تین قسم کے اموال سے اجتناب کرنا ایک امر لازمی ہے

اول - وہ مال جو حیلہ اور مکر و فریب و دغابازی اور رشوت ستانی و دزدی اور دروغ حلفی قمار بازی ظلم یا امداد ظلم سے حاصل ہو -

دوم - ایسی دولت سے ہاتھہ اُٹھانا چاہیئے جو حرکات تمسخر اور خدمات ارذل سے فراہم ہو -

سوم - ایسے مال کی خواہش نکرنا چاہیئے جو ضایع نا ملایم سے میسر آئے اور ضایع نا ملایم کی تین قسمین ہین -

قسم اول - کسی ایسی صنعت کا عمل مین لانا جو باعث ایذا اور ضرر رسانی عوام ہو مثلاً سحر اور پیشہ کیمیا گری و ٹھگی اور شعبدہ بازی - عربدہ جوئی وغیرہ -

قسم دوم - ایسی صنعت جو تہذیب اور متانت انسانی مین داغ لگاتی ہو مثلاً مسخرگی - اور قمار بازی و مطربی اور رقاصی و زنا و لواطت وغیرہ -

قسم سوم - وہ جنکے عمل کرنے سے دل و دماغ اور طبیعت کو نفرت ہو مثلاً سینہ ہی و دشنی و شراب و تاڑی وغیرہ جو زیادہ ترقبیح ہو سکتی ہے اور جس کا خراب اثر مخلوق الٰہی کو مضرت رسان ہوتا ہے -

اسی طرح صناعت شریفہ جو شرفا اور عُقلا کیلئے ہے اسکی بھی تین قسمین ہین -

پہلی قسم - حسن فکر جس کے ذریعہ سے انسان دُور اندیشی و صواب رائے سے تمام اپنے کام عمدہ طور پر نکال سکتا ہے مثلاً وزارت اور امارت وغیرہ -

دوسری قسم - حسن عقل جسکو باعتبار فضل و ادب عقل سے تعلق ہے لیکن بدن کو اسکے ظاہر کرنے مین دخل ہے مثلاً کتابت و مساحت و درس و تدریس نظم و نثر وغیرہ

تیسری قسم - حسن قوت جسکو شجاعت و قوت اعضا سے تعلق ہے مثلاً

سپاہگری لشکرکشی وضبط حد مملکت وغیرہ۔

کام وہ کرتا ہے دانا اختیار	آئے جو دُنیا و دین مین اوسکی کام
جس سے کہلائے سداوہ نیک مرد	نیک خوئے و نیک روئے و نیک مرد

اور تمامی پیشون مین بعض ضروری اور بعض غیرضروری ہین۔

غیرضروری مثل زرگری اور نقاشی ومصوری وغیرہ۔

اور ضروری مثل پارچہ بافی وطباخی اور کفش دوزی وخیاطی اور زراعت وتجارت وآہنگری ونجاری وغیرہ یہ سب صنعتین امور عالم کے نظام کے لیئے ضروری ہین۔ بہرحال انسان اپنے ایام زندگانی خوش معاملگی سے بسر کرے۔

خوش معاملگی

انسان کی صفائی طینت کا ایک آئینہ ہے جسکی آب وتاب ایسی پایدار اور ترقی پذیر ہے کہ روز بروز اسکی جلا بڑہانے کی کوشش کیا کرتی ہے جو انسان اپنے باہمی معاملات کو صفائی اور ایمانداری کے ساتھہ طے کرد بنا داخل وضعداری وراستبازی سمجھتا ہے اُس کا یہ طریقہ تمام عالم مین مشہور ہوجاتا ہے اور وہ اپنی اس نیک شہرت کی وجہ سے ہر ایک معاملہ دار کے دل مین اپنی نیک نامی کا نمکن دیکھتا ہے اور تمام لوگ اسکی بہبودی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے نظر آتے ہین۔ جو شخص اپنے اہل معاملہ کو اپنی راستبازی اور خوش معاملگی سے راضی رکھتا ہے وہ شخص اسکی نظر مین ہمیشہ ایک بزرگ اور قابل تعظیم نظر آتا ہے اور اپنی مصیبت کے وقت مین اسکو ایک سچے ہمدرد کے مانند اپنے شریک حال پاتا ہے۔ خوش معاملگی ایک ایسی شیرینی ہے جسکا مزہ ہر وقت زبان ولکو یاد رہتا ہے اور اُس سے

لطف اُٹھانیوالا شخص کبھی بدمعاملگی کے جانب جھکنے کا نام ہی نہین لیتا کیونکہ ایک صفائی
پسند دل کدورت آمیز خیال کی طرف جھکنا ہی نہین چاہتا جیسے صاف بہتا ہوا پانی کسی
گندگی کے پڑجانے سے خود گندہ نہین ہوتا بلکہ اُسی گندہ چیز کو بہاکر دور پھینکدیتا ہے اور
اور آپ بذات خود ویسا ہی صاف ستھرہ اس سے الگ ہو جاتا ہے خوش معاملگی کی
قدر وہی شخص خوب جان سکتا ہے جسکا دل انصاف پسند ہے اور اہل زمانے کی
بناوٹون کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے۔ جن ملکون کے باشندے اپنے باہمی معاملات
مین خوش معاملگی کا برتاؤ عمل مین لاتے ہین وہان اس دستور کی مدد سے اتفاق
ملکی و ہمدردی و قومی اتحاد کو روز بروز ایک نمایان ترقی حاصل ہوتی جاتی ہے اور ہمیشہ
آتش رشک و حسد پر اُوس پڑی رہتی ہے اور کبھی دو معاملہ دارون کے مابین صورت
مناقشہ پیدا ہی نہین ہوتی۔ دیکھو خوش معاملگی ایک ایسی عمدہ چیز ہے جو آدمی کو
ایک ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ پر پہونچا دیتی ہے۔ دیکھا اور سُنا گیا ہے کہ اکثر کم حیثیت
اور کم آمدنی والے اشخاص نے اپنے ذرا ذرا سے چھوٹے کارخانون کو ایسا عظیم الشان
اور قابل تعریف بنا دیا کہ سبحان اللہ آخر اسکا سبب کہان سرمایہ قلیل کی ابتدائی حالت
کہان قلیل ہے زمانے کے بعد نفع کثیر کی صورت سے بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
اس ترقی و کامیابی کا باعث اگر تدبیر کوئی چیز سمجھی جاتی ہے تو صرف اونکی خوش معاملگی
ہی تھی جسنے ایک عالم کو انکی طرف جھکنے کی ترغیب دی اور جسنے داد و ستد کا معاملہ پیدا
کرنیکے لیئے ایک دنیا کو رجوع کر دیا۔ جس کارخانہ کی طرف ایک زمانہ جھکتے ہوے نظر پڑتا
ہے پہر اوسکی بلند رتبگی و ترقی مین کون شک کر سکتا ہی دیکھتے اور سُنتے ہین کہ زیادہ تر
کارخانے بامید نفع کثیر قائم کئے جاتے ہین مگر جہان خوش معاملگی کو کم دخل دیا جاتا ہے

وہ آخر کو ایک کم حیثیت کارخانون مین شامل ہو جاتے ہین اور بجاے نفع کثیر
نقصان کثیر اوٹھاتے اہلتے کالعدم ہو جاتے ہین - فی الواقع خوش معاملگی دنیاوی
کاروبار کو ترقی کی حالت مین لانے کے لئے ایک جزو اعظم ہے - کچھہ یہی ضرور نہین
ہے کہ انسان اپنے لین دین ہی کے حساب مین خوش معاملگی کا برتاو کرے بلکہ یہ
بھی ضرور ہے کہ وہ اپنے ہر قول و فعل مین اسی عمدہ خصلت کا پیرو رہے کیونکہ
خوش معاملگی کی ہر کام مین ضرورت ہے - جو لوگ خوش معاملہ ہین وہ ہمیشہ مکر و فریب
سے دور رہنے کی کوشش کیا کرتے ہین اور اونکے مزاج مین انصاف پسندی
و حق شناسی کی پاکیزہ خصلت ہر وقت موجود پائی جاتی ہے انتظام و دنیاداری
کے کام مین ایک سے دوسرے کو باہم معاملہ اور برتاو رکھنے کی ضرورت ایک
امر لابدی ہے اور جہان دو فریق مین سے ایک کو بھی بدمعاملگی کی طرف رجحان
ہوا تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ انتہا کی بے لطفی پیش آجائیگی اور بجاے اسکے کہ انسان ایسی
معاملہ داری سے خوش ہو اپنی حالت اور اپنی تشخیص پر خود تاسف کرے گا کہ مین
نے ناحق کو ایک ناحق گوش انسان سے معاملہ پیدا کیا جسنے میری خوش معاملگی کی
بھی اولٹی قدر کی - جہان انسان کی بدمعاملگی ایک مرتبہ جانچ ہو جاتی ہے بار ثانی
اسکی طرف کوئی خیال اور لوگون کے دلون مین جو معاملہ سے واقف ہوتے جاتے
ہین جاگزین ہو جاتا ہے اور پھر ایک وقت ایسا درپیش آجاتا ہے کہ اُس خاص
شخص کو تمام لوگ نفرت کی نگاہون سے دیکھتے ہین اور کبھی اُسکے ساتھہ کوئی معاملہ
کرنا عار سمجھتے ہین اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ انسان بدمعاملگی سے عمر بھر کیلئے نام کا
رہ جاتا ہے اور خوش معاملگی سے تمام حیات مستعار کا زمانہ بخوشی بسر کر سکتا ہے -

المختصر انسان کو چاہیئے کہ اپنی قوت تمیز اور شہوت و غضب کا استعمال جو عدل اور انصاف کے برخلاف ہو نکرے۔

اور قوت خیال باتمیز کے ذریعہ سے انسان کو نیک اور بد کی تمیز اور حصول علم کا شوق ہوتا ہے اور باعتبار اسی قوت کے انسان کا نفس نفس ناطقہ کہلاتا ہے اور جسکی تحریک و ذریعہ سے انسان کہانے پینے اور نکاح کی طرف مائل ہو جاتا ہے اُسکا نام قوت شہوت یا خواہش ہوتی ہے قوت غضبی کی حرکت سے اسکو اپنے رتبہ کے بڑہانے اور مخالف پر غالب آنے کی طرف رغبت ہوتی ہے پروردگار عالم نے ان تینون مین سے دو قوتین خواہش و غضب کے حیوانون کو دین بجز قوت تمیز کے کہ وہ حضرت انسان کو عطا فرمائی ہے قوت تمیز کے درجہ اوسط کے استعمال سے علم کی فضیلت اور حکمت پیدا ہوتی ہے اور قوت غضبی کی اصلاح سے شجاعت اور قوت شہوت کی صفائی سے عفت حاصل ہوتی ہے اور فاضل کو شجاع اور عفیف و حکیم کہتے ہین اور ان تینون قوتون کے اصلاح کرنے والون کو عادل اور انکے فعل کو عدل یا عدالت بولتے ہین اسلئے کہ عدالت کے معنی برابر کرنیکے ہین جب تک کہ یہہ تینون قوتین برابر نہون گے تب تک عدالت کا حق پورا ادا نہو سکے گا اور عدل و انصاف کی میزان مین نہ تولا جائیگا۔

بشیک انجام پاتے ہین مدام	قوت شہوی سے تیرے کاروبار
عقل سے ہر نیک و بد کی ہے تمیز	اور غضب ہے باعث عز و وقار
لیکن استعمال انکا چاہیئے	عدل و انصاف سے ہی نامدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ پنجم

تاریخ جدولہ شاہان عرب و عجم و ہند و دکن

مخفی نرہے کہ بعد واقعہ شہادت امیر المومنین سیدنا حضرت علی علیہ السلام کے مسند خلافت کو حضرت امام حسن علیہ السلام نے رونق دی شہر کوفہ کے عام و خاص بعد شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۲۲ ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری مسجد کوفہ مین جمع ہوئے اور جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک خطبہ پڑہا اسی درمیان مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اوٹھ کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے مسلمانو یہہ بیٹا رسول اللہ اور فرزند خلیفہ چہارم ہین تمکو لازم ہے کہ انکی خلافت قبول کرو چار ہزار کوفیون نے جو اوسوقت موجود تھے بلا توقف بیعت کی جنکی تعداد رفتہ رفتہ چالیس ہزار ہوگئی

مگر آپ کو اپنے نانا کی وہ حدیث یاد تھی جس مین ذکر تھا کہ خلافت حقہ تیس برس تک رہیگی آپ نے غور کیا تو چھ مہینے بعد وصال حضرت علیؑ کے باقی رہگئی تھی اسلیئے چھ مہینے خلافت کرنیکے بعد بار امارت امیر معاویہ کے سر پر رکھکر گنج عافیت و زاویہ تنہائی اپنے لئے پسند فرمایا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب خبر شہادت امیر المومنین سیدنا حضرت علی علیہ السلام اور بیعت لیتے حضرت امام حسن علیہ السلام کی امیر معاویہ کو پہونچی امیر معاویہ نے بمقتضائے بشریت خلیفہ وقت پر لشکر کشی کی ادہر جناب امام حسن علیہ السلام سعہ چالیس ہزار لشکر اسلام دار الخلافت کوفہ سے باہر تشریف لائے اور اس گروہ پرشکوہ کے علاوہ حاکمان عجم و عرب کو بھی جمع کیا جانبین سے لشکر صف آرا ہوئے ہنوز آتش قتال بلند ہونے پائی تھی کہ امیر معاویہؓ نے بصلاح عمرو بن عاصؓ حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت مین بوساطت سفراء عرض کیا کہ اب زمانہ خلافت باطنی کا بموجب اس حدیث رسالت پناہی کے گذر گیا الخلافۃ ثلاثون عاما ثم یکون بعد ذالک الملک یعنے خلافت کا زمانہ تیس برس کا ہے پھر ہو جائیگا بعد اسکے ملک (یعنے سلطنت ظاہریہ) اسلیئے آپ حکومت ظاہریہ براہ کرم مجھکو مرحمت فرمائین جب یہ پیام جناب امام حسن علیہ السلام نے سنا اور سیوقت آپکو وہ حدیث سردار عالم رسول اکرم کی یاد آگئی جو آپکی شان مین اپنے اصحابؓ سے اکثر فرمایا کرتے ہے کہ یہ میرا فرزند و بزرگ گروہ مسلمانون مین صلح کرائیگا چنانچہ اوسیکے مطابق عمل فرمایا۔

جناب امام حسن علیہ السلام نے ہنگام تفویض سلطنت ظاہری امیر معاویہؓ کو لکھا کہ اے امیر ہم نے تم سے اس شرط پر صلح کی ہے کہ تم ہمیشہ عامل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفاء راشدین رہنا اور بعد اپنے امر حکومت مسلمانون کی رائے پر چھوڑنا

امیر معاویہ نے بطیب خاطر ان شرایط کو قبول کیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور استحکام بنیان شریعت مصطفوی اور اشاعت احکام طریقت نبوی مین سعی بلیغ فرمائی اور طریقہ معرفت و سلوک جسکو اہل حقیقت تصوف کہتے ہین کثرت سے لوگون کو تعلیم و تفہیم فرمایا ہمیشہ قرآن پاک و حدیث صاحب لولاک کے معنی بیان کرتے اور گمراہان کوئی ضلالت کو ہدایت فرماتے الحاصل اللہ پاک نے واسطے برارت دامن نبوت کے لوث تہمت سے اہل بیت رسالت مین سلطنت ظاہریہ کو نرکہا کہ اہل بیت بسبب سلطنت چند روزہ دنیا کے مراتب عالیہ سے محروم رہین انکا پورا حصہ اوسی دنکے لیے رکہا گیا ہے جس دن سارے روئے زمین کے بادشاہ حقیر اور یہ عزیز ہونگے چنانچہ سید الشباب اہل الجنۃ اس پر دلیل روشن ہے۔

المختصر اسلام مین سب سے پہلے جس نے تخت شاہی پر جلوس کیا اور امور سلطنت کو رونق دی وہ امیر معاویہ ہین آپ دراز قد گورے چٹے خوبصورت ہیبت ناک آدمی تہے چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی طرف دیکہکر فرماتے تہے کہ یہہ شخص عرب کا کسریٰ ہے اور امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ اکثر فرماتے تہے کہ معاویہ کی امارت کو برا نہ جانو اگر تم نے اوسکو ہاتہہ سے کہو دیا تو بیشک لوگون کے سر دن کو اونکے کہندہون سے گرتے ہوئے دیکہوگے اور معتبری کا قول ہے کہ تم ہرقل اور کسریٰ کی زبردستی کو دیکہتے ہو اور معاویہ کو چہوڑے دیتے ہو امیر معاویہ بردباری مین ضرب المثل تہے۔ ابن عون کہتے ہین کہ آدمی امیر معاویہ سے کہہ لیتا تہا کہ واللہ یا تو تم خود ہمارے ساتہہ سیدہے ہو جاؤگے یا ہم تمکو

ہم سیدھا کر لینگے آپ کہتے کس چیز سے سیدھا کر لوگے وہ کہتا لکڑی کے بل آپ کہتے ان تو ہم ضرور سیدھے ہو جائینگے۔ الغرض جب امیر المومنین یار غار سلطان الانبیا حضرت رسول اللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر جانب شام روانہ فرمایا تھا امیر معاویہ بھی اپنے بھائی یزید بن ابو سفیانؓ کے ہمراہ گئے جب اون کے بھائی نے انتقال کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دمشق پر آپ ہی کو اپنے طرف سے عامل مقرر فرمایا اور زمانہ خلافت امیر المومنین حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما مین یہی بحال و برقرار رہے۔ اور کعب الاخبار کا قول ہے کہ اس امت مین ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہوگا جیسے امیر معاویہ ہوے اور ذہبی کا قول ہے کہ امیر معاویہ بیس برس امیر رہے اور روی زمین پر کوئی اون کا مقابل نہ تھا چنانچہ سنہ ۴۳ھ مین رجیح وغیرہ بلاد سجستان اور دوان اقلیم سرقہ اور کوزائی ممالک سوڈان فتح کیا اور سنہ ۴۵ھ مین قیقان اور سنہ ۵۰ھ مین قہستان فتح ہوا اور آپ کے وفات کے بعد خاندان بنی امیہ سے جتنے بادشاہ گذرے اور اونکی اختتام کے بعد جو خاندان آل عباس سے مسند خلافت پر متمکن ہوے اسمار بقید تاریخ ولادت و جلوس و وفات و عمر و مدفن و سبب علیحدگی وغیرہ ذیل مین ہدیہ ناظرین ہین۔

نقشہ اول نامہائے خلفاء دمشق خلفاء بنی امیہ۔

نمبر شمار	نام اسامی شاہان	تاریخ ولادت	مدت عمر و سنہ جلوس — مدت عمر	مدت عمر و سنہ جلوس — سنہ جلوس	مدت سلطنت و تاریخ وفات — مدت سلطنت	مدت سلطنت و تاریخ وفات — سنہ وفات	مدت سلطنت و تاریخ وفات — سبب مرگ	کیفیت — جائے دفن	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	امیر معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد المناف		۷۸ سال ۹ ماہ ۱ یوم	۲۵ ہجری الثانی سنہ گیارہ ہجری	۱۹ سال ۳ ماہ	رجب سنہ ۶۰	مرض الموت	دمشق ایمن باب جامع دمشق صفحہ	صحابہ رسول اللہ صلعم ہیں۔
۲	یزید بن معاویہ	سنہ ۲۵ یا ۲۶	۳۸ سال	رجب سنہ ۶۰	۳ سال ۱۲ یوم	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴	عارضہ خناق کے سبب	مقبرہ باب الصغیر دمشق	یہہ بڑا ظالم تھا اسکے عہد ضلالت عہد مین حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی
۳	معاویہ بن یزید		۲۱ سال	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴	۲ ماہ ۲۰ یوم	سنہ ۶۴	مرض الموت	ایضاً بروایت بعض	مدت سلطنت مین اختلاف ہے کوئی ۲ ماہ کوئی ۸ ماہ رہے کہتے ہین بڑا نیک بخت تھا
۴	مروان بن حکم بن ابی العاص بن عبد الشمس بن عبد مناف		۶۳ سال	رجب سنہ ۶۴	۹ ماہ ۲۹ یوم	سنہ ۶۵	طاعون	ایضاً	یہہ بڑا ظالم و ستمگر تھا چنانچہ اسکے عہد ضلالت عہد مین خانہ کعبہ پر چڑھائی ہوئی اور عبد اللہ بن زبیر صحابہ شہادت پائی۔
۵	عبد الملک بن مروان	رمضان سنہ ۲۶	۶۱ سال	رمضان سنہ ۶۵	۲۱ سال ۱۰ یوم	شوال سنہ ۸۶	۰	ایضاً	اسکے عہد مین عمور یہ شہر تصفور یہ سماوہ کبری اہر میجیہ اور پوشنگ کے شہر وغیرہ بلاد روم فتح ہوئی اور آٹھون بادشاہ روم مطیع ہوئے
۶	ابو العباس ولید بن عبد الملک	سنہ ۶۰ یا ۶۴	۴۹ برس	شوال سنہ ۸۶	۹ سال ۸ ماہ ۱۰ یوم	۱۵ جمادی الثانی سنہ ۹۶	مرض الموت	ایضاً باب الصغیر	ہندوستان کے اکثر شہر اور اندلس قسطنطنیہ کے ممالک مفتوح ہوئے مسجد جامع اور مسجد حجور دمشق مگر صحابہ مین یوسف امیر بڑا ظالم تھا جسنے حضرت سعید بن جبیر شہادت پائی

۷	ابوایوب سلیمان بن عبدالملک بن مروان	۹۶ھ	۲ سال ۸ ماہ	۹۹ھ	۱۰ ربیع الاول ۹۹ھ	۲ سال ۸ ماہ ۱۰ یوم	مرض الموت الخ	بہ نہمت نشین ہوتے ہی کل قیدیون کو چھڑوا دیا علی العموم لوگون کے ساتھ سلوک کیا۔ ممالک مازندران و جرجان طبرستان خراسان وغیرہ مفتوح ہوئے۔
۸	عمر بن عبدالعزیز بن مروان الاموی	۹۹ھ	۲ سال ۵ ماہ	۱۰۱ھ	۲۵ رجب ۱۰۱ھ	۲ سال ۵ ماہ ۱۵ یوم	زہر دیا گیا	بڑے ہی عادل اور عابد و زاہد و متقی تھے۔
۹	یزید بن عبدالملک	۱۰۱ھ	۴ سال	۱۰۵ھ	۵ شعبان ۱۰۵ھ	۴ سال ۸ ماہ ۵ یوم	طاعون	عہد عمر بن عبدالعزیز کے صرف چالیس روز بعد سیرت عمر بن عبدالعزیز کی اتباع کی پھر امرائے جابرہ میں داخل ہو گیا
۱۰	ہشام بن عبدالملک	۱۰۵ھ	۱۹ سال	۱۲۵ھ	۶ ربیع الثانی ۱۲۵ھ	۱۹ سال ۸ ماہ ۵ یوم	مرض طبعی	بشرق میں ترکون اور بغرب میں فرنگستان و عیسائیون کو دی اور حضرت زید بن زین العابدین نے اسکے عہد میں بغاوت کی تھی جو ناکام رہی
۱۱	ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان	۱۲۵ھ	۱ سال ۳ ماہ	جمادی الثانی ۱۲۶ھ	۲۹ سال		خلیفہ کے حکم سے قتل کیا گیا	یہ شخص دایم الخمر تھا اسکے عہد میں ہی امیہ میں باہم نفاق پیدا ہو گیا اور یحیی بن زید بن زین العابدین نے شہادت پائی
۱۲	یزید بن ولید بن عبدالملک	جمادی الثانی ۱۲۶ھ	۶ ماہ	۱۲۶ھ	۳۶ سال		مرض موت طاعون	اسکے وقت میں بنے انتظامی ہی کا بندوبست ہوا بالآخر بنی امیہ باہم لڑ پڑے سلطنت کو زوال آیا۔
۱۳	ابراہیم بن ولید بن عبدالملک	ذی الحجہ ۱۲۶ھ						اسکو استقلال نصیب ہوا وہ بھی چھ مہینے دن مروان نے خروج کیا اور ابراہیم دارالخلافت سے بھاگ گئے۔
۱۴	مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف	۱۲۷ھ	۵ سال ۱۰ ماہ ۷ یوم	۱۳۲ھ	ذی الحجہ ۱۳۲ھ		خلیفہ عباسی کے حکم سے قتل کیا گیا	یہ خاتم خلفاء بنی امیہ ہے جو حجاز اسکا کا مالک ہوا اتنا بڑا جو اعزہ تھا۔ مگر ہر طرف سے بغاوت شروع ہو گئی بالآخر سفاح عباسی نے اسکی سلطنت لی۔

نقشہ دوم نامہائے خلفاء اسپین

اسپین مین اہل اسلام کے چار عہد ہوے عہد اول ۲۱۱ و ۲۱۳ طارق سے شروع ہوا جو پنجم رجب سنہ ۹۲ھ مطابق ۲۳ اپریل سنہ ۷۱۱ء سے نہایت سنہ ۱۳۶ھ رہا اس عہد مین (۲۱) امیر بمنظوری والیان افریقہ و مصر ہوے اور انکو استحکام خلیفہ کی منظوری سے ہوتا تہا عہد دوم ڈسمبر سنہ ۱۳۶ھ سے سنہ ۱۲۳۶ء تک رہا بموجب کتاب سیلکو پنڈیا۔ جس مین حسب ذیل خلیفہ یکی بعد دیگرے جانشین ہوا کیے ہین۔

۱	عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک	.	.	.	بعہد ان کی سنہ ۱۳۶ھ	۳۳ سال ۳ ماہ	خود مختاری	مرض الموت	.	یہہ بڑا عمدہ اور منتظم بادشاہ تہا مسجد نبوائی اور شہر قرطبہ آباد ہو گیا علوم و فنون کی ترقی دی۔
۲	ہشام بن عبدالرحمن ملقب بہ راضی	.	.	.	سنہ ۱۷۲ھ	۲۷ برس ۹ ماہ	خود مختاری	"	.	اس نے ڈیوک ولیم کو نہر ہمت دی اور شاہ فرانس کیلئے غنیمت مین لایا۔
۳	حکم بن ہشام بن عبدالرحمن کنیت ابو العاص	.	.	.	سنہ ۱۸۰ھ	۲۷ برس ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۲۰۶ھ	"	.	یہہ بڑا سخت مزاج تہا اور رعایا تمام ناراض تھی۔
۴	عبدالرحمن بن حکم بن ہشام	.	.	.	سنہ ۲۰۶ھ	۳۳ سال بجاودیر	سنہ ۲۳۹ھ	"	.	یہہ عمدہ انتظام کیا لباس طراز یاد کیا دارالضرب جاری کیا ہی علوم و فنون کو ترقی دی فلسفانہ کا رواج
۵	محمد عبدالرحمن دوم بن حکم	.	.	.	سنہ ۲۳۹ھ	۳۲ سال ۱۱ ماہ	سنہ ۲۷۳ھ	"	.	اسکے وقت اکثر ممالک غیر منتظم ہو گئے اور بسبب غدر و فساد اندرونی رعایا رعایا کی عیسائیونکو موقع ملا ہوا سچ خوب ہاتہہ پاؤن نکالے۔
۶	منذر بن محمد بن عبدالرحمن ثانی	.	.	.	سنہ ۲۷۳ھ	ایک سال ۱۱ ماہ ۱۳ روز	سنہ ۲۷۵ھ	قتل کیگیا	.	انتظام سلطنت نہ ہو سکہا۔

۷	عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن دوم	۰	۰	سنہ ۲۷۶ھ	۲۵ سال ۱۰ روز	سنہ ۳۰۰ھ	مرض الموت	۰	بڑا عالم اور بہادر و جوانمرد تھا۔
۸	عبدالرحمن سوم بن محمد بن عبداللہ بن محمد	۰	۰	سنہ ۱۳۰۰ھ	۵۰ برس	سنہ ۳۵۰ھ	″	۰	یہ بڑا بیدار مغز اور صاحب عدالت رعایا پرور تھا اور ملک کو وسعت دی اور آباد کیا۔
۹	حکم دوم بن عبدالرحمن سوم	۰	۰	سنہ ۳۵۰ھ	۱۵ برس کچھ اوپر	سنہ ۳۶۶ھ	″	″	ترقی علوم و فنون کی گئی اور مدرسہ بنوایا اور ایک بڑا کتب خانہ رکھا تھا۔
۱۰	ہشام دوم بن حکم دوم بن عبدالرحمن سوم۔	۰	۲۴ سال	سنہ ۳۶۶ھ	۲۲ سال	سنہ ۱۰۰۹ھ	″	۰	۰
۱۱	محمد دوم بن ہشام بن عبدالجبار بن عبدالرحمن سوم	۰	۰	سنہ ۱۰۰۹ھ	۱ سال	سنہ ۱۰۱۰ھ	قتل کیگیا	۰	۰
۱۲	سلیمان بن حکم دوم بن عبدالرحمن سوم	۰	۰	سنہ ۱۰۱۰ھ	۲ سال	سنہ ۱۰۱۲ھ	جنگ میں مارا گیا	۰	۰
۱۳	عبدالرحمن چہارم ملقب بہ مرتضیٰ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۴	عبدالرحمن پنجم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۵	محمد سوم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶	ہشام سوم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ان چار خلفا کی سلطنت بجز ۱۳ سال کے بنو امیہ کی

عہد سوم جو ۳۱۲ھ سے ۴۲۸ھ تک رہا جس میں طوائف الملوکی رہی اس عہد میں سلطنت مرابطین بھی داخل ہے۔

چوتھا عہد۔ صرف سلطنت غرناطہ سے متعلق ہے اور یہ سلطنت ۱۲۳۸ء سے ۱۴۹۲ء تک قایم رہی اور (۱۹) بادشاہ اس سلطنت میں ہوئے ۱۴۹۲ء میں تمام اندلس میں عیسائی بادشاہت ہوگئی۔

نقشہ سوم متعلق خلفاء بغداد دارالسلطنت بنی عباس

نمبر شمار		تاریخ ولادت	مدت عمر	مدت عمر و سنہ جلوس	تاریخ وفات و مدت سلطنت			
					سنہ وفات	مدت سلطنت	سبب موت	جائے دفن
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	عبداللہ السفاح بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	۱۰۸ھ	۲۸ سال	۱۳۲ھ میں تخت نشین ہوئے	۴ سال نو ماہ	۱۳۲ھ میں تخت نشین ہوئے	بخار سے انتقال ہوا	انبار یا حمیمہ
۲	ابوجعفر عبداللہ المنصور بن محمد بن علی۔	۱۰۱ھ	۶۳ سال	۱۳۶ھ میں تخت نشین ہوئے	۱۵ سال ۱۱ ماہ ۶ یوم	۱۳۶ھ میں تخت نشین ہوئے	۶ ذی الحجہ ۱۵۸ھ	قنطرۃ الرحی
۳	ابوعبداللہ محمد المہدی بن منصور	۱۲۷ھ	۴۳ سال	۱۵۸ھ	۱۰ سال ۱ ماہ ۲ یوم	۱۵۸ھ	۲۲ محرم ۱۶۹ھ	
۴	ابومحمد موسیٰ الہادی بن مہدی	۱۴۷ھ	۲۵ سال ۶ ماہ	۱۶۹ھ	۱ سال ۱ ماہ ۲۶ یوم	۱۶۹ھ میں تخت نشین ہوئے	۱۴ ربیع الاول ۱۷۰ھ	
۵	ہارون رشید بن مہدی۔	۱۴۸ھ	۴۵ سال ۱۱ ماہ	۱۷۰ھ	۲۳ سال ۶ یوم	۱۷۰ھ میں تخت نشین ہوئے	۳ جمادی الاخری ۱۹۳ھ	مرض طبی

ہیرون کا عہد سلطنت بہت ہی مشہور ہے

ہیرون کے عہد میں روزنامچہ کو فیت دنیا میں کرویا یہ اول خلیفہ ہے جس کی سواری میں ننگی تلوار میں اور کمان چلوں پر چڑھی ہوئی ہوتی تھی

یہ عابد اور رقیق القلب غازی اور مجاہد تھا۔

۶	محمد امین بن ہارون رشید	۱۹۳ھ	۲۷ سال	۱۹۳ھ	۴ سال ۸ ماہ ۲۸ یوم	قتل کیا گیا			حکمرانی مین بدتدبیر شخص تھا۔ مگر مرد دلاور تھا ایک شیر کو تلوار سے جنگل مین مارا۔
۷	مامون بن ہارون رشید	شب جمعہ ۱۹۸ھ	۴۸ سال	۲۰۳ھ	۲۰ سال ۱۰ ماہ ۱۵ یوم	قضا	طرسوس		
۸	ابو اسحاق محمد معتصم بن ہارون رشید	۱۸۰ھ	۴۸ سال	۲۱۸ھ	۸ سال ۱ ماہ ۲ یوم	؍؍	سرمن رای		
۹	ابو جعفر ہارون الواثق باللہ بن معتصم	۱۹۶ھ	۳۶ سال	۲۳۲ھ	۵ سال ۹ ماہ ۹ یوم	طبیعت سے	سرمن رای		
۱۰	ابو الفضل جعفر المتوکل بن معتصم	۲۰۵ھ	۴۲ سال	۲۴۷ھ	۱۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم	قتل ہوئے			
۱۱	ابو جعفر المنتصر باللہ بن متوکل		۲۶ سال	۲۴۸ھ	۶ ماہ ۲ یوم	قضا			
۱۲	ابو العباس احمد المستعین باللہ بن معتصم	۲۲۱ھ	۳۱ سال	۲۵۲ھ	۹ سال ۹ یوم	قتل ہوئے			
۱۳	ابو عبداللہ محمد المعتز باللہ بن متوکل	۲۳۲ھ	۲۴ سال	۲۵۲ھ	۳ سال ۱۰ ماہ ۱۲ یوم	؍؍			
۱۴	ابو اسحاق محمد المہتدی باللہ بن واثق باللہ	۲۲۱ھ	۳۷ سال	۲۵۵ھ	۱۱ ماہ ۱۷ یوم	زہر سے			
۱۵	ابو العباس احمد المعتمد علی اللہ بن متوکل	۲۳۲ھ	۵۲ سال	۲۷۹ھ	۲۳ سال ۸ ماہ ۱۲ یوم	طبیعت سے			

۱۶	ابوالعباس احمد المعتضد بن طلحہ موفق بن متوکل نمبر (۱۵)	۲۷۹ھ	۹ سال ۸ ماہ ۸ دن	۲۸۹ھ	۱۰ ربیع الاول ۲۸۹ھ	۲۸۹ھ	۱۰ ربیع الاول ۲۸۹ھ	۱۰ ربیع الاول ۲۸۹ھ	۱۰ ربیع الاول ۲۸۹ھ
۱۷	ابی محمد علی المکتفی باللہ بن معتضد نمبر ۱۶	۲۸۹ھ	۵ سال ۹ ماہ	۲۹۵ھ	۱۹ ربیع الثانی ۲۹۵ھ	۲۹۵ھ	۱۹ ربیع الثانی ۲۹۵ھ	۱۹ ربیع الثانی ۲۹۵ھ	۱۹ ربیع الثانی ۲۹۵ھ
۱۸	ابوالفضل جعفر المقتدر باللہ بن معتضد نمبر ۱۶	۲۹۵ھ	۲۴ سال ۵ ماہ	۳۲۰ھ	۲۷ شوال ۳۲۰ھ	۳۲۰ھ	۲۷ شوال ۳۲۰ھ	۲۷ شوال ۳۲۰ھ	۲۷ شوال ۳۲۰ھ
۱۹	ابوالمنصور محمد القاہر باللہ بن معتضد نمبر ۱۶	۳۲۰ھ	۱ سال ۶ ماہ ۸ یوم	۳۲۲ھ	۹ ربیع الاول ۳۲۲ھ	۳۲۲ھ	۹ ربیع الاول ۳۲۲ھ	۹ ربیع الاول ۳۲۲ھ	۹ ربیع الاول ۳۲۲ھ
۲۰	ابوالعباس الراضی باللہ بن مقتدر نمبر ۱۸	۳۲۲ھ	۶ سال ۱۱ ماہ ۱ یوم	۳۲۹ھ	۱۴ ربیع الاول ۳۲۹ھ	۳۲۹ھ	۱۴ ربیع الاول ۳۲۹ھ	۱۴ ربیع الاول ۳۲۹ھ	۱۴ ربیع الاول ۳۲۹ھ
۲۱	ابواسحاق ابراہیم المتقی اللہ بن مقتدر نمبر ۱۸	۳۲۹ھ	۱۰ سال	۳۳۹ھ	۲ ربیع الاول ۳۳۹ھ	۳۳۹ھ	۲ ربیع الاول ۳۳۹ھ	۲ ربیع الاول ۳۳۹ھ	۲ ربیع الاول ۳۳۹ھ
۲۲	ابوالقاسم الفضل المطیع للہ بن مقتدر	۳۴۱ھ	۳۲ سال ۱ ماہ	۳۷۳ھ	۲۷ رمضان ۳۷۳ھ	۳۷۳ھ	۲۷ رمضان ۳۷۳ھ	۲۷ رمضان ۳۷۳ھ	۲۷ رمضان ۳۷۳ھ
۲۳	ابوالقاسم الفضل المطیع للہ بن مقتدر	۳۴۱ھ	۳۲ سال ۱ ماہ ۱۱ یوم	۳۷۴ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۷۴ھ	۳۷۴ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۷۴ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۷۴ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۷۴ھ
۲۴	ابوعبدالکریم المطیع للہ بن نمبر ۲۳	〃	۱۹ سال ۱ ماہ ۱۰ یوم	۳۹۳ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۹۳ھ	۳۹۳ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۹۳ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۹۳ھ	۲۲ ذی قعدہ ۳۹۳ھ
۲۵	ابوعباس احمد القادر باللہ بن اسحاق بن مقتدر	۳۸۱ھ	۴۱ سال ۱ ماہ ۱۱ یوم	۴۲۲ھ	۱۳ ذیقعدہ ۴۲۲ھ	۴۲۲ھ	۱۳ ذیقعدہ ۴۲۲ھ	۱۳ ذیقعدہ ۴۲۲ھ	۱۳ ذیقعدہ ۴۲۲ھ

۲۶	ابو جعفر عبد اللہ ملقب بالقائم بامر اللہ نمبر ۲۵	۴۶۷ھ	۷۶ سال ۳ ماہ	۱۱ ذیقعدہ ۴۶۷ھ	۱۳ شعبان ۴۶۷ھ	۲۰ سال ۸ ماہ	۱۲ شعبان ۴۶۷ھ	قضا
۲۷	ابو القاسم عبد اللہ المقتدی بامر اللہ بن محمد قایم بامر اللہ نمبر ۲۶	۴۶۷ھ	۶۴ سال	۱۳ شعبان ۴۶۷ھ	۲۵ سال ۹ ماہ	۱۲ ربیع الاول ۴۸۷ھ	سفر بغداد میں ۱۲ ربیع الاول ۴۸۷ھ	مرگ طبعی
۲۸	ابو العباس احمد المستظہر باللہ بن نمبر ۲۷	۴۸۷ھ	۴۱ سال ۱۰ ماہ ۱۰ دن	۱۲ ربیع الاول ۴۸۷ھ	۲۵ سال	۲۳ ربیع الاول ۵۱۲ھ	سفر بغداد میں ۲۳ ربیع الاول ۵۱۲ھ	قضا
۲۹	ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ بن نمبر ۲۷	چہارشنبہ ۲۴ ربیع الاول ۵۱۲ھ	۴۳ سال	۲۴ ربیع الاول ۵۱۲ھ	۱۷ سال ۹ ماہ	۱۷ ذیقعدہ ۵۲۹ھ	فتنہ کرد کیا	قتل کیا
۳۰	ابو جعفر راشد باللہ بن نمبر ۲۹	۵۲۹ھ	۲۸ سال	ذی قعدہ ۵۲۹ھ	۱ سال	۱۶ ذی قعدہ ۵۳۰ھ	بیرون اصفہان	"
۳۱	ابو عبد اللہ محمد المقتفی بامر اللہ بن نمبر ۲۸	۵۳۰ھ	۴۴ سال	۱۸ ذی قعدہ ۵۳۰ھ	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۲ دن	۱۲ ربیع الاول ۵۷۰ھ	بغداد	"
۳۲	ابو المظفر یوسف المستنجد باللہ بن نمبر ۳۱	۵۶۶ھ	۴۰ سال ۶ ماہ	۲ ربیع الاول ۵۷۰ھ	۱۱ سال ۱۱ ماہ	۹ ربیع الاول ۵۸۰ھ	قضا	"
۳۳	ابو محمد الحسن المستضی بامر اللہ بن نمبر ۳۲	۵۷۰ھ	۳۸ سال ۶ ماہ	۹ ربیع الاول ۵۷۰ھ	۹ سال ۹ ماہ	۲۸ شوال ۵۷۹ھ	"	"
۳۴	العباس احمد الناصر لدین اللہ بن نمبر ۳۳	۱۰ رجب ۵۷۹ھ	۷۹ سال	غرہ ذی قعدہ ۶۲۲ھ	۴۶ سال ۱۱ ماہ ۲۱ یوم	۲۶ رمضان ۶۲۲ھ	"	"

۳۵	ابو المنصور محمد الطاہر بامر اللہ بن نمبر ۳۵	سنہ ۴۱۲ھ	۱۵ سال ۹ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۴۲۷ھ	۱۵ سال ۹ ماہ ۲۵ یوم	۱۵ رمضان سنہ ۴۲۷ھ	۱۵ رجب سنہ ۴۲۷ھ	قضا	
۳۶	ابو جعفر منصور المستنصر باللہ بن نمبر ۳۵	سنہ ۴۲۷ھ	۱۷ سال ۲ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۴۴۷ھ	۱۷ سال ۲ ماہ ۲۵ یوم	۱۱ جمادی الآخر سنہ ۴۴۷ھ	۱۲ رجب سنہ ۴۴۷ھ	۱۰ جمادی الآخر سنہ ۴۴۷ھ	
۳۷	ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ نمبر ۳۶	سنہ ۴۲۰ھ	۲۴ سال ۶ ماہ	سنہ ۴۴۷ھ	۱۷ سال	۱۱ جمادی الآخر سنہ ۴۴۷ھ	سنہ ۶۵۶ھ	۱۹ ماہ ۱۲ یوم	۱۲ رجب سنہ ۶۵۶ھ

از دست ہلاکو قتل ہوا بنا بر کہ ملحقی وزیر شیعہ نے بدباہ تعصب یہ آخری خلیفہ ہے

نقشہ چہارم متعلقہ خلفاء مصر وغیرہ جو برائے نام خلیفہ رہے جنکو سلطنت سے کچھ سروکار نہ تھا مگر ترکان والیان مصر و شام وغیرہ کیطرف سے خلیفہ کہلاتے تھے۔

۱	ابو القاسم احمد ملقب بہ المستنصر باللہ بن نمبر ۳۵ من خلفاء بنی عباس			سنہ ۶۵۹ھ	۱۳ رجب سنہ ۶۵۹ھ	۳ سال ۵ ماہ ۲ یوم	۳ محرم سنہ ۶۶۰ھ	جنگ بین سلطان محمود و ہلاکو	
۲	ابو العباس احمد الحاکم بامر اللہ بن محمد بن حسن بن علی بن ابی بکر بن ہرشد			سنہ ۶۶۰ھ	۲۱ سال کچھ ماہ	شب جمعہ ۱۹ جمادی الاول سنہ ۶۸۱ھ			
۳	ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ بن نمبر ۲	سنہ ۶۸۰ھ	۱۵ سال ۹ ماہ	سنہ ۶۹۵ھ	۱۴ سال ۹ ماہ ۲۵ یوم	۹ جمادی الاول سنہ ۷۰۹ھ	۳۱ سال ۱۰ ماہ ۲۰ یوم	شعبان سنہ ۷۴۱ھ	

۴	ابراہیم بن محمد بن نمبر ۲								
۵	احمد حاکم بامر اللہ بن نمبر ۳								
۶	ابوبکر المستضیء باللہ بن نمبر ۳								
۷	ابو عبداللہ محمد المتوکل علی اللہ بن نمبر ۶								
۸	ابو الفضل العباس المستعین باللہ بن نمبر ۶								
۹	ابو الفتح داؤد المعتضد باللہ بن نمبر ۷								
۱۰	ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ بن نمبر ۷								
۱۱	ابو البقاء خرۃ القائم بامر اللہ بن نمبر ۷								
۱۲	ابو العباس یوسف المستنجد باللہ بن نمبر ۷								

۱۴	ابوالعزیز عبدالعزیز المتوکل علی اللہ بن یعقوب بن متوکل نمبر ۷								

تذکرہ ابتدائے سلاطین عثمانیہ ترکیہ جنہون نے سنہ ۹۹۶ ہجری سے ہندو ترکستان وغیرہ مین سلطنت اسلام قایم کیا ہے۔

مخفی نرہے کہ سلیمان شاہ ابن قبا الپ بلدہ ماہان مین جو قریب بلخ کے واقعہ ہے بادشاہ تھا جب چنگیز خان ہند اور بلخ کو جلاکر خاک سیاہ کرکے سلطان علاوالدین خوارزم شاہ کو وہان سے نکال دیا وہان کے چھوٹے چھوٹے سلاطین وحکام مین پراگندگی و تفرقہ پڑگیا اوسوقت سلیمان شاہ خاندان ترکمان کے پچاس ہزار آدمیون کو ہمراہ لیکر بلدہ ماہان سے ارض روم مین آئے اور وہان سے حلب ہوتے ہوئے دریائے فرات سے عبور کا ارادہ کیا اور کل ہمراہیون نے دفعتاً گھوڑے دریا مین ڈالدیے تاکہ پیر کے پار ہوجائین ولیکن باتفاق تقدیر سلیمان شاہ اپنے گھوڑے سمیت اوس مین غرق ہوگیا اور بڑی تلاش سے انکا لاشہ دریا سے نکالا گیا اور قلعہ جبر کے سامنے دفن کیا گیا اور جسقدر ترکمان اونکے ہمراہ تھے وہ چار دانگ منتشر ہوگئے اور جسکو جہان موقع ملا سکونت و بود و باش اختیار کرلی چنانچہ اون سب کی اولاد ابتک اون اطراف مین موجود ہے۔

سلیمان شاہ کے چار بیٹے تھے سنقر و داور یقدار تو بلاد عجم کو لوٹ گئے گذار طغرل اور ڈوندار بلاد روم مین آئے اور سلطان علاوالدین سلجوقی سے

ملاقات ہوئی جو بلاد فرمان کے بادشاہ تھے اور شہر قونیہ کو اونہون نے اپنا دار السلطنت قرار دیا تھا سلطان نے انکی بے نہایت تعظیم اور توقیر کی اور یہ دونون بھائی قرہ حصار و بلجیل کے درمیان اقامت گزین ہوئے چونکہ مرد دلاور اور سپاہ منش و بہادر تھے عضو صاً جنگ و جدال مین ارطغرل نے سنہ ۶۸۰ ہجری مین وفات پائی اور انکے فرزند عثمان جو سنہ ۶۵۷ ہجری مین پیدا ہوئے تھے شاہ علاء الدین سلجوقی کے یہان بسبب سرداری لشکر پر امور ہوئے اور رفتہ رفتہ سلطنت کے جزئی و کلی امورات کا اختیار بھی انکے سپرد ہو گیا اور وہ اپنے آقا و ولی نعمت کے ہمراہ بہت بڑے معرکون مین ثابت قدم اور مستقل رہے اور اپنی شجاعت و دنا داری و قابلیت سے روز بروز سلطان کے منظور نظر ہوتے گئے اور عثمان غازی کے خطاب سے مخاطب ہوئے سنہ ۶۹۱ مین علاء الدین سلجوقی نے تاتاریون سے شکست کھائی اور اوسی زمانہ مین وہ راہی آخرت ہوئے چونکہ سلطان کا کوئی ولیعہد نتھا اور کل رعایا و سپاہ عثمان غازی سے نہایت رضامند تھے سب نے بالاتفاق انکو تخت نشین کیا اور سلطان علاء الدین کی دختر سے بھی انکے ساتھ شادی ہو گئی۔ چنانچہ اب تک تباد سلطنت عثمانیہ بفضل اللہ قسطنطنیہ مین قایم اور ملجاء و ماوائے اور مرجع دین و اسلام ہے۔ جسکے اسماء درج نقشہ ذیل ہین۔

نقشہ پنجم متعلقہ سلاطین عثمانیہ قسطنطنیہ

۱	عثمان بن ارطغرل ابن سلیمان بن قیاب	۶۵۷ھ	۶۹۱ سال	۶۹۱ھ	۲۶ سال	۷۱۷ھ	تخت نشین	۱۰ ربیع الاول ۷۲۷ھ	۷۰ سال	یہ بادشاہ بڑا دیندار خدا ترس تھا۔

۱۵	مصطفے خان ابن بن نمبر ۱۳	۰	۰	۰	فوج کی کارستانی سے قتل ہوا	۲ سال	۱۰۲۶ھ	اسکو سلطنت کا حوصلہ نہ تھا امرا ارد دولت نے قید کر دیا۔
۱۶	عثمان خان ثانی بن نمبر ۱۴	۰	۰	۰	فوج نے قتل کیا	۳ سال	۱۰۲۸ھ	اسکی طبیعت عورتون کے طرف مائل تھی آخر ش فوج بد لگئی اور اسکو قتل کر ڈالا۔
۱۷	سلطان مراد خان چہارم بن نمبر ۱۴	۱۰۱۲ھ	۳۵ سال	۱۰۴۹ھ	۱۷ شوال ۱۰۵۰ھ طبعی موت	۱۷ سال	۱۰۳۲ھ	اس بادشاہ نے شاہ عباس صفوی کو شکست دی انکو گھوڑے کی سواری کا بڑا شوق تھا۔
۱۸	ابراہیم بن نمبر ۱۴	۰	۰	۱۰۴۹ھ	۲۸ ربیع الثانی ۱۰۵۹ھ امرا کے سازش سے قتل کیا	۹ سال ۷ ماہ	۱۰۴۰ھ	یہہ بادشاہ عیش دوست تھا امرائے دولت بگڑ گئے آخر قتل ہو گئے۔
۱۹	محمد خان چہارم بن نمبر ۱۸۔	۰	۰	۱۰۵۹ھ	۱۲ سال ۲ ماہ ۲۰ دن تخت نشین ہوکر معزول ہوا	۲۸ ربیع الثانی ۱۰۵۹ھ		ان کے عہد میں ارکان دولت میں جنگ جدال رہا آخر خود ہی ترک سلطنت کی۔
۲۰	سلیمان ثانی بن نمبر ۱۸	۱۰۵۲ھ	۵۰ سال	۱۰۹۹ھ	۳ سال ۹ ماہ ۲۶ رمضان ۱۱۰۲ھ طبعی موت	۲۶ رمضان ۱۱۰۲ھ		انکے عہد میں انتظام سلطنت اچھا تھا اور اسکو تعمیرات کا بھی شوق تھا۔
۲۱	سلطان احمد بن نمبر ۱۹	۲۶ رمضان ۱۰۸۷ھ	تخمیناً ۲۲ سال	۱۱۰۲ھ	۲۱ سال ۸ ماہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۱۲۳ھ طبعی موت	۲۱ جمادی الثانی ۱۱۲۳ھ		یہہ بادشاہ خوش نویس اور فاضل تھا سیر و شکار کا بھی شوق تھا۔

۲۲	مصطفےٰ خان ثانی بن نمبر ۱۹		۳ سال ۹ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۱۱۰۶ھ					اس بادشاہ نے جرمنی و روسی پر فتحیاب رہا اور صلح کرلی اسپر فوج بدل گئی آخر سلطنت سے علیحدہ ہو گئے
۲۳	احمد خان ثالث بن نمبر ۱۹		اختلاف ۷ سال کا	۱۰ یوم سنہ ۱۱۱۰ھ	۲۲ سال	محرم میں فوج نے معزول کیا			یہ بادشاہ ہر قسم کے خطوط لکھتا تھا شعر بھی کہتا تھا فوج میں فساد ہو گیا آخر یہ تخت سے اتار دیے گئے۔
۲۴	محمود خان بن مصطفےٰ خان ثانی نمبر ۲۲		۵۰۸ سال	سنہ ۱۱۴۳ھ	۲۴ سال	سنہ ۱۱۶۷ھ	قتل		اس بادشاہ نے نادر کو شکست دی آخر ش صلح ہو گئی۔
۲۵	عثمان خان ثالث بن نمبر ۲۲		سنہ ۱۱۸۲ھ	سنہ ۱۱۶۷ھ	۳ سال	۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ھ	قتل		یہ بادشاہ خلوت پسند مرد نیک تھے۔
۲۶	مصطفےٰ خان ثالث بن نمبر ۲۳			۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ھ	۱۶ سال ۹ ماہ	۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۱۸۷ھ			اسکے وقت سکو نین لڑائی ہوئی تو بچانہ دو ئیسی لشکر کا اہل روم نے چھین لائے۔
۲۷	عبدالحمید خان بن نمبر ۲۳		اختلاف ۳ سال کا	سنہ ۱۱۸۷ھ	اختلاف ۱۵ سال	۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۲۰۳ھ	سنہ ۱۲۰۳ھ		یہ بادشاہ صلح پسند تھا اور سلاطین عیسائیوں سے صلح کرلی
۲۸	سلیم خان ثالث بن نمبر ۲۶	سنہ ۱۱۶۷ھ	۲۸ سال	سنہ ۱۲۰۳ھ		۸ سال کے بعد معزول کیا			اس بادشاہ نے فوج ینک چری کو شکل تعلیم و لایتوں کے حکم دیا وہ نہ سنتے تو ایک فوج نظام کی تیار ہوئی ان دو فوجوں میں لڑائی ہوئی آخر یہ بادشاہ معزول ہوئے۔

۲	اورخان بن نمبر (۱)	۷۲۸ھ	۱۰ سال	۷۲۶ھ	۳۵ سال	۷۶۱ھ	قتل کیا	قلعہ برسیہ	یہ بادشاہ نہایت شجاع و سخی عادل تھا مدارس و مسجدیں بنوائیں فرنگیوں سے لڑ کے اکثر شہر فتح کئے۔
۳	سلطان مراد خان بن نمبر (۲)	۷۶۱ھ	۳۲ سال	۷۹۳ھ	۴۳ سال	۸۳۶ھ	طبعی موت سے فوت ہوا	قلعہ ادرنہ میں	یہ بادشاہ عقیل والا العزم متقی صوفی مشرب درویش سیرت شجاع نیک چرچی بہرتی کی
۴	یلدرم بایزید بن نمبر (۳)	۷۹۱ھ	نو مہینے سال	۷۹۲ھ	۱۳ سال	۸۰۵ھ	قید میں مرا	.	یہ بادشاہ سیاہ دوست و رعایا پرور تھا اسکے وقت امیر تیمور نے چڑھائی کی تھی۔
۵	محمد خان بن نمبر (۴)	.	.	۸۱۶ھ	۸ سال	۸۲۴ھ	اسہال دموی		اسنے جہانات جنگی و توپخانہ بجائی کیا اور مساجد بنوائیں مرد سخی و عادل تھا۔
۶	مراد خان ثانی نمبر (۵)	بتخلف دو برس کے	۱۰ سال	۸۲۶ھ	۳۱ سال	۸۵۵ھ	قضا	برسیہ	یہ بادشاہ بڑا جوانمرد زور آور تھا شاہ بلغاریہ کو تیر سے مارا مانویل شہنشاہ روم کو سغدوب کیا۔
۷	محمد خان ثانی بن نمبر (۶)	۸۵۵ھ	۱۲ سال	۸۶۶ھ	۳۱ سال	جمادی الاول ۸۷۵ھ		بلدہ ادرنہ کی	قسطنطنیہ اور قلعہ بلغراد و شہر یونان و ملک سہ دیہ کو غرض بارا سلاطین پر چڑھائی کی اور فتحیاب ہوا۔
۸	بایزید ثانی بن نمبر (۷)	۸۵۲ھ	۳۶ سال	۸۷۶ھ	۳۲ سال	۹۱۸ھ	بمارضہ نقرس	.	یہ بادشاہ دیندار عابد اور تیر انداز تھا شعر و سخن کا بھی مذاق تھا بہت سے عیسائیوں کے ملک فتح کیا۔

۹	سلیم خان اول بن نمبر ۸	۱۵۱۲ء	۸ سال	۸ سال	۱۵۲۰ء	۸ شوال	.	اس نے حلب وحمص ودمشق ودشام ومصر کو فتح کیا اسمعیل بادشاہ ایران کو شکست دی اور بڑا صاحب غصہ تھا۔
۱۰	سلیمان خان بن نمبر ۹	۱۵۲۰ء	۴۶ سال	۴۸ سال	۱۵۶۶ء	۹ سال	فتح صفاحسل	یہہ بڑا عالی ہمت عادل تھا چودہ قلعہ فتح کیا بغداد پر قبضہ کیا امام ابوحنیفہ کے مقبرہ کی تعمیر کرائی
۱۱	سلیم خان ثانی بن نمبر ۱۰	۱۵۶۶ء	۸ سال	۸ سال	۱۵۷۴ء	۲۴ شعبان ۹۸۳ھ	نیچہ کسر فتہ	یہہ بادشاہ انتظام مملکت سے غافل تھا مگر اسکا وزیر محمد سقلی بڑا نیک تدبیر تھا ملک مین فتور نہوا
۱۲	مراد خان ثالث بن نمبر ۱۱	۱۵۷۴ء	۲۱ سال		۱۵۹۵ء			مرد نیک تھا گرجستان کو فتح کیا اور چار سو عیسائیون کو قید خلصی دی اسکے محل مین پانسو لونڈیان تہین۔
۱۳	سلطان محمد خان ثالث بن نمبر ۱۲	۱۵۹۵ء	۲۷ سال	۹ سال	۱۶۰۳ء			اس بادشاہ نے شراب خانہ اجڑوادی۔ اور شاہ عباس کو شکست دی۔
۱۴	سلطان احمد خان اول بن نمبر ۱۳	۱۶۰۳ء	۱۴ سال	۱۴ سال	۱۶۱۷ء			یہہ بادشاہ جوان طبیعت تہا اسی نے کوکب دری روضہ مبارک پر چڑھوائی تہا کہ اسکے وقت مین رونما ہوا

۲۹	مصطفےٰ خان چہارم بن نمبر ۲۷	۱۱۶۷ھ	۰	۱۱۷۱ھ	۰	۱۱۷۳ھ	۰	اس بادشاہ کے وقت انتظام بگڑا ہوا تھا لہذا معزول کردیا گیا۔
۳۰	محمود خان ثانی بن نمبر ۲۷	۰	۱۵ سال	۱۱۷۱ھ	۱۱۸۷ھ	۸ سال	سنہ سلطان ۱۱۸۷ھ	یہ بادشاہ اولوالعزم گذرا ہے اکثر سرکشوں کی سرتابی کی گرفمالی سعد خدیو معر کے لقب سے مشہور ہوگیا
۳۱	عبدالمجید خان بن نمبر ۳	۱۱۸۷ھ	۰	۱۱۸۷ھ	۱۱۹۸ھ	۱۰ سال	۱۱۹۸ھ	یہ بادشاہ کیوقت بڑے معرکہ جنگ رہے اور خدیو معر بھی مغلوب ہوا اور بہت سے نصرانی بادشاہ مغلوب بھی ہوئے۔
۳۲	عبدالعزیز خان بن نمبر ۳	۱۱۹۸ھ	۰	۱۲۰۰ھ	۰	۰	۰	اس بادشاہ کے وقت سلطنت کا عمدہ انتظام ہوا مگر خزانہ کی نازک حالت تھی آخر اہلکار امانت ودیانت مامور کیگئے اور فوجی ترتیب اچھی دیگئی
۳۳	سلطان مراد خان خامس	۰	۰	۱۲۰۶ھ	۰	۰	۰	یہ بادشاہ علالت کیوجہ سے شیخ الاسلام وارکان دولت کے مشورہ پر خلع کیگئے۔
۳۴	سلطان عبدالحمید خان	۱۲۰۵ھ	۰	۱۲۰۶ھ	۰	۰	۰	یہ بادشاہ ابھی تک دنیا میں کل سلطنت اسلامیہ میں اللہ تعالیٰ انکو دشمنوں کی نظر بد سے محفوظ رکھے

ہندوستان مین سلطنت اسلامیہ کے اوّل زمانہ کا اجمالاً تذکرہ

اب تاریخ ہندوستان کے اوس زمانہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس مین مسلمانون نے ہندوستان پر حملہ کرکے سرزمین ہند مین رایات اسلامی بلند کرکے اسکو فتح کرنا شروع کردیا۔

اہل اسلام مین سے اول ہی اول جس نے سرزمین ہند پر قدم بڑہایا وہ ابوالعاص عامل یمن تھے انہون نے خلیفہ دوم جناب رسالت پناہی امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک مہد مین ۱۵ھ مطابق ۶۳۶ء عیسوی کے اندر بمبئی کے قریب مقام تہانہ پر فوج کشی کی۔ اور لوٹ کا کچہہ مال لیکر واپس چلے گئے۔

پھر خلیفہ سوم رسالت پناہی کے زمانہ مین عبداللہ بن عامر فتح خراسان کیلئے سو ایک جرار لشکر اسلام کے تعینات ہوا اس سپہ سالار لشکر نے تہوڑے ہی عرصہ مین ہرات۔ بادغیس غور۔ نیشاپور۔ بلخ۔ طوس وغیرہ فتح کرکے دین اسلام کو رواج دیا اور جابجا حاکم اسلام مقرر کئے جب عبداللہ عامر حج کیلئے چلا گیا تو قارن امیر عجم یعنے ایران نے ۳۳ھ مین چالیس ہزار فوج ہرات و غور وغیرہ سے جمع کرکے عربون سے ازادی حاصل کرنیکے لیے بغاوت کی۔

اور ۶۶۴ء مین جب مسلمانون کا کابل مین فتحیابی کا نقارہ بجا تو عرب کا ایک شخص مہلب نامی امیر نے اس راستے سے بڑہا تھا ہند مین ملتان تک قدم بڑہایا

اور بہت سے لوگون کو قید کرکے لے گیا اسکے بعد پھر کئی بار مسلمانون نے ہندوستان پر حملے کئے اور یہان کی لوٹ سے مالامال ہوکر اولے پھر گئے آخر ۱۲ھ کے اندر خاندان نیوامیہ کے خلیفہ ولید کے عہد مین عراق کے عامل حجاج مین یوسف کا بھتیجا محمد بن قاسم بہت سی فوج لیکر ہند پر چڑھ آیا اور سندھ کو فتح کرلیا اس حملہ کا باعث یہ ہوا کہ راجہ داہر والی سندھ نے اہل عرب کے کچھ جہاز لوٹ لئے تھے اسلئے مسلمانون نے سندھ پر حملہ کرکے راجہ داہر کو شکست دی اور ملک پر قبضہ کرلیا مگر سند کچھ زیادہ مدت تک مسلمانون کے تصرف مین نہین رہا اسکے بعد خاندان بنی عباس سے مامون ابن ہارون الرشید نے ہند پر لشکر کشی کی اور راجپوتون سے جنگ کا ارادہ کیا اسکے بعد ڈیڑھ سو برس تک اہل اسلام کا پھر کوئی نیا حملہ نہین ہوا باین وجہ کہ انکے وفات سے خلفاء عباسیہ کی حکومت مین خود ہی ضعف آتا گیا اور ہوتے ہوتے یہ نوبت پہونچی کہ ہر ایک صوبہ منحرف ہوکر خود مختاری کا دم بھرنے لگا اور آخر خلیفہ کے پاس صرف دارالخلافت بغداد ہی رہگیا۔

۱۔ اسمعیل سامانی

اسی زمانہ مین اسمعیل سامانی صوبہ دار ماوراء النہر و خراسان بھی خلیفہ سے باغی ہوکر بخارا کا بادشاہ بن بیٹھا اس خاندان کے ایک بادشاہ کے یہان الپتگین نام ایک ترکی غلام[۱] تھا جس نے اپنی عقل و دانائی کی

---

[۱] تاتاریونکی آوارہ گرد گروہ جو وسط ایشیا مین بحیرہ خزر سے لیکر چین کے شمال تک رہتی ہی وہ تین بڑے بڑے قبیلون مین منقسم کئے گئے تھے۔ اول منچو جو اس خطہ کے منتہاے مشرق میں کہ یعنی چین کے شمال کی طرف رہتی ہی دوم ملنگول باسفل جو اس خطہ کے وسط مین ہی تیسرے کو شمال مین ہے اگر نہ جو سب سے مغرب کی طرف رہتے تھے۔

بدولت رفتہ رفتہ یہان تک عروج پکڑا کہ خراسان کا حاکم بن گیا جب بادشاہ نے وفات پائی تو اس کی جانشینی کے نسبت ارکان سلطنت مین اختلاف ہوا بعض تو یہ چاہتے تھے کہ شاہ متوفی کے کم سن بیٹے منصور کو بادشاہ بنائین اور بعض یہہ کہتے تھے کہ بادشاہ کا چچا تخت پر بیٹھے۔ ابتگین منصور کے خلاف تھا مگر ارکان سلطنت نے اسی کو تخت نشین کر دیا اسوجہ سے بادشاہ اور ابتگین کے باہم رنجش ہوئی۔ اس بنا پر ابتگین خودسر ہو گیا اور کابل و قندہار پر قبضہ کر کے اس نے غزنی کو اپنا دار السلطنت قرار دیا۔

ذکر سبکتگین

ابتگین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اسحاق دو برس سلطنت کر کے مر گیا اور سبکتگین تخت نشین ہوا۔ سبکتگین اصل مین یزدجرد شاہ فارس کی نسل سے تھا مگر زمانہ کی گردش سے تباہ و قلاش ہو کر ایک سوداگر کے ہاتھہ پڑا اور وہ اوسے بخارا لے آیا۔ یہان ابتگین نے اسکو ہونہار دیکھہ کر لے لیا اور اس کی عقل و دانائی کے سبب ترقی کرتے کرتے اپنے ہی کے رتبہ تک پہنچا دیا۔ غرضکہ سبکتگین نے ابتگین کی بیٹی سے شادی کر کے غزنی کے تخت پر جلوس فرمایا۔

اسوقت لاہور مین راجہ جیپال خود مختار کا برہمن تھا راج کرتا تھا اس نے دریاے سندھ سے اوتر کر سبکتگین پر حملہ کیا اسوجہ سے سبکتگین نے پنجاب پر دو مرتبہ یورش کی اور جیپال اور اوسکے راجپوت رئیسون کو دہلی و اجمیر و قنوج وغیرہ کے راجا جو اسکی مدد کے لیے جمع ہوے تھے ان تمامی راجاؤن کو شکست پر شکست دیکر اور بہت سا مال لوٹ مین لیکر غزنی کو عود کر گیا۔

ذکر سلطان محمود

اور امیر سبکتگین اور راجہ جیپال مین جو لڑائیان ہوئین اُنمین سلطان محمود بھی شریک تھا اسلئے اسکو خوب یقین ہوگیا تہا کہ ہندوستان ایک بڑا دولت مند اور زرخیز ملک ہے اور وہان کے راجپوت سپاہی کیسے ہی بہادر کیون نہون مگر کوہستانی کابل کے زبردست و زحمت کش حملہ آورون کے سامنے ہرگز نہین ٹہر سکتے اسلئے سلطان محمود نے ۹۹۶ء مین غزنی کے تخت پر جلوس فرما کر پہلے تو ماوراالنہر کا ملک جو بحیرۂ خزر سے لیکر دریاے اٹک تک پہیلا ہوا تھا اس مین اپنا سکہ بٹہایا اور پہر عنان توجہ سرزمین ہندوستان کی طرف پہیری اور اسکو آرزو تھی کہ بڑے بڑے بانکے راجپوتون کو تلوار کے زور سے دین اسلام مین داخل کرلیون اور اسکا سبب زیادہ تر یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ خلیفہ بغداد نے اسکے مذہبی جوش کو دیکہہ کر ایک گران بہا خلعت اسکے پاس بہیجا تہا اور امین الملۃ یمین الدولہ خطاب دیا تھا پس سلطان محمود نے یہ عہد کر چکا تھا کہ مین دین اسلام کے پہیلانیکے لیئے ہر سال ہندوستان پر حملہ کیا کرون گا جسکا مجملاً تذکرہ حصہ اول کتاب ہذا مین کردیا گیا ہے جس سے اسکی قوت اور وسعت سلطنت کا اندازہ ہوسکتا ہے پہر سلطان محمود کے بعد ملک پنجاب ایک سو چالیس برس سے کچہہ زیادہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہا کیونکہ وسط ایشیا مین جو سلطنت غزنی کا علاقہ تہا وہ اس سے پہلے ہی انکے ہاتہہ سے نکل گیا تہا انجام کار غور جو افغانستان مین غزنی اور ایران کے مابین ایک کوہستانی علاقہ ہے اسکے بادشاہون نے خاندان غزنی کو مغلوب کرلیا تھا اور جب محمد غوری نے ہندوستان کو فتح کرلیا تھا اس سے

بادشاہ نے اسیوقت لشکر اسلام مین منادی کروادی کہ جب تک اس مہم کا فیصلہ
خاطر خواہ نہ ہوجاے مسلمان باایمان کو غزنی کیطرف قدم اُٹھانا حرام ہے
ساتھہ ہی لشکر کی تیاری کا حکم اور راستہ کے کارداروں کے نام سامان رسد کے
حکمنامہ جاری ہوگئے۔ لشکر جرار بمنزل یلغار کرتا جاتا تھا جو انبالہ کے ڈھیرون
مین یہہ خبر لگی کہ لشکر راجہ کا پانی پت کے مقام پر ہے مگر فیل خانہ کرنال مین آگیا
بادشاہ وہین مقام کردیا اور فوج کو پس و پیش سے درست کرکے کوچ بکوچ
آگے بڑھا۔ تلاوری کے میدان مین دونو لشکرون کا آمنا سامنا ہوگیا۔ دن
مورچون کے درستی مین گذرا شام کو سب نے گھوڑون کے تنگ
ڈھیلے کردیئے۔ دانہ چوہا۔ زین پوش بچھاکر بیٹھہ گئے۔ باگ ڈور زانوون
سے باندھہ لین اور جرجیون سے روٹیان نکالکر کھانے لگے۔ سلطان شہاب الدین
اپنی خاصہ ہی پر تھا کہ گشت کے سوارون نے دشمن کی فوج کے گھسیارے
اور لکڑہارنے جنگل سے پکڑکر حاضر کئے۔ سوارون کو انعام دیکر رخصت کیا
اور اُن لوگون کو مودیہی کے سپرد کیا کہ جو کچھہ مانگین انہین کھلاؤ پلاؤ۔ آدہی
بجے سامنے پلایا۔ سب کے سب جنگلی گنوار تھے۔ مگر دو بڑے ہشیار اور تجربہ کار
نکلے۔ کہ جنسے لشکر کے اوتارے کا رخ فوج کی تعداد پیچھے کی مدد رسد کے بندوبست
غرض ڈیرے ڈیرے کا حال معلوم کرلیا تمام رات فوج کی قسمت اور مورچون کی
تقسیم مین گذری پچھلی رات تھی کہ کمربندہی کا حکم پہنچا صبح ہوتے ہوتے تمام لشکر
کیل کانٹے سے لیس ہوکر میدان مین جم گیا۔ آگے پیچھے دائین بائین ہر ایک
سردار اپنی اپنی فوج کو سنبھالے تھا خود صاحب لشکر زرہ بکتر چار آئینہ نیچے سر پر خود فولادی

ذکر سلطان محمود

اور امیر سبکتگین اور راجہ جیپال مین جو لڑائیان ہوئین اُنمین سلطان محمود ہی شریک تھا اسلئے اسکو خوب یقین ہوگیا تہا کہ ہندوستان ایک بڑا دولت مند اور زرخیز ملک ہے اور وہان کے راجپوت سپاہی کیسے ہی بہادر کیون نہون مگر کوہستانی کابل کے زبردست و زحمت کش حملہ آورون کے سامنے ہرگز نہین ٹہر سکتے اسلئے سلطان محمود نے ۹۹۶ء مین غزنی کے تخت پر جلوس فرما کر پہلے تو ماوراالنہر کا ملک جو بحیرۂ خزر سے لیکر دریاے اٹک تک پہیلا ہوا تھا اس مین اپنا سکہ بٹہایا اور پہر عنان توجہ سرزمین ہندوستان کی طرف پہیری اور اسکو آرزو تھی کہ بڑے بڑے بانکے راجپوتون کو تلوار کے زور سے دین اسلام مین داخل کرلیون اور اسکا سبب زیادہ تر یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ خلیفہ بغداد نے اسکے مذہبی جوش کو دیکہہ کر ایک گران بہا خلعت اسکے پاس بہیجا تہا اور امین الملۃ یمین الدولہ خطاب دیا تھا پس سلطان محمود نے یہ عہد کر چکا تھا کہ مین دین اسلام کے پہیلانیکے لیے ہر سال ہندوستان پر حملہ کیا کرون گا جسکا مجملاً تذکرہ حصہ اول کتاب ہذا مین کردیا گیا ہے جس سے اسکی قوت اور وسعت سلطنت کا اندازہ ہوسکتا ہے پہر سلطان محمود کے بعد ملک پنجاب ایک سو چالیس برس سے کچہہ زیادہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہا کیونکہ وسط ایشیا مین جو سلطنت غزنی کا علاقہ تہا وہ اس سے پہلے ہی انکے ہاتہہ سے نکل گیا تہا انجام کار غور جو افغانستان مین غزنی اور ایران کے مابین ایک کوہستانی علاقہ ہے اسکے بادشاہون نے خاندان غزنی کو مغلوب کرلیا تھا اور جب محمد غوری نے ہندوستان کو فتح کرلیا تھا اس سے

بادشاہ نے اسیوقت لشکر اسلام مین منادی کروادی کہ جبتک اس مہم کا فیصلہ
خاطر خواہ نہ ہوجاے مسلمان باایمان کو غزنی کیطرف قدم اُٹھانا حرام ہے
ساتھہ ہی لشکر کی تیاری کا حکم اور راستہ کے کاردارون کے نام سامان رسد کے
حکمنامہ جاری ہوگئے۔ لشکر جرار بہ منزل یلغار کرتا جاتا تھا جو انبالہ کے ڈھیرون
مین یہہ خبر لگی کہ لشکر راجہ کا پانی پت کے مقام پر ہے مگر فیل خانہ کرنال مین آگیا
بادشاہ وہین مقام کر دیا اور فوج کو پس و پیش سے درست کرکے کوچ بکوچ
آگے بڑہا۔ تلاوری کے میدان مین دونو لشکرون کا آمنا سامنا ہوگیا۔ دن
مورچون کے درستی مین گذرا شام کو سب نے گھوڑون کے تنگ
ڈھیلے کر دیئے۔ دانہ چڑہا۔ زین پوش بچھا کر بیٹھہ گئے۔ باگ ڈور بانوون
سے باندھہ لین اور چند جبون سے روٹیان نکالکر کہانے لگے۔ سلطان شہاب الدین
اپنی خاصہ ہی پر تھا کہ گشت کنے سوارون نے دشمن کی فوج کے گھسیارے
اور لکڑہارے جنگل سے پکڑکر حاضر کیے۔ سوارون کو انعام دیکر رخصت کیا
اور ان لوگون کو سودیہی کے سپرد کیا کہ جو کچھہ مانگین انہین کھلاؤ پلاؤ۔ آدہی
رات کے سامنے پلایا۔ سب کے سب جنگلی گنوار تھے۔ مگر دو بڑے ہشیار اور تجربہ کار
نکلے۔ کہ جنسے لشکر کے اوتارے کا رخ فوج کی تعداد پیچھے کی مدد رسد کے بندوبست
غرض ڈیرے ڈیرے کا حال معلوم کر لیا تمام رات فوج کی قسمت اور مورچون کی
تقسیم مین گذری پچھلی رات تھی کہ کمربندہی کا حکم پہنچا صبح ہوتے ہوتے تمام لشکر
کھیل کانٹے سے لیس ہوکر میدان مین جم گیا۔ آگے پیچھے دائین بائین ہر ایک
سردار اپنی اپنی فوج کو سنبھالے تھا خود صاحب لشکر زرہ بکتر چار آئینہ سجے سر پر خود فولادی

کمر مین شمشیر اصفہانی پشت پر سپر کندہے پر کمان - زین پر گرزگاو سر دہرا - کمند
ابریشمی شکار بند مین آویزان - علم کے سایہ کے نیچے نیزہ تانے کہڑا تہا - اور اسپ
عربی جسپر پوست پلنگ کی پاکر پڑی تھی زانون مین سے نکلا جاتا تہا - اور اوہر حریف
کے لشکر مین پہلے ہاتیون کی قطار - بعد اسکے رتہین - اور پیٹہین - پیادہ اور سوار
فوج تھے کہ جسکا شمار سوائے منشی تقدیر کے کسیکو معلوم نہ تہا - ہان سلسلہ
انتظام انکا خاص ایک شخص کی چٹکی مین تہا کہ جدہر چاہے اودہر جہونک دے
بیچون بیچ مین ہندکا ستیاناسی مگر سر سے پانک اوبچی بنا ہوا زرد جگے پر چلتا اور
اوسپر زرہ بکتر - چار آینہ سجے راجپوتی ایک پیچہ بہون پر رکہے کمر مین ایک
طرف سروہی کی تلوار - دوسرے طرف کہانڈا اور کٹار - پشت پر گیندے کی
ڈہال - سورج مکہی کے سایہ مین ہاتہی پر بیٹہا دونون لشکرون پر نظر غور سے دیکہہ
رہا تہا - آخر نہ رہ سکا - اور تڑپ کر ہاتہی سے کود - گہوڑے پر سوار ہوا بہائی
کو ہاتہی پر بہٹا دیا آپ دکہنی گہوڑے اوڑاتا سیاہ گری کا بانکپن دکہاتا بہالے
کے ہاتہہ نکالتا ہوا - دائین سے بائین اور بائیں سے دائین تک ایک چکر لگایا
اور سامنے ایک لشکر کے کہڑے ہوکر اہل لشکر کے دلون کو اسطرح بڑہایا -
کہ اے راجپوتون کے سپوتو - پہاڑون کے افغان اور تاتار کے ترکون کا
سامنا یہہ سب مسلمان ہین اور ست دہرم کے بہرشٹ کرنے پر کمرین باندہہ
باندہہ کر آئے ہین - ابہی تک تمہاری سرحد پر کہڑے ہین - اگر تم ہمت کرین
تو کچہہ مال ہین جنہ گوشونکی طرح جہاڑیون مین بہگا بہگا کر مار لوگے - اور اگر ایک
قدم تمہارا ہٹا تو پاؤن اونکے تمہارے گہرون مین اور ہاتہہ تمکے دنبالون مین

ہین - آج دہرم گیان کی لاج تمہارے تلوار کی باڑ پہ ہے - مارو مارو دم نہ لو اور جان نہ دو - راجہ ابھی یہہ تقریر تمام نہ کر چکا تہا کہ اتنے مین لشکر شاہی کے بائین ہاتہہ پر افغان اجمائے کہڑے تہے آگے بڑہے اور خلجیون نے بہی باگین لین - اُنہین دیکہہ کر راجپوت بہادرون کے سپوت جنکی تلوارین میانون مین بجلی کیطرح تڑپی جاتی تہین - ہاتیون کی صف کو چیر کر نکل کے آئے پہر یہ ساتی ہوئے دوڑے اور ایک دم مین برچھیون پر لے لیا - جب یہہ حال دیکہا تو افغان پیچہے ہٹے اور خلجیون کے پرے نے بہی گہونگٹ کہایا مگر سپہ دار بے سپاہ قلب مین اُسیطرح جا ہوا تیر مارے جاتا تہا جو ایک مصاحب نے آکر عرض کی کہ افغان اور خلجیون نے پیٹہہ دکہائی جن نمک خوران سردارون سے پسینے کی جگہہ خون گرانے کی امید تہی وہ جان بچا کر بہاگ گئے - دشمن چڑہتا چلا آتا ہے - حضور اب کس کی راہ دیکہتے ہین براہ خدا گہوڑے کی باگ پہیریئے داب لاہور مین پہنچکر بداندیشون کا بندوبست قرار واقعی ہو جائے گا یہہ سنتے ہی بادشاہ شعلہ کیطرح بہڑک اوٹہا - رہی سہی فوج کو سمیٹ کر للکارا اور گہوڑے کو ڈپٹا کر برق کی طرح دشمن پر جا پڑا نیزہ اور شمشیر سے گذر کر فقط خنجر و کٹار کی نوبت آگئی - اتنے مین کہانڈے راو کی نظر بادشاہ پر پڑی فیلبان کو آواز دی کہ خبردار جانے پائے - اُسنے ہاتہی کو ریلا سلطان شہاب الدین ہی چمک کر اسطرح جہپٹا کہ گہوڑے کے دونون ہاتہہ ہاتہی کے مشک پر بیٹہے اور اوس کے مُنہہ مین ایسا نیزہ مارا کہ دانت ٹوٹ گئے - مگر خود ہی زخم کاری کہایا - ڈگمگا کر گہوڑے سے گرا چاہتا تہا کہ ایک غلام بادفا حبت کر

پیچھے جا بیٹھا اور گھوڑا اڑا کر برق کیطرح نظرون سے غایب ہوگیا غرض
بھاگے بھٹکے سپاہی اور لوٹا پھوٹا لشکر لاہور مین آیا اور یہان کے ملک کا بندوبست
کرکے غزنی کو روانہ ہوگیا۔ اس لڑائی مین تماشا یہہ ہوگیا کہ جن جن سردارون
کو بہادری و جانثاری کے بڑے بڑے دعوے تھے اور بادشاہ کو یہی
ان پر بھروسے تھے وہی میدان جنگ سے بھاگے تھے۔ چنانچہ غزنی مین
پہنچکر علماء سے فتوے طلب کیا کہ جو مسلمان جہاد سے بھاگے اُسکے لئے کیا
حکم ہے۔ سب نے لکھا کہ وہ گنہگار خدا ہے۔ بادشاہ نے حکم شرع ہاتھہ مین لیا
اور تمام سردارون کو گرفتار کیا۔ جو اور رچنے گھوڑون کے توبرون مین
ڈالکر اُنہین چڑھوا دئے اور بازارون مین چھوڑ دیا کہ خاص و عام عبرت
پکڑین اور جو نہ کہائین اُسکا سر الگ پھر یہ سزا تو معاف ہوگئی مگر دربار سے
بند ہوگئے۔

اسکے دوسرے برس سال نوروزی سے پلٹا کھایا۔ بادشاہ نے اندر ہی اندر سب
سامان کر رکھے تھے فہرست منگاکر دیکھی اور ہر کارخانے مین حکم کوچ کا
بھیجدیا۔ آٹھوین دن خود سوار ہوا جب پشاور مین پہنچا تو ایک پیر مرد
سال کہ غوری کے خاندان مین سے تھا اور خلوت کی صحبتون مین بے تکلف
اُس نے عرض کی اس مہم مین سامان تو جنگ عظیم کا نظر آتا ہے مگر کہلتا نہین
کہ ارادہ کدہر ہے۔ بادشاہ نے آہ سرد بھر کے کہا کہ اے مرد مسلم عجب
ہے کہ اس سن و سال پر تیرا یہ سوال ہے کیا اگلے برس کی شکست تجھے
یاد نہین آیا وہ صدمہ اسلام کے تیشۂ غیرت کے لئے کچھہ چھوٹا پتھر ہے۔ پھر قیاس کر

بند کھولے اور کہا کہ دیکھہ لے اُس دن سے آجتک نہ مین نے کپڑے بدلے
ہین نہ حرم سرا مین بستر پر سویا ہون۔ اُس پیر مرد نے دعاے خیر دی اور
کہا کہ اگر یہہ بات ہے تو اب مصلحت وقت کے بموجب کام کرنا چاہیئے۔ یعنے
جو سردار کہ غضب سلطانی مین دربار سے بند ہوئے ہین اُنہین پھر دربار مین بلاکر
انعام دیجئے اور ترقی کے وعدون سے دل بڑہایئے کہ جان لڑاکر پہلے داغ کو
دہوئین۔ چنانچہ ملتان مین آکر چند مقام کئے۔ دربار عام کرکے سب سردارون کو
بلایا اور کہا کہ اے مسلمانون سالگذشتہ مین جو داغ دامن اسلام پر آیا سب
پر روشن ہے اور تدارک انکا ہر مومن مسلمان پر واجب ہے وہ اگلی ندامت
کے سبب سے کچھہ کہہ نہ سکے مگر سب نے تلوارون پر ہاتھہ رکھکر سامنے سر جھکادئے
غرض وہانسے روانہ ہوکر لاہور پہنچا اور سید قوام الملک رکن الدین کو
کہ تدبیر اور تقریر مین بے مثل تھا ایلچی کرکے نامہ کے ساتھہ روانہ کیا۔ نامہ کا
مضمون یہہ تھا کہ مین بموجب حکم اپنے بڑے بھائی کے کہ میرے باپ کی جگہہ
ہے اور جزر اسنان سے پنجاب تک مسلمانون کا بادشاہ ہے فوج لیکر اسطرف
آیا ہون راے پرتھی راج کہ راجگان ہندوستان مین مہاراجہ ہے۔ اُسے
لکھا جاتا ہے کہ اسلام کی اطاعت کرکے اتفاق کا طریقہ قایم کرلے تاکہ خلق
خدا کی آسایش مین خلل راہ نہ پاے۔ تہین تو ملک خدا کا ہے اور حکم خدا کا
تلوار دونون کا فیصلہ کرے گی۔ جب یہہ مراسلہ راجہ کی نظر سے گذرا تو بہت
پیچ و تاب کھایا اور خفا ہوکر اُدہر تو ایلچی جواب کہ پتہر اور لوہے سے کہڑا ہتا
لکھکر روانہ کیا اور اُدہر راجگان ہندوستان کو جمع کرکے تین لاکھہ راجپوت

کا لشکر جنکی تلوارون سے خون ٹپکتا تھا ہمراہ لیکر چلا پہلے فتح کے بہروسے پر بہت سے راجہ بہادرانہ رفاقت کے دم بھرنے مدد کو آئے سلطان شہاب الدین بھی ادہر سے آگے بڑہا اور نہر سرسوتی کو بیچمین ڈالکر دونون لشکر اوتر پڑے۔

پرتھی راج۔ نے اول ایک خط اِس مضمون کا لکہا کہ حال اِس فوج بے شمار کا شہدار لشکر اسلام کو معلوم ہوا ہوگا مگر اسکے علاوہ اور بہی ہندوستان سے برابر فوجین چلی آتی ہین۔ ایک ایک راجپوت وہ منچلا بہادر ہے جنکی تلوار کی کابل و قندہار تک پناہ نہین۔ یہ چند نامراد ترک بچے اور افغان زادے جنہین لوٹ کہسوٹ کا لالچ دے دیکر گہرون سے یہان لایا ہے۔ چاہئے کہ اونکی جوانی اور ماں باپ کے بڑہاپے پر رحم کرکے یہین سے پہر جائے۔ ہمین جان جوانمردی کی قسم ہے کہ پیچہا نکرین گے۔ اور نہین تو دیکہہ لو کہ آتشبازی کے سامان بے شمار ہین ہین اور جنگی ہاتھی کچہ اوپر تین ہزار ہین اگر اِس تحریر پر خیال کیا تو بہتر ہے نہین تو ہر ایک جاندار اِس میدان سے جیتا نہ جائیگا۔

ادہر سلطان شہاب الدین اِس موقع پر وہیما ہوا اور در جواب اوسکے مصلحتاً یہ لکہا کہ راجہ نے جو نیک صلاح دی عین شفقت ہے مگر سب پر روشن ہے کہ اس لشکر کشی مین مجھے کچہ اختیار نہین۔ بہائی کے حکم سے اِس مہم کا بوجہ سر پر لیا ہے جبتک وہان سے حکم نہ آئے مین کچہ نہین کر سکتا اِس قدر مہلت ہو کہ وہانسے جواب آجائے اسوقت صلح اِس عہد پر ہو جائے گی کہ

ملک پنجاب سرہند تک ہمارے پاس رہے۔ باقی کل ہندوستان تمہارا
جب یہ نرم ترین جواب راجہ کے پاس پہنچا۔ تمام اہل دربار ہنسنے لگے۔ اور
اور لشکریون مین فتح کی سی خوشیان ہوگئین بلکہ سرخوشت ہوکر ڈیرے ڈیرے
مین ناچ رنگ شروع کردیا سلطان شہاب الدین نے سرشام فوجکو کمربندی کا
حکم دیکر خیمے ڈیرے سب قائم رکھے۔ اور راتون رات کئی کوس کا چکر دیکر دریا
پار اوتر گیا صبحکو راجہ کے لشکر مین ابھی کوئی بستر پر تھا کوئی اشنان کو گیا تھا
کہ دفعتہ پہلو مین آدھمکا جنگی پر چوٹ لگایا اس دنا ٹے سے کرنا سے پھونکی کہ سوئے
جاگتے اوچل پڑے اور تمام فوجین کھلبلی پڑگئی وہ لشکر بے شمار ایسا دریا
تھا کہ ایک طرف کی ہل چل کی دوسری طرف خبر بھی نہوتی تھی مگر راجہ نے
اسوقت ہوش وحواس کو جمع کیا ذرا نہ گھبرایا ایک فوج تو تیار کرکے سامنے
کی اور باقی ساتی لشکر انبوہ کو سمیٹ کر پھر میدان مین لاجمایا۔ ادھر سلطان
شہاب الدین نے فوج کے چار حصے کرکے چار سپہ سالارون کے ماتحت
قائم کردئے کہ باری باری سے جائین اور اس لشکر کثیر کے مقابل مین جان
لڑائین۔ راجپوت بہادر بھی اس میدان مین ڈائین بائین سے درست
ہوکر اس خوبصورتی اور بندوبست سے لڑے کہ مسلمانون کے جی چھوٹ
چھوٹ گئے۔ تب سلطان شہاب الدین بمصلحت وقت صورت شکست
بناکر پیچھے ہٹا دشمن نے پیچھا کیا اور جب جمعیت اونکی بے انتظام ہوئی تو دوسرے
غول سے تازہ دم حملہ کیا مگر جمعیت ہندوون کی بے شمار تھی اسلئے اوس سے
بھی مطلب بنا حاصل ہوا۔ جب ٹھیک دوپہر ہوئی تو رای پرتھی راج

ایک سو پچاس راجہ اور مہاراجہ کو لیکر ایک درخت کے سایہ مین آیا سب نے
تلوارون کے قبضون پر ہاتھہ رکھکر قسم کہائی اور ایک ایک پیالہ شربت کا
پی - پان کا بیڑہ مُنہ مین تُلسی کی پتّی زبان پر رکھہ - کیسر کے ٹیکے پیشانیون پر
دئے - ادہر سلطان شہاب الدین بھی بارہ ہزار غلام خاص جنکے سرون پر
فولادی خود جواہرات کے مرصع دہرے ہوئے تھے اونہین لیکر جدا ہوا -
اول خود تاج شاہی اوتار کفن سر سے باندہا - پھر شمشیر اصفہانی کمیسٹ میان
اوسکا توڑکر پھینک دیا - بادشاہ کا یہ حال دیکھتے ہی سب نے خود خود جیون
مین ڈال کفن سرون پر لپیٹ لئے اور الہامی تلوارین کھینچے داڑہیان مُنہ
مین لے اِسطرح جوش مین آکر تکبیر بلند کرکے حملہ کیا کہ یا تو اپنی جگہہ جمے کھڑے
تھے یا پلک مارتے ہی خاص راجہ کے قلب لشکر مین جاکر دہمان دہار ہو گئے
اور جو جو سر لشکر ادہر اودہر لڑ رہے تھے وہ بھی دائین بائین زور دیکر
گرے - اِس گھمسان کا رن پڑا کہ دم کے دم مین ہزارون کا کھیت پڑ گیا -
اگرچہ راجپوت تلواریون نے بڑا ساکہا کیا مگر انجام شکست کہائی - کہانڈے راؤ
میدان جنگ مین بہادری کا حق ادا کرکے زندگی کے بوجھہ سے سبکدوش
ہوا - راے پتھورا دریاے سرسوتی کے کنارے گرفتار لشکر سلطانی
ہوکر مارا گیا - تمام فوج دشمن پریشان ہو گئی فتحیاب سپاہی شام تک قتل و
غارت مین ہاتھہ رنگتے رہے بادشاہ نے راتون رات لاہور - اور غزنی
فتحنامہ روانہ کرکے اوسکے دوسرے دن لشکر کا انتظام کیا اور آگے روانہ
ہوا بعد ازان اجمیر کو جو دارالسلطنت راجہ کا تہا فتح کرتا ہوا دہلی مین آیا

مگر ادہری کے راجاؤن کو تاج بخشیان کر تاکہ اپنے حاکم اسلام بٹہاتا ہوا دہلی مین آکر
اپنی طرف سے قطب الدین ایبک جو غلام باوفا اور اسوقت فوج شاہی کا
سردار اعظم تہا شہرین نائب سلطنت کرکے دہلی سے لاہور اور لاہور سے
غزنی پہونچا۔ اسکے بعد کوہ جود کے مفسدون نے فساد برپا کیا سلطان بذات خود
وہان گیا اور اونکو سزا دی جب وہان سے واپس آیا راستے مین بمقام دمیک
چند مفسد قوم کہکر رات کے وقت شاہی خیمہ مین قابو پاکر چھپ رہے
اور سلطان کو بحالت خواب جام شہادت پلا دیا تیس سال سلطنت کی
سنہ ۶۰۲ھ مین شہادت پائی ہندوستان کی تاریخون مین اسکا نام علاؤالدین غوری
ہی درج ہے مگر در اصل معزالدین نام تہا اور شہاب الدین خطاب۔
غرض کہ اس ایک ہی لڑائی سے سلطنت اسلامیہ ہندوستان مین قائم اور
اور مستحکم ہوگئی۔
اور خاندان غزنویہ و خاندان غوریہ کے جتنے بادشاہ گذرے ہین اور اونکے
بعد جتنے بادشاہ ہند مین گذرے ہین اونکے اسماء ذیل مین ہدیہ ناظرین
کردئے جاتے ہین۔

نقشہ ششم اسمائی سلاطین خاندان غزنویہ

نشان سلسلہ	اسمائے بادشاہان	تاریخ ولادت	مدت عمر	مدت سنہ جلوس	تاریخ جلوس	مدت سلطنت	تاریخ وفات	اسباب موت	جائے مدفن	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵		۶	۷	۸	۹	۱۰

۱	امیر البتگین											
۲	امیر ناصر الدین سبکتگین											
۳	امیر اسمٰعیل بن ناصر الدین سبکتگین											
۴	سلطان محمود بن ناصر الدین سبکتگین											
۵	سلطان محمد بن سلطان محمود											
۶	سلطان مسعود بن سلطان محمود											
۷	مودود بن سلطان مسعود											
۸	عبد الرشید بن مسعود بن محمود											
۹	فرخ زاد بن مسعود بن محمود											
۱۰	ابراہیم بن مسعود بن محمود											
۱۱	مسعود بن ابراہیم بن محمود											
۱۲	ارسلان شاہ بن مسعود بن ابراہیم											
۱۳	بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود											
۱۴	خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم											
۱۵	خسرو ملک بن خسرو شاہ بن بہرام شاہ											یہ آخری فرمانروای خاندان غزنین تھا اسنے دحصار تھا نیسر وغیرہ لے لیا۔ سلطان محمود کے زمانہ سے اسکے آخری انہ تک یکسو نوی سال شہاب الدین غوری نے قبضہ کر لیا تھا

نقشہ ہفتم سلاطین غوریہ کے متعلق جنہوں نے ہندوستان و غزنی وغیرہ میں سلطنت کی ہے

۱	سلطان علاؤالدین جہاں حسین بن سوز								اسنے غزنین میں قتل عام کیا شہر کو آگ لگادی اور بعوض خون سید محمد وزیر جو قتل ہوا تھا کئی ایک علما قید میں لایا۔
۲	ملک محمد الملقب بہ سیف الدین بن علاؤالدین جہان سوز				۲ سال			قتل ہوا	یہ بادشاہ رحم دل و نرم مزاج تھا مگر وہی سال کی حکومت کے بعد ابوالعباس سپہ سالار نکمرام نے قتل کیا۔
۳	ملک غیاث الدین ابوالفتح بن محمد سام				سنہ ۵۹۸ھ		مرض الموت		علاقہ غرجستان و اردگرد سیزوار غیس و ہرات و سیستان و مرو خراسان تک قبضہ کیا اور سپہ سالار نکمرام کو قتل کر دیا۔
۴	سلطان معز الدین بن سام الملقب شہاب الدین				۳۲ سال	سنہ ۶۰۲ھ	شہادت		سنہ ۵۷۱ھ سے ہند پر چڑھائی کی پہلے ملتان پر قابض ہوا پھر لاہور اور پرتھی راج عرف رائے پتھورا سے لڑا اور قنوج والا راجہ مطیع ہوا۔ اور ہندوستان میں سلطنت اسلامیہ قایم ہوئی۔
۵	سلطان محمود بن غیاث الدین محمد سام				سنہ ۶۰۲ھ	سنہ ۶۰۷ھ	شہادت پائی۔		بعد انتقال شہاب الدین فیروز کوہ کے تخت پر بیٹھا تھا غور و خراسان و غزنین و ہندوستان میں خطبہ و سکہ اسکا جاری رہا۔
۶	سلطان بہاؤالدین بن محمد بن غیاث الدین محمد سام				۱				والئے ہرات نے پکڑوا کے خوارزم شاہ پاس بھیجدیا تھا وہاں دریا میں غرق کرایا گیا۔

۷	علاؤالدین بن سلطان علاؤالدین بن حسین جہانسوز									خوارزم شاہ کی مدد سے سلطنت پائی چار سال حکومت کی تاج الدین شاہ غزنین کی لڑائی مین قتل ہوا اور غور کا ملک خوارزمیون نے لے لیا۔
۸	سلطان تاج الدین یلدوز غزنوی									یہ زرخرید غلام شہاب الدین غوری ہی اور کرمال دیکمال دیوران وغیرہ علاقہ جات غرب دریای سندھ پر حکمران تہا اور سمدر سانی سفر ہند اسکے ذمہ ہے اسکے بعد غزنی مین عملداری خوارزمی ہو گئی۔

نقشہ ہشتم سلاطین غوریہ کا جو بامیان مین سلطنت کرتے رہے

۱	فخرالدین مسعود غوری									یہ سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا چچا تہا اور طخارستان کا علاقہ بہی اسکے تحت تہا شمس الدین محمد اور تاج الدین زنگی و حسام الدین علی اسکے بیٹے تھے
۲	ملک شمس الدین محمد بن فخرالدین مسعود۔									اسنے ملک کو وسیع کیا بلخ دیلقان و بدخشان کو لیا جب غوریونکی مہم سلطان شاہ بن ایلپ ارسلان پر ہوئی تو مرو مین جا کر بہاؤالدین طغرل کو جو سنجری امراء مین تہا قتل کیا غیاث الدین سے خطاب سلطانی لیا۔
۳	ملک بہاؤالدین شمس الدین محمد								×	یہ بادشاہ مہربان علما و فضلا کا قدردان تہا امام فخرالدین رازی نے علم صرف مین رسالہ بہاویہ اسیکے نام پر لکہا جسکو صرف بہاویہ کہتے ہین۔

۴	ملک جلال الدین علی ۳ بن شمس الدین محمد بن غوری۔					۷ سال			بہاؤالدین کے لڑنیکے بعد یہ بادشاہ ہوا اور بعد انتقال شہاب الدین غوری جو غزنین کا خزانہ غوری خاندان مین تقسیم ہوا تو پنجاہ شتر بار اشرفیون و جواہرات کے اسکے حصہ مین آئے پھر اسنے غزنین پر لشکر کشی کی اور شکست کھاکر پکڑا گیا اور اسکا بھائی مسعود بامیان مین آیا اور تمام خزانہ اوٹھا لیگیا چند ماہ کے بعد جب چھوٹا تو مسعود پر حملہ کیا اور اسکو قتل کیا پھر اپنے باپ کے وزیر کا پوست اوتروا آخر سلطان محمد خوارزم شاہ نے گرفتار کر لیا اور مقتول ہوا

نقشہ نہم سلاطین غلامان غوریہ کے متعلق جو ہندوستان مین فرمانروا رہے ہین

۱	ملک ناصر الدین قباچ								غلام زرخرید سلطان شہاب الدین غوری ہی بعد انتقال سنہ ۶۲۳ھ پہلے ملتان پر قابض ہوا اور سندھ کا علاقہ بھی لیا پنجاب دوآبہ ستلج تک قبضہ پایا تھا اور دہلی پر چڑھائی کی تھی آخر شکست کھاکر چلا آیا۔
۲	سلطان قطب الدین ایبک					۴ سال		لاہور مقام	یہ بادشاہ غلام زرخرید شہاب الدین غوری ہی پہلا بادشاہ دہلی کا ہوا چوگان کھیلتا ہوا گھوڑے سے گر کے مر گیا۔
۳	ارام شاہ قطب الدین ایبک					۹ مہینے			بوجہ نالیاقتی معزول کیا گیا۔
۴	سلطان شمس الدین التمش					۲۶ سال		دہلی مرض الموت	بعد معزولی ارام شاہ یہ تخت نشین کیا گیا قطب الدین ایبک کا غلام زادہ تھا اور خواجہ قطب صاحب کا مرید چنگیز خان ہم عہد تھا قطب منار بہت اونچا بنایا بکرماجیت کی مورت مہاکل سے توڑا۔

۵	سلطان رکن الدین فیروز بن شمس الدین الممس	۰	۰	۶ ماہ	۰	۰	۰	۰	بدچلن عیاش و شرابی رہا معزول ہو کر رضیہ بیگم بنت سلطان شمس الدین کی قید مین مر گیا۔
۶	سلطانہ رضیہ بیگم	۰	۰	۳ سال ۶ ماہ	۰	۰	۰	دہلی	یاقوت نامی حبشی سے ممتاز کرنے سے امرا و دولت ناخوش ہو گئے لہذا مقتول ہوئی۔
۷	معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین	۰	۰	۲ سال	۰	۰	۰	۰	مہذب الدین نظام الملک وزیر نمک حرامی سے بطمع سلطنت قتل کروا ڈالا۔
۸	سلطان علاء الدین مسعود بن رکن الدین فیروز شاہ	۰	۰	۴ سال	۰	۰	۰	۰	بعد حادثہ پنجاب کے عیاشی مین ایسا مستغرق ہو گیا کہ سلطنت سے بے خبر ہو گیا آخر مقید ہو کر معزول کیا گیا
۹	ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین الممس	۰	۰	۲۰ سال ۳ ماہ	۰	۰	۰	مرض الموت	حرف نیک فقر مزاج تھا۔ تاتاریون کے حملہ سے کی عمدہ عمدہ تجویزین کین غزنی کا انجر پنجر ہو گیا بلبن کے وسیلہ وزیر کے فتح ہوئی۔
۱۰	سلطان الغ خان الملقب بسلطان غیاث الدین بلبن۔	۰	۸۰ سال	۲۲ ماہ	۰	۰	۰	مرض الموت	غیاث الدین بن شمس الدین الممس کا غلام و داماد تھا سلطنت کو رونق دی نرم مزاج و نرم دل نمازی علم دوست تھا اسکے عہد مین طغرل خان باغی مارا گیا چند بار مغلون پر فتحیاب ہوا۔

معزالدین کیقباد ابن بقراخان ابن سلطان غیاث الدین									بلبن کی وصیت کے برخلاف امرا نے کیقباد بن بقراخان کو بادشاہ بنایا مگر یہ عیش و عشرت مین پڑ گیا اسلئے اسکا باپ جو دکن کا حاکم تھا دہلی مین آیا اور اسکا انتظام کرنا چاہا مگر اسنے باپ کو دخیل ہونے نہ دیا بلکہ اوسکو قتل کرنے پر آمادہ ہوا اسلئے وہ واپس چلا گیا و برس کے بعد کیقباد کو فالج ہو گیا اور امرای مغل نے کیومرث اسکے بیٹے کو تخت نشین کیا اور امرای خلجی نے اسکو مع بیٹے کے مار ڈالا۔

نقشہ دہم سلاطین خلجیہ کے متعلق جو ہندوستان مین فرمانروا رہے

۱	سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی								کیقباد آخری بادشاہ غوریہ غلامونکی سلطنت کا جب قتل ہوا تو ۶۸۹ھ مین دہلی کے تخت پر بڑھاپے کی عمر مین بیٹھا۔ پہلے یہ شمالی کا نائب ناظم تھا یلک چھجو دیوگڑھ کا راجہ دہلی پر چڑھ آیا تھا شکست کھا کر بھاگ نکلا ۶۹۳ھ مین چنگیزی لشکر نے تاتار مین آکر غارت شروع کی بادشاہ خود جا کر اونکو شکست دی مغلون کا سردار سلطان باپس آکر مسلمان ہوا علاؤالدین اپنے داماد کو دیوگڑھ کی مہم پر بھیجا وہ جا کر بہت راجونکو لوٹا ایک راجہ کے خزانہ سے بارہ من موتی و الماس و زمرد و یاقوت بیشمار سونا چاندی ملا۔ آخر کو علاؤالدین نے بطمع سلطنت بحالت تلاوت قرآن شریف اسکو شہید کر ڈالا مرنیک نخت حلیم و رحیم تھا۔

۲	سلطان علاؤالدین خلجی								یہ دست پروردہ و برادر زادہ و داماد جلال الدین تھا۔ گجرات پر لشکر کشی کی اور فتح پاکر سوم ناتھ کا بت دہلی میں لاکر وا دیا۔ راجہ چتور والے رنتھبور کر فتار ہوکر قتل ہوا اور راجہ رتن سین والئے چتور کی رانی پر عاشق ہوگیا تو اوسکا خاوند مارا گیا اور رانی آگ میں جل کر مرگئی۔ ملک تلنگانہ کوکن کا علاقہ سمندر کے کنارتک فتح کیا کرناٹک کے بڑے بڑے بتخانہ گرائے۔ ملک کا انتظام اچھا کیا کافور نام امیر نے زہر دیکر مار ڈالا۔
۳	سلطان شہاب الدین عمر بن سلطان علاؤالدین								یہ بادشاہ خرد سال تھا اسلئے کار فرمار المہام بنا اُسنے شہزادہ مبارک کو قید کر لیا خضر خان اور شادی خان دو شہزادوں کو اندھا کر دیا تین مہینے کے بعد تمام امرا کافور سے ناراض ہوگئے اور اوسکو قتل کر کے سلطان کو معزول کر دیا۔
۴	قطب الدین مبارک شاہ بن علاؤالدین خلجی۔								یہ قید سے چھوٹکر بادشاہ ہوا سلطنت کے قیام کے بعد اسنے حسن نام ایک رزیل آدمی کو خسرو خان خطاب دیکر وزیر بنایا۔ گجرات اور دکن کی حکومت اوسکو دی اوسکی ترغیب سے شہاب الدین شاہ معزول خضر خان و شادی خان بھائیوں کو قتل کرڈالا مگر اُس کمبخت نے کافر نعمتی پر کمر باندھ لی اور چاہا کہ بادشاہ کو قتل کر کے خود بادشاہ ہو اس ارادہ پر غرہ رجب ۷۲۰ھ کو وقت بانقاش جائز خان برادر خود کو شکار کے بہانہ سے بلا بھیجا اور بادشاہ کو قتل کیا اور اُسی رات تمام امرا و دولت کو بھی مار ڈالا اور بادشاہ کی ملکہ اپنی بیٹی اور خضر خان و شادی خان کے شہزادوں کو قتل کر دیا۔ خبر پاکر غازی الملک حاکم دیپالپور و بہرام خان حاکم ملتان چڑھ آیا اور اس نمکحرام کو قتل کر دیا۔

نقشہ یازدہم سلاطین تغلقیہ کے متعلق جو دہلی کے تخت پر فرمانروا ہوے

۱	غازی الملک غیاث الدین تغلقشاہ							یہ بادشاہ غیاث الدین بلبن کا ترکی غلام تھا خسرو خان مبارکشاہ کے قاتل پر غالب آکر اسنے سلطنت پائی بنگال کے سفر سے واپس آیا ایک کوشک تو تیار کی چھت کے نیچے دبکر مرگیا۔ بد دعا سے حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے۔
۲	الغ خان محمد شاہ المعروف بہ فخر الدین جونا سلطان تغلق							یہ مسرف فضول خرچ متزلزل مزاج تھا دکن وغیرہ ملک پر قابض رہا اور چین پر بھی چڑھائی کی تھی۔ دہلی کو ویران کرکے دکن مین دیوگیر آباد کیا اور اسکا نام دولت آباد رکھا۔
۳	ملک فیروز ملک حبیب المخاطب بسلطان فیروز شاہ تغلق							سلطان محمد تغلق کا برادر زادہ لبیب لاد ی سلطان کے یہ بادشاہ ہوا۔ قلعہ فیروز آباد و حصار وغیرہ تیس قلعہ بنوایا ۴۰۔ جامع مسجد ۳۰۔ مدرسہ ۲۰۔ خانقاہین ۲۰۰۔ پل ایک سو نہرین ایکسو کوشک۔ ایکسو پچاس حمام پانچ دار الشفاء (۵۲) قیصریہ (۵) بڑی مینار (۲۰) مسجدین (۳۰) کوبنین باغ بنوایا۔
۴	سلطان تغلق شاہ ابن سلطان فیروز شاہ المخاطب بغیاث الدین							یہ فیروز شاہ کا پوتا حسب الوصیت اسکے بادشاہ ہوا محمد خان اپنے چچیرے بھائی کو قید کرلیا مبارک وزیر پر کل مدار حکومت چھوڑ دیا خود عیش عشرت مین مگن رہا اسلئے امرا و دولت ناراض ہوگئے اور سب نے ملکر ۷۹۱ھ مین انسکو قتل کر ڈالا۔

۵	ملک ابوبکر بن فتح خان بن فیروز شاہ بادشاہ برادر غیاث الدین تغلق							رکن الدین امیر الامرا نے قید سے نکالکر بادشاہ کیا مگر اسنے چند روز کے بعد ہی رکن الدین کو قتل کر دیا اسپر امیر صدہا حاکم سامانہ نے اسکے برخلاف ملک محمد فیروز کو جالندہر مین تخت نشین کیا اور دہلی مین آکر محاصرہ کر لیا یا اوسکے مقابلہ سے شکست کہا کر بہاگ گیا
۶	محمد شاہ بن فیروز شاہ بارک تغلق							ملک صدہا وغیرہ غلامان فیروز شاہی کے سعی سے اسنے سلطنت پائی مگر چند ماہ کے بعد اُنکے ساتھ اسکی رنجیدگی ہوگئی اور بہت سے امیر بہاگ کر کوٹلہ مہوات مین ابوبکر کے پاس چلے گئے باقیماندونکے لئے حکم دیا کہ تین روز مین چلے جائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ اکثر چلے گئے اور باقیماندہ قتل ہوئے اور شہزادہ ہمایون ابوبکر کے مقابلہ کو روانہ ہوا عند المقابلہ ابوبکر پکڑا گیا فوج کے مفسدونکو بھی اسنے آزادی پنجاب کے مفسدونکی سرکوبی کی -
۷	سلطان ہمایون المخاطب بعلاء الدین سکندر شاہ بن محمد شاہ							اسی بادشاہ نے تخت نشین ہوکر صرف ایک ہی ماہ سولہ روز سلطنت کی پھر انتقال ہوگیا -
۸	سلطان ناصر الدین محمد شاہ بن سلطان محمد شاہ تغلق							۸۱۵ھ مین سلطان محمود مرگیا تو اوسکا بیٹا دولتخان تخت نشین ہوا اوسپر خضر خان ناظم دیپالپور وغیرہ غالب آیا اوسکو تخت سے اوتار کر خود بادشاہ ہوگیا اور سلطنت تغلقیہ کی ختم ہوگئی -

نقشہ دوازدہم شاہان خضر خانیہ کے متعلق جو دہلی مین بادشاہ رہے تھے

۱	خضر خان بن سلیمان	.	.	.	۷ سال ۳ ماہ	۸۱۷ھ	یہ بادشاہ قوم کا سید تہا ملک سلیمان امیر دہلی کے بعد دولت خان امیر بارہ فیروز شاہی نے اسکو مبنی بنا کر پالا امیر تیمور نے اوسکی حسن خدمات پر خوش ہوکر پنجاب کا ملک اوسکو دیا آخر یہ دولتخان بن محمود شاہ تغلق پر غالب آیا اور دہلی کے تخت پر بیٹہا خطبہ و سکہ شاہرخ میرزا بن تیمور کے نام جاری کیا اسکے وقت انتظام سلطنت اچہا رہا۔
۲	مبارک شاہ بن خضر خان	.	.	.	سوا سال ۳ ماہ		اسکے وقت جسرت کہگر سکہا کہگڑ کے بہائی نے پنجاب کا ملک لیا دہلی کا ارادہ کیا سلطان شاہ لودی حاکم سرہند کو مغلوب کر کر آگے بڑہا سلطان خضر دبر سر مقابلہ گیا اور شکست دیکر کہگڑونکے علاقہ مین پہونچا و تمام وکمال اوجاڑ دیا پہر لاہور مین آیا اور دوبارا آباد کیا چونکہ جسرت کے غارت سے شہر ویران ہوچکا تہا سلطان کے جانیکے بعد جسرت پہر آیا اور راجہ ہمون کو مار ڈالا لاہور و دیپالپور پر قابض ہوگیا شیخ علی مغل حاکم کابل بہی مہ لشکر جرار لیکر آیا اور تمام علاقہ پنجاب لوٹکر برباد کردیا سلطان پہر آیا اور شیخ علی کو شکست دی اور جسرت بہاگ گیا اور بعد انتظام دہلی کو معاودت کی ملک چاجو امیر جسرت دونون پہر آئی تو سلطان پہر آیا امیر علی کے تعاقب مین پشاور تک گیا اور برادر شیخ علی کو قلعہ پشاور مین قید کردیا اور اوسکے لڑکے کو ہمراہ لیکر دہلی آیا آخر جمعہ کے روز مبارک آباد کی جامع مسجد مین ملک سرور وزیر کے ہاتہ سے قتل ہوا۔

۳	سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن جعفر خان	۰	۰	۰	۰	۰	ابتدا سلطنت مین یہ بادشاہ برائے نام تہا ملک سرور وزیر ملک الملہا اور مختار عام تہا اور بیرہی بہت امرا قتل کئے کثرت قید کرلئے آخر سب نے ملکر اوسکو مار ڈالا اور سلطنت کا اختیار سلطان نے پایا ۸۴۵ھ مین سلطان پنجاب مین جاکر جسرت کہگڑ کی تخریب مین سخت کوشش کی اوسکے علاقہ کو لوٹا اوسکی قوم کو مار ڈالا انہین دنون مین قبعہ لشکاہ مین ملتانیون نے خروج کیا اور سلطنت علیحدہ قائم کرلی اور سلطان محمود والی مالوہ لشکر دہلی پر چڑہ آیا بہلول لودی کے مقابلہ سے شکست کہائی چلا گیا اس خدمت کے عوض سلطان نے نظامت پنجاب کی بہلول کو دی اوسنے جسرت کہگڑ سے صلح کرلی اور افغانی فوج بہرتی کرکے بطمع سلطنت دہلی پر حملہ آور ہوا ناکامیاب رہا مگہ کل صوبہ سلطنت منحرف ہوگئے بادشاہ ۸۴۹ھ مین مرگیا۔
۴	سلطان علاو الدین بن سلطان محمد شاہ	۰	۰	۰	۰	۰	اس بادشاہ کی سلطنت نے کچہ رونق پائی بخیر دہلی اور حدود اوسکے قبضہ مین کوئی ملک نہا حسام الدین و حمید الدین وزرا کی نفاق سے اوسنے دہلی کو بہی چہوڑ دیا بدایون مین سکونت کی اوسکے بیچہ اونہون نے بادشاہ کا خزانہ لیا شہزادیونکو ننگے سر قلعہ سے نکالدیا حمید خان نے بہلول لودی کو پنجاب سے بلایا جبوہ آیا چندروز حمید خان کی متابعت مین رہا پہر اوسکو قید کرلیا اور بادشاہ کو دہلی مین آنیکے لئے لکہا اوسنے جواب دیا کہ مجکو پرگنہ بدایون ہی کافی ہی سلطنت جانے اور تم جانو چنانچہ بادشاہ اپنے زیست تک بدایون مین رہا ۸۵۵ھ مین مرگیا۔ سلطنت خاندان سادات خضر خانیہ ختم ہوگی۔

نقشہ سیزدہم سلاطین افغانان لودیہ کے ذکر مین جو دہلی مین تخت نشین تھے

سلطان								
۱	بہلول لودی							فیروز شاہ مارکے وقت اسکا دادا بہرام ملک مردان حاکم ملتان کے پاس نوکر تہا اوسکے پانچ بیٹے تھے سلطان کالا محمد فیروز خواجہ بہرام کے مرنے کے بعد ملک سلطان خضر خان کے پاس نوکر ہوا اور سلام خان خطاب پاکر سرہند کا حاکم بنا اوسکی عورت جب بہلول کے حمل سے حامد ہوئی نوین مہینے چھت کے نیچے دکہکر مرگئی اور اور ملک کالا نے اوسکا پیٹ چاک کرکے بچہ نکالا بہلول نام رکہا جب کالا شیخ امیر علی کی لڑائی مین مارا گیا تو بہلول یتیم رہگیا اور اپنے چچہ کے پاس پرورش پائی اور اپنی لیاقت سے پنجاب کا حاکم بنگیا پہر دہلی کا بادشاہ ہوا چند مرتبہ سلاطین شرقی کے ساتہہ لڑا اور فتحیاب ہوا جونپور کی سلطنت بہی اسنے لی اور تیس سال سلطنت کی ۹۴ مین مرگیا۔
	نظام خان الخاطب بسلطان سکندر لودی بن بہلول لودی							بہلول کے بعد یہ تخت نشین ہوا اور اپنے بڑے بہائی بارک پر جو جونپور مین حاکم تہا فوجکشی کر اور مطیع کرکے بہر وہ ملک اوسکو دیدیا اور کمال استقلال اٹہائیس سال سلطنت کی آخر ۹۲۳ مین مرگیا۔

سلطان ۲ ابراہیم بن سلطان سکندر لودی۔

سکندر کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور جون پور کی حکومت اپنی چھوٹی بھائی جلال خان کو دی مگر پھر ناراض ہو گیا اور اوس پر فوج کشی کی وہ بکرماجیت والی گوالیار پاس بھاگ گیا اعظم ہمایون مع لشکر اوسکے گرفتار کیو گیا تو اوس نے مالوہ بیکار سستہ لیا آخر حاکم گونڈوانہ نے اوس کا سر کاٹ کر بھیجدیا جب کوئی مدعی نرہا تو سلطان بڑے غرور مین آیا پہلے اپنے خیر خواہ وزیر امیان تہوا کو قتل کیا اور چند امرا کو قید کر دیا اعظم ہمایون کو گوالیار سے بلایا اسپر اسلام خان بن اعظم ہمایون نے نانک پور اور بہاڑ خان ولد دریا خان نے بہار مین اور دولت خان لودی نے پنجاب مین بغاوت کی اور حسب الطلب دولت خان کے شاہ بابر والی کابل نے پہلے پنجاب پر تصرف کیا پھر دہلی کو آیا سلطان ابراہیم ایک لاکھ فوج کے ساتھ پانی پت کے میدان مین بابر کے مقابل ہوا اور باوجود کثرت فوج شکست کھائی اور قتل ہوا سنہ ۹۳۲ مین اس خاندان کی سلطنت تمام ہوئی

نقشہ چہاد ہم شاہان افغانی کے ذکر مین جو ہند مین بادشاہ رہے

۱	شیر شاہ سور افغان	۵ سال ۵ مہینہ بادشاہت	۹۵۲		پہلے اس نے پنجاب مین جاکر قلعہ رہتاس کا بنوایا پہر راجہ پورن چند پر لشکر کشی کی پہر راجہ مالدیو حاکم اجمیر و جودہ پور و میرٹھ پر فوج لے گیا اور غالب آیا چوری اور رہزنی کی بیخ بکلوادی ہند مین سڑکین بہت بنوائین مہمان خانے تعمیر کرائے مسافرون کیلئے اخراجات خزانہ شاہی سے مقرر کیا ملک کو رونق دی۔ پندرہ سال امارت۔ پانچ برس بادشاہت کی۔
۲	جلال خان المخاطب سلیم خان بن شیر شاہ افغان	۸ برس ۱ ماہ	۹۶۰		شیر شاہ کے مرنیکے بعد عادل خان بڑا بیٹا اوسکا رہتور مین تہا امراؤ نے مصلحتاً اس کو کہ چہوٹا بیٹا تہا تخت نشین کردیا جب وہ آیا تو اوس نے بہی اسکے تخت نشینی پر رضامندی ظاہر کرکے بیانہ کیطرف چلا گیا مگر اسکے تسلی نہوئی اوسکی گرفتاری کیلئے فوج مامور کی عادل خان نے خواص خان حاکم میوات کو مدد پر بلایا اور جنگ کیا آخر شکست پائی۔ اسبات پر امرای شاہی اسسے ناراض ہوگئے پہلے ہیبت خان و اعظم ہمایون حکام پنجاب کے بغاوت کی

									اور معرکہ وقوع مین آتے پھر شجاعت خان مالوہ مین ہنگامہ پرداز ہوا سلطان آدم خان رئیس کہکڑون کا بھی سر سر بغاوت آیا۔
۳	فیروز شاہ بن شیر شاہ افغان								یہ پادشاہ خورد سالی مین تخت پر متمکن ہوا لیکن تین روز کے بعد مبارز خان الملقب بعادل شاہ بن نظام خان افغان اسکے ماموں نے اس کو پکڑ کر قتل کر ڈالا۔
۴	مبارز خان الملقب بعادل شاہ بن نظام خان افغان								یہ شخص اپنے بھتیجے زادہ کو قتل کر کے خود بادشاہ ہوا اور شمشیر خان غلام زادہ کو وزارت دی۔ ہیمون ایک ہندو کو مدار المہام بنایا اسپر امراء دولت و حکام اس طرز عمل سے ناخوش ہو گئے تھے۔ پہلے احمد خان برادر زادہ و داماد شیر شاہ کا تھا پنجاب مین سکندر شاہ خطاب پاکر بادشاہ ہوا ابراہیم خان خسرو زادہ عادل شاہ کا بھی متمرد ہو گیا اور یہ نوبت پہونچی کہ سکندر شاہ دہلی پر قابض ہو گیا و ریاست مندسے لیکر گنگ تک اسکی عملداری ہو گئی اور آگرہ پر بھی دخل ہوا بالآخر ہمایون بادشاہ نے کابل سے پندرہ ہزار سوار کے ساتھ آکر ہند پر قابض ہو گیا۔

ہندوستان مین اسلام کے دوسرے زمانہ کی خاندان مغلیہ کا اجمالا تذکرہ

مغلون کے مورث اعلیٰ کا مختصر حال

مورث اعلیٰ اس قوم کا مغل خان اولاد یافث بن حضرت نوح علیہ السلام سے گذرا ہے۔ مغلون کی سلطنت کی ابتدا اور اونکی قوم کا جلد ترقی پذیر ہوکر بہت پھیل جانا تاریخی واقعات مین سے ایک بڑا ماجرا عجیب ہے۔ جس زمانہ مین کہ غزنیکی سلطنت پر زوال قدم بڑہاتے چلا آتا تہا اوسی عرصہ مین ملک تاتار سے جو قدیمی مین اوسکا نام تہیا مشہور تہا اس جنگجو قوم نے خروج کیا اور ۱۲۱۰ء مین تموز خان جسکو کوکر خان بڑے پیر اوس قوم نے چنگیز خان یعنے خان اعظم تمغے شہنشاہ کا خطاب دیا تہا اپنی دانائی اور شجاعت سے قوم کا سردار ہوا اور تمام تاتار مین اوس کا تسلط ہوگیا اوس نے بارادہ تسخیر دوسرے ملکون کے اپنے فوج کو سپاہ گری کے فنون سے واقف اور آگاہ کیا جب فوجکی تعداد چھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوگئی تب فتوحات ملک پر کمر باندہی بعد فتح ملک خطا جو چین کی شمالی قطاع مین ملی ہے اس سبب سے کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان کا اور نہ خراسان نے مغلون کے وکیل اور چند سوداگران تاتاری کو قتل کیا تہا چنگیز خان اپنی فوج لیکر انتقام لینے آیا شاہ خوارزم نے بہی ایک لشکر قلیل کے سرچدپر بھیجکر برسر مقابلہ ہوا تا ہم سخت لڑائی ہوئی اور دیر تک دونو پلے مساوی رہے آخر جب چنگیز خان کے حکم سے فوج مغلون کی ایک تازہ دم گروہ نے جو کمک کیلئے رکھا تہا غنیم کے بازو ے راست پر حملہ کیا تب خوارزمی مقابلہ مین قایم نہ رہسکے الا پھر بھی باانتظام صف بندی پیچہے کو ہٹے اور بہت سا دکام آئے اس شکست کے

بعدہ سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تھوڑی تھوڑے مقابلہ کے بعد چنگیز خان چھوٹے مقامات مفتوح کرتا ہوا شہر بخارا کے قریب جا پہونچا۔

حال قتل غارت بخارا اور ۶۱۷ھ ماہ محرم الحرام مین چنگیز خان اور تولے خان فرزند خود نے بخارا کا محاصرہ کیا اور شہر والون نے اس شرط پر امان پائی کہ وہ کل اپنا مال چنگیز خان کو دیدین مکانات چھوڑ جائین خوارزم شاہی نوکرون کو پکڑوا دین مگر بوقت دریافت ظاہر ہوا کہ لوگون کے تہہ خانون مین خوارزمی چھپے ہوتے ہین اس لئے تمام شہر مین آگ لگادی گئی جب جل بجھا تو خاکستر کھود کر دینے نکلواتے گئے قلعہ گرایا گیا کوکہ خان وغیرہ امرائے خوارزم شاہی قتل ہوئے اس صدمہ کے بعد بخارا مدت تک ویران رہا اور اوگتائی خان اس کے فرزند کے عہد مین دہ بارا آباد ہوا۔

حال قتل و غارت جند جنبد اور گتای خان و چغتای خان فرزندان چنگیز خان انزار پھونچکر شہر کا محاصرہ کیا غایر خان جس نے تاتاری سوداگر قتل کئے تھے محصور ہوا جب دس ہزار سوار اور قراچہ حاجب خوف کے مارے تاتاریون سے جا ملا اور قتل ہوا جب شہر فتح ہوا پانچ لاکھ آدمی شہر کے قتل ہوئے مکانات جلائے گئے غایر خان بیس ہزار فوج کے ساتھ قلعہ مین محصور ہوا اون مین سے ہر روز پچاس پچاس ہزار آدمی قلعہ سے باہر آتے اور لڑکر جام شہادت پیتے جب سب مر چکے تاتاری قلعہ مین داخل ہوئے اور غایر خان ایک برج کی چھت پر گھر گیا عورتین و کنیزکین اوسکی اینٹون اور پتھرون کے ساتھ کئے روز تک لڑتے رہین آخر غایر خان گرفتار ہو کر جام شہادت پلایا گیا اور قلعہ گرادیا پھر تاتاری سمرقند کو گئے۔

حال و قتل و غارت جند و خجند جوجی خان جب لشکر لیکر استماق مین پھونچا پہلے مسمی

حسن حاجی سوداگر کو شہر والون کے نمایش کے لئے بھیجا اونہون نے حسن کو بلوا کر مار ڈالا
اسپر چوجی خان غضب مین آیا اور بہت جلد شہر کو فتح کر کے شہر والون کو مار کر عارتین
جلا دین اسباب لوٹ لیا پھر یہہ لشکر آذربائیجان کو بڑہا انہون نے اطاعت مان لی تو امان
پائی پھر تاتاری اسناس کو گئے قتلق خان حاکم جند کا بھاگ گیا شہر والے باوجود بے
حاکمی کے متمرد ہوے تاتاریون نے شہر لے لیا اور اہل شہر کو ایک جنگل مین لیجا کر
قتل کر کے مکانات کو آگ سے پھونک دیا اسی مقام سے الاق نوبان خجند کو مامور
ہوا وہ پہلے فناکت پھونچا ملک ملنگو وہان کا حاکم تھا تین روز لڑتا رہا چوتھے روز
شہر فتح ہوا مکانات جلائے گئے اہل شہر قتل مین آئے پھر الاق نوبان خجند مین
آیا یہان تیمور ملک بڑا پہلوان خوارزم شاہی دربار کا حاکم تھا وہ ایسے قلعہ مین جو
دریا کے دو شاخون کے اندر بنا ہوا تھا قلعہ بند ہوا مغلون کی ستر ہزار فوج نے
قلعہ کو گھیر لیا تیمور ملک کشتیون مین جنپر نمد کے پردہ تھے بیٹھ کر مغلون سے لڑا
کرتا مغلون کی گولیان اور تیر بھیگے ہوے نمدون مین کارگر نہوئے اوس نے
ہزارون ہی مغل قتل کئے آخر تیر تہک گیا اور دریا کے رستے بہی بہاگ گیا اوہان جان بسلامت
لے گیا اوس کے پیچھے مغلون نے شہر کو جلا دیا رعایا کو قتل کر ڈالا مال لوٹ لیا

حال قتل و غارت سمرقند ۔ چنگیز خان جب بذات خود سمرقند پھونچا ایک لاکھ دس
ہزار تیر کمانی خوارزم شاہی فوج وہان موجود تھی دو روز تک وہ میدان مین
لڑتے رہے تیسرے روز شہر مین محصور ہو کر لڑنے لگے اہل شہر اسوقت تین
فریق تھے ایک خواہان جنگ تھے دوسرے اطاعت پسند تھے تیسرے بدحواسی
مین مبتلا تھے آخر قاضی و شیخ الاسلام دونو ملکر چنگیز خان کے روبرو گئے اور

اطاعت ظاہر کئے اور اپنے تابعینون کی جان بخشی کرائے اوسوقت محمد الپ خان حاکم سمرقند کا ایکہزار آدمیون کے ساتھہ چل نکلا اور مغلون کا لشکر داخل شہر ہوگیا بائیس لاکھہ آدمی قتل مین آیا اور مکانات جلاکر خاک کردئے گئے صرف پنجاہ ہزار آدمی قاضی و شیخ الاسلام کے تابعین جان بر ہوے دو لاکھہ روپیہ نذرانہ دیا قلعہ ڈہا دیا گیا تین امراء خوارزم شاہی گرفتار ہوکر قتل کئے گئے ۔

حال تاتاری لشکر کا جو ایران وغیرہ کو مامور ہوا | بعد فتح مہم سمرقند امیر جبتہ نوبان وسوید اے بہادر و امیر قوقچر کی مامور ی ایران کو ہوئی اور حکم ہوا کہ وہ سلطان خوارزم شاہ کو پکڑین اور رعایا مین سے جو اطاعت پیش آوے امان پاوے ورنہ قتل کیا جاوے پس یہہ فوج بلخ و اسحاق ہوتی ہوئی ہرات مین آئی حاکم ہرات بمتابعت پیش آیا جبتہ نوبان و سوید اے بہادر نے نذرانہ لیکر امان دی جب وہ چلے گئے تو قوقچر آیا اور اوس نے ہرات لوٹنے کا حکم دیا ناچار لوگ متعد بجنگ ہوے اور لڑائی مین قوقچر مارا گیا فوج اوسکی بہاگ گئی جبتہ نوبان کے لشکر مین جاملی پھر یہہ لشکر نیشاپور گیا اور نذرانہ معقول لیکر امان دی پھر جبتہ نوبان اجوبن کے راستے مازندران گیا اور سوید اے نے طوس کا راستہ لیا طوس مین پہونچکر اوسنے قتل و غارت سے ایک دقیقہ نہ چھوڑا پھر رادگان گیا اور سرسبزی ملک دیکھہ کر امان دی پھر جوشان مین پہونچا اور خوب لوٹا پھر اسفرائن کو تہہ و بالا کیا پھر دامغان جاکر قتل و غارت کی اور جبتہ نوبان نے مازندران پہونچکر لاکہون آدمیون کو مار ڈالا اگلی شہر کو لوٹا اور جس قلعہ مین خوارزم شاہ کی والدہ اور اہل و عیال تہا وہ فتح کیا وزیر کو معہ والدہ و اہل و عیال بادشاہی قید مین لے آیا بے انتہا تاتارلون نے خزانہ پایا

علما و مشایخ کے تھے بلخ والون نے اطاعت مان لی مگر بطمع غارت کے وہ اطاعت نامنظور ہوئی آخر چوبیس لاکھ آدمی ماری گئے شہر لوٹا اور جلایا گیا اس مقام سے تولے خان خراسان کے قتل پر مامور ہوا اور خود چنگیز خان طالقان کو گیا چونکہ وہ قلعہ کوہ نقرہ پر بڑا مضبوط قلعہ تھا پانچ مہینے تک فتح نہوا وہان خبر پہونچی کہ سلطان جلال الدین کے جنگ مین مغلون نے شکست کھائی اور ہزارون مارگئی ہین اسلئے چنگیز خان عرسن کو روانہ ہوا پہلے اندراب مین پہونچا اور شہر والون سے ایک متنفس کو نچھوڑا پھر بامیان مین آیا شہر کے لوگ بمقابلہ پیش آئے جسمین ایک شہزادہ چغتای خان کے بیٹون مین سے مارا گیا اسپر چنگیز خان سخت غضبناک ہوا اور شہر کو فتح کرکے حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی روح باقی نچھوڑا جای بکری کتی بلی چوہے وغیرہ تک سب مارے جائین جب یہ تعمیل ہوچکی شہر کو گرا کر میدان کردیا اور جو بودی وہان سے غزنے کیطرف مراجعت کی اور سلطان جلال الدین کو شکست دی وہ دریاے سند سے اتر کر سند کو چلا گیا چنگیز خان نے بلا نوبان امیر کو اوسکی تعاقب مین بھیجا اوس نے دریا سے اتر کر پنجاب و لاہور وغیرہ کو خوب لوٹا اور معاودت کی

حال قتل و غارت خراسان تولے خان خراسان مین داخل ہوکر پہلے مرو مین آیا فخر الملک وہان کے حاکم نے ایک لڑائی مین شکست کہاکر اطاعت منظور کی مگر منظور نہوئی اور اتنے بڑے شہر مین سے صرف چار سو آدمی اہل ہنر و کمال منتخب کرکے باقی ایک کروڑ تین لاکھ آدمی قتل کیگئے پھر شہر مین ندا یہ منادی ندا کیگئی کہ اب بانیماندون کی جان بخشی ہے یہ ندا سنتے ہی ہزارون آدمی چھپے نکل آئے اور چالیس ہزار کے قریب دوبارا قتل ہوے جب مغلون کا لشکر وہان سے چلا گیا امیر کوشتکین خوارزمی جو اپنی جان چھپاے پھرتا تھا اپنی جمعیت کے ساتھ اوس اجڑے ہوے شہر مین آرہا یہ خبر سنکر ہزارون آدمی اور شہرون کے بھاگے ہوے بھی وہان آموجود ہوے اور شہر دوبارا آباد ہوگیا یہ حال سنکر مغل پھر مرو پر چڑھ آئے اور ایک لاکھ آدمی پکڑ کر مار ڈالے گئے اہل تواریخ کا قول ہے کہ مرو کی کل رہنے والون مین سے صرف چار ہزار آدمی جانبر ہوے باقی سب قتل ہوے ۔

واقعہ قتل وغارت نیشاپور ۔ اس بڑے شہر کے تخریب کے لئے تقاچار داماد چنگیز خان کا مامور ہوا تھا عند المقابلہ وہ مارا گیا اور تولے خان مرو سے نیشاپور مین آیا اور آتے ہی قیامت برپا کی اگرچہ اہل شہر مدت تک لڑتے رہے آخر تنگ آکر اطاعت منظور کی قاضی رکن الدین علی بن ابراہیم کو بہت مال دیکر بھیجا تولے خان نے مال لے لیا قاضی کو شہید کر دیا پھر ان سے خندق بھر کر بذریعہ نردبان شہر کی دیوارون پر چڑھ اے اور داخل شہر ہو کر کسی ذیجان انسان یا حیوان کو قتل سے نہ چھوڑا چنانچہ بتعمیل حکم کل قتل کر دیگئے اور شہر ڈھا دیا گیا اور پانی چھوڑا گیا غلہ کاشت کرایا گیا بارا روز تک نیشاپور کے کشتون کا شمار ہوتا رہا سوا عورت اور بچہ کے ایک کروڑ ستیالیس ہزار آدمی مرد بالغ شمار مین آئے

واقعہ قتل ہرات ۔ شمس الدین محمد جرجانی خوارزم شاہی ایک لاکھ فوج کے ساتھ ہرات مین تھا تولے خان جب یہان آیا پہلے لڑائی مین ایکہزار سپاہ سوغل قتل ہوئے دوسرے لڑائی مین خود شمس الدین نے شہادت پائی اہل اسلام شہر مین محصور ہو کر لڑتے رہے آخر تولے خان لڑائی سے تنگ آیا اور اہل شہر کو امان دی مگر شہر پر قابض ہو کر صرف بارہ ہزار آدمی بلازمان خوارزم شاہی قتل کئے گئے اور شہزادہ ابو بکر کو اوس نے حاکم شہر بنایا اور منگتای تاتاری کو شحنہ مقرر کیا اور خود جلد یا چند راہ بعد جب تاتاریون نے سلطان جلال الدین کے معرکے سے شکست کھائی اہل ہرات کا خون پھر جوش مین آیا حاکم اور کوتوال دونو کو قتل کر ڈالا اور باغی ہو گئے چنگیز خان نے ایلچکدائی امیر کو پھر ہرات پر بھیجا شہر کا محاصرہ ہوا چھ ماہ تک برابر جنگ ہا لاکھون مسلمان ہزارون تاتاری کام آئے آخر فصیل شہر پچاس گز لانبی ایک طرف سے گر گئی مگر محصوران شہر نے اوسطرف سے مغلون کو شہر مین دخل نہ دیا پھر پندرہ جمادی الثانی ۶۱۹ھ جمعہ کے روز خاکستری برج تاتاریون نے اوڑا لیا اور شہر لے لیا سات روز مین ایک کروڑ چھ لاکھ مسلمان شہید ہوئے شہر کو آگ لگائی اس کام سے فارغ ہو کر ایلچکدائی قلعہ کالیون کو گیا اور سب پیچھے شہر کے بھاگے ہوئے لوگ پھر آموجود ہوئے اور صورت آبادی نمودار ہوئی چھ مہینہ پاکر

ایلچکدائی سے پھر دس ہزار فوج کا دستہ ہرات پر بھیجا اونہون نے اکر کچھ شہری اور کچھ دہقانی لوگون کو گرفتار کرکے ایک لاکھ کی تعداد بنائی اور قتل کر دیا غرض کہ ہرات کے رہنے والون مین سے صرف سولہ آدمی کہین چھپے چھپائے بچے جنہون نے پندرہ سال تک ادسی ویرانہ شہر مین سکونت رکھی اور کل شہر کے مکانات سے صرف سلطان غیاث الدین کا مقبرہ مہماری سے بچا ہوا تھا اور اسی مین وہ رہتے تھے سولہ برس کے بعد اس شہر کو اوگتائی خان چنگیز خان کے پوتے نے پھر آباد کیا۔

ذکر معاودت چنگیز خان تاتار۔ خوارزم شاہیون اور اونکی سلطنت کو جب چنگیز خان ویران کر چکا چاہا کہ اب وطن کو جاوے معاودت کے وقت چغتائی خان و اگتای خان دونو شہزادون کو حکم دیا کہ تم غزنین و کابل و قندہار و سیستان و کیچ مکران وغیرہ شہرون کو جو سلطان جلال الدین کی جاگیر مین تھے ویران کرو پھر اوگتائی خان غزنین و کابل و ماوراالنہر و سیستان وغیرہ مین دوبارا گیا صدہا شہر ہزارون قصبہ گراد تے لاکھون آدمیون کے خون بہاتے اور چغتائی خان مکران کو جاکر کالنجر تک پہونچا تمام ملک اوجاڑ دیا قیدیون کے اوسکے لشکر مین یہ کثرت ہوئی کہ ایک ایک سپاہی کی تحویل مین بیس بیس قیدی تھے آخر وہ لاکھون قیدی بحکم چنگیز خان قتل کیے گئے سنہ ۶۲۱ کے آغاز مین چنگیز خان اپنے وطن مین پہونچا اور سنا کہ شتدر کا حاکم تنگت دقاشین نے پانچ لاکھ فوج جمع کرکے مستعد بجنگ ہے یہ خبر پاتے ہی چنگیز خان تاگھان اوس پر جا پڑا اور تین لاکھ آدمی قتل کیے اوسکا ملک لوٹ لیا پھر خواہش تنگتاش کو گیا اور وہان کے حاکم کو مطیع کیا اس مہم مین جوجی خان شہزادہ مر گیا چغتائی خان و اوگتائی خان باقی رہے اونمین سے اوگتائی خان کو ولی عہد بنایا اور خود ماہ رمضان سنہ ۶۲۴ مین مر گیا تہتر برس کی عمر پائی پچیس ۲۵ سال سلطنت کی یہ بادشاہ کسی دین یا مذہب کا پابند نہ تھا تہتر اقوام و کلوران تاتار مین اوسکی

دار الحکومت تھی خونریزی وسفاکی مین اسنے وہ نام پایا کہ قیامت تک اسکی خونریزی کا داستان اہل جہان کے ورد زبان رہیگا۔

فائدہ۔ شوکانی نے عقد الجمان مین لکھا ہی کہ سب سے پہلی جس نے قوانین کفریہ ممالک اسلامیہ مین داخل کیا ہی وہ چنگیز خان پادشاہ تتار تھا۔ یہہ لوگ کوئی دین یا مذہب کے پابند نہ تھے اپنی جی سے ایک کتاب بنائی اور اوسکا نام یاسا رکھا اور اوسمین بہت سے تدبیرات خاصہ و عامہ مراسم ملوک و رعیت کے ذکر کیا اور خلق کو مار مار کر اون قوانین پر چلایا پھر بعض ذریت اوسکی مسلمان ہوگئے پھر چراکشہ وغیرہ بطون تتار مالک بن بیٹھے اگرچہ مسلمان ہوگئے مگر امور متعلقہ مملکت مین اسی کتاب یاسا پر عمل کرتے رہے اور باقی امور مین شریعت پر چلتے تھے پھر اہل مصر نے یاسا پر ایک سین بڑہا کر سیاسا نام رکھا پھر بعض نے الف آخر کو حرف ہاے بدلکر سیاسہ رکھا پھر اس سیاسکا یہ زور ہوا کہ کوئی قطر و ملک باقی زمانہ جہان اس قانون کا رواج نہ ہوا ہو۔

یورش شیر خان۔ بعد وفات چنگیز خان کے ایک دفعہ شیر خان نے جو سلطان محمود ابن شمس الدین التمش شاہ ہند کا امیر الامرا ملتان و سندہ کا صوبہ دار تھا یورش کرکے تھوڑے عرصہ کیواسطے غزنیکو مغلون کے قبضہ سے نکال کر سکہ و خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا الّا ابھی کامل استقلال ہونے ہی نہین پایا تھا کہ ہلاکو خان نبیرہ چنگیز خان نے بزور شمشیر واپس لی لی مغلون کے خاندان سے وہ شخص جس نے پہلے دین اسلام قبول کیا ہلاکو خان تھا اور اسی نے خلفاء عباسیہ المستعصم باللہ خلیفہ اخروی کو تخت بغداد سے خارج کرکے اوسکی سلطنت پر بھی قبضہ کرلیا ہلاکو خان کی نبیرہ ارغوان کے عہد سلطنت مین تیمور خان امراے اعظم چنگیزی صوبہ افغانستان نے ملتان پر حملہ کیا محمد خان شہید فرزند رشید غیاث الدین بلبن شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تھا اوس کے لشکر کو شکست دی الآخر وہ بھی تعاقب کرنے مین مارا گیا اوسکے بعد سلطنت افغانستان و ہند پانسو برس تک مغلونکی

قبضہ مین رہے جو قابل ذکر و لایق تحریر ہے۔

تیمور شاہ گورگانی ۔ اسکا شجرہ نسب چنگیز خان کے شجرہ کے ساتھ تومنائے خان کے نام پر ملتا ہے اسطرح پر کہ تیمور بن ترا غائی نوبان بن توکل نوبان بن ایلنگز نوبان بن ایچل نوبان بن قراچار نوبان بن امیر سوغان بن جیچن بن قاچولی نوبان بن تومنائی خان اور قراچار نوبان چغتائی خان بن چنگیز خان کے دربار مین امیر الامراء تہا جب چغتائی خان کی اولاد کی حکومت بسبب عداوت باہمی کے جاتے رہی قراچار کی اولاد شہر سبز اور کش مین آباد رہے اور تھوڑے سے علاقہ مین اپنا گذارہ رکھا تیسویں شعبان ۷۳۶ھ مین تیمور پیدا ہوا بچپن کی عمر مین اسکا باپ مرگیا یتیمی کی حالت مین اس نے پرورش پائی ۷۶۱ھ مین تو غلقتور ماوراالنہر پر دخیل ہوا تو اوس نے شہر سبز و علاقہ کش اسکا وطن و مولد اس کو دیدیا پھر یہ امیر حسین پاس گیا اور سامان امارت کا بہم پہونچایا پھر اوسکے قتل کے بعد بارہوین رمضان ۷۷۱ھ مین یہ تخت نشین ہوا شہر سمرقند دارالحکومت بنایا جب سلطنت اسکے ہاتھ لگی تو چنگیز خان سے بڑہ کر کشت وخون مین قدم رکھا اگر اسکے جملہ واقعات شرح لکہے جاوین تو طوالت کا خوف ہے مختصر یہ کہ اس نے اپنی اولوالعزمی اور دلاوری سے افغانستان ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کیا اور بغداد مین قتل کرکے غارت کیا اور روس کے ملک مین لشکر لے گیا بعد بہشدر فتوحات کی اوس نے ہندوستان کے تسخیر پر کمر باندہی اور کابل پشاور کے رستہ افغانستان کا راستہ سیدہا کرتا ہوا ہند مین داخل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا ۱۳۹۸ء مین دہلی تک پہونچا سلطان محمود بادشاہ دہلی نے مغلوب ہوکر قلعہ خالی کردیا فوج تیمور نے خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور نصف سے زیادہ پھونک دیا تیمور تخت دہلی پر اجلاس کرکے اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ روز دہلی مین رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا اور میرٹھ کے قلعہ کو

خاک سیاہ کرکے مع قیدیان اہل ہند دارالسلطنت کو روانہ ہوا دسوین شعبان ۹۱۰ھ
امیر ہمایوں ہوا سترہوین شعبان کو وفات پائی اس بیمارین امیر نے شہزادہ پیر محمد کو ولیعہد کیا
چھبیس ۲۶ بیٹے اور پوتے باقی چھوڑے مگر اونمین اتفاق نرہا جہان کوئی تھا وہان ہی قابض ہو
بیٹھا اس امیر نے اکہتر برس کی عمر پائی چھتیس ۳۶ سال سلطنت کی سمرقند مین دفن ہوا اسکے انتقال کے
بعد اسکا فرزند شارخ جو ہرات کا مالک تھا افغانستان وخراسان ودیستان کو شامل کرکے مندارا ہوا
جب وہ بھی اپنی نوبت بہگت کر عالم آخرت کو سدھارا تب افغانستان کے علیحدہ ملکونمین چند بڑے
بڑے سردار خود سر حاکم ہوگئے جیسا کہ ہرات مین مرزا بالستقر افرزند شارخ اور پھر شاہ حسین مالک ہوا
اور قندہار مین امیر ذوالنون حاکم تھا وہ کابل وغزنی پہلے مرزا عمر شیخ کے تحت مین تھا ازان بعد مرزا الغ بیگ
بیٹا ابوسعید مرزا کا تخت نشین کابل ہوا اسکے عہد مین قوم یوسفزی اور دیگر اولاد خشی افغان کابل کے
علاقہ سے خارج ہوکر پشاور کیطرف آئے ۹۰۶ھ مین مرزا الغ بیگ فوت ہوا جسکے بعد مرزا عبدالرزاق
فرزند خورد سال اوسکا تخت نشین کابل ہوا اور ایک شخص زکی نام اوسکے ملازمون سے
صاحب اقتدار ہوگیا لیکن زکی کے نخوت وتکبر سے امراء تنگ آکر عیدالفطر کے روز قتل کیا
اوسکے تواضع کی گئی بعد اسکے بھی بباعث بے اتفاقی ارکان ریاست وکم سنی حاکم احوال کابلیونکا
نہایت پریشانی پر تھا ایسے وقت مین محمد مقیم چھوٹا بیٹا امیر ذی النون کا جو سلطان حسین بادشاہ
خراسان کے جانب سے حاکم ملک کرمسیر تھا بعیت لشکر ہزارہ وغلکدر متوجہ کابل ہوا مرزا عبدالرزاق
طاقت لڑائی نہ سمجھکر افغانون مین بعلاقہ لغمان بھاگ گیا اور وہ کابل پر محمد مقیم نے قبضہ کرکے
دختر مرزا الغ بیگ سے نکاح کرلیا مگر رعایا کو راضی نرکھ سکا یہ حال سنکر محمد بابر بادشاہ جو ۹۱۹ھ مین

بابر کا حال بعد وفات اپنے والد کے بابر اسکی عمر مین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تھا مگر شیبانی
خان اوزبک کے تسلط اور اپنے بھائیون کی بے اتفاقی سے باوجود محنت اور ہوشیاری کے

سلطنت مین استقلال نہین رکھتا تھا آخر اوس طرف سے مایوس تو تھا ہی حسب صلاح امیر محمد باقر
بامید حصول قبضہ افغانستان کو ہندوکش سے گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم تاب مقابلہ
نہ لاکر اول حصاری ہوا اور آخر کو طالب امان ہوکر قلعہ خالی کردیا ظہیر الدین محمد بابر نے تخت نشین
افغانستان ہوکر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت کی چند سال قندہار کے
مہم پر صرف ہوئے جہان شاہ بیگ ارغوان اور محمد مقیم نے شکست کھاکر قندہار سے ہاتھ اوٹھایا
قوم ہزارہ اور مغربی افغانستان کو جہان تک ہوسکا درست کرکے مشرقی حصہ کیطرف توجہ کی
افغانان میہمند اور یوسف زئی سے لڑائیان ہوتی رہین ملک یا جوڑ فتح کرکے قوم یوسف زئی
پر خراج مقرر کیا پھر ہندوستان کے واقعات موجودہ کو خیال مین لاکر حسب اشارہ دولتخان
لودہی بمعیت پندرہ ہزار سپاہ دہلی کی سلطنت پر دعوی کرکے روانہ ہوا دوسرطرف سے ابراہیم شاہ
لودہی ایک لاکھ سوار اور ایکہزار ہاتی لیکر بمقام پانی پت مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی چونکہ ابراہیم
فن جنگ سے واقف نتھا ایک ہی جگہ فوج کھڑی کردی تھی اور بابر ایک جری سپہ سالار سے بھی بہتر خود
اپنی لشکر کو گمان دیتا تھا معقولیت سے فوج غنیم کے انبوہ کثیر سے اپنی فوج کو لڑایا فوج مغلیہ کے اون دو
دستون نے جن کو تیولقمہ کہتے تھے ہر دو جانب سے نکلکر سپاہ مخالف پر جا پڑے اور اونکا تعاقب
مارا جب اونکی فوج مین تزلزل ہوا تب بازوے راست و چپ والون نے بھی ہلہ کیا اُس خونخوار جنگ
مین ابراہیم شاہ مع پانچ چھ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا اور باقی فوج منتشر ہوگئی بابر
فتح کے جھنڈے اڑاتا ہوا آگرہ تک پہونچا ۱۵۲۶ء مین اوس نے دار السلطنت ہندوستان
پر قبضہ کرکے تخت نشین دہلی کا ہوا اٹھائیس سال متفرق ملکون مین سلطنت کرکے ۹۳۷ھ مطابق
۱۵۳۰ء مین بعمر پنجاہ سال کی آگرہ مین فوت ہوا اور اسکی نعش بموجب وصیت کابل مین لاکر
دفن کیگئی باپ کیطرف سے سلسلہ نسب تیمور شاہ تک اور مان کیطرف سے چنگیز خان تک

پہونچتا ہی - بابر کو ابتدائے جوانی مین شراب کا بہت شوق تہا چنانچہ کابل سے بابر بیولونے سبزہ زار مین ایک چہوٹا سا حوض بہتر مین کہدوایا گیا اور وہ مئی ارغوانی سے بہر دیا جاتا تہا اور بابر اوسجگہ بزم نشاط کیا کرتا تہا چنانچہ یہ بیت اوسکی طبعزاد حوض کے کنارہ پر کندہ کرادی تہی -

نوروز نوبہار و مے دلبر خوش است	بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

مگر ہندوستان کی تخت نشینی کے بعد بابر نے شرابخواری سے توبہ کی اور سبحہ نے چاندی کی پیالیان جنمین بابر شراب پیا کرتا تہا اونکو گلوا کے فقرا و مسکینونکو خیرات کردین گئین اور بابر ہمیشہ کے لیئے تائب ہا اور اسکے انتقال کے بعد اسکے خاندان مین شاہان مغلیہ کے بادشاہ جو ہندوستان مین تخت نشین رہے اونکے اسما نقشہ ذیل مین ہدیہ ناظرین ہین -

نقشہ پانزدہم سلاطین مغلیہ خاندان بابریہ چغتائی جو ہند مین فرمانروا ہی

نمبر شمار سلسلہ	نام سلاطین مغلیہ خاندان بابریہ چغتائی جو ہندوستان مین فرمانروا ہی	تاریخ ولادت	مدت عمر	مدت و سنہ جلوس سنہ جلوس مع تاریخ وفات	مدت سلطنت مع تاریخ وفات	مکان وفات	مکان تدفین	نامہاے ہمعصر شاہان انگلشیہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۱۰
۱	نصیر الدین محمد ہمایون بن ظہیر الدین بابر بادشاہ	۹ محرم ۹۳۷ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۵۳۰ء	۴۸ سال ۳ ماہ ۲۷ یوم	۲۶ ذیقعدہ ۹۶۳ھ مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۵۵۶ء	۲۵ سال ۱۰ ماہ ۲۷ یوم	دہلی	دہلی	پہلے ہنری ہشتم دوسرے ایڈورڈ ششم تیسرے ملکہ میری چوتھے ایلزبتھ پانچوین جیمس
۲	جلال الدین محمد اکبر بن ہمایون	۱۴ ربیع الثانی ۹۴۹ھ مطابق ۱۵ جولائی ۱۵۴۲ء	۶۳ سال ۴ ماہ ۱۱ یوم	۱۳ ربیع الثانی ۱۰۱۴ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۶۰۵ء	۵۱ سال ۲ ماہ ۱۱ یوم	آگرہ	سکندرہ	پہلے ملکہ میری دوسرے ملکہ الزبتھ تیسرے جیمس اول معاصر شاہان انگلشیہ تھے

۳	محمد سلیم نورالدین محمد جہانگیر بن جلال الدین اکبر بادشاہ	۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ھ	۴۹ سال ۱۰ ماہ ۲۰ یوم	۱۰۱۴ھ	۱۰۳۷ھ	۲۲ سال ۱۱ ماہ ۲۵ یوم	۲۷ صفر ۱۰۳۷ھ	پہلے جمیس اول۔ دوسرے چارلس اول۔ معاصر شاہان انگلشیہ تھے۔
۴	ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بن نورالدین جہانگیر بادشاہ	غرہ ربیع الاول ۱۰۰۴ھ	۶۷ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم	۱۰۳۷ھ	۱۰۶۸ھ	۳۱ سال ۱۱ ماہ ۲۰ یوم	۲۶ رجب ۱۰۶۷ھ	پہلے چارلس اول دوسرے جمہوریہ۔
۵	ابوالمظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر بن شاہجہان	۱۱ ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ	۹۰ سال ۷ یوم	۱۰۶۸ھ	۱۱۱۸ھ	۵۰ سال ۲۷ یوم	۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	پہلے جمہوریہ دوسرے چارلس دوم تیسرے جمیس دوم چوتھے ولیم سوم پانچویں ملکہ این۔
۶	محمد اعظم شاہ بن اورنگزیب عالمگیر	۱۳ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	۸۵ سال ۱۰ ماہ ۱۵ یوم	۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	۲۹ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	۱ دن	۲۹ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	ملکہ این
۷	محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگزیب عالمگیر	۲۹ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	۷۰ سال ۹ ماہ ۰ یوم	۲۹ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	۲۷ محرم ۱۱۲۴ھ	۵ سال ۱ ماہ ۲۸ یوم	۲۸ محرم ۱۱۲۴ھ	ملکہ این
۸	معزالدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ	۱۰ رمضان ۱۱۲۴ھ	۵۲ سال ۳ ماہ ۰ یوم	۲۸ محرم ۱۱۲۴ھ	۲۵ محرم ۱۱۲۴ھ	۱۰ ماہ ۸ یوم	۲۸ ذیقعدہ ۱۱۲۴ھ	ایضاً
۹	جلال الدین محمد فرخسیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ	۱۷ ربیع الثانی ۱۱۲۴ھ	۳۵ سال ۸ ماہ ۰ یوم	۲۳ ذیقعدہ ۱۱۲۴ھ	۲۸ ربیع الثانی ۱۱۲۷ھ	۶ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم	۹ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ	پہلے ملکہ این دوسرے جارج اول۔
۱۰	رفیع الدرجات محمد ابوالبرکات بن شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ	۹ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ	۳۴ سال ۱۰ ماہ ۱۲ یوم	۲۰ جمادی الثانی ۱۱۳۱ھ	۳ ماہ ۱۱ یوم	۳ ماہ ۱۱ یوم	۲۰ رجب ۱۱۳۱ھ	ایضاً جارج اول
۱۱	شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ	۲۰ رجب ۱۱۳۱ھ	۱۸ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم	۱۷ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ	۳ ماہ ۸ یوم	۳ ماہ ۸ یوم	۱۷ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ	ایضاً ایضاً

۱۲	فردوس آرامگاہ ابوالفتح رکن الدین احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ غفران پناہ خجستہ اختر بن محمد مظفر	۲۶ ربیع الاول ۱۱۶۱ھ	۵ سال ۳ ماہ ۱۵ یوم	۰	۰	۰	۰	جارج دوم
۱۳	خلد آرامگاہ مجاہد الدین ابو النصر محمد شاہ بادشاہ	۲۶ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ	۲۸ سال ۵ ماہ ۳ یوم	۰	۰	۰	۰	ایضاً
۱۴	عرش منزل عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ	۲۵ ربیع الاول ۱۱۶۷ھ	۳ سال ۱ ماہ ۲۵ یوم	۰	۰	۰	۰	ایضاً
۱۵	محی السنۃ شاہ جہان ثانی بادشاہ بن محی الملۃ من مراد اکرم	۱۷ ذیقعدہ ۱۱۷۱ھ	۰	۰	۰	۰	۰	جارج دوم و جارج سوم
۱۶	فردوس منزل عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ بن عز الدین عالمگیر ثانی	۱۷ ذیقعدہ ۱۱۷۱ھ	۲۰ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم	۱۴ جمادی الاول ۱۱۶۱ھ	۴۸ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم	۱۷ رمضان ۱۱۶۱ھ	۱۷ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ	پہلے جارج سوم دوسرے جارج چہارم
۱۷	ف بیدار شاہ بن احمد شاہ	۲۴ سال	۲۴ سنہ	۲ ماہ ۵ یوم	سنہ ۱۲۱	۰	۰	جارج چہارم
۱۸	عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ عالم بادشاہ	۵ شعبان ۱۲۲۱ھ	۳۷ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم	۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۱ھ	۳۱ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم	۲۷ رمضان ۱۲۵۱ھ	۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۱ھ	ولیم چہارم
۱۹	ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ بادشاہ	۲۸ شعبان ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۲۷	۰	۰	۰	۰	ملکہ وکٹوریا قیصر ہند تا سنہ عیسوی ۱۸۵۷ء ابر الملک تا بن ہاجر تھے اور اس سنہ ۱۸۵۷ء کے انگلستان ہندوستان میں حکمران ہو

اوسطوں کا اضافہ بھی کرنے جاتے ہیں علامہ ابن ہاجر اور

دارالخلافت دہلی کے معاصر سلاطین اسلامیہ کا مختصر حال

اب ہم تاریخ دکن کی اوس زمانہ کو پیش نظر کرتے ہین جسمین دارالسلطنت دہلی کے سلاطین افغانیہ کے عہد مین کئی جگہ اور اسلامیہ خود مختار سلطنتین قائم ہوگئین تھین -

چنانچہ مظفر شاہ گجراتی کے خاندانکی بنیاد سلطنت ۷۹۳ھ مین گجرات مین اور سلطان حسین المخاطب بہ دلاور خان شاہان خلجیہ کے خاندانکی سلطنت ملک مالوہ اور مندو مین اور محمد بختیار خلجی کی سلطنت بنگال و سنارگانون و لکھنوتی و بہار وغیرہ مین اور ملک سرور خان جہان المخاطب بسلطان الشرق کے خاندان کی سلطنت جون پور مین - اور امیر تیجاج بیگ ارغون بن امیر ذوالنون کی سندھ و ٹھٹہ مین اور شاہ میر المخاطب بسلطان شمس الدین کی کشمیر مین خود مختار سلطنتین قائم تھین -

ملک سرور خان جہان المخاطب بسلطان الشرق اور اوسکی سلطنت کا بالاجمال حال -

ان سب مین دکن کی سلطنت ملقب بہ بہمنیہ بڑی مشہور تھی جسکا بانی ایک افغان سردار ظفر خان نامی گذرا ہی جو محمد تغلق کے عہد مین تھا - دارالخلافت دہلی سے جو حاکم فوج لیکر اس سے لڑنے آیا اون سبکو اس خود انمر سردار نے مغلوب کیا اور گلبرگہ اپنا تخت گاہ قرار دیکر اوسکا نام حسن آباد مقرر کرکے سلطنت دکن کا خود سر بادشاہ بنگیا -

یہ شخص پہلے ایک مفلس و نادار آدمی تھا کانگو نامی ایک برہمن منجم ملازم شاہزادہ محمد تغلق کے پاس دارالخلافت دہلی مین رہا کرتا تھا اور اوسی زمانہ مین ایک روز سلطان المشائخ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف مین عام و خاص کی دعوت تھی شاہزادہ محمد تغلق بھی اس دعوت مین شریک تھا

جب یہہ شاہزادہ رخصت ہوا تو ظفر خان بھی اوسی مفلسانہ حالت مین بیرون خانقاہ آکر
کھڑا ہوگیا حضرت محبوب الٰہی سلطان المشایخ رح نے ارشاد فرمایا کہ (سلطانی رفت و سلطانی آمد)
اور ایک روٹی جو افطار خاص کیلئے طاق مین رکھی ہوئی تھی انگشت مبارک پر رکھکر اسکو دی اور
فرمایا کہ یہہ چتر شاہی ہے غرضکہ اس اشارت کامل البشارت کے تھوڑے ہی زمانہ بعد خان موصوف
کا نگوے برہمن کے ذریعہ سے جو اس پر مہربان رہا کرتا تھا شاہزادہ محمد تغلق کی سرکار مین اپنی امانت
دیانت داری کے باعث ملازمان شاہی مین شریک ہوگیا اور جب شاہزادہ محمد تغلق مالک تاج و
تخت ہوا تو اوس نے تغلق خان حاکم دکن کے ماتحت اسکو بھیجدیا تغلق خان کے قتل کے بعد
بادشاہ خود اسطرف متوجہ ہونیوالا تھا مگر اسکو خبرداروں نے خبر دی کہ گجرات مین ملغی نام غلام نے
بغاوت کی اور وہان فساد برپا ہوگیا ہے اسلئے بادشاہ نے پہلے گجرات کیطرف رخ کیا اور عماد الملک
ترکمان کو لشکر دیکر دکن کے مہم پر مامور کیا آخر کار معتمد دین نے اسمعیل فتح خان کو بادشاہ بنا کر
عماد الملک کا سخت مقابلہ کیا نتیجہ جنگ شاہ دہلی کے خلاف ہوا اور ملک دکن شاہی تصرف سے نکل گیا
اور اسکے بعد اسمعیل فتح خان امور سلطنت سے خود ہی علاحدہ ہوگیا اور باتفاق اعیان دکن
بادشاہت ظفر خان کو ملی ہو

اس نے بعد تخت نشینی سلطنت دکن کو زینت دی اور اپنے پرانے آقا کے یادگار مین اپنا
لقب حسن علاء الدین کانگوی بھمنی مقرر کرکے تخت شاہی پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے
یہی حکم دیا - کہ پانچ من طلا اور دس من نقرہ حضرت مولانا برہان الدین غریب
قدس سرہ کے معرفت تروح روح پرفتوح حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے
یہان پہونچاوین المختصر گیارا سال دو ماہ نیکنامی سے سلطنت کرکے ۷۵۹ سنہ ہجری مین دنیا اہل دنیا
کو چھوڑ کر عالم عقبیٰ کا راستہ لیا سر سٹھ سال کی عمر پائی ؛

سلطان محمد شاہ بن سلطان حسن کانگوے بہمنی کا حال

اور اسکے انتقال کے بعد سلطان محمد شاہ اسکا بیٹا تخت نشین ہوا یہ شخص حنفی مذہب کا پابند تھا۔ اس نے احکام شرع کو رونق دی اور اپنے باپ کے وقت کا تمام خزانہ خیرات کیوا سطے اپنی والدہ کے ہمراہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ زادا اللہ شرفاً و تعظیماً بھیجدیا اور رائے تلنگ اور بیجانگر کے ساتھ اس نے بڑے بڑے معرکے کئے اور فتحیاب رہا اور اوسکو فرمان بردار و باجگذار بنایا دکن کے بتخانون کو توڑ دیا اور بت پرستی موقوف کیا اور عبادت حق کے واسطے مسجدین بنوائین حضرت شیخ زین الدین چشتی قدس سرہٗ کا مرید تھا سترہ برس اس نے بکمال دینداری و استقلال سلطنت کی آخر ذیقعدہ ۷۷۶ھ مین وفات پائی۔

سلطان مجاہد شاہ بن محمد شاہ بہمنی کا حال

اور اسکے وفات کے بعد اونیس برس کی عمر مین سلطان مجاہد شاہ اسکا بیٹا سریر آرا ہوا اس نے مملکت کو وسعت دی اور رائے بیجانگر کو مطیع کیا مگر آخر سترھوین ذیحجہ ۷۷۹ھ مین اسکو داود خان اسکے چچا نے قتل کرڈالا مگر تین سال سلطنت کی۔

سلطان داود شاہ بن علاؤ الدین حسن بہمنی کا حال

اور بعد قتل سلطان مجاہد شاہ کے داود شاہ تخت نشین ہوگیا لیکن اسکو تخت شاہی نامبارک ہوا کل ایک ہی مہینے اس نے حکمرانی کرنے پایا آخر اسکو مجاہد شاہ کے غلام نے قتل کرڈالا۔

اور اس واقعہ کے بعد سلطان محمود بن حسن بہمنی تخت شاہی کا مالک ہوا۔

سلطان محمود بن حسن بہمنی کا تذکرہ

یہ بادشاہ سلیم النفس حلیم الطبع کم آزار خوش طبع خوشخط خوش الحان و شاعر تھا اس نے اپنی تمامی عمر مین ایک ہی نکاح کیا علما کی صحبت مین رہا اور خواجہ حافظ شیراز کو ہزار اشرفیان روانہ کرکے پیغام طلبیت بھیجا

وہ نہین آئے آخر اوسمین سال نیکنامی کے ساتھ سلطنت کرکے تپ محرقہ سے اکیسوین رجب ۶۹۹ھ مین یہہ نیکنام بادشاہ رحلت کرگیا اور سیف الدین غوری اسکا وزیر تھا ایک سو سات برسکی عمر پاکر یہہ بھی اوسی روز وفات پائی۔

حال سلطان شمس الدین بن محمود شاہ۔

محمود کے وفات کے بعد اول غیاث الدین اوسکا بیٹا بادشاہ بنا اوسکو تغلچین امیر الامرا نے اندھا کرکے سلطان شمس الدین کو تخت نشین کردیا اور خود وزیر بنا اسسے فیروز خان اور احمد خان شہزادگان داود شاہ ناراض ہوگئے اور مسمی سدھو ساغر کے حاکم سے مدد لیکر اس پر چڑھ آئے اور معرکہ آرا ہوئے آخر صلح ہوگئی مگر اسکے دو ہفتہ بعد ہی اونھون نے اسکو گرفتار کرکے اندھا کردیا اور یہہ پہرکہ عظمہ و مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کو چلا گیا اور وہین رہا آخر ۷۱۶ھ مین انتقال کیا۔

سلطان فیروز شاہ بن داود شاہ کا حال

اور اسکے بعد فیروز شاہ تخت نشین ہوا۔ یہہ بادشاہ بڑا مالدار اور صاحب حشمت وجاہ و جلال گذرا۔ اسکے عہد مین سلطنت ترقی پر آئی اور راے بنیگ کو اس نے شکست فاحش دی اور اوسکی لڑکی نکاح مین لی اور چوبیس جنگ اسنے ہندوؤن کے ساتھ کئے اور اون سب مین یہہ کامیاب رہا قرآن شریف یہہ شخص خوشخط لکھتا اور فارسی شعر موزون و پر مضمون کہتا اور ایک ہفتہ مین تین روز بیٹھ بذات خود مدرسہ مین جایا کرتا تھا اور طلبا ؤنکو پڑھاتا اسکو ہر ایک زبان کا لغت یاد تھا زبان دانی مین اُستاد تھا اس نے سُنا کہ حضرت سید محمد گیسو دراز بندہ نواز چشتی قدس سرہ نے اسکے بھائی احمد خان کو از روے کشف بشارت سلطنت دی ہے اسلیے یہہ برہم ہوگیا اور اپنے فرزند حسن خان کو ولیعہد کیا اور بھائی احمد خان کا دشمن بن گیا اور اوسکے قتل مین کوشش کی مگر کوئی تدبیر اسکے پیش نہ رس نگئی اور دیکھا کہ کل امرا و دولت اور رعایا احمد خان کی حکومت پر راضی ہین

آخر یہہ مجبور ہوگیا اور بروز دوشنبہ بست و پنجم شوال کو پچیس سال سلطنت کرکے انتقال کیا
جنت اشیانی اسکی تاریخ ہے ملا داود بیدری نے کتاب تحفتہ السلاطین اسکے نام پر لکھی ہے

سلطان احمد شاہ بن داود شاہ بہمنی کا حال

اور فیروز شاہ بہمنی کے انتقال کے بعد سلطان احمد شاہ نے بادشاہت پائی اور حضرت سید محمد گیسو دراز اپنے مرشد کیلئے اس نے لاکھون روپیہ خرچ کرکے خانقاہ و گنبد وغیرہ بنوایا اور راے کرناٹک پر لشکر کشی اور اوس کو مغلوب کیا وہوشنگ والی مالوہ کے ساتھ جنگ کرکے فتحیاب رہا اور شاہ نعمت اللہ ولی رح کے فرزند میر نورالدین کو اس نے اپنے پاس بلایا اور اپنی لڑکی اونکے نکاح مین دی آخر تیرہ برس بالاستقلال سلطنت کرکے ۲۶ ماہ رجب ۸۳۰ھ مین وفات پائی انسکو درویشون و خدا پرستون سے کمال محبت تھی اسلئے سلطان احمد شاہ ولی البہمنی سے مخاطب ہوا۔

سلطان علاء الدین احمد شاہ بہمنی کا حال

اور اوسکے وفات کے بعد اسکا فرزند علاء الدین بادشاہ ہوا یہ شخص عالم اور فاضل و خدا پرست گذرا دیوراے راجہ کرناٹک نے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا تھا اوسپر لشکر کشی کی اور غالب آیا تمام بت خانہ توڑ دیا اور عبادت خانہ بنوایا اور دارالشفا مین و مدارس اشاعت علم کے لئے تعمیر کروایا بڑا متقی و پرہیزگار دیندار شخص تھا اتقا کے سبب سے یہ بادشاہ مشرک سے ہم کلام نہین ہوا تیس سال اس نے بکمال دینداری سلطنت کی آخر ۸۶۳ھ مین وفات پائی۔

سلطان ہمایون عالم بن علاء الدین بہمنی کا حال

اور اسکے وفات کے بعد سیف خان اور ملو خان امرا اور شاہ خلیل و حبیب اللہ نعمت اللہ ولی کے پوتون کی تجویز سے حسن خان اس کا چھوٹا شہزادہ تخت نشین ہوا مگر اسپر ہمایون نے یورش کی اور حسن خان کو قید و جلال خان و سکندر خان سلطان مرحوم کے پوتے اور سیف خان اور ملو خان امیر الامرا اور حبیب اللہ

وشاہ خلیل کو قتل کرکے خود تخت نشین ہوگیا اور حسن خان کے ملازمون کو پکڑکے زندہ آگ مین جلا دیا اور بعضون کو اوبلتے ہوئے پانی مین ڈالکر مار دیا اسکی زبان سے بجز قتل کے اور کوئی حکم خیر جاری نہین ہوتا تھا آدمیون کے سرون سے بھی گیند کھیلتا اور جب تیراندازی کا اس کو شوق ہوتا تھا تو دو سو بیچارے رستے کے چلنے والے لوگ پکڑوا منگاتا اور تیرون سے اون کا نشانہ بناتا تھا اہل دربار جب اسکے پاس جاتے تو پہلے اپنے گھر والون سے رخصت ہوتے اور اوسکے روبرو دم بخود رہتے کہ ہر ایک اپنے دم کو دم آخری تصور کرتے اور زنا و بدکاری کا یہ حال تھا کہ جو کوئی شادی کرتا اوسکی دولھن پہلے اسکی خوابگاہ مین بھجوائی جاتی اور خود جس عورت سے نکاح بھی کرتا تھا تو چار روز کے بعد اوسکو مار ڈالتا آخر یہ ایک رات شراب کی نشہ مین مست و بےخود سو رہا تھا ایک لونڈی اسکے سر پر آئی اور بیخبر پاکر ایک بڑی لکڑی اوٹھا لائی اور ایسی زور سے ماری کہ اسکا سر پھٹکر مغز نکل پڑا آخر تین سال ظلم کے ساتھ سلطنت کرکے ۸۶۵ھ مین مرگیا۔

نظام شاہ بن ہمایون کا حال

اور اسکے بعد سلطان نظام شاہ اسکا فرزند چودہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اور ملک التجار مخمر کاوان اسکا وزیر مقرر ہوا اس نے راجہ اودیسہ اور سلطان محمود خلجی بادشاہ مالوہ سے جنگ آزما رہا اور فتحمند ہوا اور گیارھوین شوال ۸۶۷ھ مین اسکی شادی ہوئی اور یہ بیچارہ زخم سے فوت مرگیا۔

ذکر شمس الدین محمد بن ہمایون۔

اور بعد انتقال سلطان نظام شاہ کے شمس الدین محمد نو برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اور خواجہ جہان ترک اسکا وزیر بنا اور ملک التجار محمود کاوان نے امیر الامرائی پائی اور چند روز کے بعد خواجہ جہان بادشاہ کی والدہ کے اشارہ سے قتل ہوا پھر محمود کاوان نے وزارت پائی اور بادشاہ نے جب سن بلوغ کو پہونچا اور ہوش سنبھالا تو

بڑے بڑے راجاؤں کے ساتھ جنگ کرتا رہا اور محمود شاہ بادشاہ مالوہ کو شکست دی مگر باوجود اسکے اتقا اور دینداری کے اس نے اہل غرض کے عرض معروض پر محمود کاوان جیسے وزیر بانتدبیر کو قتل کروایا اور یہی باعث زوال سلطنت بہمنیہ کا شروع ہوا اور آخر یہ بادشاہ بیس سال سلطنت کرکے غرہ صفر ۸۸۷ھ ہجری مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان محمود شاہ بن شمس الدین کا حال

اور سلطان محمود شاہ بارا سال کی عمر مین تخت نشین ہوا انتظام الملک بحری اور قوام الملک صغیر و کبیر دونون اور یوسف عادل شاہ و سید جلیل الفید و محب اللہ اسکے امرا رہتے تھے لیکن بہ سبب نفاق باہمی اُمرا دولت کے سلطنت کا کام درہم برہم ہوگیا آخر اس نفاق باہمی کے باعث تمام صوبہ دار منحرف ہوکر خودسر ہوگئے اور آخر کار یہ بادشاہ بکمال بیخبری اور عیاشی مین ۳۶ سال سلطنت کرکے ۹۲۴ھ ہجری مین مرگیا۔

سلطان احمد شاہ بن محمود بن محمد شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون شاہ کا حال۔

اور اسکے انتقال کے بعد احمد شاہ تخت نشین ہوا مگر اسکے عہد مین کل صوبجات خودمختار ہوگئے تھے اسکا نام صرف خطبہ و سکہ مین جاری تھا اسکو سلطنت سے کچھ سروکار نتھا شاہی فوج کی تعداد چار ہزار سواروں سے زیادہ تھی اور امیر برید مختار کُل ہوگیا تھا اور جب اس بادشاہ کو تنگی خرچ ہوئی تو تخت فیروزہ کا اس نے جواہر فروخت کرکے کھایا آخر اسپر امیر غضب مین آیا اور اس کو زہر دیکر ۹۲۷ھ مین مار ڈالا

سلطان علاؤ الدین بن احمد شاہ کا حال

اور جب اسکا کام تمام ہوا تو سلطان علاؤ الدین تخت نشین ہوکر چاہا کہ امیر برید کا کام تمام کرکے خودمختاری پاوے جب یہ راز کھل گیا اور امیر برید مطلع ہوا تو اس نے اس کو ۹۲۹ ہجری مین قتل کرڈالا۔

شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود کا حال۔

اور اسکے قتل کے بعد شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود برائے نام تخت سلطنت پر بیٹھا مگر اسکی منکوحہ کے ساتھ امیر برید نے

آشنائی پیدا کرلی تھی اس لئے امیر برید نے اس کو مار ڈالا۔

شاہ کلیم اللہ بن محمود شاہ کا حال

اور اس کے بعد ۹۳۰ھ ہجریمین شاہ کلیم اللہ سریر آرا ہوا اور یہ آخری بادشاہ سلاطین بہمنیہ کا ہے اس نے محتاجی و نادار یمین ماخوذ ہوکر شاہ بابر کو عرضی لکھی جب یہ حال امیر برید کو معلوم ہوا تو اسکے قتل پر آمادہ ہوکر اوس کے درپے ہوا یہ سنکر برہان نظام شاہ کے پاس بھاگیا اوس ناخداترس نے اس کو زہر دیکر ۹۳۶ھ یمین اس کا کام تمام کرڈالا اور سلطنت بہمنیہ اس پر ختم ہوگئی۔

اور سلطنت بہمنیہ کے خاتمہ پر دکن یمین پانچ سلطنتیں علیحدہ علیحدہ قایم ہوگئیں اور جب تک ان سب کو شاہان مغلیہ نے فنا طرفواہ فتح نکرلیا برابر حکمرانی کرتے رہے۔

ان پانچوں سلطنتوں کی اجمالی کیفیت یہ ہے۔

بریدیون کا حال۔ کہ بریدیون نے بعد ختم سلطنت بہمنیہ کے اپنا دارالحکومت محمود آباد بیدر قرار دیا اس کا بانی محمد قاسم برید نامی ایک شخص گذرا ہے جو پہلے شاہان بہمنیہ کے غلاموں سے تھا اس نے محمد شاہ بہمنی کے وقت امارت اور سلطان محمود شاہ کے عہد یمین وزارت پائی اور بیحد اختیار حاصل کرلیا کہ رفتہ رفتہ اس نے اپنے نام کا خطبہ جاری کیا اور جب یہ مرگیا تو اس کا بیٹا امیر برید جانشین ہوا یہ ایک رات کہیں شراب پی رہا تھا گیدڑوں کی آواز آئی اپنے ہمنشینوں سے پوچھا کہ گیدڑ کیا کہتے ہیں عرض کیا کہ حضور جاڑے کے صدمہ سے فریاد کرتے ہیں حکم دیا کہ صبح کو تین ہزار تھیلے روئی بھروا کر صحرا یمین ڈالدیو کہ اوڑھ کر گیدڑ رہا کرینگے اسکے چند روز بعد پھر حالت شراب خوری یمین انکی آواز آئی پوچھا کہ اب کیا کہتے ہیں حاضرین نے عرض کیا اب یہ حضور کے عنایات کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور جب یہ مرگیا تو امیر علی برید اس کا جانشین ہوا اس کو جانشین ہوکر کچھ عرصہ گذرنے نہیں پایا تھا کہ اس پر نظام شاہ بحری سے لوٹ کی

اور قلعہ اوسہ اور قلعہ کلیان اور قندہار اس سے چھین لیا اور اس کے بعد اس کا جانشین علی بن علی برید مسند حکومت پر بیٹھا اس کی حکومت آخر ۸۱۸ھ ہجری میں بیوقعی کے ساتھ رہے آخر عادل شاہ کا کل ملک پر تسلط ہو گیا اور حکومت بریدوں کا خاتمہ ہوا۔

خاندان عادل شاہیوں کا مختصر حال۔

دوم سلطنت عادل شاہیوں کا بالاجمال تذکرہ جن کا پایہ تخت بیجاپور تھا خاندان عادل شاہیہ کا بانی یوسف عادل شاہ نامی ایک شخص گذرا ہے مذہب اسکا شیعہ تھا پہلے یہ بہمنیہ سلطنت کا امیر تھا بیجاپور کی نظامت اسکے سپرد تھی جب سلطنت بہمنیہ میں ضعف آیا تو یہ منحرف ہو کر خود مختار بادشاہ بن گیا اس نے اپنا دارالسلطنت بیجاپور مقرر کر کے ملک کو وسعت دی اور رائے بیجانگر و امرا نظام شاہیہ سے معرکہ آرا رہا اور فتحیاب ہوا آخر ۲۰ برس حکومت کر کے ۹۱۶ھ ہجری میں مر گیا۔

سلطان اسمعیل عادل شاہ کا حال۔

اور اسکے بعد اوسکا بیٹا سلطان اسمعیل شاہ کم عمر میں بادشاہ ہوا اور کمال خان دکھنی اس کا وزیر تھا اس نے چاہا کہ بادشاہ کو قتل کر کے خود تخت نشین ہو مگر یہ منصوبہ اوسکا پیش نہ گیا اور سلطان اسمعیل شاہ عادل کی ماں کو یہ حال معلوم ہو گیا تو اوس نے ایک غلام کے ہاتھ سے وزیر کا کام تمام کروا دیا اور اسکے بعد صفدر خاں وزیر کا بیٹا برسر فساد ہوا آخر یہ بھی مارا گیا اور ان واقعات کے بعد سلطان اسمعیل عادل شاہ کے رائے بیجانگر و نظام شاہ سے کئی بار جنگ آرا ہوا اور فتحمند رہا آخر ۹۴۱ھ ہجری میں چوبیس ۲۴ سال سلطنت کر کے مر گیا۔

ابراہیم عادل شاہ بن اسمعیل عادل شاہ کا حال

اور اوسکے انتقال کے بعد پہلے ملو عادل بڑا بیٹا دعوی سلطنت ہو کر بادشاہ بنا مگر امرا نے اوسکو گرفتار کر کے اندھا کر دیا۔ پھر ابراہیم عادل شاہ چھوٹا بیٹا تخت نشین ہوا اور اس نے تخت سلطنت پر جلوس کر کے ملک کا انتظام کیا اور رائے بیجانگر سے معرکہ آرا ہوا اور راو بکو شکست دی ۲۱ سال سلطنت کر کے آخر ۹۶۵ھ ہجری میں مر گیا۔

علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ کا ذکر۔

اور اسکے انتقال کے بعد اس کا بیٹا علی عادل شاہ مالک تاج و تخت ہوا اس نے رام راج والی بیجانگر سے ارتباط پیہم پہونچایا اوس سے دوستی قایم کی اور اوسکو اپنے کمک کیلئے بلوایا اور باتفاق اوس کے سلطنت نظام شاہیہ پر یورش کی اور فتحیاب ہوا مگر اس معرکہ جنگ مین طرفہ تر یہ ہوا کہ ہندو لشکریون نے اپنے مذہبی جوش مین آکر اہل اسلام کے مقابر مقدس اور مساجد کی سخت بے حرمتی کی اور توڑ پھوڑ ڈالا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بیسویں جمادی الآخر سنہ ۹۷۳ ہجری بروز جمعہ علی عادل شاہ نے باتفاق اور سلاطین دکن یعنی ابراہیم قطب شاہ والی گلکنڈہ و نظام شاہ و علی برید شاہ وغیرہ ریاست بیجانگر پر یورش کی اور رام راج کے راج کو غارت کر دیا آخر راجہ بمقام تلی کوٹ واقع دریا کرشنا قتل ہوا اور اوس کا کل مال و دولت فتح نصیب غازیان ہوا المختصر اس بادشاہ نے سنہ ۹۸۸ مین ایک خوبصورت غلام لیا اور ایک روز شراب کی مستی مین اوسکو خلوت مین بلا کر اُس سے وطی فی الدبر کا ارادہ کیا چونکہ نیک سیرت صاحب غیرت تھا اُس نے اسکو چھریسے مار ڈالا

سلطان ابراہیم علی عادل شاہ ثانی نے شاہزادہ طہماسپ بن ابراہیم عادل شاہ اول کا حال۔

اور اس کے قتل کے بعد سلطان ابراہیم عادل شاہ نو برس کی عمر مین سریر آرا ہوا اور وزارت کامل نامی دکھنی نے پائی اور تربیت و پرورش اسکی چاند بی والدہ علی عادل شاہ کے سپرد تھی اسکے چند سال کے بعد وزیر نے چاہا کہ اسکو مار کر تخت نشین ہو مگر یہ تجویز اسکی پیش نہ گئی اور وزیر کے اس بد ارادہ پر آگاہ ہو کر امیر کشور خان نے وزیر کو قتل کر ڈالا آخر اس پر سلاطین نظام شاہیہ و قطب شاہیہ چڑھ آئے اور یکسال تک

محاصرہ رہا بالآخر ابوالحسن بن شاہ طاہر کے حسن تدبیر سے اس نے دشمنوں کے پنجہ سے رہائی پائی اور اسکے بعد اس نے جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی کے حمایت لی اور اوسکے متابعت مین رہا اور آخر سنہ ۱۰۳۳ھ مین مر گیا اور اسکے انتقال کے بعد محمود عادل شاہ تخت نشین ہوا مگر جیسا شاہجہان بادشاہ ہندوستان کے زیر حمایت فرمان بردار رہا آخر سنہ ۱۰۶۹ھ مین انتقال کیا اور اسکے انتقال کے بعد سکندر عادل شاہ اسکا بیٹا سریر آرا ہوا اس کے بے عنوانیان دیکھکر عالمگیر نے اسکے طرف متوجہ کی چنانچہ لشکر عالمگیری بسرکردگی شاہزادہ محمد اعظم معہ غازی الدین بہادر فیروز جنگ سنہ ۱۰۹۷ھ مین اسپر چڑھ آیا آخر چند ماہ محاصرہ مین رہکر سلطنت سے بیدخل ہوکر قلعہ دولت آباد مین قید کر دیا گیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا اسپر خاتمہ ہوا اور ملک بیجاپور شاہی تصرف مین آگیا اور بندوبست ملک کے لئے روح اللہ خان بخشی و وحید عبداللہ خان مقرر ہوئے۔

محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ اور اوسکے بیٹے کا حال

سوم سلاطین نظام شاہیہ کا مختصر حال جنکا دارالسلطنت احمد نگر تھا

نظام الملک احمد شاہ بحری کا حال

بانی اسکا نظام الملک احمد شاہ بحری گذرا ہے۔ اسکا دادا اجر نام قوم کا برہمن تھا سلطان احمد شاہ بہمنی جب بیجانگر پر حملہ کیا اور راجہ کو مغلوب کرکے کئی ایک ہندؤن کو قید کرکے لایا اون اسیرون مین اسکا باپ بھی تھا اور حسن نام پاکر غلامان شاہی مین داخل ہوا اوز یہہ شاہزادہ کا ہم عمر تھا شہزادہ کی خدمت مین رہکر اس نے لیاقت پیدا کی اور جب شاہزادہ مالک تاج و تخت ہوا تو اس کو نظام الملک حسن بحری کا خطاب بخشا اور ترلنگ کا انتظام اسکے سپرد کیا۔ اور محمود شاہ بہمنی کے عہد سلطنت مین جب بنے انتظامی ہوئی تو اس نے جادہ اطاعت سے قدم باہر رکھا اور منحرف ہوگیا اور خود مختار بادشاہ بن کر بہت سے قلعہ گرد نواح کے مفتوح کیا اور ایک شہر آباد کیا اوسکا نام احمد نگر رکھا اور اسکو اپنا دارالسلطنت قرار دیا آخر اس نے سلطنت کا بٹھا جما کر سنہ ۹۱۴ھ مین اس جہان فانی سے ملک عقبی کا رستہ لیا۔

سلطان برہان نظام الملک بحری کا حال

اور اس کے بعد سلطان نظام الملک بحری تخت نشین ہوا یہ شخص پہلے محمدیہ مذہب پر تھا لیکن اسکے عہد مین ملا شاہ طاہر بزودی اسمعیلیے ایران سے آیا اور اُس نے اسکے پاس حکمت علی سے رسائی پیدا کی اور رفتہ رفتہ اسکی مزاج مین در آیا اور اس کو شیعہ مذہب کے طرف رجوع کر لیا اور یہ شیعہ ہو کر اہل تسنن کا دشمن جانی بن گیا طرفین سے لڑائی چھڑی رہی آخرش سنہ ۹۶۱ ہجری مین مر گیا۔

سلطان حسین نظام شاہ بن برہان نظام شاہ کا حال

اور اسکے بعد سلطان حسین نظام شاہ اسکا بیٹا تخت سلطنت پر متمکن ہوا۔ اسکے وقت مین شاہزادہ عبدالقادر اور مخدوم خدا بندہ شاہ علی اور شاہ حیدر دعویدار سلطنت ہوئے آخر معرکہ جنگ مین اسیر ہو گئے۔ اور ان کے بعد سلطان علی عادل شاہ اور رام راج والی بیجانگر نے اسپر یورش کی اور شاہی اسباب و خزانہ لُٹ گیا تاہم اس نے اون سے ایک مدت تک جنگ و پیکار رہا بالآخر صلح ہو گئی اور لڑائی کا خاتمہ ہو گیا آخر یہ بادشاہ بیماری مین ماخوذ ہو گیا اور سنہ ۹۷۶ مین مر گیا۔

مرتضی نظام شاہ بن مرتضے نظام شاہ کا ذکر۔

اور باتفاق امرار دولت مرتضی نظام شاہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اسکے عہد مین اسکے بھائی برہان الدین و جمال الدین دعویدار سلطنت ہوئے اخیر قید کر دیئے گئے۔ اور یہ بھی خلل مزاجی کے باعث دیوانہ مشہور ہوا بالآخر اس کو سنہ ۹۸۲ مین اسکے بیٹے میراں حسین نے قتل کر ڈالا۔

میران حسین بن مرتضے نظام شاہ کا ذکر

اور باپ کو قتل کر کے میراں حسین تخت نشین ہوا یہ شخص زانی و بدکار اور ایام الحمر سے پرورش یافتہ تھا۔ اسلیے مرزا جان امیر الامرار نے چاہا کہ شاہ قاسم اسکے چچا کے سر پر تاج شاہی رکھے یہ خبر پا کر اس نے شاہ قاسم کو مار ڈالا بالآخر بلوہ عظیم ہوا آخرش کل امرار دولت ملکر باتفاق مرزا جان کے اس کو قتل کر دیا کل دو مہینے تین روز اس نے بادشاہت کی۔

برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ کا حال

اور اسکے بیٹے اسمعیل شاہ کو امرار نے ملکر بارا برس کی عمر مین تخت نشین

کردیا اور جمال خان اس کا وزیر بنا۔ اور یہہ وزیر ہوکر مہدویہ مذہب کو رواج اور شیعہ مذہب والون کو نیست و نابود کردیا۔ مگر برہان نظام شاہ مرتضیٰ نظام شاہ کے وقت سے اکبر بادشاہ پاس چلا گیا تھا اور اس نے یہہ خبر سنکر اکبر بادشاہ سے مدد لیکر اسپر لشکر کشی کرکے احمد نگر مین آیا اور فتحیاب ہوکر اول جمال خان کو قتل کردیا اور خود بادشاہ بن کر شیعہ مذہب کو سرسبز کیا اور ہزارون مہدوی مذہب والون کو قتل کردیا آخر اس نے چار سال سلطنت کرکے سنہ ۱۰۰۳ مین مر گیا

ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام کا حال

اور بعد انتقال برہان نظام شاہ کے ابراہیم نظام شاہ مالک تاج و تخت ہوکر سلطنت عادل شاہی پر فوج کشی کی اور سلطنت عادل شاہیہ پر چڑھ آیا طرفین سے مقابلہ ہوا اور لڑائی شروع ہوئی آخر اس پورش مین یہہ پسپا ہوگیا اور عند المقابلہ قتل ہوا کل چار ماہ سلطنت کی۔

بہادر شاہ اور احمد نظام شاہ وعلیشاہ وغیرہ کا بالاجمال حال

اور اس واقعہ کے بعد احمد نظام شاہ جو ایک شاہزادہ نظام شاہی خاندان کا تھا میان منجھو امیر کی سعی سے قلعہ اوسہ مین تخت نشین ہوا۔ اور دوسرے چاند بی بی شاہزادی نے بہادر شاہ نام ایک شہزادہ کو قلعہ احمد نگر مین بادشاہ بنایا تیسرے امیر اخلاص خان موتی شاہ نامی ایک لڑکے کو دولت آباد مین بادشاہت دی جو تھے ابہنت خان حبشی نے پرنڈہ کے علاقہ مین شاہ علی بن نظام شاہ اسی سالہ کے سر پر حکومت کا تاج دھرا۔ ان چاروں مین فساد پڑا اور انھین ایام مین عبد الرحیم خان خانان اکبر بادشاہ کے حکم سے احمد نگر مین آیا اور چاند بی بی نے اسکے ساتھ مردانہ جنگ کی بالآخر صلح ہوگئی اور بہادر شاہ بادشاہ قرار پایا اسکے بعد سنہ ۱۰۰۸ ہجری مین شاہزادہ دانیال بن اکبر بادشاہ نے احمد نگر پر چڑھ آیا اور یورش کی اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا جب محصورین تنگ آئے تو چاند بی بی کا یہہ منصوبہ ہوا کہ اس قلعہ کو چھوڑ کر دولت آباد جانا عین مصلحت ہے لیکن یہہ تجویز